بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الدین کلہ انصاف
دین سراپا انصاف ہے

انصفوا رحمکم اللہ
انصاف کرو خدا تم پر رحم کرے

انصاف نامہ

المعروف بہ

متن شریف

مولفہ

حضرت بندگی میاں ولیؒ ابن حضرت بندگی میاں یوسف رضؓ مہدی صحابی

مترجم : حضرت میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ

بہ اعانت

معاونین جدّہ - و - معاونین دار الاشاعت ھذا

بہ اہتمام : دار الاشاعت کتب سلف صالحین جمعیۃ مہدویہ

ھدیہ = /30 روپے

معاونین کو اور پیشگی ہدیہ دینے والوں کو
بلاھدیہ (مفت)

۷۸۶

الدین کلہ انصاف ۔ انصفوا رحمکم اللہ
دین سراپا انصاف ہے ۔ انصاف کرو خدا تم پر رحم کرے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃ

انصافنامہ

المعروف بہ

متن شریف

مولفہ

حضرت بندگیمیاں ولیؒ ابن حضرت بندگیمیاں یوسفؓ صحابی مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

مترجم

باہتمام

دار الاشاعت کتب سلف صالحین جمعیت مہدویہ دائرہ زمستانپور مشیرآباد

بار دوم ۱۴۰۷ ہجری م ۱۹۸۷ عیسوی

التماس

مصدقان حضرت سید محمد جون پوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس ہے کہ جامع النقول حضرت بندگی میاں ولیؒ جلیل القدر تابعی ہیں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ

"واضح ہو کہ یہ کمینہ چند ماہ بندگی میاں عبدالمجید نوریؓ کی صحبت میں رہا، بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے قدموں کے پاس ایک سال سے زیادہ عرصہ تک رہا، چار سال بندگی میاں شاہ نظامؓ کے قدموں کے پاس رہا، بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے قدموں کے پاس دس سال رہا اور مہدی علیہ السلام کے تمام خلفاء کی صحبت میں رہا اور ان کی روش کو دیکھا اور مہدیؑ کے بیان کے نقول ان کی زبان سے بہت سنا اور بعضے ان نقول سے چند نقول مختصراً لکھ کر اس رسالہ کا نام انصاف نامہ رکھا تاکہ ہر دیکھنے اور پڑھنے والا انصاف کرے اور جو مصدقان مہدی علیہ السلام ہیں ولیکن ان کو مہدیؑ اور صحابۂ مہدیؑ کی صحبت نصیب نہ ہوئی اگر ان کو مہدیؑ کی پیروی کی آرزو ہے تو ان کو چاہئے کہ انصاف نامہ کے نقول کو دین کی آنکھ سے مطالعہ کریں اور انصاف کریں چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ۔ دین سراپا انصاف ہے یعنی تم انصاف کرو خدائے تعالیٰ تم پر رحم کرے پس مہدویوں کو چاہئے کہ جو کچھ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے اس پر عمل کریں اور اگر اس پر عمل ہے تو شکر کریں ورنہ زاری کریں اور کوشش کریں تاکہ محمد مصطفےٰ اور مہدی مجتبیٰ صلی اللہ علیہما وسلم کے تصدق اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے صدقہ سے خدائے تعالیٰ عمل روزی کرے۔ اور یہ نقول خدائے تعالیٰ کے کلام اور رسولؐ کے احادیث کے موافق ہیں اور اگلے بزرگوں کے بعضے اقوال جو منقول ہیں، وہ بھی حضرت مہدی علیہ السلام کے نقول کے موافق ہیں۔"

(از مقدمۂ انصاف نامہ)

از احقر دلاور

از حضرت پیر و مرشد سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ۔ سابق سرپرست دارالاشاعت ہذا

فہرست مطالب و نقول انصاف نامہ ترجمہ اُردو

مطالب و نقول	صفحہ
حضرت میاں ولی یوسفؒ مولف انصاف نامہ صحابہؓ مہدی علیہ السلام کی صحبت میں	۴
نقل۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری نقلِ کلام خدا کے موافق ہو تو میری ہے ورنہ نہیں۔	۵
نقل۔ فرمایا کہ آنحضرت صلعم کی حدیث جو کتاب اللہ اور مہدی علیہ السلام سے مطابق ہو صحیح ہے۔ (یعنے احادیثِ مہدی)	۶
تحریر نقول کے مقامات	۶
فہرست ابواب و فصول انصاف نامہ از مولف رحمۃ اللہ علیہ	۷
پہلا باب	
مہدیت کا ثبوت اور علماءِ ظاہر کا انکار	۱۱
نقل = دلیل مہدیت آیت قرآن "اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ" الخ	۱۲
آیت قرآن :۔ وَمَنْ یَکْفُرْ بِہٖ مِنَ الْاَحْزَابِ الخ	۱۳
آنحضرت صلعم کے مخالفین نفس کے پیرو	۱۴
فتوحات مکیہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کی علامت	۱۶
حدیث :۔ یقفو اثری و لا یُخطی	۱۷
حضرت مہدی موعود علیہ السلام اور اصحاب رُسوم	۱۸
احادیث متواترہ در حق حضرت مہدی موعود علیہ السلام	۲۰
نقل = فرمایا = حق تعالیٰ نے مہدی کو اُس وقت بھیجا جبکہ باطنی دین دنیا سے چلا گیا تھا۔ مہدی رسم عادت او بدعت کو دور کر کے دین محمدؐ کی نصرت کرے۔	۲۱
نقل = فرمایا = دین صرف مجذوبوں میں رہ گیا تھا۔	۲۱
نقل = فرمایا = بندہ کا قول و فعل حکم خدا سے ہے۔	۲۲
نقل = فرمایا = بندے کو ہر روز خدا سے بلا واسطہ تعلیم ہوتی ہے۔	۲۲
نقل = حضرت مہدیؑ کو خدا کا حکم :۔ کہہ دو میں اللہ کا بندہ ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوں۔	۲۲
نقل = حرم کعبہ میں آپؑ نے فرمایا۔ جس نے میری اتباع کی وہی مومن ہے۔	۲۳
نقل = جب آپؑ بڑلی میں آئے اپنی مہدیت کو تاکیداً ظاہر کیا	۲۳
نقل = آپؑ نے ملّاؤں سے کہا۔ خدا تعالیٰ بندے کو مہدیؑ کہتا ہے۔	۲۳
نقل = فرمایا۔ کیا خدائے تعالیٰ سید خاں کے بیٹے کو مہدی نہیں کر سکتا۔	۲۳
نقل = فرمایا خدا سے کہو کہ سید خاں کے بیٹے کو مہدی کیوں کیا۔	۲۳
نقل = فرمایا۔ محمد رسولؐ اللہ بھی عبد اللہ تھے اور مہدی بھی عبد اللہ ہے آپؑ نے قلندر کن الدین کے چار سوالوں کے جواب دئے۔	۲۴
پہلا جواب۔ فلاں شخص مقصود کو نہ پہنچے۔ یہ مشیت الٰہی تھی	۲۴
دوسرا جواب۔ خدا سے جنگ کرو کہ سید خاں کے بیٹے کو مہدی کیوں کیا۔	۲۴

تیسرا جواب - نبیؑ نے فرمایا کہ ولایت نبوت سے افضل ہے۔ ۲۴
چوتھا جواب - کلامِ الٰہی سے ثابت ہے کہ ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے۔ ۲۵
فرمایا - امام اعظمؒ نے اپنے ایمان کی خبر دی اور امام شافعیؒ نے زاری کی آپؑ نے علماء کو بحث کرنے کی دعوت دی۔ ۲۵
فرمایا - معاند علماء کا منہ سیاہ ہو جائے گا۔ ۲۶
فرمایا - تمام مومن ایمان لائے۔ ۲۷
آپؑ نے معترضین کو کتاب اللہ اور حضرت رسول علیہ السلام کے ساتھ موافقت کرنے کی دعوت دی۔ ۲۶
دوسرا باب
مہدی علیہ السلام کی ذات کے انکار کے بیان میں۔ ۲۹
طبقات الفقہاء میں لکھا ہے کہ مہدیؑ کا منکر کافر ہے۔ ۲۹
فصل الخطاب اور فوائد الاخبار میں ہے کہ مہدیؑ کا منکر کافر ہے۔ ۳۰
نقل = فرمایا۔ بندے کے احکام کا منکر خدا کے پاس پکڑا جائے گا۔ ۳۰
نقل = بندے کی مہدیت کا منکر خدا، قرآن اور رسول اللہؐ کا منکر ہے۔ ۳۱
تمام برادروں نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے از سرِ نو بیعت کی۔ ۳۱
نقل = صحابہؓ مہدی نے طے کیا کہ بغیر عبادت کسی کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔ ۳۱
نقل = خلق کو کافر کہنے والوں کو آپؑ نے فرمایا کہ مارو ۳۲
نقل = آپؑ نے فرمایا۔ لفظ کفر کا اطلاق نہ جاننے پر سزا دی جاتی ہے۔ ۳۲
نقل = صحابہؓ نے طے کیا کہ عبارت نہ آئے تو حدیث یاد کر لیں۔ ۳۲
نقل = فرمایا۔ بندے کی مہدیت کا منکر کافر ہے۔ ۳۲
نقل = سیدؑ محمد بن سید خاں کی مہدیت کا انکار کفر ہے۔ ۳۲
نقل = مہدیؑ کا انکار محمدؐ، قرآن اور خداتعالیٰ کا انکار ہے۔ ۳۳
نقل = مہدیؑ کا انکار محمدؐ اور انبیاءؑ اور خداتعالیٰ کا انکار ہے۔ ۳۳
نقل = بندگی میاں لاڑشاہؓ نے فرمایا۔ مہدی کا انکار قرآن محمدؐ اور خدا کا انکار ہے۔ ۳۳
نقل = آپؑ نے فرمایا۔ مہدی کا انکار انبیاء اور کتب انبیاء کا انکار ہے۔ ۳۳
نقل = میراں سید محمودؓ نے منکران مہدی کو کافر اکفر اور اظلم فرمایا۔ ۳۳
نقل = میراں سید محمودؓ نے غالب خاں کے سامنے منکران مہدیؑ کو کافر اور اکفر کہا۔ اور کہا کہ سلطان محمود انکار کرے تو کافر ہے۔ ۳۴
نقل = مہاجرینؓ مہدی کا محضرہ = ہم ظاہر پر حکم کرتے ہیں۔ ۳۵
نقل = مہاجرینؓ مہدی کا کتبہ منکروں کو قرآن اور حدیث سنادیں۔ ۳۵
عبدالملکؒ سے روایت ہے کہ محمدؐ کی نبوت اور ولایت کا انکار موجب دخول نار ہے۔ ۳۶
نقل بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ جو حضرت محمدؐ کی نبوت پر ایمان لائے اور آپؐ کی ولایت کا انکار کرے کافر ہے۔ ۳۶
میاں کمال شاہ سے منقول ہے کہ محمد مہدیؑ کی قبولیت باعث فلاح ہے۔ ۳۶
نقل آپؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مہدی کا انکار خدا کا انکار ہے۔ ۳۷
نقل آپؑ نے میاں کریمؓ بالعذ سے کہا کہ ہمارا انکار کفر ہے۔ ۳۷
نقل بندگی میراں سید محمودؓ نے ملا احمد خراسانی سے کہا کہ منکر مہدی کافر ہے۔ ۳۸
نقل آپؑ نے فرمایا۔ بندے کو خداتعالیٰ نے تفہیم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ۳۸
میاں سید خوندمیرؓ سوال کرنے والے سے تنگ نہیں آتے تھے۔ ۳۸

بندگی میراں سید محمودؓ اور تمام مہاجرؓ سوال کرنے واسطے تنگ نہ آتے تھے۔ ۳۹

تیسرا باب

منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ۴۰

نقل۔ آپؑ نے فرمایا۔ منکر کے پیچھے نماز پڑھ چکے ہو تو لوٹاؤ ۴۰

نقل۔ فرمایا۔ شہر میں جماعت بن کر جاؤ اور اپنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔ ۴۰

نقل۔ مہاجرانؓ مہدی منکر کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو خارجی کہتے تھے۔ ۴۱

نقل = فرمایا۔ ایسی جگہ نہ جاؤ کہ منکر کے پیچھے نماز گزارنا پڑے ۴۱

نقل = بندگی میاں نظامؓ نے حضرت مہدیؑ کا حکم پیش کیا کہ منکر کے پیچھے نماز نہ گزارو۔ ۴۱

نقل = بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے شیخ احمد مہراسیہ کو امامت نماز سے ہٹا دیا۔ ۴۲

نقل = میراں سید محمودؓ کے سامنے ملا خوندشہ کو امامت سے ہٹا دیا گیا۔ ۴۲

نقل مہاجرینؓ کے محضر میں طے پایا کہ حضرت مہدیؑ نے جس چیز سے منع کیا ہے اُس سے رک جائیں۔ ۴۳

چوتھا باب

مخالف ملاؤں کے گھر جانے کی ممانعت ۴۴

نقل = ٹھٹھہ میں آپؑ نے فرمایا کہ خدا قوت دے تو جزیہ لوں

بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ سخت مہدیؑ میں تبادیل و تحویل ہوتے دیکھ کر بندہ کا علم باقی نہیں رہتا۔ ۴۵

نقل = آپؑ نے فرمایا۔ خدا قوت دے تو جزیہ لوں ۴۵

نقل = آپؑ نے شمشیر اٹھا کر فرمایا کہ ان کے لئے یہ تلوار باقی رہ گئی ہے۔ ۴۵

نقل = فرمایا۔ یہ حربی ہو گئے ہیں۔ ۴۵

مخالفوں اور ملاؤں کے گھر علم پڑھنے اور وعظ سننے کے لئے جانے کی ممانعت۔ ۴۶

نقل = بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے ملا معین الدین کے پاس دو اشخاص کو علم سیکھنے کے لئے روانہ نہیں کیا۔ صلح کرنے کی پرواہ نہ کی۔ ۴۶

حضرت میرانؑ علم پڑھنے اور وعظ سننے کے لئے مخالفوں کے گھر نہ گئے۔ ۴۷

اصحابؓ و مہاجرینؓ کبھی تعلیم کے لئے یا وعظ سننے کے لئے نہیں گئے۔ ۴۷

آیت قرآن کی تفسیر ۴۷

دوسری آیتوں کا بیان ۴۹

پانچواں باب

دنیا کی زندگی چاہنے والا کافر ہے۔ ۵۲

نقل = آپؑ نے فرمایا۔ دنیا کی زندگی کا وجود کفر ہے اور دنیا کی پونجی میں مبتلا رہنے والا کافر ہے۔ ۵۲

نقل = فرمایا۔ کافروں کے لئے دنیا، ناقص مومن کے لئے عقبیٰ آپؑ کے اور آپ کی پیروی کرنے والے کے لئے مولیٰ ۵۴

نقل = ہندی میں فرمایا۔ تم کوں بھو جن ہم کوں پیو

نقل = آپؑ نے ملا رکن الدین کو دنیاداری کے اقرار پر کفر کا حکم سنایا ۵۵

نقل = مانڈو میں دنیاوی چیز پہنچنے پر حجرہ اٹھانے کا حکم دیا ۵۶

نقل = فرمایا۔ فاقہ پر صبر نہ کر سکے تو ایک یا دو جیتل کا کسب کرے۔ ۵۷

نقل = آپؑ نے بی بی رابعہ کی عزیمت بیان فرمائی۔ ۵۷

نقل = سلطان ابراہیم ادھمؒ کی فاقہ کے متعلق ۵۸

نقل = فرمایا۔ بندہ کو حق تعالیٰ نے انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے مراتب بتلائے۔ ۵۹

نقل = فرمایا۔ مومن کو کسب حلال ہے۔ ۵۹

نقل = فرمایا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔ ۵۹

نقل = فرمایا۔ وعدۂ دیدار مطلق ہے سنت و جماعت نے

ناجائز اور ناممکن نہیں کہا ہے۔ ان کے کلام کو اچھی طرح سمجھنا چاہیئے۔ ۵۹
نقل = آپؑ نے حدیث پڑھی تیرا بھائی وہ ہے جس نے تجھے ڈرایا نہ وہ جس نے تجھ کو دھوکا دیا۔ ۶۰
نقل = فرمایا۔ ذکر سے روکنے والی ہر چیز ممنوع ہے ۶۰
نقل ۔ فرمایا۔ معاملات میں تفریق روا رکھتے ہیں لیکن مذہبی امور میں نہیں رکھتے۔ ۶۱
دوزخ کے سات درجے جو شہوتوں سے گھرے ہوئے ہیں ۶۱
حدیث :۔ مہدیؑ کی پہچان = متانت اور وقار
حدیث :۔ مہدیؑ کی سیرت یہ ہوگی کہ اسلام کو تازہ کریں گے ۶۳
نقل = آپؑ نے اپنے گروہ سے فرمایا کہ لوگوں کے پاس اپنی حاجت مت لے جاؤ اور تقدیر کے لکھے پر راضی رہو۔ ۶۳
حضرت مہدیؑ کے گروہ کی صفت ہے کہ مخلوق سے اپنے نفس کو محفوظ نہیں کرتے بلکہ اپنے خالق پر بھروسہ کرتے ہیں ۶۴
نقل = اصحابِ مہدیؑ سے منقول ہے کہ فتوح آن کا حق ہے۔ للفقراء الخ ۶۵
نقل = ایک مرید نے اپنے والد کا عرس کرنا چاہا۔ ۶۵
آیت قرآن = لا یستطیعون ضربا فی الارض کی تفسیر ۶۵
فصل = توکل کی شرح
نقل = بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے مردار خوار کی نقل بیان فرمائی۔ ۶۷
احادیث قدسیہ ۷۰
مکاتیب توریت ۷۱
قناعت کا بیان ۷۳
مراقبہ کا بیان ۔ شیطان کے دھوکے ۷۷
نقل شیطان، بایزید بسطامیؒ سے ملا ۸۲
خواجہ حسن بصریؒ کو شیطان نے نماز کے لئے اٹھایا ۸۴
نقل ہے کہ سلطان العارفینؒ نے اپنی نیستی کو ملاحظہ کیا۔ ۸۵
۸۶

نقل = فرمایا میرا مذہب خدا کی کتاب اور رسول اللہؐ کی اتباع ہے ۸۸
نقل فرمایا۔ سنت پیغمبرؐ پیغمبرؐ کا عمل ہے۔ ۸۸
نقل = فرمایا خدا کی کتاب جس کو کافر کہتی ہے وہ کافر ہے۔ ۸۸
نقل = فرمایا۔ خلق کو توحید و عبادت کی طرف بلانے پر مامور ہوں ۸۸
احادیث متعلقہ ظلم اور قیامت وغیرہ ۸۹
فصل = امر معروف اور نہی منکر کے لئے جماعت کی ضرورت ۹۳
نصیحت نہ سننے والے دلوں کا حال ۹۹
نقل ۔ حضرت مہدیؑ نے سورۂ انفال اور سورۂ برات کا بیان فرمایا۔ ۱۰۵
آیات متعلقہ ہجرت ۱۰۵
منافقین کے بارے میں ۱۰۹
نقل ۔ حضرت ابراہیم ادھمؒ نے دعا کے قبول نہ ہونے کی وجہ بتلائی ۱۱۰
نقل ۔ حضرت ابراہیم ادھمؒ نے نصیحت فرمائی۔ ۱۱۱
حضرت میاں ولی یوسفؒ بندگی میاں نعمتؓ کے دائرے میں ۱۱۲
حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اصحاب رسول نہیں کافر قرار دیئے ۱۱۳
نقل ۔ بندگی میاں نعمتؓ نے میاں سومارؓ کو اپنے دائرے میں آنے سے روکا۔ ۱۱۴
میاں نعمت رضی اللہ عنہ کی ترغیب کہ نیا پیراہن راہ خدا میں دیں۔ ۱۱۵
نقل ۔ میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے طالبان مولیٰ کی نقل بیان کی ۱۱۶
نقل حضرت میرانؑ نے لوٹ کر گجرات جانے والوں پر مرتد ہونے کا حکم جاری فرمایا۔ لیکن مراقبہ کے بعد میاں سید خوندمیر اور میاں نعمتؓ کو مقبول فرمایا۔ ۱۱۸
نقل ۔ فرمایا۔ فتوح کا انتظار کرنے والا متوکل نہیں ہے۔ ۱۱۹
نقل ۔ فرمایا ۔ کسی ساکن دائرہ کے ذریعہ اغنیاء جو کچھ بھیجیں فتوح نہیں ہے۔ ۱۱۹
نقل ۔ فرمایا ۔ بے اختیاری سے موافق شرع سے جو کچھ پہنچے حلال ہے۔ ۱۱۹
نقل ۔ ہمیشہ فرمایا کرتے ۔ اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دو۔ ۱۲۰

میاں سید خوندمیر رضؓ نے تبلیغ کے موقعہ پر جوابیات پڑھیں۔ ۱۲۰
حضرت میرانؑ نے ایک بیت پڑھ کر فرمایا ہم خوار ہیں۔ ۱۲۱
حضرت میرانؑ نے رخصت نہ دی بلکہ طالبان حیات دنیا کے حق میں آیتیں پڑھیں۔ ۱۲۲
حضرت میرانؑ نے دنیا داروں سے تعلق رکھنے کو منع فرمایا ۱۲۴
نقل حضرت میرانؑ نے حربیوں کے کھیتوں سے غلہ لینے مضطرون کو اجازت دی۔ ۱۲۵
نقل۔ فرمایا۔ کلمہ گو سے جزیہ نہ لیں اور بیگار نہ بنائیں۔ ۱۲۷
بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے بعد قتال کوئی سامان نہیں لیا۔ ۱۲۸
بندگی میاں ملک الہدادؓ نے کلمہ گویوں کا غلہ واپس کروادیا۔ ۱۲۸
بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا۔ تقصیر عمل کی بناء پر حق نہ چھپائیں۔ ۱۲۹
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان ۱۳۰

چھٹا باب

طالب مولیٰ کے حجابوں کے بیان میں ۱۳۶
خدا تعالیٰ کی طلب کے راستے میں چار رکاوٹیں ہیں۔ ۱۳۶
بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے خواجہ محمود کے سواری کے انتظام کو قبول نہ کیا۔ ۱۳۷
بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے برادران دائرہ کے لئے گاڑی فراہم کی۔ ۱۳۷
میراں سید محمودؓ میاں سید خوندمیر رضؓ اور میاں نعمت رضؓ کی روش یہ تھی کہ اگر کوئی طالب مولیٰ مصدقوں کے گھر سے وہی لاتا تو برتن تڑوا دیتے ۱۳۷
اصحاب مہدیؑ پیدل جاتے اور بغیر اللہ سواری قبول کرتے تھے۔ ۱۳۸
نقل۔ فرمایا۔ ہر چیز خدا سے مانگو لوگوں سے سوال نہ کرو۔ ۱۳۸
نقل۔ فرمایا۔ عرس کی فتوح سے دو تین مرتبہ کھانا کھلائیں ۱۳۹
فصل توکل کے بیان میں ۱۴۰
نقل۔ فرمایا۔ فتوح کی آمد کا احساس کرنے والا متوکل نہیں۔ ۱۴۰
نقل۔ آپؑ نے مہدوی تاجر کی بھجوائی ہوئی رقم قبول نہ کی ۱۴۰
نقل۔ فرمایا۔ ایک حلال ہے اور ایک حلال طیب ہے ۱۴۰
نقل۔ حضرت مہدیؑ نے تعین کو لعین فرمایا۔ ۱۴۱
نقل۔ فرمایا۔ خدا کا رزق وہ ہے جو آیت "من یتق" الخ میں ہے۔ ۱۴۱
من یتق اللہ الخ آیت کے معنے جو بندگی ملک الہداد رضؓ نے بیان فرمائے۔ ۱۴۱
نقل۔ فرمایا۔ رزق کے لئے توکل کرنا توکل نہیں ہے۔ ۱۴۱
نقل۔ فرمایا۔ توکل خدا کی ذات پر کرنا اور ذات کو حاصل کرنا ہے۔ ۱۴۲
نقل حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ نے آتش نمرود میں حضرت جبرئیلؑ سے مدد نہ لی۔ ۱۴۲
نقل۔ حضرت مہدیؑ اور مہاجرین رضؓ مسجد جامع یا عید کو جاتے ہوئے کسی کی طرف توجہ نہ کرتے تھے اگرچہ بادشاہ پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ ۱۴۳
نقل۔ فرمایا ہم کو کسی کوئی کام نہیں اور ہم کسی پہ بار نہیں لیکن دائرے کے فقیروں پر بے حد مہربان تھے۔ ۱۴۳
نقل حضرت مہدیؑ طالبان مولیٰ کے گھر گئے۔ ۱۴۳
بندگی میاں سید الشہداء رضؓ امراء کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ ۱۴۴
نقل۔ فرمایا۔ سمجھ دار شخص کو نزدیک بلاؤ ۱۴۴
بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ کے سامنے امراء کی تعظیم نہ کی جاتی تھی ۱۴۵
نقل۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا کہ دنیا داروں کی طرف توجہ نہ کرو۔ ۱۴۵
نقل۔ فرمایا۔ خلق سالک کو آسمان سے زمین پر لاگراتی ہے ۱۴۶
حضرت میرانؑ اور آپ کے اصحاب رضؓ کی خوشنودی نہ تھی کہ کسی کے گھر کھانے یا دنیاوی کام کے لئے جائیں۔ ایسے بعض لوگوں کو دائرہ سے نکال دیا گیا۔ ۱۴۷

ساتواں باب

قاعدوں پر منافقی کا حکم ۱۴۸
نقل۔ فرمایا۔ جب احدیث کی شمع چمکے نفس خود کو شمع میں ڈال دے۔ ۱۴۸

نقل۔ بندگی سید خوندمیر صدیق رضؓ مہدی ہمیشہ فرماتے اگر ہم حضرت مہدیؑ کا بیان سنائیں تو منافقین ہمیں سنگسار کریں۔ ۱۴۸

نقل۔ بندگی میاں دلاور رضؓ نے کئی بار فرمایا اگر ہم حضرت مہدیؑ کا بیان سنائیں تو منافقین ہمیں سنگسار کریں۔ ۱۴۸

نقل۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا حضرت مصطفیٰ صلعم کے نام پر درود بھیجنے والے بھی آج آنحضرتؐ سے وحی سن کر سنگسار کریں گے۔ ۱۴۹

نقل۔ فرمایا۔ اگر ان کو قوت ہوتی تو ہم کو سنگسار کرتے کیونکہ یہاں ان کی محبوب دنیا کی مذمت کی جاتی ہے۔ ۱۴۹

بندگی میاں سید خوندمیر صدیقؓ مہدی اکثر فرماتے کہ جب تک خلق ہماری مخالف ہے (ہم میں) دین (باقی) رہنے کی امید ہے۔ ۱۴۹

نقل۔ بندگی میاں نعمت رضؓ نے فرمایا اس زمانے میں دین کی حکایت کفرستان میں گوشت گاڑ بیچنے کے جیسی ہے۔ ۱۵۰

حضرت مہدیؑ اور آپ کے اصحاب کے حالات بیان کرنے میں رکاوٹ۔ ۱۵۰

بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے سنا گیا کہ لوگ اپنی مرضی کی بات پر خوش ہوتے ہیں۔ ۱۵۱

نقل بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے باڑی والوں کو دنیادار کہا۔ ۱۵۱

بندگی میاں رضؓ نے فرمایا کہ بندہ قاعدوں کے ساتھ مشورہ نہیں کرے گا۔ ۱۵۲

نقل۔ حضرت مہدیؑ نے ہندی میں فرمایا۔ تس تھیں کافر کا ہے نہیں کہتا۔ ۱۵۲

نقل۔ فرمایا۔ جب تک ظاہری گھر سے اول ہجرت نہ کریں باطنی ہجرت حاصل نہ ہوگی لیکن باطنی ہجرت ظاہری ہجرت کے بغیر نادرات سے۔ ۱۵۲

نقل۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا۔ روٹی کے لئے جانے والے کو بہرہ نہیں میراں سید محمود رضؓ ہفتہ دو ہفتہ میں حضر کر کے فرماتے کہ اگر مہدیؑ کے خلاف ہماری ذات میں کوئی بات دیکھو تو دائرہ سے باہر کردو۔ ۱۵۳

بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ بندگی میاں شاہ نعمت رضؓ فرماتے اگر مہدیؑ کے خلاف کوئی بات ہم میں دیکھے اور ہمارا دامن نہ پکڑے تو قیامت میں ہم اس کا دامن پکڑیں گے۔ ۱۵۳

بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے میاں ولی یوسفؓ کا دامن پکڑ کر کہا اگر مہدیؑ کے خلاف دیکھ کر ہمارا دامن نہ پکڑو تو ہم قیامت میں تمہارا دامن پکڑیں گے۔ ۱۵۴

نقل۔ فرمایا۔ تو خدا کی طلب کا دعویٰ کرتا ہے تو امتحان لئے بغیر کیسے چھوڑیں گے۔ ۱۵۴

نقل۔ جو شخص مہدیؑ کو قبول کرے ہجرت اور صحبت نہ رکھے منافق ہے۔ ۱۵۵

مجاہدین فی سبیل اللہ کو بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت ۱۵۶

ہجرت کرنے والا مومن اور نہ کرنے والا منافق۔ ۱۶۰

نقل۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا۔ ملک معروف رضؓ کو ایک سال زندہ رکھا گیا ۱۶۱

نقل۔ بندگی سید خوندمیر رضؓ نے آیت قرآن کے ذریعہ فرمایا ہجرت بچوں اور عورتوں پر فرض ہے ۱۶۲

نقل۔ فرمایا۔ جو شخص مہدیؑ کو قبول کرے ہجرت و صحبت نہ رکھے منافق ہے۔ ۱۶۲

حضرت میراںؑ نے قرآن میں کسی آیت کو منسوخ نہ رکھا ۱۶۳

نقل حضرت میراںؑ نے قرآن میں جملہ معترضہ و مستانفہ وغیرہ روا نہ رکھا۔ ۱۶۳

بندگی سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا۔ قرآن کا بیانِ مہدیؑ یاد نہ ہو تو بیان نہ کریں۔ ۱۶۴

نقل۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا کہ حضرت میراںؑ نے قرآن میں کسی آیت کو منسوخ نہ رکھا۔ ۱۶۴

نقل۔ بندگی سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا کہ ہمارے درمیان

سے خدا کا ذکر چلا گیا ہے مگر یہ کہ خدائے تعالیٰ حضرت مہدیؑ کے صدقے اور ہجرت سے عطا کرے۔ ۱۶۴

آٹھواں باب

تارکان ہجرت سے میل جول وغیرہ ۱۶۵

نقل۔ فرمایا۔ جو ہجرت کرے اور دل رشتہ داروں کی طرف رکھے وہ ظالم ہے۔ ۱۶۵

حضرت مہدیؑ نے ان کے حق میں آیتیں پڑھیں یا ایہا الذین الخ ۱۶۵

نقل۔ فرمایا۔ ایک ہزار طالبان مولیٰ نے راہ مولیٰ اختیار کی۔ ۱۶۵

نقل۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں نظامؓ سے ہے کہ بی بی شکر خاتون اور چند لوگ کاہہ سے واپس ہوئے۔ الخ۔ ۱۶۶

نقل بندگی سید خوندمیرؓ نے قرابتداروں سے ملنے والوں کو تنبیہ کی۔ ۱۶۸

نقل۔ ملک الہدادؓ نے فرمایا کہ قرابت داروں سے ملنے والے دائرہ نہ آئیں۔

نقل۔ حضرت میرانؓ نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے بارے میں فرمایا کہ بندہ بھیجتا ہے خداتعالیٰ اپنے دین کو زیادہ کرے گا۔ ۱۷۳

نقل حضرت میرانؑ نے ملک معروفؓ سے فرمایا لکھ دو ملک معروف مرگیا۔ ۱۷۳

نقل بندگی میاں نعمتؓ نے میاں علی دہولخیہ کا ترکہ دائرہ میں تقسیم کیا۔ ۱۷۳

نقل۔ بندگی میاں نظامؓ نے میاں نقیہ محمد کا ترکہ رشتہ داروں کو دیا۔ ۱۷۴

بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا پس روی کرنے والے مومن ہوتے ہیں۔ ۱۷۴

نقل۔ فرمایا۔ بندہ کی ایک نظر ہزار سال مقبول عبادت سے بہتر ہے۔ ۱۷۵

نقل۔ فرمایا۔ صحبت مہدیؑ سے گناہ عفو ہوتے ہیں۔ ۱۷۵

نقل۔ فرمایا۔ جو شخص صبح میں ہجرت کرے شام میں ہجرت کرنے والے کا مرشد ہے۔ ۱۷۶

نقل۔ فرمایا۔ بندہ کے روبرو تصحیح ہوتی ہے۔ ۱۷۷

سید الشہداءؓ نے فرمایا ہجرت کر کے آنے والوں کی روحیں پہلے ہی حضرت مہدیؑ کے حضور میں صحیح ہو چکی ہیں۔ ۱۷۷

نقل۔ میاں عبدالمجیدؓ کی قبر کے پاس محضرۂ اصحابؓ قاعدوں کو اٹھا دیا گیا جب تک دائرے کے لوگ دائرہ میں نہیں آئے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے ان کو قاعدون لسانیاں اور دنیاداران فرمایا۔ ۱۷۸

صادقین کی تعریف قرآنی ۱۷۹

بندگی سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ جامع مسجد اور عیدگاہ کو مستعد ہو کر جائیں۔ ۱۸۰

نقل۔ فرمایا۔ خراسان جانے والے جو کام کرتے ہیں وہ عمل صالح ہے۔ ۱۸۱

نقل۔ فرمایا۔ مہدیؑ کے زمانے میں انصار نہ ہوں گے مہاجر ہوں گے۔ ۱۸۲

نقل۔ فرمایا۔ مہدیؑ کا ناصر خدا ہے۔ ۱۸۲

ہجرت ترک کر کے آنے والوں کو مہدیؑ نے منافق فرمایا۔ ۱۸۲

میراں سید محمودؓ میاں سید خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ کی خوشنودی نہ تھی کہ قاعدوں سے سابقہ (تعلق) رکھیں۔ ۱۸۲

نقل۔ دائرے میں ایک سال گزارنے کے بعد لڑکی سے عقد کر دیتے ۱۸۳

دائرے کی لڑکی کو دائرہ سے باہر نہ لے جانے کی شرط کی جاتی تھی بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا۔ میں اپنی لڑکی ایسے شخص کو دوں گا جس کے پائجامہ پر ایک تین پیوند ہوں۔ ۱۸۳

حضرت میراں علیہ السلام نے اپنی لڑکی کا عقد ملک برہان الدینؓ جہاجر سے کیا ۔	۱۸۳
بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکیاں شرافوں کو دیں جو سید نہ تھے ۔	۱۸۳
بندگی میاں نعمتؓ نے اپنی دو لڑکیوں کا فقیروں سے عقد کیا جو طالبان مولیٰ تھے ۔	۱۸۳
میاں سید عطن کی لڑکی ملک میاں باڑی وال سے کرنے میں بندگی میاںؓ کی خوشی نہ تھی ۔	۱۸۳
بندگی میاںؓ نے میاں عادل شہ کو دائرہ سے چلا دیا کیونکہ انہوں نے اپنی لڑکی دنیاداروں کو دی ۔	۱۸۴
میاںؓ نے میاں قطب الدین کا منہ نہ دیکھا لڑکی دنیاداروں کو دینے پر ۔	۱۸۳
ان کی لڑکیوں کو نکاح کرکے دائرہ میں لاتے تھے دائرہ کی لڑکی نہیں دیتے ۔	۱۸۴
نقل = موافقوں کے گھروں کو کھانا کھانے کے لئے جانے میں	۱۸۴
نقل = حضرت میراںؑ خراسانی کے گھر نہ گئے برادروں کو اجازت دی	۱۸۴
نقل = حضرت میراںؑ نے اجازت دی بندگی میاں دلاورؓ نہیں گئے	۱۸۵
نقل = بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا ۔ جو بندہ کو خدا کی خوشنودی کے لیے مہمان نہ کرے ۔ الخ	۱۸۵
نقل = حضرت میراںؑ نے بعضوں سے فرمایا کہ کھاؤ اور دائرہ میں رہو ۔	۱۸۵
نقل = میاں الہ داد حمیدؓ نے اپنا مال حضرت مہدیؑ کو دیا آپؑ نے الہ ہی کے پاس رکھوا دیا ۔	۱۸۵
نقل = میاں الہ داد حمیدؓ نے اپنا مال حضرت مہدیؑ کو دیا تو تمام برادر خوش ہو گئے ۔	۱۸۶
بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے کہا دنیاداروں کی چاپلوسی مت کرو	۱۸۶
بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کھجلی بھرے اونٹ کو علیحدہ کر دینا چاہیئے ۔	۱۸۷
نقل = بندگی میاں سید خوندمیرؓ گھر پر آنے والوں کو دینے سے منع کیا ہے ۔	۱۸۷
نقل = بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کو خدا تعالیٰ نے روپیہ بھیجے دوسرے بزرگ نے لیے ۔	۱۸۷
نقل = بندگی میراں سید محمودؓ برادر پر خفا ہوئے کہ دنیادار کا اسلام لایا ۔	۱۸۸
نقل = میراں سید محمودؓ نے بہت زاری کی کہ دنیادار کے خط میں نام آگیا ۔	۱۸۸
برادر دائرہ موافقین کا سلام پہنچانے سے میراں سید محمودؓ سے ڈرتے تھے ۔	۱۸۸
طالب مولیٰ کو مال دار کوئی چیز دیتا تو قبول نہ کرتے	۱۸۹
نقل = حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے زمانے میں ایک صحابیؓ کو خطرہ آیا ۔	۱۸۹
نقل = حضرت مہدیؑ اور اصحابؓ دائرہ ہی میں گھروں کو گئے	۱۸۹
نقل = بندگی سید محمودؓ نے میاں سلامؓ اللہ کو باہر جانے پر زجر کیا ۔	۱۹۰
بندگی میاں نعمتؓ نے چند لوگوں کو قید کر دیا کہ وہ موافقین کے گھر گئے تھے ۔	۱۹۰
فتح خان نے اُس شخص کو سزا دی جس نے کہا کہ وہ بھیلوٹ سے آیا ہے اصحابؓ مہدی چند سال جالور میں رہے لیکن کسی کی مہمانی قبول نہ کی ۔	۱۹۱
بندگی سید الشہداء ملک معروفؓ کی عیادت کو نہروالہ گئے مہمان نہیں رہے ۔	۱۹۱
بندگی سید خوندمیرؓ عید کے لئے نہروالہ گئے کھانا کھانے کسی کے گھر نہ گئے ۔	۱۹۱
بندگی سید خوندمیرؓ کھنبات گئے فتوح قبول نہ کی ۔	۱۹۱
نقل = حضرت مہدیؑ نے فرمایا ۔ دائرہ میں مومن منافق اور کافر ہیں ۔	۱۹۱
نقل = آپؑ نے جامہ دے کر فرمایا اگر بندہ کا پوست پہن لو تو نجات نہ ملے گی بغیر عمل کے	۱۹۲

نقل = فرمایا۔ خدا تعالیٰ یہ نہ پوچھے گا کہ احمد کے بیٹے ہو یا محمد کے حق تعالیٰ عمل یا محبت پوچھے گا۔ ۱۹۲
حضرات خاتمین کے بعد جسے خدا سے محبت ہو اس کی صحبت فرض ہے یہ لوگ ملکوتی۔ جبروتی یا لاہوتی ہوں۔ ۱۹۲
جو شخص دنیا اور اپنی ہستی سے باہر آنے کی طلب میں صادق ہو منافق یا کافر نہ ہوگا۔ ۱۹۳
نقل = میاں ملک جی رض مہاجر کو بندگی میراں سید محمود رض نے فرمایا کہ مہاجروں کے پاس رہیں۔ ۱۹۳
میاں ملک جی رض سے سنا گیا کہ جو شخص ہر روز نئی خبر خدا سے معلوم نہ کرے وہ خدا کا نہیں ہے۔ ۱۹۳

نواں باب

تعین لعین ہے۔ ۱۹۴
حضرت میراں ع نے تعین مراتبی نہیں فرمایا۔ ۱۹۴
نقل = بندگی میاں نعمت رض نے بندگی سید خوندمیر رض سے کئی بار کہا یاروں کو خلاف میراں عمل سے منع کرو۔ جواب دیا۔ بندہ کو توال نہیں ہے۔ ۱۹۴
اگر کوئی حضرت مہدی ع اور یاران مہدی رض سے رضا طلب کرتا کہ تعین کو ترک کرتا ہوں تو فرماتے خدا کو چاہو بیان میں تعین کو لعین فرماتے۔ ۱۹۴
برادران دائرہ تعین کھانے والوں کو بہت ملامت کرتے ۱۹۴
حضرت میراں ع نے تعین کو لعین فرمایا۔ آپ ع نے ہر کام خدا کے حکم سے کیا۔ ۱۹۵
میراں سید محمود رض نے دو ماہ فتوح قبول کی تیسرے مہینے قبول نہ کی۔ ۱۹۵

فصل۔ متفرق نقلیات

نقل = ایک صوفی کا تنکہ بی بی الہہ دادی رض کی گٹھری سے نکلا تھا۔ الخ ۱۹۶
نقل = آنحضرت صلعم کے زمانے میں کسی صحابی۔ کے انتقال کے بعد اُن کے لباس سے کوئی ایک یا دو محلف نکلے۔ داغنے کا حکم دیا گیا۔ ۱۹۷
نقل بندگی میراں سید محمود رض کا پاجامہ پارہ پارہ ہو گیا عشر کے پیسوں سے بنوایا ہوا پسند نہ کیا۔ عشر مضطروں کا حق ہے۔ ۱۹۷
نقل = میراں سید محمود رض نے بی بی کدبانو کے طلب کرنے پر بھی زیادہ سویت نہ لی۔ ۱۹۷
نقل حضرت میراں ع نے فرمایا کہ آنکھیں نیچی کر کے پوچھو کہ کتنے سویت ہیں۔ ۱۹۸
نقل = حضرت میراں ع نے اُسی جگہ مضطروں کو عشر دے دیا ۱۹۸
میراں سید محمود رض سویت کے لئے خود بیٹھتے تھے۔ ماحضر مہمانوں کو کھلاتے۔ ۱۹۸
بزرگوں کو گیہوں اور گائے کا گھی باقی فقروں کو جوار باجری اور میٹھا تیل کھلاتے۔ ۱۹۸
بندگی میاں سید خوندمیر رض خود سویت کے لئے بیٹھتے تھے۔ ۱۹۹
میاں نعمت رض کے وقت میاں بانو رض سویت کرتے۔ ۱۹۹
نقل = میاں نظام رض سویت کے لئے بیٹھے اور ملک الہداد رض سے کہا ایک سویت زیادہ لو۔ ۲۰۰
نقل۔ خدائے تعالیٰ نے حضرت میراں ع کو انگور بھیجا۔ فرمایا فقروں کا حق ہے۔ ۲۰۰
نقل بندگی میاں نظام رض سویت کرتے تھے ملک الہداد رض سے فرمایا ایک سویت زیادہ لو۔ ۲۰۰
نقل = میاں نعمت رض نے برادروں کے اصرار پر ایک سویت زیادہ لی۔ ۲۰۱
میراں سید محمود رض دائرہ میں اضطرار ہوتا تو کھانا چھوڑ دیتے۔ ۲۰۱
میراں سید محمود رض کو میاں سوما رض مہاجر سے اضطرار معلوم ہوا تو کھانا چھوڑ دیا۔ ۲۰۲
بعضے طالب خدا ایسے دیانت دار تھے مضطروں کا حق نہیں کھاتے ۲۰۳
نقل شیخ صدر الدین سندھی آدھی رات کو روٹی نامعلوم طریقے سے دیتے تھے۔ طالبوں نے فریاد کی کہ رہزنی ہوتی ہے۔ ۲۰۳
نقل = حضرت میراں ع نے مانڈو میں حجرے میں فتوح آنے پر حجرہ اٹھوا دیا۔ ۲۰۳
نقل = حضرت میراں ع کے نام پیام تنکہ پہنچانے گئے آپ ع نے

پسند نہ کیا۔ ۲۰۴
نقل میاں نعمتؓ کو نام بنام فیروزی پہنچائے گئے آپؓ نے پسند نہ کیا۔ ۲۰۴
نقل میاں نعمتؓ کو نام بنام فیروزی پہنچائے گئے آپؓ نے نقل بالا سنائی۔ ۲۰۴
نقل = بندگی میاں دلاورؓ نے نام بنام فتوح قبول نہ کی۔ ۲۰۴
نقل = بندگی میاں سید محمودؓ نے غالب خاں کی فتوح کو قبول نہ کیا۔ ۲۰۵
نقل بندگی سید خوندمیرؓ سے جواری کے لئے کسی کو بھیجنے کی خواہش کی گئی۔ آپؓ نے قبول نہیں فرمایا۔ ۲۰۵
نقل = بندگی سید خوندمیرؓ نے ملک فخر الدین کا غلہ واپس کر دیا۔ ۲۰۵
نقل میاں نعمتؓ نے کسی برادر کو بھیج کر ہرن نہیں منگوائے۔ ۲۰۶
نقل ملک الہدادؓ نے عشر کے لئے بندگان خدا کو نہ بھیجا۔ ۲۰۶
نقل = ملک الہدادؓ نے غلہ قبول نہ کیا طالب مولیٰ کے ساتھ ہونے سے ۲۰۶
نقل ملک الہدادؓ نے جمال بلوچ کا رقعہ پھاڑ دیا۔ ۲۰۷
نقل = بندگی میراں سید محمودؓ نے برادران بی بی کد بانو سے مبلغ قبول نہ کئے۔ ۲۰۷
نقل = بندگی میاں نظامؓ غالب خاں کا سلام لانے والے پر خفا ہوئے۔ ۲۰۷
نقل = میراں سید محمودؓ نے غالب خاں کے کئی سو تنکے واپس کر دئے۔ ۲۰۸
نقل = ملک الہدادؓ نے ملک علی شیر کی سرزنش کی ۲۰۸
نقل = میاں نعمتؓ نے اپنی مستورات کی فتوح کا نصف اہل دائرہ کو دیا۔ ۲۰۸

دسواں باب

علم پڑھنا منع ہے صرف ذکر اللہ کریں۔ ۲۰۹
نقل = حضرت مہدیؑ نے بندگی میاں نعمتؓ کو علم پڑھنے سے منع کیا اگر پڑھتے تو مہدیؑ کو قبول نہ کرتے۔ ۲۰۹
نقل = فرمایا۔ قیلولہ میں بھی نہ پڑھو بلکہ سو جاؤ ۲۰۹
نقل = بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے سے نور کا پردہ پیدا ہوتا ہے۔ ۲۰۹
نقل = حضرت مہدیؑ نے خراسانی کی شکایت پر نماز ٹھیک نہ پڑھنے والوں پر زجر فرمایا۔ ۲۱۰
دوسری شکایت پر خراسانی سے فرمایا تم بھی ایسی ہی نماز پڑھو۔ ۲۱۰
نقل = فرمایا۔ لابدی علم ہونا چاہئے۔ ۲۱۰
نقل = فرمایا۔ قرآن کے معنی سمجھنے کے لئے نور ایمان کافی ہوتا ہے۔ ۲۱۰
نقل = میراں سید محمودؓ کو حضرت مہدیؑ نے تمہید پڑھنے سے منع کیا۔ ۲۱۰
نقل = میراں سید محمودؓ کو حضرت مہدیؑ نے ذکر اللہ کی تاکید کی۔ ۲۱۱
نقل = حضرت مہدیؑ نے بندگی میاں نظامؓ کو میزان پڑھنے سے منع کیا۔ ۲۱۱
خراسان روانہ ہونے پر علم حدیث پڑھنے کی تاکید کی ۲۱۱
نقل = حضرت مہدیؑ کو علمائے ظاہر نے اسد العلماء پکارا ۲۱۱
نقل = حضرت مہدیؑ کو حق تعالیٰ نے خلق کی محبت کے لئے علم ظاہر دیا تھا۔ ۲۱۱
نقل = فرمایا۔ امیؑ کو حق تعالیٰ کی جانب سے علم لدنی عطا ہوتا ہے۔ ۲۱۱
نقل = فرمایا۔ مہدیت کے بعد علم ظاہر بھلا دیا گیا۔ ۲۱۲
نقل = فرمایا۔ جو امی نہ ہو اس کو علم لدنی عطا نہیں ہوتا۔ ۲۱۲
"خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ" = مراد از انسان ذات مہدیؑ ۲۱۳
نقل = فرمایا۔ امی کے دل کا تختہ صاف رہتا ہے۔ ۲۱۳
نقل = فرمایا۔ جو سیاہی زیادہ دیکھتا ہے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے ۲۱۴
نقل = آپؑ نے فرمایا تھا جو کچھ کریں آپؑ سے پوچھ کر کریں۔ ۲۱۴
نقل = میاں نظامؓ اور ملک معروفؓ کے سامنے آپؑ نے رباعی پڑھی۔ ۲۱۴

نقل = فرمایا- جو زیادہ پڑھتا ہے زیادہ خوار ہوتا ہے ۲۱۵
نقل = فرمایا = بندہ جو کچھ کہتا ہے وہی کرو ذکر کرو تا کہ دیدار خدا حاصل ہو۔ ۲۱۵
نقل = فرمایا- جو شخص تفسیر پڑھتا ہے خدا کو نہیں دیکھتا۔ ۲۱۷
نقل = جب کوئی طالب موئی لکھنا پڑھنا شروع کرتا تو یاران مہدی رض فرماتے کہ منافق ہے دائرہ سے بھاگنے کی تیاری کر رہا ہے۔ ۲۱۸

گیارھواں باب

خدائے تعالیٰ کے ذکر میں۔ ۲۱۹
یاران رض حضرت مہدی ع نے آپ ع سے معلوم کیا کہ مومن اس کو کہتے ہیں، جو سر کی آنکھ یا دل یا خواب میں خدا کو دیکھے ۲۱۹
جو اس صفت کی طلب رکھتا ہے مومن حکمی ہے۔ ۲۱۹
نقل = فرمایا- خدا کو پہنچنے کے لئے عشق فرض ہے۔ ۲۱۹
نقل = فرمایا- عشق اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ دل کی توجہ الخ ۲۱۹
فصل = رسالہ مکیہ سے ذکر کی کیفیت ۲۲۰
فصل = مسلمان مردوں اور عورتوں پر ذکر فرض دائم ہے۔ ۲۲۱
فصل = قائل لا الہ الا اللہ کو چار صفات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ۲۲۲
جو لوگ منافق، بدبختی، ریاکار اور فاسق ہیں وہ صحیح طور پر ذکر اللہ نہیں کرتے۔ ۲۲۴
نقل = فرمایا- کلمہ لا الہ الا اللہ کی چار قسمیں ہیں۔ ۲۲۶
تین مراتب علم الیقین عین الیقین حق الیقین کا بیان ۲۲۷
طالب صادق کی صفات ۲۲۷
فنائیت کلمہ کا بیان ۲۲۷
نقل- فرمایا- لا الہ الا اللہ ذرا سا بھی اثر کرے تو کام ہو جائے۔ ۲۲۸
نقل = فرمایا- لا الہ الا اللہ محبت غیر حق کو جلا دیتا ہے۔ ۲۲۸
بندگی میاں سید خوندمیر رض نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے تجارت کو لہو فرمایا ہے ۲۲۹
ذکر نہ کرنے والوں کے لئے وعید ۲۳۱
ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے ذکر اللہ سے غفلت موجب نار ہے ۲۳۳
نقل = فرمایا- سلطان اللیل وسلطان النہار کو ضائع کرنے والا فقیر نہیں ہوتا۔ ۲۳۴
نقل = حضرت مہدی ع نے پانچ پہر کے ذکر کو ذکر کثیر فرمایا۔ ۲۳۵
نقل = ذکر قلیل کو آپ ع نے منافقوں کی صفت فرمایا ۲۳۵
نقل = بندگی میراں ع نے تین پاس ذکر قلیل اور چار پاس ذکر شرکت کو فرمایا۔ ۲۳۵
مہاجروں رض سے نہیں سنا گیا کہ یہ نفاق مراتبی ہے ۲۳۶
نقل- میراں سید محمود رض نے مہاجروں کے حجرہ میں فرمایا کہ حضرت میراں ع نے ذکر کثیر کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ ۲۳۷
نقل = میاں امین رض محمد اور میاں یوسف رض سے حضرت مہدی ع نے فرمایا فجر کے وقت روٹیاں نہیں پکانا چاہئے ۲۳۸
حضرت مہدی ع کی ہمیشہ یہ کوشش تھی کہ رات دن حق تعالیٰ کی یاد میں رہیں۔ ۲۳۸
حضرت مہدی ع نے مقتدی کو قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ ۲۳۸
ذکر اللہ فرض دوام ہے جس کے ادا کرنے سے فرض وقتی بھی قبول ہوتا ہے۔ ۲۴۰
نقل = حضرت مہدی ع نے فرمایا- ذکر اللہ سے غافل پوشیدہ کافر ہے۔ ۲۴۱
نقل = فرمایا- طالب کو چاہئے کہ غیر حق کے کچرے کو دل سے نکال دے۔ ۲۴۲
نقل = فرمایا- دل میں غیر حق کا خطرہ آئے تو نکال دیں ۲۴۲
نقل = فرمایا- طالبان خدا کو خدا تعالیٰ کی حکایت سے زیاں ہے۔ ۲۴۳
نقل = حضرت میراں ع اور اصحاب رض دنیا داروں کی حکایت منقطع کر دیتے۔ ۲۴۳
نقل حضرت میراں ع اور اصحاب رض طالبان خدا کو ایک جگہ بیٹھ کر بیکار حکایتیں کرنے سے روکتے تھے۔ ۲۴۴
نقل = آپ ع نے میاں کبیر محمد رض کو فرمایا کہ خدا کی یاد میں لگے رہو ۲۴۴
نقل = بندگی میاں نعمت رض نے کشیدہ نکالنے والی عورتوں کو دائرہ سے باہر کر دیا- سوئی نہیں دی۔ ۳۴۵

فصل خلوت ذکر اور بینائی کے بیان میں ۲۴۵
نقل = فرمایا خدا تعالیٰ کو دینی حکایت سے نہ پاؤگے۔ ۲۴۶
نقل = میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے
شریعت کو کلام میں اسرار بیان فرمایا ہے۔ ۲۴۷
حضرت مہدیؑ اور آپ کے اصحابؓ کے زمانے میں فجر
اور مغرب کے بعد اونچی آواز سے قرآن نہیں پڑھتے تھے۔ ۲۴۷
نقل = فرمایا۔ پچھاتا یہ ریں ٹو کا کھائیں الخ ۲۴۸
میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا۔ فاقہ میں کچھ بیچنا سوداگری
نہیں ہے۔ ۲۴۹
نقل مشہور ہے کہ حضرت میرانؑ کے دائرہ میں ایک کتا تھا الخ ۲۴۹
نقل = میاں سید خوندمیرؓ نے تضیع وقت پر افسوس کیا۔ ۲۵۰
نقل = آنحضرت صلعم چاہ زم زم بیٹھے تھے یک بار یا دو
انگشتری میں پھرائی۔ الخ۔ ۲۵۰
نقل = حضرت مہدیؑ نے ایک برادر سے فرمایا۔ فرشتوں
کو فرصت دو۔ ۲۵۰
نقل = فرمایا۔ بندہ کے سامنے دنیا کی ہستی رکھنے والے اسے
ترک کر دیتے ہیں۔ ۲۵۰
نقل = انتم سکاریٰ الخ حضرت مہدیؑ نے دنیا کی مستی
بیان فرمائی۔ ۲۵۱
نقل = فرمایا شہباز عشق نے لامکان سے پرواز کی الخ ۲۵۱
نقل = فرمایا بندہ عشق کیسی بیان کرتا ہے۔ الخ ۲۵۲
فصل = بینائی کے بیان میں۔ تنہائی میں رہنے کے دلائل ۲۵۲
فصل = عزلت و خلوت شریعت میں جائز ہے۔ ۲۵۵
نقل = اگر طالب حجرہ میں نہ ہو تو حضرت مہدیؑ فرماتے
بے ڈھنگے ہیں۔ ۲۵۶
نقل = فرماتے۔ دو تین آدمی ایک جگہ نہ بیٹھیں۔ ۲۵۶
اصحاب مہدیؑ ذکر کے سوائے حکایت کرنے پر زجر فرماتے ۲۵۶
نقل = آیت ہر حالت میں ذکر اللہ کرنا۔ حضرت مہدیؑ
نے مہدویوں کی صفت بتائی۔ ۲۵۶
نقل = فرمایا۔ بہت خواری ہوئی جبکہ چار سو سویت ہو گئے ۲۵۷
نقل = میراں سید محمودؓ نے ایک سو زیادہ سویت ہونے پر
فرمایا خواری ہوئی۔ ۲۵۷
نقل = حضرت میرانؑ اذان ہونے کے بعد کھانا نہیں کھاتے ۲۵۷
نقل = میاں سید خوندمیرؓ کھانے پر بیٹھتے تو موذن سے
کو اطلاع کرواتے۔ ۲۵۷
نقل = میاں نظامؓ نے میاں خوند ملک کو دو رکعت
نماز چھوٹ جانے پر منافق فرمایا۔ ۲۵۷
اذان کے بعد کھانا نہ کھائیں کہ تکبیر اولیٰ فوت ہو جائے ۲۵۸
نقل = فرمایا۔ مہدیؑ کی قبولیت اتباع کرنا ہے بے عمل
مردود ہے۔ ۲۵۸
سلف ایک دوسرے سے ملاقات کر کے دین کی خیریت
پوچھتے تھے۔ ۲۵۸
نقل = میراں سید محمودؓ نے ملک معروفؓ کو فرمایا جمعیت
کو توڑ دو۔ ۲۵۸
کلام کی کثرت دل کو مار دیتی ہے۔ دل کو سخت کر دیتی ہے ۲۵۹
بعض طالب بعد فجر حجرہ میں جاتے تو بعد ظہر ہی باہر ہوتے ۲۵۹
نقل = بعد فجر سونے والوں پر حضرت مہدیؑ نے زجر فرمایا ۲۵۹
نقل = فرمایا قرآن بندہ کو گدا دیتا اور لٹا دیتا ہے۔ ۲۶۰
مہاجرانؓ مہدی بیان کے بعد سوائے دین خدا کوئی بات نہ کرتے ۲۶۰
ذکر سے غافل رہنے پر اللہ تعالیٰ شیطان کو مقرر کر دیتا ہے۔ ۲۶۰

بارھواں باب

حق تعالیٰ کی بینائی کے بیان میں ۲۶۲
نقل۔ یارانؓ حضرت مہدیؑ نے آپؑ سے معلوم کیا کہ مومن اس
کو کہتے ہیں جو سر کی آنکھ یا دل یا خواب میں خدا کو دیکھے ۲۶۲
جو اس صفت کی طلب رکھتا ہے مومن حکمی ہے۔ ۲۶۲
نقل۔ فرمایا۔ خدا کو پہنچنے کے لئے عشق فرض ہے۔ ۲۶۲
نقل۔ فرمایا۔ عشق اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ الخ ۲۶۲
ذکر اور بیدار کا بیان ۲۶۳
نقل = فرمایا۔ خدا کو سر کی آنکھ سے دیکھتا ہے دیکھنا
چاہیے۔ ۲۶۴
آپؑ نے اللہ کے حکم اور آنحضرت صلعم کی طرف سے رویت
حق کی گواہی دی۔ ۲۶۴

نقل = آپؑ نے ہرایک مرد اور عورت پر خدا کے دیدار کو فرض کیا ہے۔ ۲۶۴
نقل = طالب صادق پر آپؑ نے ایمان کا حکم کیا ہے۔ ۲۶۴
نقل = فرمایا۔ ایمان خدا کی ذات ہے۔ ۲۶۴
نقل = فرمایا ہم کو حق تعالیٰ نے مخصوص اس لئے بھیجا ہے کہ جو احکام اور بیان کہ ولایت محمدی سے تعلق رکھتے ہیں مہدیؑ کے واسطے سے ظاہر ہوں ۲۶۵
نقل = فرمایا۔ ثم ان علینا بیانہ ای بلسان مہدیؑ ۲۶۵
نقل = فرمایا۔ آدمؑ صفی اللہ نے گیہوں بوئے الخ ۲۶۵
ان علینا بیانہ کی بحث ۲۶۷
نقل = حضرت مہدیؑ نے اپنے وصال کے وقت قل هذہ سبیلی الخ کا بیان کیا۔ ۲۶۸
نقل = فرمایا۔ جو شخص خدا کو مقید دیکھے مشرک ہے۔ ۲۶۸
نقل = بندگی سید خوندمیرؓ نے فرمایا اکثر مومن مشرک ہیں۔ ۲۶۹
نقل = حضرت مہدیؑ نے ثم اورثنا الکتاب کا بیان فرمایا۔ ۲۶۹
تھوڑی فنا، آدھی فنا، پوری فنا کا بیان ۲۶۹
نقل = فرمایا۔ کلمہ لا الہ الا اللہ چار قسموں پر ہے۔ ۲۷۰
نقل = فرمایا۔ حق تعالیٰ نے بندہ کو مہدیؑ کر کے نبیؑ کی راہ پر چلنے کا حکم دیا۔ ۲۷۱
نقل = فرمایا۔ بندہ قدم بقدم رسول اللہؐ ہے ۲۷۱
نقل = فرمایا۔ فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد تم خدا کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔ الخ ۲۷۱
نقل = بندگی میرانؑ کی ذات لا الہ الا اللہ (میں فنا ہو چکی) تھی۔ اس لئے مہدیت کا دعویٰ کیا۔ یعنی نبیؑ کی کامل پیروی۔ ۲۷۱
نقل = فرمایا۔ اصحاب رسولؐ دین کے سردار تھے لیکن ایسی بینائی نہ تھی۔ ۲۷۲
نقل = فرمایا۔ بندہ کے بعد چیونٹی جو نہ دیکھی بینائی کو نیٹ کر کے جو۔
تیرھواں باب ۲۷۳

نقل۔ فرمایا۔ اگر بندہ حقائق بیان کرے تو تم جل جاؤ گے ۲۷۳
نقل = میرانؑ نے طالبان حق کے لئے تمثیل بیان کی۔ ۲۷۳
دنیٰ فتدلیٰ کا بیان ۲۷۴
نقل = فرمایا۔ جب عروس سلام کے لئے آتی ہے تو کہتے ہیں ہمیشہ سہاگن رہو۔ ۲۷۵
نقل = معراج میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم سے جو کچھ کہا۔ ۲۷۶
نقل = بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے کہا میراں جیؑ سے معلوم ہوا ہے کہ تمام عالم میں دو مسلمان ہیں۔ سرتاپا مسلمان۔ ۲۷۶
نقل آپؑ نے ایک ملّا سے کہا کہ ہم نے بصیروں کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ ۲۷۷
نقل = غار حرا میں آنحضرت صلعم کے ساتھ واقعہ پیش آیا۔ ۲۷۷
نقل = حضرت مہدیؑ نے ترک وجود کو عمل صالح فرمایا۔ ۲۷۸
نقل = فرمایا۔ تمام نبیوںؑ کی انتہا حضرت مصطفیٰؐ کی ابتدا ۲۷۹
نقل = مہاجرینؓ نے فرمایا۔ حضرت مہدیؑ شریعت میں تابع رسولؐ ہیں۔ ۲۷۹
نقل = تمام انبیاءؑ منتہی اور محمد رسول اللہؐ و محمد مہدیؑ مبتدی۔ ۲۷۹
نقل = حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری تین سال سیر ولایت تھی۔ ۲۸۰
نقل = فرمایا۔ ہم کو حق تعالیٰ نے احکام ولایت محمدیؐ ظاہر کرنے بھیجا۔ ۲۸۰
نقل پھر فرمایا ثم ان علینا بیانہ ای بلسان مہدیؑ ۲۸۰
نقل = بندگی سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ جب قرآن کے بیان اور ہدایت پر مقرر ہو جائے۔ الخ ۲۸۲
نقل = بندگی سید خوندمیرؓ نے امر معروف اور نہی عن منکر کا معیار بیان فرمایا۔ ۲۸۴
نقل = جو اپنے علم پر عمل نہ کرے اس کا وعظ بے تاثیر ہوگا۔ ۲۸۴
نقل = بزرگوں کی ایسی عادت تھی کہ تحریر کو حفظ کرتے تھے ۲۸۴

امر معروف اور نہی عن منکر کے بیان میں ۲۸۵

نقل حضرت میراںؑ نے فرمایا۔ وجود حیات دنیا کفر ہے ۲۸۵

نقل = فرمایا۔ جو حیاتِ دنیا طلب کرتا ہے وہ ہماری آن سے نہیں۔ ۲۸۵

نقل = فرمایا۔ ہجرت فرض عین ہے الخ ۲۸۵

نقل = فرمایا۔ وہاں رہو کہ کسی سے کچھ سنو یا کچھ خود کہو۔ ۲۸۶

نقل = میراں سید محمودؓ نے میاں ملک جیؓ سے فرمایا جہاں جہاں مہدیؑ کی صحبت میں رہو۔ ۲۸۶

نقل = میاں ملک جیؓ نے فرمایا جو ہر روز خدا سے نئی خبر حاصل نہ کرے وہ خدا کا نہ ہوگا۔ ۲۸۷

نقل = حضرت فضلؒ اکثر روتے تھے۔ ۲۸۷

فصل = دربیان افسوس ۲۸۹

فصل = دربیان حضرت میراںؑ ۲۹۱

حضرت میراںؑ نے طالب دنیا کو کافر کہا۔ ۲۹۱

نقل = حضرت مہدیؑ سر دھونے کے لیے تل کا تیل سر میں ڈالے تھے الخ۔ ۲۹۲

نقل = بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے سر جھکا کر سلام کرنے والے کو فرمایا یہ رکوع ہے۔ ۲۹۳

نقل = بندگی میاںؓ نے خواجہ محمود کو کان چھیدنے کی اجازت دی۔ ۲۹۳

نقل = آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ خدا کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ ۲۹۳

نقل = حضرت مہدیؑ کے زمانے میں بیان سن کر بے خودی سے حجرہ کو جاتے۔ ۲۹۳

نقل = حضرت مہدیؑ طالب کو حجرہ میں نہ دیکھ کر فرماتے بے ڈھنگے ہیں۔ ۲۹۳

نقل = میراں سید محمودؓ نے ملک معروفؓ سے فرمایا ہجوم کو توڑ دو۔ ۲۹۴

نقل = بعضوں نے کہا ہم مہدیؑ کے خلاف عمل کو کیا جانیں۔ الخ ۲۹۴

نقل = فرمایا (سنت ظہر بیش از فرض) بندہ بھی باہر آکر گزارے گا۔ ۲۹۵

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آنحضرت صلعم کے خلاف دیکھیں گے تو شکنجہ میں کسیں گے۔ عمرؓ خوش ہو گئے۔ ۲۹۵

چودھواں باب

دعویٰ بے عمل مردود ۲۹۶

نقل = فرمایا بندہ کا پوست پہن لو تو دوزخ سے نجات نہیں تاوقتیکہ جو کچھ بندہ کہتا ہے اس پر عمل نہ کرو ۲۹۶

نقل = قبول مہدیؑ عمل ہے قبول بے عمل مردود ہے۔ ۲۹۶

حدیث۔ ایمان کی علامت۔ اللہ کی محبت ہے۔ الخ ۲۹۷

پندرھواں باب

دین کی تائید کا بیان ۳۰۰

حضرت مہدیؑ نے فرمایا۔ خدا کے دین کو دو چیزوں سے نصرت ہے ایک یہ کہ آپس میں موافقت اور سلوک۔ دو چیزوں سے ہزیمت ہے جھگڑا اور بخل ۳۰۰

نقل = فرمایا۔ ایک دوسرے کے بھائی مل کر رہیں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ ۳۰۱

یاران مہدیؑ سے سنا گیا کہ کھانا کھانے کے وقت خدا کی یاد میں ہیں۔ ۳۰۱

فصل۔ جس چیز سے دین کی تائید ہوتی ہے الخ ۳۰۲

نقل = بندگی سید خوندمیرؓ نے فرمایا ہمارے پاس ایک کرتا ہو دیدیں گے۔ ۳۰۳

نقل حضرت میراںؑ نے فرمایا جس کے پاس دو کپڑے ہوں ایک اپنے برادر کو دیدے جس کے پاس کپڑا نہ ہو ورنہ منافق ہوگا۔ ۳۰۳

سولہواں باب

قاتلوا و قتلوا کے بیان میں ۳۰۵

نقل = حضرت مہدیؑ نے ناگور میں فرمایا۔ قاتلوا و قتلوا باقی ہے اس کے متعلق ان شاء اللہ فرمایا۔ ۳۰۵

شرح آیت فالذین ھاجروا الخ ۳۰۵

طالبوں کو چاہیے کہ قتال شروع نہ ہو تو اپنے نفس سے
قتال کریں۔ ٣٠٦
ظلم شروع ہوا اخراج کیا گیا مسجدیں اور حجرے جلائے گئے ٣٠٧
بندگی سید الشہداء رض نے بعض ملاؤں کو قتل کرنے کے لئے برادروں
کو بھیجا۔ ٣٠٧
بندگی میاں سید خوندمیر رض نے جنگ کی تیاری شروع کی چند
مہاجرین رض نے تنازع کیا۔ ٣٠٨
بندگی میاں نعمت رض اور میاں ملک جی نے بندگی میاں رض کے سامنے
آیت پڑھی۔ ٣٠٩
نقل بندگی میاں ملک جی رض نے معلوم کیا کہ سید خوندمیر رض
نے حق کام کیا۔ ٣١١
نقل = میاں نعمت رض نے فرمایا قاتلوا وقتلوا
سے رد کرنے والوں کو خدا پوچھے گا۔ ٣١١
حق تعالیٰ نے حضرت مہدی ع کو کلمہ گویوں پر بھیجا مشرک
اور کافر عام حکم میں داخل ہیں۔ ٣١١
ملاؤں نے فتویٰ دیا کہ یاران رض سید محمد کو قتل کرنے والے
کو جو بہشت کھانے والوں کا ثواب ملے گا۔ پنجہ گرم کر کے
داغ دئے۔ ٣١١
بندگی میاں سید خوندمیر رض نے چند بار استعفاء لکھ کر
لشکر میں بھیجا ٣١٢
بندگی سید الشہداء نے حق تعالیٰ کی محبت میں جان
جاناں کو دی۔ ٣١٣

سترھواں باب

بشارتیں اور تخصیص
نقل = فرہ میں فرمایا۔ وہ دو نوجوان میراں سید محمود رض
و میاں سید خوندمیر رض ہیں۔ ٣١٥
نقل = بندگی میاں سید خوندمیر رض کو حق تعالیٰ کا فرمان۔
قبول الذین الخ ٣١٥
جبرئیل ع اور میکائیل ع سے محبت ٣١٦
نقل = حضرت میراں ع نے بندگی سید خوندمیر رض سے فرمایا
اس سینے میں جو ظاہر ہوا وہی تمہارے سینے میں ظاہر ہوا۔ ٣١٦
نقل = فرمایا۔ سید خوندمیر کو دیکھو تجلی الوہیت پے در پے

ہوتی ہے۔ ٣١٧
نقل = حضرت میراں ع نے ایک کو سیر نبوت اور دوسرے
کو سیر ولایت فرمائی۔ ٣١٧
پتھر گوہر اور گھاس (گیاہ) شاہ ہے کی نقل ٣١٧
شاہ دلاور رض نے فرمایا پہلا افضل قرآن کے بیان کا دوسرا افضل
آل رسول ص کا تیسرا افضل آل مہدی ع کا چوتھا دو جوانوں کی
تخصیص کا۔ ٣١٨
نقل حضرت میراں ع نے بندگی میاں سید خوندمیر رض کو فضل
کا فرمان سنایا۔ ٣١٩
نقل = فرہ میں معاملہ کے متعلق فرمایا۔ یہ ولایت مصطفیٰ ص کا
بار ہے تمہارے سوا کوئی اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ٣١٩
نقل = فرمایا۔ تم کو ہماری ذات میں فنا حاصل ہے بندہ اور
تم ہر دو ایک ذات ہیں کچھ فرق نہیں۔ ٣١٩
نقل = فرمایا جس جگہ مصطفیٰ ص کی ولایت کا خاتم ہوتا ہے۔
اس جگہ کے اشخاص انبیاء کے قائم مقام ہوں گے۔ ٣١٩
نقل = میاں دلاور رض سے فرمایا۔ مرید اللہ ہو جاؤ مراد اللہ
ہو جاؤ۔ الخ ٣٢٠
نقل معاملہ کے متعلق فرمایا۔ پہلے تم سے مخالفت کریں گے
پھر رجوع کریں گے۔ ٣٢٠
نقل = میاں مخدوم رض میاں عزیز اللہ رض ہر دو کو ابراہیم ع
کی سیر فرمایا۔ ٣٢٠
نقل = بندگی میاں رض کو فرمان ہوا کہ تیرا کام تمام ہوا الخ ٣٢١
نقل = حضرت شاہ نظام رض نے فرمایا یہاں بھی دین کامل ہوگا ٣٢١
نقل = بندگی میاں رض کو فرمان حق ہوا کہ اپنی درگاہ سے
اپنی خلعتیں دیں۔ ٣٢١
نقل = میراں سید محمود رض نے بندگی میاں رض سے فرمایا حضرت
مہدی ع نے برادر حقیقی فرمایا ہے تمہارا فیض جاری ہے۔ ٣٢٢
نقل = فرمایا۔ بندہ کے بعد قیامت تک فیض مہدی ع
جاری رہے گا۔ ٣٢٢
نقل = حضرت میراں ع نے ایک کے لئے نبوت کی سیر اور
دوسرے کے لئے ولایت کی سیر فرمایا۔ ٣٢٣
نقل۔ بندگی میاں سید خوندمیر رض نے اپنے فرزندوں میں

سے ایک کے حق میں ایسا فرمایا۔ دیکھو اس شخص سے کیا رذیل ہوگا ۳۳۵

نقل = بی بی فاطمہ رض کے حق میں فرمایا کہ تمہارے گھر میں لڑکا ہوگا اس کا نام سید محمود ہوگا۔ ۳۲۵

نقل حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید خوندمیر میری ذات کے سوا کسی پر نظر مت کر ۳۳۶

نقل = میاں سید حمید رض نے کہا سید یحییٰ رح کیا تعجب ہے آفتاب کو پھیر لانا کیا مشکل ہے۔ ۳۳۸

نقل = بندگی سید محمود رح نے معاملہ کو دیکھا بندگی میاں رح نے فرمایا۔ یہ بزرگیاں تم کو خدا تعالیٰ کی جانب سے عطا ہوئی ہیں۔ ۳۲۹

نقل = معاملہ بندگی میاں سید محمود رح نے دیکھا۔ تمام ذات کو فنا حاصل ہوئی۔ ۳۲۹

نقل = فرمایا۔ میرے بعد قیامت تک ایسے ہدایت یافتہ ہوں گے۔ الخ ۳۳۱

نقل = بندگی میاں دلاور رض نے میاں عبدالرحمٰن رح سے فرمایا تجلی ذات الٰہی الخ ۳۳۲

حضرت مہدی ع نے بندگی میاں نظام رض کو بشارتیں دیں دیکھے، چکھے، دریانوش، مست، ہشیار ہشیار، کشک ملامت۔ الخ ۳۳۳

میاں شیخ محمد عیسیٰ نہ تھے۔ ۳۳۴

اٹھارواں باب

عیسیٰ ع کے متعلق نقلیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ص۔ حضرت مہدی ع اور حضرت عیسیٰ ع کا مرشد خدا ہے۔ ۳۳۵

نقل = فرمایا۔ (بعض یاروں کی) مہتر عیسیٰ ع سے ملاقات ہوگی۔ ۳۳۶

نقل = معاملہ میں بندگی میاں رض نے حضرت عیسیٰ ع سے بہت سی چیزیں پوچھیں۔ ۳۳۶

شیخ محمد خراسانی کا عیسیٰ ہونے کا دعویٰ ۳۳۶

نقل = بندگی میاں نعمت رض کے دائرے میں میاں ابراہیم نے عیسیٰ ع کا دعویٰ کرکے رجوع کیا۔ ۳۳۷

نقل = شیخ بھیک رض نے عیسیٰ ع کا دعویٰ کرکے رجوع کیا۔ ۳۳۸

انیسواں باب

نقل = حضرت مہدی ع نے مہاجرین سے کہا (مہدوی) حضرت عیسیٰ ع سے ملاقات کریں گے۔ ۳۳۸

نقل = حضرت مہدی ع نے نماز جمعہ سے فارغ ہوکر وتر ادا کی ۳۳۸

نقل = فرمایا۔ بندہ نے کس وقت کہا تھا کہ بیت المقدس جاؤں گا ۳۳۹

نقل = فرمایا۔ مہدی ع اور اس کی قوم کو مقام اور مسکن نہیں ہے۔ ۳۳۹

نقل = حضرت مہدی ع کو (۲۰) سال تک فرمان ہوا کہ تو مہدی ہے ۳۳۹

نقل = فرمایا سفر معلوم ہوتا ہے۔ چند روز بعد باطنی سفر ہوا۔ ۳۴۰

نقل = بندگی میاں نعمت رض نے سندھ میں معاملہ دیکھا الخ ۳۴۰

نقل = فرمایا۔ میرے بعد دو اشخاص ہوں گے ان پر دین قائم ہوگا۔ ۳۴۱

نقل = ملاؤں نے کہا مہدی بادشاہ ہوگا۔ آپ ع نے فرمایا۔ ہاں لیکن گھوڑوں کی لید نہیں کھینچے گا۔ ۳۴۱

بیسواں باب

پسخوردہ کے بیان میں ۳۴۲

نقل حضرت مہدی ع کا پسخوردہ پینے والی عورت جلائی نہ جاسکی۔ ۳۴۳

نقل۔ دائرہ کے کتے کو سانپ نے ڈسا حضرت مہدی ع کے پسخوردہ سے ٹھیک ہوگیا۔ ۳۴۳

نقل = حضرت مہدی ع کے پسخوردہ سے آسیب زدہ ٹھیک ہوگیا۔ ۳۴۳

نقل بندگی میاں نعمت رض کے پسخوردہ سے بادشاہ کو فائدہ ہوا۔ ۳۴۴

نقل = فرمایا جو رسم عادت بدعت کرے اس کو یہاں بہرہ نہ ملیگا۔ ۳۴۴

نقل۔ فرمایا۔ مہدی ع کو خدا نے بھیجا جبکہ دین کا باطن چلا گیا تھا۔ ۳۴۵

نقل = فرمایا۔ آپ ع کو اس وقت بھیجا گیا کہ دین مجذوبوں میں رہ گیا تھا ۳۴۵

نقل = ایک طالب خدا مرشد کے پاس آیا۔ الخ ۳۴۵

نقل = فرمایا۔ ملا بھیک بندہ سے دوگانہ فوت ہوگیا۔ ۳۴۶

نقل = حضرت مہدی ع نے بھی سنت جماعت خانہ میں گزاری ۳۴۶

نقل = بندگی میاں سید الشہداء سنت جماعت خانہ میں گزارتے تو سجدہ سہو کرتے ۳۴۶

نقل = حضرت مہدی ع نے شب قدر میں امامت کی اور دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا الخ ۳۴۶

نقل = حضرت مہدی ع نے آسمان دیکھ کر فرمایا آج شب قدر ہے قاضی نے گواہوں کو بھیجا۔ ختم شروع کیا گیا۔ تیس روز گزرے آسمان پر علامت نہ تھی۔ ۳۴۷

تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

تشکر

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسانِ عظیم ہے کہ دارالاشاعت کتب سلفِ صالحین جمعیتہ مہدویہ۔ دائرہ۔ زمستان پور کے ذریعہ اہم بنیادی کام (بذریعہ اشاعت بزرگانِ سلف صالحین کے تصانیف معہ اصل و ترجمہ) ۱۳۶۳ھ ہجری سے ہو رہا ہے اور احقر کو اِس مبارک مقدس کام کی سعادت ۱۳۶۳ھ سے نصیب ہوئی ہے۔ "انصاف نامہ" بار دوم کی اشاعت کا مطالبہ اکثر مہدویہ حضرات کی جانب سے ہو رہا تھا۔ مگر جدہ میں ملازمت کرنے والے قومی برادران جن کو مذہب سے زیادہ لگاؤ ہے "انصاف نامہ" کی طباعت میں گراں قدر عطیہ جات دئے تاکہ طباعت شروع کرا دی جائے۔

علاوہ ازیں احقر اور حضرت سید عزیز محمد عزیز محمودی سابق صدر ادارہ حیات و حمات مہدویہ و سابق معتمد عمومی مرکزی انجمن مہدویہ۔ چنچل گوڑہ نے جنوبی ہند کے مہدوی حضرات سے ربط پیدا کیا جن کو انصاف نامہ کی خواہش تھی اِن معززین کو بھی پیشگی خریدار بنایا گیا اور بعض حضرات کرام معاونین میں شریک ہو گئے تاکہ آئندہ دوسرے بزرگانِ دینؒ کے کتب بھی بلا ہدیہ ان کو ادارہ کی جانب سے فراہم کئے جائیں۔

انصاف نامہ کی کتابت شدہ کاپیوں کی تصحیح اور پروف ریڈنگ میں حضرت پیرومرشد سید محمد اسداللہ صاحب و جناب مولوی سید افتخار اعجاز صاحب نے مدد فرمائی ان کا بھی ممنون ہوں جتنے حضرات نے مالی تعاون کئے ہیں اور سفر میں ساتھ رہے ان کا بھی ممنون و مشکور ہوں اللہ تعالیٰ اِن تمام حضرات کو اجرِ عظیم عطا کرے۔ آمین

انصاف نامہ کی مکمل تقسیم اور اس سے ہدیہ وصول ہو جانے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ معارج الولایت (سیرت حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام) و رونق متقین شائع کی جائیں گی۔

لہٰذا تمام مہدویان ہند و پاکستان سے گذارش ہے کہ جن گھر میں انصاف نامہ نہیں ہے وہ اپنے گھر میں انصاف نامہ ضرور رکھیں کیونکہ یہ قوم مہدویہ کی مشہور و معروف کتاب ہے۔

۱۔ اِن معاونین کو بلا ہدیہ ہے (جو ایک سالہ امداد ادا کر دیں) ۲۔ پیشگی ہدیہ دینے والوں کو بلا ہدیہ

۳۔ انصاف نامہ کا ہدیہ (۳۰) تیس روپے۔ ۴۔ (ہندوستان کے باہر کے ممالک کے لئے ۳ ڈالر)

یکم جنوری ۱۹۸۸ء
م ۱۰؍ جمادی الاول ۱۴۰۸ھ

محمد انعام الرحیم خاں مہدوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

التماس مکرر

یہ عجیب حسنِ اتفاق ہے کہ قوم کے سرمایہ معلومات یعنے "انصاف نامہ" کی مکرر اشاعت پر مجھ ناچیز ہیچ مندان بے بضاعت علم فقیر حقیر سید عزیز محمد عزیز محمودی عرف منجا میاں ساکن دائرہ بھولکپور مشیر آباد کے ذمہ "التماس مکرر" لکھنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ۔ یہ در اصل فیضان ہے میرے پیر و مرشد حضرت مولانا سید نجم الدین افضل العلماء رح ال پچھپڑی کا جس کے دامانِ ارادت و طریقت سے وابستہ ہونے کا شرف مجھے بھیلوٹ شریف کی بارگاہ میں حاصل ہوا ہے ۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ مجھے ہندوستان کے اکثر مہدوی آبادیوں میں جانے اور برادرانِ دینی سے ملنے کا اتفاق ہوا اور مذہبی گفتگو کے بعد مجھے اس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ جیسے جیسے حضور خاتم الولایت محمدیہ سیدنا و امامنا حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام کے زمانے سے دوری ہوتی جا رہی ہے ویسے ویسے اعتقادات سے بھی دوری ہوتی جا رہی ہے جس سے اس بات کا یقین ہو چلا ہے کہ مذہب صرف چند افراد ہی میں رہ جائے گا اب بھی وقت باقی ہے کہ اپنے اعتقادات اور ایمان کو پختہ کریں جس کے لئے بزرگوں نے نسخہ ہائے کیمیا کی شکل میں جو مختلف کتب رکھ چھوڑے ہیں اِن کو مشعلِ راہ بنائیں جس سے نہ صرف ایمان میں تازگی ہوگی بلکہ اعتقادات کو نئی روح ملے گی منجملہ ان تمام کتب کے "انصاف نامہ" جس کو حضرت بندگی میاں ولی جی رحمۃ اللہ علیہ نے جو حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام کے جلیل القدر تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ۔

چنانچہ محبی الحاج محمد انعام الرحیم خاں صاحب مہدوی جن کا اہم مشغلہ بزرگانِ سلف رح کے کتب کی طباعت ہے اور اس سلسلے میں وہ ہندوستان کے اکثر مہدویہ آبادیوں کا دورہ کر چکے ہیں ۔ انصاف نامہ جیسی اہم کتاب کے عدم دستیاب ہونے سے طے کیا گیا کہ دوبارہ اشاعت دار الاشاعت کتب سلف صالحین جمعیتہ مہدویہ کر دا کر ضرورت مند بھائیوں کو یہ اخذ ہدیہ دیا جائے ۔

میں جناب مولوی عبد القادر خوشنویس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے شب و روز اس انصاف نامہ کی کتابت کی اور وقت مقررہ پر کام کی تکمیل کی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

دارالاشاعت کتب سلف صالحین جمعیۃ مہدویہ، دائرہ زمستان پور

کے موجودہ کتب کی

فہرست

۱۔ انصاف نامہ ..... اصل معہ ترجمہ ۲۔ جنت الولایت

۳۔ دھماڑواڑ کے قاضی کے سوالات کے جوابات

۴۔ تفسیر رشدی کے پارۂ عمّ ...... پارۂ دوم

" سوم

" چہارم

" پنجم

" ششم

" ہفتم

۵۔ چراغِ دینِ مہدیؑ اُردو

۶۔ " " " ہندی

۷۔ مجمع الآیات و تصدیق الآیات

۸۔ حجت المنصفین

۹۔ حجت المتین

۱۰۔ جامع الاصول

۱۱۔ مکتوب در بیانِ شبِ قدر

۱۲۔ تسبیح کے طغرے

۱۳۔ حدیث شریف کے طغرے

۱۴۔ رسالہ در بحث ناسخ و منسوخ

معارج الولایت ورونق متقین وغیرہ باراول کتب کی اشاعت ہوگی اور قومی تشنگی دور ہوگی یہ کوئی آسان کام نہ تھا مگر بنام اللہ وبطفیل خاتمین علیہما السلام آغاز کر دیا گیا تھا الحمد اللہ یہ اہم کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میں برادرانِ قومی سے التماس کرتا ہوں کہ انصاف نامہ کو حاصل کریں اور اس کا مطالعہ نہ صرف کریں بلکہ دوسروں کو مطالعہ کی تاکید کریں جس سے ہماری آنے والی نسلوں میں معلومات کا اضافہ ہو۔ ورنہ آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گے۔

حضرت رحمٰن الراحمین سے دعا ہے کہ ہم تمام کو اس سے عملی طور پہ استفادہ کی توفیق عطا ہو۔ آمین

اب میں اس التماس کو اشعار ذیل پر ختم کرتا ہوں ؎

نہ وہ شان وشوکت نہ رفعت رہی اب — نہ تعلیم دینی کی شہرت رہی اب
نہ فقر وتوکلؔ نہ نوبت رہی اب — نہ عُشر و زکوٰۃ وسویت رہی اب
اگر دیکھنا ہو عمل کا خزانہ — تو انصاف سے دیکھو "انصاف نامہ"

وما علینا الا البلاغ

سید عزیز محمد عزیزؔ محمودی

فقیر گروہ مہدویہ دائرہ مجولک پور

مرقوم ۱۰/ جمادی الاول ۱۴۰۸ سنہ نبوی
م یکم جنوری ۱۹۸۸ء
مشیر آباد۔ حیدرآباد اے پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حمد بے حد وثنائے بے عدد مر بادشاہی را کہ وجود ہر موجود نتیجہ جود اوست پس درود بر سید الأنبیاء والمرسلین محمد ن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ثم السلام علیٰ سیدنا محمد ن المہدی الموعود آخر الزمان وعلیٰ آلہ واصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

اما بعد بدانکہ فقیر حقیر احقر الفقراء کہترین سگی از سگان درگاہ سید محمد مہدی موعودؑ ولی ابن یوسف اسم بلا مسمیٰ عرض می نماید کہ

نقلست در دائرہ حضرت مہدیؑ سگی بود کہ ممات آں سگ چناں شد خدائے تعالیٰ بہ صدقہ مہدی موعودؑ بہ صدقہ سید السادات بندگی سید خوندمیر رضؓ حمایت ایں فقیر را در دائرہ مہدیؑ کند فاما ایں کمینہ کدام کس است کہ آرزوی آں سگ کند۔

نظم

در سگانِ درگہ شاہ محمد مہدیم
می شماری یا الٰہی در پناہت آمدم

بیحد حمد اور بے شمار ثنا اس بادشاہ کے لئے سزاوار ہے کہ ہر ایک موجود کا وجود اس کی سخاوت کا ایک نتیجہ ہے اور درود سردار انبیاء و مرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر خوشنودی خدا کی ان سب پر اور سلام خدا کا ہمارے سردار محمد یعنی مہدی موعود آخر الزماں علیہ السلام پر اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر خوشنودی خدا کی ان سب پر۔ حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ فقیر احقر الفقراء سید محمد مہدی موعودؑ کی درگاہ کے کتوں سے ایک کمترین کتا ولی ابن یوسف اسم بلا مسمیٰ عرض کرتا ہے۔

نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں ایک کتا تھا اس کتے کی موت (دائرہ مہدیؑ میں) جیسی ہوئی خدائے تعالیٰ مہدی موعود علیہ السلام کے صدقہ سے اور سید السادات بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے صدقہ سے (ویسی) اس فقیر کی موت مہدیؑ کے دائرہ میں عطا کرے ولیکن اس کمینہ کی کیا اصل ہے کہ اس کتے (کی موت) کی آرزو کرے

نظم

(دو عالم کے) بادشاہ محمد مہدیؑ کی درگاہ کے
کتوں میں میرا شمار کر اے باری تعالیٰ تیری

من کیستم کہ با تو دم دوستی زنم
چندیں سگاں کوئے تو یک کمترین منم

رباعی

آنہا کہ ز من خدائے من مےبینند
گر مغ بیند بہ صحبتم نہ نشینند
گر قصۂ خود پیش سگے بر خوانم
سگ دامن پوستین ز من بر چینند

منم سگی عقور کہ در گفتار قوی و در کردار ضعیف ودر عہد نادرست و در عمل سست و در ذات سقیم و در صفات لئیم و مرتکب گناہان عظیم۔ شعر

چوں نیک بکار خویشتن می نگرم
واللہ کہ کمتر از سگ بازارم

اللّٰھُمَّ احیینی محبا لک و امتنی محبا لک واحشرنی یوم القیمٰۃ تحت اقدام کلاب لک

الہٰی این کمینہ را زیر پائے سگِ مہدیؑ حشر کن

نیز معلوم باد کہ این کمینہ چند ماہ بہ صحبت بندگیمیاں عبدالمجیدؓ بودیم و نیز بہ زیر پائے بندگی میراں سید محمود ثانی رضؓ مہدی تا یک سال زیادہ بود بعد ازاں چہار سال بہ زیر پائے بندگی میاں شاہ نظامؓ ماندہ ایم و بعد ازاں بہ زیر پائے بندگی میاں سید خوندمیرؓ دہ سال ماندہ ایم و بعد ازاں ہمہ خلفاء مہدیؑ را صحبت کردہ ایم و روش ایشاں دیدہ ایم و نقل ہائے بیان مہدیؑ از زبان ایشاں شنیدہ ایم و بعضے ازاں نقل ہا چند نقل مختصر بہ نوک قلم آوردہ ایم

پناہ میں آیا ہوں میری کیا طاقت کہ تیرے ساتھ دوستی کا
دم بھروں تیرے کوچہ کے کتوں سے ایک کمترین کتا ہوں

رباعی

میری ان برائیوں کو جو میرا خدا دیکھتا ہے
اگر آتش پرست دیکھ لے تو میری صحبت سے پرہیز کرے
اگر میں اپنے قصہ کو کسی کتے کے روبرو پیش کروں
تو کتا اپنے پوستین کے دامن کو مجھ سے ہٹالے

میرا حال یہ ہے کہ پھاڑ کھانے والے کتے کے مانند ہوں اس لئے کہ قول میں تیز اور کام میں ضعیف ہوں اور عہد میں نادرست اور عمل میں سست ہوں ذات میں ناقص صفات میں ابتر اور بڑی خطاؤں میں ملوث ہوں

جب میں اپنے فعل پر بخوبی نظر کرتا ہوں تو
قسم ہے اللہ کی بازاری کتے سے بھی کم ہوں

اے اللہ تو مجھے اپنا دوست بنا کے زندہ رکھ اور اپنا دوست بنا کر مار قیامت کے دن تیرے کتوں کے زیر قدم میرا حشر کر۔ (لیکن) اے باری تعالیٰ مہدیؑ کے (دائرہ کے) کتے کے قدموں کے نیچے اس کمینہ کا حشر کر۔ نیز واضح ہو کہ یہ کمینہ چند ماہ بندگی میاں عبدالمجیدؓ (نور نوش) کی صحبت میں رہا اور نیز بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے قدموں کے پاس ایک سال سے زیادہ عرصہ تک رہا اور بعد ازاں چار سال بندگی میاں شاہ نظامؓ کے قدموں کے پاس رہا اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے قدموں کے پاس دس سال رہا اور وہ پھر مہدیؑ کے تمام خلفاء کی صحبت میں رہا اور ان کی روش کو دیکھا اور مہدیؑ کے بیان کے نقول ان کی زبان سے بہت سنا اور بعضے ان نقول سے چند نقول مختصراً لکھ کر اس رسالہ کا نام انصاف نامہ رکھا ہوں تاکہ ہر ایک دیکھنے اور پڑھنے والا

ونام ایں رسالہ را انصاف نامہ نہادہ ایم تاہر بینندہ وخوانندہ انصاف کندہ کسانیکہ مصدقان مہدیؑ ہستند ولیکن صحبت با مہدیؑ ومہاجران نہ کردہ اند اگر ایشاں ہوسی دارند کہ متابعت مہدیؑ کنند ایں نقل ہارا مطالعہ کنند وانصاف کنند کما قال علیہ السلام الدین کلہ انصاف ای انصفوا رحمکم اللہ پس آنچہ میراںؑ فرمودہ اند بر آں عمل کنیم واگر بر آں عمل ہست شکرانہ کنیم واگر نیست ماتم کنیم وجد وجہد کنیم تا بصدقۂ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ومہدی مجتبیٰؑ وبصدقۂ سید خوندمیرؓ خدائے تعالیٰ عمل روزی کند وایں نقل ہا با کلام خدا و با احادیث رسولؐ موافق اند وبعضی اقوال بزرگان پیشنیاں نیز بانقل ہا موافق اند اما کسانیکہ مہاجران مہدیؑ اند اگر مطالعہ کنند دریں نقل ہا مذکور چیزے را کہ بفراموشی زیادہ ونقصان نوشتہ باشم مطلع شوند آنجا بکرم ولطف قلم نہند وراست کنند۔

ونیز نقلست کہ حضرت میراںؑ فرمودند کہ اگر کسی از بندہ نقل کند باید کہ آں نقل را بہ بیند اگر با کلام خدائے تعالیٰ موافق است آں از بندہ است واگر با کلام خدائے تعالیٰ موافق نیست آں نقل از بندہ نیست یا آں کس سخن مارا فہم نہ کردہ است۔ چنانچہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ در عقیدہ فرمودہ اند کہ در احادیث اختلاف بسیار است ایں صحیح شدن مشکل است

انصاف کرے اور جو مصدقان مہدیؑ ہیں ولیکن ان کو مہدیؑ اور مہاجران مہدی علیہ السلام کی صحبت نصیب نہ ہوئی اگر ان کو مہدی علیہ السلام کی پیروی کی آرزو ہے تو (ان کو چاہئے کہ) ان نقول کو (دین کی آنکھ سے) مطالعہ کریں اور انصاف کریں چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دین سراپا انصاف ہے یعنی تم انصاف کرو خدا تم پر رحم کرے پس (مہدویوں کو چاہئے کہ) جو کچھ مہدیؑ نے فرمایا ہے اس پر عمل کریں اور اگر اس پر عمل ہے تو شکر کریں ورنہ زاری کریں اور کوشش کریں تاکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی مجتبیٰ صلعم کے تصدق اور سید خوندمیرؓ کے صدقہ سے خدائے تعالیٰ عمل روزی کرے اور یہ نقول خدا کے کلام اور رسول صلعم کے احادیث کے موافق ہیں اور اگلے بزرگوں کے بعضے اقوال (جو منقول ہیں وہ) بھی نقول (مہدیؑ) کے موافق ہیں لیکن جو حضرات کہ مہاجران مہدیؑ سے ہیں اگر (انصاف نامہ کا) مطالعہ کریں اور جو نقول کہ منقول ہیں اس میں فراموشی سے کوئی بات کم و بیش لکھدیا ہوں اگر اس سے آگاہ ہوجائیں تو وہاں بہ کرم ولطف قلم پھیر دیں اور درست کردیں۔

نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بندہ سے نقل کرے تو چاہیئے کہ اس نقل کو دیکھے اگر خدائے تعالیٰ کے کلام کے موافق ہے تو وہ (نقل) بندہ سے ہے اور اگر خدائے تعالیٰ کے کلام کے موافق نہیں ہے تو وہ نقل بندہ سے نہیں ہے یا وہ شخص ہماری بات کو سمجھ نہ سکا چنانچہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے عقیدہ شریفہ میں فرمایا ہے کہ احادیث میں اختلاف بہت ہے اس کی صحت مشکل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو

حضرت میرانؑ فرمودہ اند ہر حدیثے کہ با کتاب خدائے تعالیٰ وحال ایں بندہ موافق باشد آں صحیح است لما قال علیہ السلام ستکثر لکم الاحادیث من بعدی فاعرضوا علی کتاب اللہ فان وافقوا فاقبلوا والا فردوا کما قال علیہ السلام ستکثر من بعدی الاحادیث فما وافق کتاب اللہ فھو عنی قلتہ او لم اقل وما خالف کتاب اللہ فلیس عنی وکیف اقول بخلافہ وایں نقل ہا از بندگی میاں سید خوندمیرؓ سید الشہداء واصل حق شنیدہ ایم واز رسالہ عقیدہ دیدہ ایم وبعضے مہاجران وبندگی میاں سید خوندمیرؓ در کھانبیل درون حجرۂ میاں سید خوندمیرؓ اجماع کردہ بودند وچند محضر در کھانبیل شدہ بود ودر قصبہ بڑلی برآں اجماع شدہ بود ودر احمد آباد نزدیک قبر بندگی میاں عبد المجیدؓ محضر شدہ بود ودر موضع سیہہ اجماع شدہ بود وکتبہا کردہ بودند ودر موضع بھدری والی چند بار محضر شدہ بود وزیر درخت بڑکھرنی وبیول در موضع بجھیلوٹ بہ حضور بندگی میراں سید محمودؓ اجماع چند بار شدہ بود وایں جائہا کہ مذکور است بعضی نقل ہا از آنجا نبشتم وہر نقلی وہر روشی کہ بر عالیت بہ بینید از بندگی میراں سید محمود واز بندگی میاں سید خوندمیرؓ صدیق مہدیؑ است وبعضی از مہاجرانؓ نیز بر عالیت بودند وچند صد نقل ہا دریں رسالہ

حدیث کہ خدائے تعالیٰ کی کتاب اور اس بندہ کے حال کے موافق ہو وہی صحیح ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے لئے حدیثیں بہت ہو جائیں گی تم ان کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ رد کرو اور نیز آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد حدیثیں بہت ہو جائیں گی پس جو حدیث قرآن شریف کے موافق ہو تو میری حدیث ہے میں نے کہا ہے یا میں نے نہیں کہا اور جو قرآن شریف کے مخالف ہو تو مجھ سے نہیں ہے اور میں قرآن شریف کے خلاف کس طرح کہوں گا اور ہم نے یہ نقول بندگی میاں سید خوندمیرؓ سید الشہداء واصل الحق سے سنے ہیں اور رسالہ عقیدہ میں دیکھا ہے اور کھانبیل میں بعضے مہاجرین اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے میاں سید خوندمیرؓ کے حجرہ میں اجماع کیا تھا اور چند محضر کھانبیل میں ہوئے تھے اور قصبہ بڑلی میں اُن پر اجماع ہوا تھا اور احمد آباد میں بندگی میاں عبد المجیدؓ کی قبر کے پاس محضر ہوا تھا اور موضع سیہہ میں اجماع ہوا تھا اور کتبے کئے تھے اور موضع بھدری والی میں چند بار محضر ہوئے اور موضع بجھیلوٹ میں بڑکھرنی اور ببول کے جھاڑ کے نیچے بندگی میراں سید محمودؓ کے حضور میں چند بار اجماع ہوئے اور ان مقامات پر جو مذکور ہوئے بعضے نقول ان ہی مقامات پر لکھا ہوں اور جو نقل وروش کہ عالیت پر نظر آئے وہ بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ صدیق مہدیؑ سے ہے اور بعضے مہاجرینؓ بھی عالیت پر تھے اور چند صد نقول اس رسالہ میں لکھے گئے ہیں اور نیز واضح ہو کہ جو برادر کہ (اس رسالہ کو) دیکھے پڑھے عبارت پر نظر نہ کرے مہدیؑ کے نقول پر

نبشتہ شدہ است و نیز معلوم باد ہر برادریکہ بہ بیند و بخواند نظر بر عبارت نکند نظر بر نقل ہاء میراں ؑ کند زیرا چہ ایں کاتب امی است و دریں نقل ہا زیادہ و نقصان از دانش خود نہ نبشتہ ام آنچہ از میراں سید محمود رضؓ و از میاں سید خوندمیر رضؓ و بعضی از صحابہ مہدی ؑ شنیدیم نبشتیم و بعضی کساں میگویند کہ معتبر نیست و تطبیق نداده چراکہ باحال ما و زمانۂ ما موافق نیست و اگر ایں نقل ہا را زیادہ نقصان از دانش خود نبشتہ باشم ظلم بر نفس خود کردہ باشم و ہر کہ بر مہدی ؑ و بر اصحاب مہدی افترا کردہ باشد بر ایشاں نکردہ باشد بلکہ بر خدائے تعالیٰ کردہ باشد و ایں نقل ہا در بست باب و چند فصل بیان کنم بتوفیق اللہ انشاء اللہ تعالیٰ

باب اول در بیان ثبوت مہدیت

باب دوم در بیان آنکہ انکار مہدی ؑ کفر است دریں باب احادیث و نقل ہا از حضرت میراں ؑ بسیار است۔

باب سوم در بیان آنکہ بدنبال منکران مہدی ؑ نماز گزاردن میراں ؑ منع کردہ اند

باب چہارم در بیان آنکہ خوشنودی میراں ؑ نبود در خانہ مخالفاں رفتن و دوستی کردن با ایشاں

فصل در بیان آنکہ خوشنودی میراں ؑ و یاران میراں ؑ نبود کہ بخانہ مخالفاں و ملایاں از جہت علم خواندن و وعظ ایشاں شنیدن بروند

باب پنجم در بیان آنکہ ہر کہ حیات دنیا را طلبد او کافر است با ایشاں دوستی کردن منع فرمودہ است دریں

نظر کرے اس لئے کہ یہ کاتب امی ہے اور ان نقول میں میں نے اپنی دانش سے کمی بیشی نہیں کی ہے (بلکہ) جو کچھ کہ میراں سید محمود رضؓ اور میاں سید خوندمیر رضؓ اور بعضے اصحاب مہدی علیہ السلام سے سنا ہے (ویسا ہی) لکھا ہے اور بعضے لوگ کہتے ہیں کہ (یہ نقول) معتبر نہیں ہیں اور تطبیق نہیں دیا ہے اس لئے کہ ہمارے حال اور زمانے کے موافق نہیں اور اگر میں نے ان نقول کو اپنی دانش سے کم و زاید لکھا ہے تو ظلم اپنے نفس پر کیا ہے اور جو شخص کہ مہدی ؑ اور اصحاب مہدی ؑ پر افترا کرے گا وہ درحقیقت ان پر افتراء نہیں کیا بلکہ خدائے تعالیٰ پہ (افتراء) کیا اور ان نقول کو بیس باب اور چند فصلوں میں ختم کرتا ہوں اللہ کی توفیق سے اگر چاہے اللہ تعالیٰ

پہلا باب (مہدی موعود ؑ کی) مہدیت کے ثبوت کے بیان میں۔

دوسرا باب اس بیان میں کہ حضرت مہدی ؑ کا انکار کفر ہے اس باب میں احادیث اور حضرت مہدی ؑ کی نقلیں بہت سی ہیں۔

تیسرا باب اس بیان میں کہ مہدی ؑ کے منکروں کے پیچھے نماز پڑھنے سے حضرت مہدی ؑ نے منع فرمایا۔

چوتھا باب اس بیان میں کہ مخالفوں کے گھر جانے اور ان کے ساتھ دوستی پیدا کرنے میں مہدی ؑ کی خوشنودی نہ تھی۔

فصل اس بیان میں کہ مخالفوں اور ملاؤں کے گھروں کو ان سے علم پڑھنے اور ان کا وعظ سننے کے لئے جاتے میں مہدی اور یاران مہدی علیہ السلام کی خوشنودی نہ تھی۔

پانچواں باب اس بیان میں کہ جو شخص دنیا کی زندگی کو طلب کرتا ہے وہ کافر ہے ان کے ساتھ دوستی کرنے سے (مہدی ؑ نے) منع فرمایا ہے اس باب میں قرآن کی آئتیں بہت ہیں۔

باب آیات قرآن بسیار است
فصل دربیان توکل **فصل** ولتکن منکم
امة یدعون الی الخیر ویامرون
بالمعروف وینهون عن المنکر
واولئک هم المفلحون
باب ششم دربیان آنکہ در راہ خدائے تعالیٰ چہار
حجاب است دنیا وخلق وشیطان ونفس دریں
باب آیات قرآن بسیار است ۔
فصل دربیان توکل **فصل** دربیان نقول متفرقہ
باب ہفتم دربیان حکم منافقی بر قاعدان غیر
اولی الضرر کردن دریں باب آیات قرآن بسیار است
فصل دربیان حکم منافقی بر تارک ہجرت با میرانؑ
فصل دربیان حکم نفاق بر قاعدان غیر اولی الضرر
باب ہشتم ۔ دربیان میل کردن ودوستی کردن با تارکان
ہجرت کہ حضرت میرانؑ منع فرمودہ اند ودریں باب
آیات قرآن ونقل ہائے میرانؑ بسیار است ۔
فصل دربیان بخانہ موافقان برائے طعام
خوردن رفتن ۔
باب نہم دربیان آنکہ تعیین را تعیین فرمودند جز
توکل بر خدائے تعالیٰ دریں باب آیات قرآن
بسیار است ۔
فصل دربیان نقول متفرقہ
باب دہم دربیان آنکہ حضرت میرانؑ علم خواندن
منع کردہ اند جز ذکر خدائے تعالیٰ دریں باب نقل
ہائے میرانؑ وآیات بسیار است
باب یازدہم دربیان ذکر خدائے تعالیٰ کہ فرض

فصل توکل کے بیان میں۔ **فصل** اور تم میں سے ایک گروہ
ایسی ہونی چاہیئے جو امر خیر کی دعوت اور امر بالمعروف کرے
اور برائی سے روکے اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونگے۔
چھٹا باب اس بیان میں کہ خدائے تعالیٰ کی راہ
میں چار چیزیں حجاب ہیں دنیا خلق شیطان اور نفس اس
باب میں قرآن کی بہت آیتیں ہیں۔
فصل توکل کے بیان میں **فصل** متفرق نقلوں کے بیان میں۔
ساتواں باب قاعدان غیر اولی الضرر پر منافقی کا حکم
کرنے کے بیان میں اس باب میں قرآن کی بہت آیتیں ہیں۔
فصل حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہجرت نہ کرنے والے پر حکم
منافقی کے بیان میں **فصل** قاعدان غیر اولی الضرر پر حکم
نفاق کے بیان میں
آٹھواں باب اس بیان میں کہ ہجرت ترک کرنے والوں
کے ساتھ میل جول اور دوستی کرنے سے حضرت مہدیؑ نے منع
فرمایا ہے اور اس باب میں قرآن کی آیتیں اور مہدیؑ کی
نقلیں بہت ہیں۔ **فصل** موافقوں کی دعوت میں جانے
کے بیان میں۔ **نواں باب** اس بیان میں کہ (حضرت
مہدیؑ نے) خدا پر بھروسہ کرنے کے سوا تعیین کو تعین فرمایا
اس باب میں قرآن کی بہت آیتیں ہیں
فصل نقول متفرقہ کے بیان میں
دسواں باب اس بیان میں کہ حضرت مہدیؑ نے بجز ذکر
خدا کے علم پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اس باب میں قرآن
کی آیتیں اور مہدیؑ کی نقلیں بہت ہیں۔
گیارھواں باب اس بیان میں کہ خدائے تعالیٰ
کا ذکر فرض ہے اس باب میں آیات بہت ہیں۔
فصل ذکر خدا کی کیفیت میں رسالۂ مکیہ سے

است دریں باب آیات بسیار است

فصل من الرسالۃ المکیہ فی کیفیت الذکر

فصل ذکر اللہ تعالیٰ فرض دائم علی المسلمین والمسلمات

فصل فی اول التصدیق قائل لا الہ الا اللہ یحتاج الی اربعۃ اشیاء

فصل دربیان آنکہ بندگی سید الشہداء رضی اللہ عنہ در رسالہ خود نبشتہ اند

فصل دربیان بینائی

فصل النبوۃ کانت فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب دوازدہم دربیان بینائی خدائے تعالیٰ دریں باب آیات قرآن ونقل ہائے میراں بسیار ست۔

باب سیزدہم دربیان امر معروف کردن و نہی منکر وخواندن سوئے سوی بینائی وبیان کردن قرآن دریں باب آیات قرآن بسیار است

فصل دربیان افسوس

فصل دربیان تاویل وتطبیق کنندگان

باب چہاردہم دربیان آنکہ دعوئے بے عمل مردود است دریں باب آیات قرآن ونقل ہا بسیار است

باب پانزدہم دربیان آنکہ دین خدا را از دو چیز نفرت است واز دو چیز ہزیمت است۔ دریں باب آیات بسیار است۔

فصل دو چیزے کہ ازو نفرت دین است

فصل مسلمان مردوں اور عورتوں پر ذکر دوام فرض ہے۔

فصل تصدیق کے اوائل زمانہ میں لا الہ الا اللہ کا قائل چار چیزوں کا محتاج ہوتا ہے۔

فصل اس بیان میں کہ حضرت بندگی سید الشہداء رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے۔

فصل خلوت اور ذکر کے بیان میں۔

فصل بینائی کے بیان میں

فصل اس بیان میں کہ نبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی۔

بارھواں باب خدائے تعالیٰ کی بینائی کے بیان میں اس باب میں قرآن کی آیتیں اور مہدی علیہ السلام کی نقلیں بہت ہیں۔

تیرھواں باب امر معروف نہی منکر کرنے اور بینائی کی طرف بلانے اور قرآن کا بیان کرنے کے بیان میں اس باب میں قرآن کے آیات بہت ہیں۔

فصل افسوس کے بیان میں۔

فصل تاویل، ور تطبیق کرنے والوں کے بیان میں۔

چودھواں باب دعوی بے عمل مردود ہونے کے بیان میں اس باب میں قرآن کے آیات اور نقلیں بہت ہیں۔

پندرھواں باب اس بیان میں کہ دین خدا کو دو چیزوں سے نفرت ہے اور دو سے ہزیمت ہے اس باب میں آیات بہت ہیں۔

فصل دوسری جن چیزوں سے کہ دین کو نفرت ہے۔

باب شانزدہم دربیان قاتلوا و قتلوا درین باب نقل ہا وآیات قرآن بسیار است۔

باب ہفدہم دربیان بشارت تہای مہدیؑ وتخصیص سیدین رضؓ

فصل والسّبقون الاولون

فصل والسّبقون السّبقون

باب ہژدہم دربیان مہتر عیسیٰؑ

باب نوزدہم دربیان آنکہ بعضی کسان مہدیؑ با مہتر عیسیٰؑ ملاقات کنند

باب بستم دربیان پسخوردہ۔

سولہواں باب قاتلوا و قتلوا کے بیان میں

اس باب میں قرآن کی آیتیں اور نقلیں بہت ہیں۔

سترھواں باب مہدی علیہ السلام کی بشارتوں اور سیدین رضؓ کی تخصیص کے بیان میں

فصل اور سابقین اولین۔

فصل اور سابق سابق ہیں۔

اٹھارواں باب مہتر عیسٰی علیہ السلام کے بیان میں

انیسواں باب اس بیان میں کہ بعض مہدوی عیسٰی علیہ السلام سے ملاقات کریں گے۔

بیسواں باب پسخوردہ کے بیان میں

باب اوّل

در بیان ثبوت مهدیت و انکار علماء

دریں باب دو فصل است ہر یکی فصل را علیحدہ بیان کنم انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یهد اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا هادی لہ نشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ثم الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و نشهد ان سیدنا محمداً سید الانبیاء والمرسلین و علی آلہ و اصحابہ الکرام و عترتہ الطاهرین ولا نصار و المهاجرین ثم السلام علی من اکرم و اصطفی باهتداء الاسلام والغفران المسمی بمحمد المهدی المجتبیٰ خاتم ولایة محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الذی هو صاحب الولایة المقیدة التی ختمت علیہ و هو المهدی الموعود فی آخر الزمان و میراں سید محمد مهدی موعودؑ بہ فرمان خدائے تعالیٰ ایں آیة قرآن بر ثبوت مهدیت خود حجت

پہلا باب

مہدیت کے ثبوت اور علماء (ظاہر) کے انکار کے بیان میں

اس باب میں دو فصل ہیں اور ہم ہر ایک فصل کو علیحدہ بیان کریں گے اگر چاہے اللہ تعالیٰ۔

فصل ہم اپنے اعمال کی برائیوں اور اپنے نفوس کی شرارتوں سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں خدا جس کو ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کو ہدایت کرنے والا کوئی نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بغیر خدائے واحد کے کوئی معبود نہیں اور نہ اس کا کوئی شریک ہے پھر ہم خدا کے رسول پر صلوٰۃ اور سلام پڑھتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد تمام مرسلین اور انبیاء کے سردار ہیں اور آپ کی آل پاک اصحاب کرام عترت اطہار و انصار اور مہاجرین پر خدا کی رحمت ہو اور ان پر سلام جو بزرگ ہیں اور اسلام کی ہدایت اور مغفرت کے لئے مخصوص ہیں جن کا نام نامی محمد (اور لقب) مہدی مجتبیٰ خاتم ولایت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو وہی ولایت مقیدہ کے صاحب ہیں جن پر وہ ختم ہوئی اور وہی مہدی آخر الزماں علیہ السلام ہیں جن کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا۔ میراں سید محمد مہدی موعودؑ نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے قرآن کی اس آیت کو اپنی مہدیت کے ثبوت میں پیش فرمایا اور وہ

کردو آں آیت اینست۔

کما قال اللہ تعالیٰ افمن کان علی بینۃ من ربہ (جز۔ ۱۲۔ رکوع ۲) فاعلم ان المراد "بمن کان" المہدی وبالبینۃ الولایۃ المحمدیۃ التی عبرت بقولہ علیہ السلام انا من نور اللہ والمومنون من نوری ویتلوہ شاھدٌ منہ ای یتبع ھٰذہ البینۃ القران منزلٌ من اللہ تائیدہ ایضًا ای کتاب اللہ یشھد علی انہ خاتم الولایۃ المحمدیۃ وعلیٰ انہ المہدی الموعود فی آخر الزمان ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماماً و رحمۃ ای من قبل القرآن کتاب موسیٰ وھی التورایت اماماً ای مقتدی یقتدی بہ بنو اسرائیل ورحمۃ لھم ای من قبل ھٰذا القران کتاب موسیٰ ایضًا یشھد علیہ کما یشھد علی نبینا علیہ السلام اولئک یومنون بہ الضمیر فی بہ یرجع الی من کان علی بینتہ واولئک اسم الاشارۃ والمشار الیہ ھو البینۃ والقران والتوریٰت کل اولئک یومنون۔ ای یوافق ویصدق

وہ آیت یہ ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا جو اپنے رب کی بینہ پر ہے۔ واضح ہو کہ من کان میں من سے مراد مہدی ہے اور بینہ سے مراد ولایت محمدیہ ہے جس کی تعبیر فرمان رسول علیہ السلام میں خدا کے نور سے ہوں اور مومنین میرے نور سے ہیں سے کی گئی اور اس کے پیچھے آتا ہے گواہی دینے والا یعنی اس بینہ کے پیچھے پیچھے اس کی تائید میں قرآن بھی ہے جو اللہ کے پاس سے نازل ہوا ہے یعنی خدا کی کتاب شہادت دیتی ہے کہ وہی خاتم ولایت محمدیہ ہے اور وہی مہدیؑ ہے جس کو زمانہ آخر میں بھیجنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اور اس کے پہلے موسیٰ کی کتاب ہے جو امام اور رحمت ہے یعنی قرآن کے پہلے موسیٰ کی کتاب ہے اور وہ توریت ہے جو امام یعنی مقتدا ہے جس کی بنو اسرائیل پیروی کرتے تھے اور ان کے لئے رحمت ہے یعنی اس قرآن کے پہلے موسیٰ کی کتاب بھی اس کی شہادت دیتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی علیہ السلام کی شہادت دیتی ہے یہ سب اس پر ایمان لاتے ہیں دبہ کی ضمیر من کی طرف پھرتی ہے اور اولیک اسم اشارہ ہے اور مشارٌ الیہ وہی بینہ ہے قرآن اور توریت یہ سب کے سب اس پر ایمان لاتے ہیں یہاں ایمان لانے کے معنی موافقت اور تصدیق کرنے کے ہیں جب مہدی علیہ السلام بہ نفس نفیس

به فاذا كان المهدى على هذه
الحجة بنفسه والقران يشهد عليه
بتائيده وقوم خصه الله فى كلامه
بوصف لايمكن لغيره كما قال
سبحانه وتعالىٰ فسوف يأتى الله
بقوم يحبهم ويحبونه الاية يشهد
بصدقه ويدين به فلاحاجة
بشهادة اخرىٰ وان كان له
علامات كثيرة اخرلان الشهادة
من الشهدين ديكتفى فى الحكم وله
شاهدون من المؤمنين الذين
يفعلون مايقولون ويقولون
مايعلمون ويعلمون مايشهدون
فاذا كان المهدى حقاً وحجة
مشهوداً بشهادتهم فالاجابة
علىٰ غيرهم واجبةً ومن
لم يستجب له وينكربه ويعرض
عنه فالنار موعده كما قال
سبحانه وتعالىٰ ومن يكفربه
من الاحزاب فالنار موعده.
لانه ختم به الولاية المحمدية
ومن امن نبوته ولم يومن
بولايته تفصيلاً فقد كفر كما
كفر اليهود والنصارىٰ بنبوة
محمد. لانّ النبوة هى ظاهر
النبى والولاية هى باطنه و

اپنے ساتھ یہ حجت رکھتا ہو اور قرآن اس کی تائید
میں شہادت دیتا ہو اور مہدی علیہ السلام کی قوم
ایسی قوم ہو جس کی تعریف خدا نے اپنے کلام پاک
میں اس طرح کی ہو کہ دوسروں کے لئے وہ
تعریف نہ ہو سکے چنانچہ فرماتا ہے اللہ کہ آگے
چل کر ایک ایسی قوم کو پیدا کرے گا جس کو وہ دوست
رکھے گا اور وہ اپنے خدا کو دوست رکھے گی۔ یہ
کلام مہدی علیہ السلام کی سچائی کی شہادت
دیتا ہے اور قوم مہدی علیہ السلام کے موافق ہے
تو پھر کسی دوسری شہادت کی ضرورت نہیں
اگرچہ کہ مہدی علیہ السلام کی اور بھی بہت سی
دوسری علامتیں ہیں کیونکہ اجرائی
حکم کے لئے دو گواہوں کی گواہی کافی
ہے حالاں کہ مہدی علیہ السلام کے لئے
(لاکھوں کی تعداد میں) ایسے مومنین گواہ ہیں جن کے قول
وفعل اور قول وعلم اور علم وشہادت میں اتحاد ہے
جب مہدی حق ہے اور مہدی کی حجت پر یہ لوگ
گواہ ہیں تو اب دوسروں پر مہدی کی دعوت کا قبول
کرنا واجب ہوگیا اس پر بھی ایمان نہ لائیں انکار
ہی کرتے جائیں اور روگرداں رہیں تو دوزخ ان کا
ٹھکانہ ہے۔ چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے جو کوئی اس کا
(مہدی کا) منکر ہو فرقوں میں سے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ
ہے۔ کیونکہ اس پر (مہدی ؑ پر) ولایت محمدیہ
ختم ہوئی اور جو شخص آپ کی (نبی ؐ کی) نبوت
پر ایمان لائے اور آپ کی ولایت پر
ایمان نہ لائے تو ایسا ہی کافر ہوگا جیسا

من یکفر بمحمد فی ای مظهر
سواء کان فی الولایة او النبوة
فالنار موعده فتقبلوا محمد
ن المهدی لعلکم تفلحون ومن
لم یتقبل محمد ن المهدی فانه
لم یتقبل محمد ن رسول الله
قال علیه السلام فی حق المهدی
الاحادیث الکثیرة کما قال ؑ
کیف تهلک امتی انا فی اولها
وعیسیٰ فی آخرها والمهدی من
اهل بیتی فی وسطها۔ ومن
قال انی اقبل المهدی ولکن
لا اقبل هذا المهدی فهو کمن قال
فی عهد رسول الله انی اقبل
محمد ن رسول الله ولکن لا اقبل
هذا محمدا۔

و محمد مصطفیٰ را قبول نہ کردند از جہت
آں کہ ہر چہ می گفتی و ہر چہ می کردی بواسطہ
خبری کہ اورا از خداوند او میرسیدے یعنی ہر
قول و فعل بوحی خدائے تعالیٰ میکردی
کما قال سبحانہ و تعالیٰ وما
ینطق عن الهوی ان هو الا وحی
یوحی (جز ۲۷ رکوع ۵) و این قول کہ بوحی
میگفت و فعل کہ بوحی می کرد مخالف ہوا مردماں
می افتاد زیرا چہ بر ایشاں رعونات نفس چناں
غلبہ میکرد کہ ہیچکس را ہیچ و خود نہ پنداشتندی

کہ یہود نصاریٰ آپ کی نبوت کا انکار کرکے کافر ہوئے
کیونکہ نبوت نبی کا ظاہر ہے اور ولایت نبی کا باطن ہے
محمدؐ کا انکار خواہ آپ کے کسی مظہر میں ہو یا مظہر
ولایت میں ہو یا مظہر نبوت میں اس کے لئے دوزخ
ہی کا وعدہ ہے پس اے عزیز و محمد مہدی کو قبول کرو
شاید تم کامیاب ہوسکو۔ جس نے محمد ملقب
بہ مہدی علیہ السلام کو قبول نہ کیا یقیناً اس نے محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قبول نہ کیا رسول کریمؐ
نے مہدیؑ کے باب میں بہت کچھ فرمایا ہے چنانچہ
آپ ارشاد فرماتے ہیں میری امت کس طرح ہلاک ہوگی میں
اس کے پہلے حصہ میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر میں اور
مہدی جو میری اہل بیت سے ہے اس کے درمیان ہے اگر
کوئی شخص یہ کہے کہ میں مہدی پر تو ایمان لاتا ہوں لیکن
اس مہدی پر ایمان نہیں لاتا تو اس کی مثال بعینہ ایسے
آدمی کی ہے جو رسول اللہ کے زمانے میں
یہ کہے کہ میں محمد رسول اللہ پر ایمان لاتا ہوں لیکن
اس محمد کو محمد رسول اللہؐ نہیں مانتا۔ محمد مصطفیٰؐ
پر کفار اس واسطے ایمان نہ لائے کہ آپ جو کچھ کہتے
اور کرتے تھے خدا کے حکم سے کہتے اور کرتے تھے یعنی آپ کا
ہر قول و فعل وحی کا تابع تھا چنانچہ اللہ پاک فرماتا
ہے وہ اپنی خواہش نفسانی سے نہیں بولتا ہے وہ تو سراپا وحی ہے۔
آپ جو وحی کے موافق کہتے تھے اور اسی کے موافق کرتے تھے لوگوں کی خواہشات
کا خلاف واقع ہوتا تھا کیونکہ ان پر نفسانی
رعونتیں اس قدر غالب آگئی تھیں
کہ کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے تھے محض
اپنے کتابی معلومات پر خوش تھے

ویلتم کتاب کہ نزدیک ایشاں بود برآں شادمانی و مغروری میکردند و ایں طریق اہل نفس و ہوا ہمیشہ می باشد کما قال سبحانہ و تعالیٰ فلما جاءتھم رسلھم بالبینات فرحوا بما عندھم من العلم وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون (جزء ۲۴ رکوع ۱۴) می گفتند کہ امیاں ایں معنی راچہ لائق انداز جہت حسد و عناد جاہل گشتند و باوجود علم کہ در گمان ایشاں بود چنانچہ از کتاب و رسول خود نیز انکار کردند چنانکہ می آرند یکی از جملہ اہل کتاب مالک بن ضیف یہودی بود کہ با مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مجادلہ می کرد آنحضرت[ؐ] او را گفت ندیدی در توریت ان اللہ یبغض الحبر السمین قال نعم فقال[ؐ] فانت الحبر السمین فغضب الیھودی وقال ما انزل اللہ علی بشر من شئی و این انکار آوردن ایشاں از کسیکہ خبر از خدا آرد بداں سبب است کہ اکثر مرداں از تقلید پدراں بیروں نیایند و با رسول[ؐ] موافقت نہ نمایند۔ کما قال سبحانہ وتعالیٰ وکذالک ما ارسلنا من قبلک فی قریۃ من نذیر الا قال مترفوھا ان وجدنا اٰبائنا علی امۃ وانا علیٰ اٰثارھم مقتدون

اور دھوکے میں پڑے ہوئے تھے اہل ہوا و ہوس کا طریق تو ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے پس جب ان کے پاس ان کے رسول کھلی دلیلیں لے کر آئے تو وہ اپنے موجودہ علم پر ہی خوش ہو رہے اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے جس سے وہ تمسخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ امیاں (خدا کے رسول) اس مرتبہ کے اہل نہیں (محض) وہ حسد اور عناد کی وجہ جاہل ہو گئے اگرچہ کہ وہ خود کو عالم سمجھتے تھے چنانچہ اسی طرح انہوں نے اپنی کتاب اور اپنے رسول کا انکار کر دیا چنانچہ منقول ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص مالک ابن ضیف یہودی تھا جو آنحضرت[ؐ] سے مجادلہ کیا کرتا تھا آنحضرت[ؐ] نے اس کو فرمایا کہ کیا تو نے توریت میں نہیں دیکھا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فربہ عالم سے بغض رکھتا ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا رسول[ؐ] نے تو پس تو ہی فربہ عالم ہے اس پر یہودی غصہ میں آیا اور کہا اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نہیں اتاری۔ اور ان کا یہ انکار کرنا ایسے شخص کی ذات سے جو خدا کی جانب سے خبر لاتا ہے محض اسی لئے ہے کہ اکثر لوگ اپنے باپ دادا کی تقلید سے باہر ہونا اور رسول[ؐ] کے ساتھ موافقت کرنا نہیں چاہتے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اسی طرح ہم نے تیرے پہلے کسی قریہ میں کسی ڈرانے والے کو جو بھیجا تو وہاں کے متمولوں نے کہا کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایسا ہی پایا اور ہم ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں حالاں کہ حق تعالیٰ نے مالداروں اور ان کے پیشواؤں کے اقوال کی یہ خبر (اپنے کلام پاک میں)

(جز ۲۵ رکوع ۸) وایں خبر ہنوز حق تعالیٰ از اقوال مغاں و مقتدایاں مید ہد ولیکن شرارت و تکذیب و تقتیل و بد سگالیش با انبیاء از مقتدایاں و اکابراں کہ ممتاز بہ جاہ و ریاست شدہ اندازایشاں پیدا شدہ کما قال سبحانہ و تعالیٰ وکذالك جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا لیمکروا فیھا ومایمکرون الا بانفسھم وما یشعرون (جز ۸ رکوع ۲) پس بداں ای عزیز کہ چوں مہدیؑ تابع از آں مصطفیؐ و پیغامبرانؑ دیگر باشد ناچار ایں گروہ اکابراں باو نیز عداوت کنند و مخالفت نمایند وایں نیز دلیل است بر صدق سید محمد مہدیؑ کما قال فی الفتوحات المکیۃ اذا خرج ھذا الامام المھدی فلیس لہ عدو مبین الا الفقھاء خاصۃ لانہ لا یبقیٰ ریاستھم ودر صفت وزراء مہدیؑ می گوید وھم علیٰ اقدام رجال من الصحابۃؓ صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ وھم من الاعاجم ما فیھم عربی ولکن لا یتکلمون الا بالعربیۃ ولھم حافظ لیس من جنسھم ما عصی اللہ قط ھو اخص الوزراء وافضل الامناء فان المھدی حجۃ اللہ علی اھل زمانہ وھی درجۃ الانبیاء التی تقع فیھا المشارکۃ قال اللہ تعالیٰ من نبیہ

دی ہے ولیکن (مالداروں کے) پیشوا اور اکابرین سے جو جاہ و ریاست میں ممتاز تھے ان سے بھی پیغمبروں کے ساتھ شرارت، دشمنی، تکذیب اور قتل وقوع میں آتے رہے جیسا کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور اسی طرح ہم نے ہر قریہ میں وہاں کے بڑے بڑے سرکشوں کو مکر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے وہ اپنی ہی ذاتوں سے مکر کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں ہیں۔ پس اے عزیز غور کر کہ جب مہدی علیہ السلام آنحضرتؐ اور دوسرے پیغمبروں کی راہ پر ہے تو یہہ (دنیا پرستوں کے) اکابرین کا گروہ مہدیؑ کے ساتھ ضرور عداوت اور مخالفت کریگا اور یہہ بات بھی سید محمد مہدیؑ کی حقیت کی دلیل ہے چنانچہ فتوحات مکی میں مذکور ہے جب یہہ امام مہدیؑ نکل آئیں گے تو خصوصاً فقہاء ان کے کھلم کھلے دشمن ہوجائیں گے کیونکہ ان کی ریاست باقی نہیں رہے گی اور مہدیؑ کے صحابہؓ کی شان میں بیان کیاہے کہ اور وہ لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے قدم بقدم ہوں گے اللہ کے معاہدات میں سچے اتریں گے اور وہ عجم کے لوگ ہوں گے ان میں کوئی عربی نہ ہوگا لیکن عربیت (قال اللہ قال الرسول) سے ہی گفتگو کریں گے اور ان کا ایک محافظ ہوگا جو ان کی جنس سے نہ ہوگا وہ کبھی خدا کی نافرمانی نہ کریگا وہ وزراء و امناء میں افضل و خص ہوگا۔ تحقیق مہدیؑ اپنے اہل زمانہ پر خدا کی حجت ہے اور یہ انبیاء کا درجہ ہے جس میں مشارکت واقع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف سے فرمایا میں بصیرت پر دعوت الی اللہ کرتا

عليه السلام ادعوا الى الله على بصيرة
انا ومن اتبعنى اخبر بذالك عن
نبيه فالمهدىؑ ممن اتبعه و
هو صلعم لا يخطى فى دعائه الى الله
فمتبعه لا يخطى فانه يقفو اثره
وكذا ورد فى الخبر فى صفة المهدىؑ
انه قالؑ يقفو اثرى لا يخطى وهذه
العصمة فى الدعاء الى الله سألها
كثير من الاولياء بل كلهم فهذا
المهدىؑ لا يغضب الا لله بخلاف من
يغضب لهواه ومخالفة غرضه
فمثل هذا لا يمكن الا لمن يكون
عادلا ومقسطا لا جابرا ولا ظالما
وما يعلمه المهدى اعنى علم
القياس لا ليحكم به وانما يعلمه
ليتجنبه فما يحكم المهدى الا
بما يلقى اليه الملك من عند الله
الذى بعثه الله ليسدده وذالك
هو الشرع الحقيقى المحمدى الذى
لو كان محمدؐ حيًا ورفعت اليه تلك
النازلة لم يحكم فيها الا بما يحكم
هذا الامام المهدى فعلم ان
ذالك هو الشرع الحقيقى المهدى
فحرم عليه القياس مع وجود النصوص
التى منحه الله اياها ولذالك
قال النبى صلعم فى صفة المهدى

ہوں اور وہ جو میرا تابع ہے خدا نے خبر دی اس
کی اپنے نبی کے ذریعہ پس مہدیؑ تابع رسولؐ ہے
اور وہ صلعم اپنی دعوت الی اللہ میں معصوم ہیں پس
آپ کے تابع (مہدیؑ) بھی معصوم عن الخطاء ہیں کیونکہ
وہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں مہدی علیہ السلام
کی تعریف میں حدیث شریف میں بھی یوں ہی وارد ہے
رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ (مہدیؑ) میرے نقش قدم
چلے گا خطا نہیں کریگا اور دعوت الی اللہ میں اس عصمت
کا سوال اکثر بلکہ کل اولیاء اللہ نے کیا ہے اور یہ مہدیؑ
غصہ میں آئے گا بھی تو خدا ہی کے لئے برخلاف ان لوگوں
کے جو اپنی خواہش نفسانی اور اغراض کی مخالفت پر غصہ
کرتے ہیں پس ایسے عادات وخصائل سوائے ایک منصف
وعادل کے دوسرے سے ممکن نہیں کوئی جابر وظالم اس
پیمانہ پر پورا نہیں اتر سکتا اور مہدیؑ اس کو یعنی
علم قیاس کو اس لئے نہیں جانتا کہ اس کے موافق
حکم کرے اس کو صرف اس لئے جانتا ہے کہ اس سے
پرہیز کرے پس مہدی علیہ السلام حکم نہیں کرے گا
مگر وہی جو ڈالے گا اس کی طرف فرشتہ اللہ کے
پاس سے جس کو اللہ نے اس لئے بھیجا ہے کہ اس
کو مضبوط کرے اور یہی شرع حقیقی محمدی ہے
تاآنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر زندہ ہوتے
اور مہدیؑ کے دیئے ہوئے احکام آنحضرتؐ کے سامنے
پیش کئے جاتے تو آنحضرتؐ وہی حکم فرماتے جو امام
مہدی موعودؑ نے فرمایا تھا اس سے یہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ حکم مہدیؑ بعینہ شرع
محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے پس جب اس

انه يقفو اثري لا يخطي فحرفنا
انه متبع لا مشرع وانه معصوم
فما المعنى للمعصوم في الحكم
الا انه معصوم من الخطأ فانه
حكم الرسول لا ينسب اليه خطأ فانه لا ينطق عن الهوى ان هو الا
وحي يوحى وگفته اند علمی که مهدی ؑ را
باشد هیچ یکی از اصحاب رسوم را نباشد
واصحاب الرسوم ليست لهم هذه
المرتبة لما اكتسبوا العلم من
حب الجاه والرياسة والتقدم
على عباد الله وافتقار العامة
اليهم فلا يفلحون في انفسهم
ولا يفلح بهم وهي حالة فقهاء
الزمان الراغبين في مناصب
من قضاء وشهادة وحسبة
وتدريس واما المتميزون
منهم بالدين (اي الشيوخ)
فيجتمعون في اكنافهم وينظرون
الى الناس من طرف خفي نظر
الخاشع ويحركون شفتيهم
بالذكر ليعلم الناظر اليهم
انهم ذاكرون ويتعجبون
في كلامهم ويشددون ويغلب
عليهم رعونات النفس وقلوبهم
كقلوب الذئاب لا ينظر الله
اليهم هذا الحال للمتميز منهم

اس طرح کے نصوص (تعلیمات) آپ کے پاس موجود ہیں جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں تو آپ کو جائز نہیں ہے کہ آپ (باوجود ان الٰہی تعلیمات کے) قیاس پر عمل فرمائیں اور اسی واسطے آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ امام مہدی میرے نقش قدم پر چلیں گے اور خطا نہ کریں گے پس ہم کو معلوم ہوا کہ مہدی ؑ تابع ہیں نئی شریعت لانے والے نہیں ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ معصوم ہیں حکم میں معصوم ہونے کے یہی معنی ہیں کہ وہ خطا سے محفوظ رہیں گے بے شک یہ رسول ؐ کا فرمودہ ہے اس میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے اور آپ سراپا وحی ہیں اور کہا ہے کہ جو علم مہدی ؑ کو ہوگا وہ اصحاب رسوم سے کسی کو نہ ہوگا اور اصحاب رسوم کو یہ درجہ میسر نہیں کیونکہ انہوں نے مرتبہ اور ریاست کی محبت اور اللہ کے بندوں پر فوقیت حاصل کرنے اور عوام الناس کو اپنے محتاج بنانے کے لئے علم سیکھا ہے نہ وہ خود کامیاب ہوں گے اور نہ ان سے کوئی کامیاب ہو سکے گا اور فقہائے وقت کی حالت یہی ہے جو سرکاری خدمات یعنی قضاوت وشہادت محاسبی و مدرسی وغیرہ کی رغبت رکھتے ہیں اب رہیں ممتاز ہستیاں (مشائخین) ان کی یہ کیفیت ہے کہ اطراف واکناف (بڑی بڑی مجلسوں میں) تشریف فرما ہوتے ہیں نیچی نگاہوں سے لوگوں کو دیکھتے ہیں جیسے کوئی منکسر المزاج متواضع آدمی دیکھتا ہے اور ہونٹ ہلاتے جاتے ہیں کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ حضرت اللہ کی یاد میں مشغول ہیں گفتگو میں ایک عجیب طرح کا ناز وانداز

الذين هم قرناء الشطين
لا حاجة لله بهم لانهم
لبسوا لباس جلود الضأن
من الين اخوان العلانية
اعداء السريرة "اذا خرج هذا
الامام فليس له عدو
مبين الا الفقهاء خاصة"
جاء المهدي في وسط الزمان
لا يخالفونه الا العلماء والفقهاء
قال ﷺ المهدي كمثل سفينة
نوح من ركب فيها نجا ومن
اعرض عنها غرق" لانه لا
يبقى رياستهم" ولا شهرة
عن العامة بل لا يبقى لهم
علم يحكم به الا قليل ويرتفع
الخلاف من العالم في الاحكام
لوجود هذا الامام ولولا ان
السيف بيده لافتوا الفقهاء
بقتله واذا حكم بغير مذهبهم
يعتقدون انه على ضلالة
في ذلك الحكم لانهم يعتقدون
ان زمان الاجتهاد قد انقطع
وان لا يوجد بعد ائمتهم
احد له درجة الاجتهاد وامامن
يدعي التحريف الالهي بالاحكام
الشرعية فهو عندهم مجنون

ان پر نفس کی رعونتیں غالب ہوتی ہیں اور ان کے
دل بھیڑیوں کے جیسے ہوتے ہیں ان کی طرف خدا کی
نظر نہیں ہوتی ان ممتاز ہستیوں کا یہ حال
ہے کہ وہ شیطان کے مصاحب ہیں اللہ کو
ان کی حاجت نہیں ان کا لباس بھیڑ کی کھال
ہوتی ہے منہ کے میٹھے دل کے کھوٹے ہیں
جب یہ امام علیہ السلام ظاہر ہوگا تو خصوصاً
فقہاہی اس کی مخالفت پر تلے رہیں گے رسول کریم ﷺ نے
فرمایا کہ مہدی نوح ع کی کشتی کے مانند ہے اس میں جو سوار
ہوگیا نجات پائی اور جس نے اس سے منہ پھیر لیا غرق ہوگیا
کیونکہ ان کی ریاست درہم برہم اور شہرت عامہ گم ہوجائے گی
بلکہ اخص کوئی عالم نہیں رہے گا اس امام کے وجود سے
دنیا سے احکام کا خلاف اٹھ جائے گا اگر تلوار اس کے
ہاتھ میں نہ ہوتی تو فقہا اس کے قتل کا فتویٰ دیتے اور
جب وہ ان کے مذہب کے خلاف احکام نافذ کرے گا تو وہ
اس کو گمراہ سمجھیں گے کیونکہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ
اجتہاد کا زمانہ منقطع ہوگیا ہے اور نیز ان کا یہ اعتقاد ہے
کہ ان کے آئمہ کے بعد اب کسی کو درجہ اجتہاد نصیب
نہیں ہوسکتا اور جو آدمی احکام شریعت کے موافق
معرفت الہی کا دعویٰ کرے تو ان کے پاس وہ فاسد الخیال
دیوانہ ہے اس کی طرف کوئی ملتفت نہیں ہوتا ہاں اگر ایسا
آدمی صاحب مال و دولت یا صاحب سلطنت ہوتا تو یہ
فقہاء اس کے مال کی رغبت یا اس کی سلطنت
کے خوف سے اس کے مطیع ہوجاتے
اور ان احادیث و روایات کو جو مہدی
علیہ السلام کے حق میں وارد ہوئیں علماء سلف

فاسد الخیال لا یلتفتون الیہ
فانہ ان کان ذامال او سلطان
لانقاد الفقہاء فی الظاہر الیہ
رغبۃ فی مالہ وخوفا من
سلطانہ ؛ این احادیث و روایات
کہ در حق مہدی علیہ السلام وارشدہ است
علماء سلف این را بہ منزلہ تواتر داشتہ اند
چنانچہ در قرطبی آوردہ وقد تواترت الا
خبار واستفاضت بکثرۃ
رواتہا عن النبیؐ فی حق المہدیؑ
وبعضی اخبار کہ بایکدیگر متعارض اند علماء
سلف آنرا تطبیق بریں وجہ دادہ اند کہ مجی
او حق است واختلاف در علامات است
چنانچہ قال البیہقی فی شعب الایمان
واختلف الناس فی امر المہدیؑ
فتوقف جماعۃ واحالوا العلم
الی عالمہ واعتقدوا انہ واحد
من اولاد فاطمۃؓ بنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج
فی اخر الزمان وقال فی شرح
المقاصد فذہب العلماء الی
انہ امام عادل من ولد
فاطمۃؓ یخلقہ اللہ متی شاء
ویبعثہ نصرۃ لدینہ کما روی
عن عبد اللہ ابن عطاء قال
سألت اباجعفر ابن محمد

نے ان کو بہ منزلۂ تواتر رکھا ہے چنانچہ
قرطبی میں مذکور ہے۔ اور حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی روایت سے مہدی علیہ السلام کے باب
میں حدیثیں راویوں کی کثرت کے سبب سے درجہ تواتر
کو پہونچی ہیں۔ اور جو احادیث کہ آپس میں متعارض ہیں
ان کو علمائے سلف نے اس طرح تطبیق دی ہے
کہ مہدی علیہ السلام کا آنا برحق ہے اور اختلافات
علامات میں ہیں۔ چنانچہ امام بیہقی نے کتاب
شعب الایمان میں فرمایا ہے کہ مہدی علیہ السلام
کے باب میں لوگوں نے اختلاف کیا بالآخر
ایک جماعت نے توقف کیا اور اس کا علم
عالم کے حوالہ کیا اور یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ
مہدی علیہ السلام اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہ
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایک شخص ہوگا آخر زمانہ میں نکلے گا
اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی نے فرمایا
علماء کا مذہب یہ ہے کہ مہدی امام عادل
فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہے خدا
اس کو جب چاہے گا پیدا کرے گا اور اس
کو اپنے دین کی نصرت کے لئے پیدا
کرے گا چنانچہ عبد اللہ بن عطا سے مروی ہے
کہا میں نے ابو جعفر بن محمد سے سوال
کیا اور کہا جب امام مہدی علیہ السلام
نکلیں گے تو ان کی کیا سیرت ہوگی
تو کہا اپنے ماقبل کی بدعتوں کو منہدم
کردیں گے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ابن علی فقلت اذا خرج الامام المهدی بای سیرة یسیر قال یهدم ما قبله کما صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیستانف الاسلام جدیدا عن علی ابن ابی طالبؓ المهدی لا یترك البدعة الا ازالها ولا سنة الا اقامها کذا فی عقد الدرر۔

فصل و نیز حضرت میرانؑ ہم فرمودہ اند کہ مہدیؑ را خدائے تعالیٰ انگہ فرستاد کہ معنی دین از جہاں رفتہ بود۔ فرمودہ اند معنی از سہ چیز رود رسم و عادت و بدعت وقتیکہ مہدیؑ در ظہور آید رسم و عادت و بدعت را دور کند و دین محمدؐ را نصرت کند چنانچہ در شرح مقاصد مذکور است و نیز

نقلست از حضرت میرانؑ کہ فرمودند خدائے تعالیٰ ایں بندہ را مہدی کردہ انگہی فرستادہ کہ از تمام عالم دین رفتہ بود مگر در مجذوبان ماندہ بود۔ و ایں صفت ہا کہ دریں احادیث و روایات ثابت شدہ در ذات سید محمد مہدیؑ پیدا است دریں ہیچ اختلاف نیست و چوں مقصود حق تعالیٰ در فرستادن مہدیؑ آں باشد کہ نصرت دین خدای را کند و بواسطۂ آں ذات، مردماں توحید و معرفت خدائے تعالیٰ حاصل کنند پس دیگر علامات کہ دراں اختلاف

نے کیا تھا اور نئے سرے سے اسلام کو تازہ کریں گے اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مہدی کسی بدعت کو بغیر زائل کئے اور کسی سنت کو بغیر قائم کئے نہیں چھوڑیں گے۔

عقد الدرر میں بھی یہی مذکور ہے۔

فصل اور حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ خدائے تعالیٰ مہدی کو اس وقت بھیجا کہ دین کا مقصد دنیا سے اٹھ گیا تھا فرمایا کہ دین کا مقصد تین چیزوں سے مفقود ہو جاتا ہے یعنی رسم عادت اور بدعت جس وقت کہ مہدی ظہور میں آئے رسم اور عادت اور بدعت کو دور کرے اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نصرت کرے چنانچہ شرح مقاصد میں (ایسا ہی) مذکور ہے اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ اس بندہ کو مہدی کر کے اس وقت بھیجا کہ تمام عالم سے دین چلا گیا تھا مگر مجذوبوں میں باقی تھا اور یہ صفتیں جو ان احادیث و روایات (مذکورہ سے) ثابت ہوئیں (وہ سب) سید محمد مہدی علیہ السلام کی ذات میں موجود تھیں اس میں کسی قسم کا خلاف نہیں اور جب حق تعالیٰ کا مقصود مہدی کے بھیجنے میں محض یہی ہے کہ دین خدا کی نصرت کرے اور ذاتِ مہدی کے واسطہ سے لوگ توحید اور خدائے تعالیٰ

است ورای مقصود است اگر یافتہ نشود و
کسے بداں سبب آں ذات را دروغ گو دارد
وبا او مخالفت نماید ظلم بر نفس خود کند زیرا
کہ او میگوید ہرچہ میکنم و میگویم بواسطہ خبر یست
کہ مرا از خدائے تعالیٰ میرسد و بر ثبوت آں دعویٰ
حجت از کتاب خدا آوردہ است و ایں از
دو حال خالی نیست یا راست گو ہست یا دروغ
گو اگر دروغ گو است پس ضرر و بال بر ویست
کہ ستم گار تر است و اگر راست گو است پس
ضرر و وبال بر مکذبان است کہ ستم گار اند کہ اورا
دروغ گو دار ند و او ہرچہ گفتہ است از تعلیم
خدا است کما قال الامام المھدی
صلی اللہ علیہ وسلم علمت من
اللہ بلا واسطۃ جدید الیوم
قل انی عبد اللہ تابع محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
محمد مھدی آخر الزمان
وارث نبی الرحمٰن عالم علم
الکتاب والایمان مبین
الحقیقۃ والشریعۃ والرضوان
ونیز **نقلست** از قاضی علاء الدین دانشمند
بدری قال ان المھدی ؑ لما ذھب
الی لمکۃ المعظمۃ کان معہ
ثلث مائۃ من رجال الھند
فاذا فرغ المھدی ؑ من الحج
نادی فی الحرم رافعی صوتہ

کی معرفت حاصل کریں تو پس دوسری وہ علامتیں کہ جن
میں اختلاف ہے مقصود کے خلاف ہیں اگر (مختلف فیہ)
علامات نہ پائے جائیں اور کوئی شخص اس وجہ سے
مہدی علیہ السلام کو دروغ گو کہتا ہے اور آپ کے ساتھ
مخالفت کرتا ہے تو وہ شخص اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے
اس لئے کہ آپ نے فرمایا کہ میں جو کچھ کرتا ہوں اور کہتا
ہوں اس خبر کے واسطے سے ہے جو مجھ کو خدائے
تعالیٰ کی جانب سے پہونچتی ہے اور اپنے اس دعویٰ کے
ثبوت میں خدا کی کتاب کو پیش فرمایا اور یہ دو حال سے
خالی نہیں یا راست گو ہے یا دروغ گو اگر
دروغ گو ہے پس ضرر اور وبال اسی پر ہوگا اس لئے
کہ وہ بڑا ظالم ہے اور اگر راست گو ہے
تو پس اس کا ضرر اور وبال اس کو جھٹلانے
والوں پر ہوگا کیونکہ وہی بڑے ظالم
ہیں کہ اس کو دروغ گو کہتے ہیں اور اس
نے (مہدی علیہ السلام نے) جو کچھ کہا ہے
خدا کی تعلیم سے کہا ہے چنانچہ امام مہدی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بلا واسطہ
(بمقام طریقت) اللہ تعالیٰ سے ہر نئے دن
تعلیم پاتا ہوں (فرمان خدا ہوتا ہے کہ) کہو (اے
سید محمد) میں خدا کا بندہ ہوں اور محمد رسول
اللہ کا تابع (بہ مقام شریعت) ہوں۔
سید محمد مہدی آخر الزماں ہے
اور پیغمبر خدا کا وارث جاننے
والا علم قرآن وایمان کا بیان
کرنے والا۔ احکام حقیقت و شریعت و خوشنودی

فقال من اتبعنی فهو مومن فبالغ
الناس کلهم الذین کانوا معه
علی ذٰلك ونیز **نقلست** ازمیراں سید محمد
مهدی موعودؑ کہ پیش از اظهار کردن مهدیت بست سال
فرمان شد کہ تو مهدی موعود هستی حضرت میرانؑ بست
سال هضم کردند چوں حضرت میرانؑ در قصبہ بڑلی آمدند
فرمان شد کہ چرا اظهار نمی کنی مهدیت خود را بلکہ بطریق
عتاب فرمان شد کہ از خلق می ترسی بعدہٗ وہ حضرات
میرانؑ مهدیت خود اظهار کردند بعد ازاں ملایاں از
شهر نهرواله پیش میرانؑ آمدند عرض کردند کہ شما خود را
مهدی می گویا بند حضرت میرانؑ فرمودند کہ بندہ نمی
گوید بلکہ خدائے تعالیٰ میگوید ملایاں گفتند نام مهدی
محمد بن عبد اللہ باشد و نام پدر شما سید خاں است
بعدہ حضرت میرانؑ جواب دادند کہ خدائے تعالیٰ
قادر نیست کہ پسر سید خاں را مهدی کند۔ و نیز
نقلست کہ ملایاں پیش میرانؑ گفتند کہ مهدی
محمد بن عبد اللہ باشد و نام پدر شما سید خاں است
بعدہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ خدای را بگوئید
کہ پسر سید خاں را چرا کہ مهدی کردی ونیز
نقلست کہ ملایاں حدیث رسولؐ پیش
میرانؑ عرض کردند کہ یواطی اسمه
اسمی واسم ابیه اسم ابی
ونام پدر شما سید خاں است حضرت میرانؑ
فرمودند کہ پدر رسولؐ مروی کافر بود آں عبد اللہ
چگونہ باشد بلکہ محمد رسول اللہ ہم محمد عبد اللہ
باشد و مهدی ہم محمد عبد اللہ باشد و لفظ ابن

حق کا ہے انتہیٰ حضرت علاء الدین دانشمند باڑنیؓ سے
مروی ہے فرماتے ہیں کہ مهدیؑ جب مکہ معظمہ کو گئے تو آپ کے ساتھ
تین سو مهدی تھے جب آپ حج سے فارغ ہوئے تو حرم میں
باواز بلند منادی کی اور فرمایا جس نے میری پیروی کی
وہ مومن ہے پس اس پر جتنے ساتھی تھے سبھوں نے بیعت
کرلی اور نیز میراں سید محمد مهدی موعودؑ سے منقول ہے کہ
دعوی مهدیت ظاہر کرنے سے پہلے بیس سال آپ کو اللہ
کا فرمان ہوتا رہا کہ تو مهدی موعود ہے حضرت مهدیؑ نے (اس
فرمان کو) بیس سال ظاہر نہیں فرمایا جب آپ قصبۂ بڑلی میں
تشریف لائے تو فرمان باری ہوا کہ کیوں تو اپنے دعوی مهدیت
کو ظاہر نہیں کرتا ہے بلکہ عتاب آمیز فرمان ہوا کہ تو مخلوق سے
ڈرتا ہے من بعد آپ نے دعوی مهدیت کو ظاہر فرمایا اس کے بعد شہر نہروالہ
کے ملاؤں نے آپکی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اپنے کو مهدی کہلاتے
ہو تو حضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ نہیں کہتا ہے بلکہ خدائے تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے
ملاؤں نے کہا کہ مهدی کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا اور آپکے والد کا نام تو
سید خاں ہے اس کے بعد حضرت مهدیؑ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ کیا خدائے تعالیٰ
سید خاں کے بیٹے کو مهدی کرنے پر قادر نہیں؟ اور نیز نقل ہے کہ
مهدیؑ کی حضور میں ملاؤں نے عرض کیا مهدی محمد بن عبد اللہ ہوگا و
آپ کے والد کا نام تو سید خاں ہے حضرت مهدیؑ نے فرمایا کہ خدا سے کہو کہ
سید خاں کے بیٹے کو کس لئے مهدی کیا اور نیز نقل ہے کہ ملاؤں نے رسولؐ
کی حدیث مهدیؑ کی حضور میں پیش کی کہ اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا
اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا اور (عرض کیا کہ)
آپکے والد کا نام تو سید خاں ہے حضرت مهدیؑ نے فرمایا کہ رسولؐ کا باپ کافر
شخص تھا وہ عبد اللہ کیونکر ہو سکتا ہے بلکہ محمد رسول اللہ بھی
محمد عبد اللہ ہے اور مهدیؑ بھی محمد عبد اللہ اور محمد بن عبد اللہ
میں کاتب نے جو لفظ ابن لکھا ہے یہ اس کا سہو ہے اور مهدیؑ

سہو کاتب است کہ محمد بن عبداللہ نبشتہ است ودیگر نقلہا میراںؑ واحادیث وروایات در کتب ہا بسیار است و یاران مہدیؑ ملایان راجوابہا بسیار نبشتہ اند ونیز **نقلست** کہ حضرت میراںؑ را ملا معین الدین چہار سوال کنانیدہ بود پس از اظہار مہدیت بزبان دو ملایان وایشان ہر دو پیش حضرت میراںؑ آمدند ورسالہ بتبلیغ کردند یکی آنکہ مردی میگوید کہ اگر خواست خدائے تعالیٰ باشد بندہ فردا فلاں جائی خواہم رفت ونہ رفت پس می باید کہ بحکم وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ (ج ۲۹ رکوع ۲۰) رفتنش ضروری باشد یا نباشد حضرت میراںؑ فرمودند کہ بندہ میدانست کہ ملایان را چیزے علم ہست اکنوں معلوم شد کہ علم ندارند و فرمودند کہ خواست خدائے تعالیٰ ہمیں بود کہ ایں مرد ہمیں خواہد خواست و خواست او رمطلوب او نخواہد پیوست دوم آں کہ سوال کردند کہ اسم پدر شما چیست میراںؑ فرمودند کہ اسم پدر بندہ سید خاں است پس ملایاں گفتند کہ اسم نبی محمد بن عبداللہ باشد و اسم مہدی ہم محمد بن عبداللہ باشد فرمودند کہ با خدای جنگ کنید کہ پسر سید خاں را چرا کہ مہدی کردی سوم آنکہ سوال کردند کہ شما ولایت را بر نبوت فضل میدہید گفت بندہ فضل میدہد یا رسول اللہ فرمودہ اند الولایۃ افضل من النبوۃ۔ بعدہ ملایاں گفتند

کی اور دوسری نقلیں احادیث اور روایات کتابوں میں بہت سی ہیں اور مہدیؑ کے صحابہ رضؓ نے بھی ملاؤں کو بہت جوابات دیئے ہیں اور نیز نقل ہے کہ ملا معین الدین نے حضرت مہدیؑ کی حضور میں آپ کے دعوی مہدیت کے بعد دو ملاؤں کے ذریعہ چار سوال کروائے تو انہوں نے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر سوالات پیش کیئے پہلا سوال یہ ہے کہ ایک مرد کہتا ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ چاہا تو کل میں فلاں جگہ جاؤں گا اور وہ نہیں گیا پس چاہیئے کہ (خدائے تعالیٰ کے) فرمان ہذا تم چاہتے ہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سے اس کا جانا ضروری ہے یا نہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ جانتا تھا کہ ملاؤں کو کچھ علم ہے لیکن معلوم ہوا کہ بے علم ہیں اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ یہ شخص یہی چاہے گا اور اس کا چاہنا اس کے مطلوب کو نہیں پہونچے گا۔

دوسرا سوال انہوں نے یہ کیا کہ آپ کے والد کا نام کیا ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ میرے والد کا نام سید خاں ہے تو ملاؤں نے کہا کہ نبی کا نام محمد بن عبداللہ ہے اور مہدیؑ کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا فرمایا کہ خدا سے جنگ کرو کہ سید خاں کے بیٹے کو کس نے مہدی (موعود) کیا۔

تیسرا سوال یہ کیا کہ آپ ولایت کو نبوت پر فضل دیتے ہو تو فرمایا کہ بندہ فضل دیتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ولایت نبوت سے افضل ہے۔ اس کے بعد ملاؤں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت نبی کی نبوت پر فضیلت رکھتی ہے۔

کہ ولایت نبی بر نبوت نبی فاضل است نہ ولایت دیگرے فرمودند بندہ کدام وقت گفتہ است کہ بندہ را بر نبی فضل است بعدہ میرانؑ فرمودند کہ شما را معلوم است کہ نبوت کدام چیز را می خوانند و ولایت کرا می نامند۔ چہارم آں کہ سوال کردند کہ شما ایمان را زیادہ و نقصان میگوئید میراں علیہ السلام فرمودند بندہ میگوید یا خدائے تعالیٰ میگوید۔ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون الایۃ (جزء ۹ رکوع ۱۵) ملایاں گفتند امام اعظمؒ چنیں گفتہ اند کہ الایمان لا یزید ولا ینقص میرانؑ فرمودند کہ امام اعظمؒ بہ نسبت ایمان خویش فرمودند اند لیکن امام شافعیؒ بدیں سبب زاری میکند و میگوید کہ الایمان یزید و ینقص و نیز **نقلست** کہ حضرت میرانؑ را از شہر نہر والہ اخراج کردند حضرت بہ کلام گوجری گفتند کہ این بے ڈھنگاں را نباید کہ بندہ را اخراج کنند ایشاں را چناں باید کہ بندہ را در شہر بند کنند یکسال یا دو سال بلکہ دہ سال و بست سال و علماء عالم را جمع کنند و با ایں بندہ بحث کنند تا اگر ایں بندہ بر حق باشد دین خدای را نصرت کنند و اگر بر باطل باشد بندہ را بکشند و ایشاں را نباید کہ بندہ

نہ کہ دوسرے کی ولایت تو فرمایا کہ بندہ کس وقت کہا تھا کہ بندہ کو نبیؑ پر فضل ہے۔ اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ نبوت کس چیز کو کہتے ہیں اور ولایت کس کا نام چوتھا سوال یہ کیا کہ آپ ایمان کی کمی اور زیادتی کے قائل ہیں تو آپ نے فرمایا کہ بندہ قائل ہے یا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے مومنین وہی لوگ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو انکے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ ملاؤں نے کہا کہ امام اعظمؒ نے تو یہ فرمایا ہے کہ ایمان نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ امام اعظمؒ نے اپنے ایمان کے متعلق فرمایا ہے لیکن امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی سبب سے زاری کی ہے اور کہا ہے کہ ایمان گھٹتا ہے اور بڑھتا ہے۔ و نیز نقل ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام کا شہر نہر والہ سے اخراج ہوا تو حضرت علیہ السلام نے گوجری زبان میں فرمایا کہ ان بے ڈھنگوں کو نہیں چاہیئے کہ بندہ کا اخراج کریں بلکہ ان کو یہ تو چاہیئے تھا کہ بندہ کو ایک سال یا دو سال بلکہ دس بیس سال تک مقید کرتے اور تمام عالم کے عالموں کو جمع کر کے اس بندہ سے بحث کرتے تاکہ اگر بندہ حق پر ہے تو دین خدا کی مدد کرتے اور حق پر نہیں ہے تو بندہ کو قتل کرتے اور بندہ کا اخراج

الآیۃ (جزء ۵ رکوع ۵) از ما و شما ہر کہ از اتباع
کتاب خدا و رسول قدم بیرون نہادہ باشد
آنکس توبہ کند و باز آید و موافقت با خدا
و رسول نماید و اگر از خلاف خدا و رسول
باز نیاید مصر باشد واجب القتل است و
مدت چند سال شدہ است کہ سید محمدؐ و تابعان
وی بدیں معنی فریاد میکنند کہ ہر کہ از جملہ مسلمانان
تقصیر و نقصان ما معلوم کردہ باشد بطریق انصاف
و بحجت علمی ما را باز ندارد و عند اللہ ماخوذ
گردد ہیچکس بحجت تفہیم نکردہ است بلکہ
ہمیشہ بطریق تغلب و تسلط و سلطنت
بر ما حکم بدعت و ضلالت کردہ اند تا
ایں زمان ما مظلوم گشتیم بحدیکہ بعضی
را از ما ضرب کردہ اند بعضی را در زندان
کردہ اند و بعضی را اخراج کردہ اند و مسجد
ہا را سوختند و ظالمان بانواع ظلم پیش
آمدند چنانچہ در آیۃ قرآن مسطور است
و لولا دفع اللہ الناس
بعضہم ببعض لہدمت
صوامع و بیع و صلوات
و مساجد یذکر فیہا
اسم اللہ کثیرا۔ (جزء ۱۷ رکوع ۱۳)
ایں زمان بر ما لازم شدہ است کہ از برائے
دین خدا جان خود در بازیم تا ما را خدائے
تعالیٰ نصرت کند کقولہ تعالیٰ و
لینصرن اللہ من ینصرہ

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر اگر تم کسی بات،
بات میں جھگڑ پڑو تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف
رجوع کرو فریقین میں سے جو شخص قرآن و رسول کی
اتباع سے قدم باہر رکھے اس کا فریضہ ہے کہ توبہ
کرے اور (خطا سے) باز آئے، ر خدا اور رسول کے ساتھ
موافقت کرے اگر خدا اور رسول کی مخالفت سے
باز نہیں آئے گا اور مصر رہے گا تو (ویسا شخص) واجب
القتل ہے اور کئی سال سے سید محمدؐ اور آپ کے
مقلدین یہ فریاد کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں میں سے
جس پر ہمارا قصور اور نقصان (عمل و اعتقاد) ظاہر
ہوئے اور انصاف کی راہ اور علمی حجت سے
ہم کو باز نہ رکھے تو وہ اللہ کے پاس ماخوذ ہوگا لیکن
کسی نے علمی حجت سے ہماری فہمائش نہیں
کی بلکہ تغلب و تسلط اور سلطنت کی بناء پر
بدعت اور ضلالت کا حکم ہم پر کیا اب ہم مظلوم
ہو چکے اس طرح کہ بعض مہدویوں کو مار پیٹ
کی اور بعض کو قید کیا اور بعض کو اخراج کئے
اور مسجدوں کو جلائے اور ظالموں نے قسم قسم کا
ظلم کیا چنانچہ قرآن مجید کی آیت میں مذکور
ہے کہ اگر بعض لوگوں کو بعضوں کے ذریعہ سے
اللہ کا دفع کرنا نہ ہوتا گرا دیئے جاتے صومعے گرجے
عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے
لیا جاتا ہے۔ اب ہم پر لازم ہو گیا کہ خدا کے دین
کے لئے جان بازی کریں تا کہ خدائے تعالیٰ
ہماری مدد کرے چنانچہ فرمان باری ہے کہ جو شخص
خدا کی مدد کرے گا خدا اس کی ضرور مدد کرے گا۔

(جزء ۷ ارکوع ۱۳) اگر ما اندک و ضعیف هستیم و لیکن صاحب ما توانا و غالب است کقوله تعالیٰ ان الله لقوی عزیز (جزء ۱۷ رکوع) سی و پنج سال شده است که بندگی سید خوندمیرؓ این نقل را نوشته پیش سید کبیر فرستاده بودند فی شرح المصابیح حدیث المهدی رجل عزیز لا یعرفه الا العارفون۔

اگرچہ کہ ہم تھوڑے اور ضعیف ہیں مگر ہمارا صاحب توانا اور غالب ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ بے شک قوی اور غالب ہے۔ بندگی میاں سید خوندمیر اس نقل (مذکور) کو سید کبیر کے پاس بھیج کر پینتیس سال کا عرصہ ہوا۔ شرح مصابیح میں مذکور ہے کہ مہدی ایک عزیز (غالب) مرد ہوگا جس کو عارفین ہی پہچانیں گے

باب دوم

انکار مہدیؑ

و انکار مہدی علیہ السلام کفر است کما قال فی طبقات الفقہاء فی ذکر المہدی علیہ السلام قال من انکر المہدیؑ فقد کفر۔ و نیز حدیث با اسناد در فصل الخطاب مسطور است من انکر خروج المہدی فقد کفر بما انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کسیکہ انکار کردن از خروج وی کفر است بعد ظہور وی بطریق اولیٰ کفر بود و من انکر نزول عیسیٰؑ فقد کفر و من لم یومن بالقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ فقد کفر فان جبرئیل اخبرنی بان اللہ تعالیٰ یقول من لم یومن بالقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ فلیتخذ ربًا غیری و ایں حدیث با اسناد در فصل الخطاب مذکور است و فی فوائد

دوسرا باب

مہدیؑ (کی ذات) کے انکار کے بیان میں

انکار مہدی علیہ السلام کفر ہے چنانچہ مہدیؑ کے ذکر میں طبقات الفقہاء میں کہا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مہدی علیہ السلام کا انکار کیا کافر ہو گیا۔ اور نیز اسناد کے ساتھ فصل الخطاب میں مذکور ہے کہ جس نے مہدی علیہ السلام کے خروج کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا اس چیز سے جو نازل ہوئی محمدؐ پر پس جس ذات کے خروج کا انکار کفر ہے تو اس کے ظہور کے بعد بطریق اولیٰ کفر ہوگا۔ اور جس نے نزول عیسیٰؑ کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا اور جس نے ایمان نہیں لایا قدر خیر و شر من اللہ ہونے پر تو کافر ہوگیا (چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے ایمان نہیں لایا قدر خیر و شر من اللہ پر تو چاہیئے کہ میرے غیر کو اپنا رب بنالے اور حدیث شریف فصل الخطاب میں اسناد کے ساتھ مذکور ہے اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ

الاخبار عن جابر بن عبد اللہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب بالدجال فقد کفر ومن کذب بالمہدیؑ فقد کفر وفی شرح المقاصد المہدیؑ وعیسیٰ کلاہما من الشراط الساعۃ وانکار اشراط الساعۃ کفر ونیز در مضمرات مذکور است من انکر خبر الواحد والقیاس وقال انہ لیس بحجۃ فانہ یصیر کافرا و در تفسیرہا و کتابہا نبشتہ اند انکار علماء باللہ وانکار ولی مطلق کفر است کما قال النبیؐ حاکیا عن اللہ تعالیٰ من عادیٰ ولیا من اولیائی فقد عادانی ومن عادانی دخل النار و مہدیؑ کہ ولی خاص است از وختم ولایت مصطفیٰؐ میشود انکار بطریق اولیٰ کفر باشد و نیز نقل است کہ میراں سید محمد مہدیؑ فرمودند ہر حکمیکہ بیان میکنم از خدا و بامر خدا بیان میکنم ہر کہ ازیں احکام یک حرف را منکر شود او عند اللہ ماخوذ گردد و بر ثبوت مہدیت خود از خدا و از کلام خدا واز اقوال و افعال رسولؐ حجت آورد و فرمود ہر کہ از

سے فواید الاخبار میں مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے دجال کے وجود کو جھٹلایا تو کافر ہوگیا اور جس نے مہدی علیہ السلام کو جھٹلایا تو کافر ہوگیا اور شرح مقاصد میں مذکور ہے مہدی علیہ السلام اور عیسیٰؑ دونوں علامات قیامت سے ہیں اور علامات قیامت کا انکار کفر ہے۔ اور نیز مضمرات میں مذکور ہے کہ جس نے انکار کیا خبر واحد سے یا قیاس سے اور کہا کہ وہ حجت نہیں ہے تو بے شک کافر ہوتا ہے اور تفسیروں اور سلف صالحین کی کتابوں میں مذکور ہے کہ عالم باللہ اور ولی مطلق کا انکار کفر ہے چنانچہ نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے دشمنی رکھی میرے اولیا میں سے کسی ولی سے تو پس تحقیق اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے مجھ سے دشمنی رکھی (تو سمجھو کہ وہ) داخل ہوگیا دوزخ میں۔ اور (جب) مہدی علیہ السلام ممتاز ولی ہے اور اسی پر مصطفےٰ علیہ السلام کی ولایت ختم ہوئی ہے تو اس کا انکار بطریق اولیٰ کفر ہوگا۔ اور نیز نقل ہے کہ میراں سید محمد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو حکم کہ میں بیان کرتا ہوں خدا سے (معلومات حضور خدا ہے) اور خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں جو شخص کہ ان احکام سے ایک حرف کا (بھی) منکر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ماخوذ ہوگا اور

مہدیت ایں ذات منکر شود از خدا و از کلام خدا و از رسول خدا منکر باشد۔ کہ ایں نقل مذکور در کھانبیل بود درون حجرہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ہر یکی از صحاب مہدی علیہ السلام محضر کردہ بودند ہمچوں بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ و میاں نعمت و میاں ملک جیو و اکثر مہاجران رضی اللہ عنہم دریں محضر حاضر بودند و چند نقلہاء دیگر ہم بر کاغذ نوشتند و میاں نعمت رضؓ فرمودند کہ یاران دائرہ خویش راہم بشنوانید تا ایشاں راہم معلوم شود بعدہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ تعالیٰ فرمودند ایشاں شب و روز ہمیں می شنوند بعدہ ایں نقل مذکور را خواندند پس ہمہ برادراں با بندگی سید خوندمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجدید بیعت کردند دریں مجلس ایں ناقابل ہم حاضر بود نیز **نقلست** کہ در دیہ بجدری والی اکثر مہاجرانِ مہدی علیہ السلام محضرہ کردہ بودند ہمچوں بندگی میاں سید خوندمیر و بندگی میاں شاہ شاہ نعمت و بندگی میاں شاہ نظام و بندگی میاں شاہ دلاور و میاں ملک جیو و میاں لاڑشہ و میاں لاڑ امام رضی اللہ عنہم بلکہ ہمہ مہاجران مہدی علیہ السلام حاضر بودند گفتگو ایں بود کہ بی عبارت کسی خلق را کافر نہ گوید یعنے منکران مہدی علیہ السلام را و نیز **نقلست** کہ در خراساں پیش حضرت

اپنی مہدیت کے ثبوت میں خدا اور کلام خدا اور اقوال و افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجت فرمایا اور فرمایا کہ جو شخص اس ذات کی مہدیت کا انکار کرے تو وہ خدا اور کلام خدا اور رسول خدا کا منکر ہے۔ یہ نقل کھانبیل میں مذکور ہوئی اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حجرہ میں ہر ایک صحابی مہدیؑ محضر کئے تھے مثلاً بندگی سید خوندمیر و میاں نعمت میاں ملک جیو اور اکثر مہاجرین رضی اللہ عنہم اس محضر میں حاضر تھے اور چند دوسری نقلیں بھی اس محضرہ پر لکھی ہیں اور میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ (اس محضرہ کو) اپنے دائرہ کے یاروں کو سناؤ تا کہ ان کو بھی (اجماعی احکام) معلوم ہو جائیں، اس کے بعد میاں سید خوندمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ سب (یاراںؓ) شب و روز یہی سنتے ہیں بعد ازاں نقل مذکور پڑھی گئی اور تمام برادروں نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے از سر نو بیعت کی اس مجلس میں یہ ناقل بھی حاضر تھا اور نیز نقل ہے کہ موضع بجدری والی میں اکثر مہاجران مہدی علیہ السلام نے محضرہ کیا تھا مثلاً بندگی میاں سید خوندمیر بندگی میاں شاہ نعمت بندگی میاں شاہ نظام بندگی میاں شاہ دلاور میاں ملک جیو میاں لاڑشہ اور میاں لاڑ امام رضی اللہ عنہم بلکہ تمام مہاجران مہدی علیہ السلام حاضر تھے اور گفتگو یہ تھی کہ (بغیر عبارت کے کسی کو کافر نہیں کہنا چاہئے یعنی) منکران مہدی علیہ السلام کو اور نیز نقل ہے کہ شہر خراسان میں بعض یاروں نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض

میراں علیہ السلام بعضی یاراں عرض کردند کہ بعضے برادراں درون شہر میروند و خلق را کافر می گویند میراں علیہ السلام فرمودند کہ ایشاں را بزنید و نیز فرمودند کہ بیچارگاں را ازیں جہت میزنند کہ گفتن نمی دانند و نیز معلوم باد کہ در موضع بھدری والی ہمہ یاران مہدی علیہ السلام محضر کردہ بودند پس ہمہ مہاجران رضی اللہ فرمودند کہ ما را ہم باید کہ بغیر عبارت کسی را کافر نگوئیم بعدہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ و بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ و مہاجران دیگر فرمودند کہ اگر کسے بیچارہ را عبارت نمی آید او چہ کند کہ حق پوشی کند بعدہ بعضی مہاجران رضی اللہ عنہ فرمودند اگر بسیار نداند ایں مقدار حدیث را یاد کند و بخواند کما قال علیہ السلام من انکر المہدی فقد کفر و قولہ تعالیٰ ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ و دریں مجلس ایں ناقل حاضر بود و نیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام بہ ہر دو انگشت خود پوست خود گرفتند و فرمودند کہ ایں پوست و گوشت از بندہ است ہر کہ از مہدیت ایں ذات منکر شود او کافر است و نیز نقلست کہ میراں سید محمد مہدی عم فرمودند کہ انکار کردن از مہدیت سید محمد بن سید خاں

کیا کہ بعضے برادر شہر میں جاتے ہیں اور خلق کو کافر کہتے ہیں تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو مارو اور نیز فرمایا کہ بے چاروں کو اس لئے مارتے ہیں کہ وہ کہنا نہیں جانتے اور نیز واضح ہو کہ موضع بھدری والی میں تمام صحابۂ مہدی علیہ السلام نے محضر کیا تھا پس تمام مہاجروں نے فرمایا کہ ہم کو بھی چاہیئے کہ بغیر عبارت کے کسی کو کافر نہ کہیں اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ اور دوسرے مہاجروں نے فرمایا کہ اگر کسی بیچارہ کو عبارت نہیں آتی ہے تو وہ کیا کرے یعنی کیا وہ حق پوشی کرے بعضے مہاجروں نے فرمایا کہ (اگر بہت (عبارت) نہیں جانتا ہے تو کم سے کم یہ حدیث یاد کرے (اور بوقت ضرورت) پڑھے چنانچہ فرمایا علیہ السلام نے جس نے مہدی کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی اس کا (مہدی علیہ السلام کا) منکر ہو فرقوں میں سے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے۔ اس مجلس میں یہ ناقل بھی حاضر تھا اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی دو انگلیوں سے اپنے پوست کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ گوشت اور پوست بندہ کا ہے جو شخص اس ذات کی مہدیت کا انکار کرے وہ کافر ہے اور نیز نقل ہے کہ میراں سید محمد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سید محمد بن سید خاں کی مہدیت کا

کفر است ونیز **نقلست** کہ میراں علیہ السلام فرمودند انکار مہدی علیہ السلام انکار محمدؐ است وانکار محمدؐ انکار قرآن است وانکار قرآن انکار خدا است ۔ ونیز **نقلست** کہ میراں علیہ السلام فرمودند کہ انکار مہدیؑ انکار محمدؐ است وانکار محمدؐ انکار ہمہ پیغمبران است وانکار ہمہ پیغمبراں انکار خدا است ونیز **نقلست** از بندگی میاں لاڑشہ رضی اللہ عنہ کہ انکار مہدی علیہ السلام انکار قرآن است وانکار قرآن انکار محمدؐ است وانکار محمدؐ انکار خدائے تعالیٰ است ونیز **نقلست** کہ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند انکار مہدی علیہ السلام انکار ہمہ انبیاء وصحیفہاء انبیاء وکتابہائ پیشنیاں است ونیز **نقلست** کہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بن میراں سید محمد مہدیؑ در موضع بھیلوٹ بودند ملا شیخ احمد مہراسیہ پیش فتح خاں گلۂ میراں سید محمودؓ کرد و گفت کہ ایشاں منکران مہدی علیہ السلام را کافر می گویند فتح خاں باور نداشت شیخ مذکور دو کساں رابہ سبب گواہی دہانیدن از فتح خاں طلبیدہ ہمراہ گرفت پیش میراں سید محمودؓ آمد وسوال کرد کہ منکران مہدی علیہ السلام راچہ می فرمائید میراں سید محمود رضی اللہ عنہ جواب فرمودند کہ کافر میگوییم باز سوال کرد کہ منکراں مہدی علیہ السلام راچہ

انکار کرنا کفر ہے اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کا انکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار خدا کا انکار ہے اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کا انکار محمدؐ کا انکار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار تمام پیغمبروں کا انکار ہے اور تمام پیغمبروں کا انکار خدا کا انکار ہے اور نیز بندگی میاں لاڑشہ رضی اللہ سے منقول ہے کہ مہدی علیہ السلام کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار خدائے تعالیٰ کا انکار ہے اور نیز نقل ہے کہ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کا انکار تمام انبیاء کے صحیفوں اور اگلوں کی کتابوں کا انکار ہے اور نیز نقل ہے کہ میراں سید محمودؓ بن میراں سید محمد مہدی علیہ السلام موضع بھیلوٹ میں مقیم تھے ملا شیخ احمد مہراسیہ نے فتح خاں کے سامنے میراں سید محمودؓ کا گلہ کیا اور کہا کہ حضرتؓ منکران مہدی علیہ السلام کو کافر کہتے ہیں فتح خاں باور نہیں کیا۔ شیخ مذکور گواہی دلانے کے لئے دو اشخاص کو فتح خاں سے طلب کر کے ہمراہ لے گیا اور میراں سید محمودؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر سوال کیا کہ آپ منکرانِ مہدیؑ کو کیا فرماتے ہو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کافر کہتا ہوں پھر سوال کیا کہ منکران مہدی علیہ السلام کو کیا فرماتے ہو فرمایا کہ اکفر

می فرمائید" فرمودند کہ اکفر می گویم باز سوال کرد کہ چہ می فرمائید میراں سید محمودؓ فرمودند کہ اظلم می گویم شیخ احمد گفت کہ فتح خاں می پرسد میراں سید محمود رضی اللہ عنہ فرمودند کہ فتح خاں کدام کس است اگر سلطان محمود انکار مہدی علیہ السلام کند کافر است و نیز نقلست کہ سید مصطفیٰ عرف غالب خاں بپیش میراں سید محمودؓ در موضع بجھیلوٹ پرسید کہ خوندکار منکران مہدی علیہ السلام را چہ می فرمائید میراں سید محمود رضی اللہ عنہ فرمودند کہ کافر می گویم باز سید مذکور پرسد کہ اگر ما انکار کنیم فرمودند اکفر می گویم سید مذکور پس پا باز گشت در آں مجلس اکثر مہاجراں حاضر بودند ہمچو میاں خوندمیر رضی اللہ عنہ و میاں دلاور رضی اللہ عنہ و ملک معروف رضی اللہ عنہ و میاں لاڑ امام رضی اللہ عنہ و میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ و میاں حمید رضی اللہ عنہ و میاں بھائی رضی اللہ عنہ وایں دیہ مذکور از آں غالب خاں مذکور بود و نیز **نقلست** کہ در موضع بھدری والی اکثر مہاجراں محضر کردہ بودند بلکہ ہمہ ہمچو میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ و میاں نظام رضی اللہ عنہ و میاں نعمت رضی اللہ عنہ و میاں ملک جیو رضی اللہ عنہ وغیر ایشاں و گفتگو ایں بود کہ انکار

کہتا ہوں پھر سوال کیا کہ کیا فرماتے ہو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اظلم کہتا ہوں شیخ احمد نے کہا کہ فتح خاں پوچھتا ہے میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتح خاں تو کیا اگر سلطان محمود مہدی علیہ السلام کا انکار کرے تو کافر ہے۔ اور نیز نقل ہے کہ سید مصطفیٰ عرف غالب خاں نے موضع بجھیلوٹ میں میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ خوندکار منکرانِ مہدی علیہ السلام کو کیا فرماتے ہو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر کہتا ہوں سید مذکور نے پھر پوچھا کہ اگر ہم انکار کریں تو فرمایا اکفر کہتا ہوں سید مذکور خفت سے واپس ہو گیا اس مجلس میں اکثر مہاجر مثلاً میاں خوندمیرؓ میاں دلاور رضی اللہ عنہ اور ملک معروف میاں لاڑ امام میاں سید سلام اللہ میاں حمید اور میاں بھائی رضی اللہ عنہم موجود تھے اور قصبہ مذکور غالب خاں کی ملک سے تھا اور نیز نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں اکثر بلکہ سب مہاجرین مثلاً میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ میاں نظام میاں نعمت رضی اللہ عنہ میاں ملک جیو وغیرہ رضی اللہ عنہم نے محضرہ کیا تھا گفتگو یہ تھی کہ انکار مہدی علیہ السلام کفر ہے صحابہ مہدی علیہ السلام سے ایک صحابی نے فرمایا

مہدی علیہ السلام کفر است یکی از اصحاب
مہدی علیہ السلام گفتہ کہ صورۃً کافر نمی شود
عند اللہ کافر می شود بعدہ میاں شیخ
محمد کبیر مہاجر رضی اللہ عنہ فرمودند ای
فلاں کس تجدید نکاح کنید کہ ما چہ
دانیم کہ عند اللہ او مومن است
یا کافر نحن نحکم بالظاہر
دریں مجلس ایں کاتب حاضر بود و نیز
نقلست در موضع سیہہ مہاجراں
رضی اللہ عنہم محضر کردہ بودند چناں کہ میاں
نظام بن خداوند رضی اللہ عنہ میاں ملک
جیو بن برخوردار رضی اللہ عنہ و میاں
نعمت بن بڑے رضی اللہ عنہ و میاں
لاڑشہ بن مبارک رضی اللہ عنہ و میاں
لاڑ بن راجہ رضی اللہ عنہ و میاں دلاور رضی اللہ
ہر شش کساں کتبہ کردہ بر میاں سید
خوندمیر رضی اللہ عنہ فرستادند و ہمہ را معلوم
است کہ دراں کتبہ نوشتہ بودند کہ
خلق را کافر نہ گوئیم اما منکرانِ مہدیؑ
را چناں چہ در قرآن و احادیث مذکور
است اعتقاد داریم و اگر کسی سوال
کند کہ منکرانِ مہدی علیہ السلام را چہ
می فرمائید بریں وجہ جواب بگوئیم قولہ
تعالیٰ ومن یکفر بہ من
الاحزاب فالنار موعدہ
وکقولہ علیہ السلام من

کہ بظاہر کافر نہ ہوگا عند اللہ کافر ہوگا
بعد ازاں میاں شیخ محمد کبیر مہاجر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ای صاحب
تجدید نکاح کرو اس لئے کہ ہم کیا
جانیں وہ اللہ کے پاس مومن ہے یا
کافر ہم ظاہر پہ حکم کرتے ہیں اس مجلس
میں یہ کاتب بھی حاضر تھا۔ و نیز نقل
ہے کہ موضع سیہہ میں مہاجروں نے
محضر کیا تھا مثلاً میاں نظام بن خداوند
رضی اللہ عنہ میاں ملک جیو بن برخوردار
رضی اللہ عنہ و میاں نعمت بن
بڑے رضی اللہ عنہ میاں لاڑشہ بن مبارک
رضی اللہ عنہ میاں لاڑ بن راجہ رضی اللہ عنہ
اور میاں دلاور رضؓ ان ہر چھ صحابہ نے کتبہ
کر کے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے
پاس روانہ فرمایا سب کو معلوم ہے کہ اس
کتبہ میں تحریر فرمائے تھے کہ ہم خلق کو کافر نہیں
کہتے مگر منکران مہدی علیہ السلام کو جیسا کہ
قرآن اور احادیث میں مذکور ہے اس
پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اگر کوئی شخص
سوال کرے کہ منکران مہدی
علیہ السلام کو کیا فرماتے ہو تو ہم
اس کو اس طرح جواب
دیں گے کہ فرمان باری تعالیٰ
ہے کہ اور جو کوئی انکار کرے اس
کا (مہدی علیہ السلام کا) فرقوں میں

انکر المہدی ع فقد کفر و
عن عبد الملک من انکر
بمحمد فی ای مظہر
کان ولایۃ او نبوۃ فالنار
موعدہ لان المہدی
خاتم الولایۃ المحمدیۃ
دریں مجلس ایں ناقل حاضر بود و نیز
نقلست از بندگی سید خوندمیر رضی
اللہ عنہ کہ من امن بنبوتہ
ولم یؤمن بولایتہ تفصیلا
فقد کفر کما کفر الیہود
والنصاریٰ بنبوۃ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم لان
النبوۃ ھی ظاہر النبی
والولایۃ ھی باطنہ م
و نیز منقول است از رسالہ میاں کمال
شاہ فاقبلوا بمحمد ن المہدی
علیہ السلام لعلکم تفلحون
ومن لم یقبل بمحمد
ن المہدی ع فانہ لم یقبل
محمد الرسول اللہ ومن
قال انی اقبل المہدی ع
ولکن لا اقبل ھذا
المہدی ع فھو کمن قال
فی عہد رسول اللہ صلعم
انی اقبل محمد الرسول اللہ

سے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے اور
چناں چہ فرمان رسول علیہ السلام ہے کہ
جس نے مہدی کا انکار کیا کافر ہو گیا۔
اور عبدالملک سے مروی ہے کہ جس
نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار خواہ آپ
کے کسی مظہر میں کرے مظہر ولایت میں ہو
یا مظہر نبوت میں دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے
کیونکہ مہدی علیہ السلام خاتم ولایت محمدیہ
ہے اس مجلس میں یہ ناقل بھی حاضر تھا
نیز بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
سے منقول ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لائے اور آپ کی
ولایت پر ایمان نہ لائے تو ایسا ہی کافر
کافر ہوتا ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر کے
کافر ہوئے کیونکہ نبوت نبی م کا ظاہر ہے
اور ولایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہے و نیز
میاں کمال شاہ کے رسالہ سے منقول ہے کہ
تم محمد مہدی ع کو قبول کرو شاید کامیاب ہو کو
اور جس نے محمد مہدی علیہ السلام کو قبول
نہ کیا تحقیق اس نے محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا اور
جو شخص کہے کہ میں مہدی علیہ السلام
کو قبول کرتا ہوں لیکن اس مہدی
علیہ السلام کو قبول نہیں کرتا تو
اس کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جو

ولکن لا اقبل ھذا احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و نیز **نقلست** از بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہ از زبان حضرت میراں علیہ السلام شنیدیم فرمودند وقتیکہ در دانا پور جذبہ شد اول مرتبہ تجلی ذات شد و فرمان شد کہ ترا علم مراد اللہ دادیم و کتاب خود میراث تو گردانیدیم و بر اہل ایمان آمر تا گردانیدیم و انکار تو انکار ما و انکار ما انکار تست آری چرا نباشد کہ ولایت خاص محمدؐ است چنانچہ خبر ایں مرتبہ رسولؐ دادہ اند حکایۃ عن اللہ تعالیٰ لولاک لما اظہرت الربوبیۃ یا نور نوری و یا سر سری و یا خزائن معرفتی افدیت ملکی علیک یا محمدؐ پس انکار او انکار خدا چرا نباشد ایں حکایت از زبان مہدیؑ شنیدیم از خود نمی گوئیم پس کسی قبول کند یا نکند بندہ را حجت از زبان میرانؑ شدہ است

من رای الہلال فعلیہ الصوم و نیز **نقلست** کہ روزی سید کریم اللہ برادر سید سلام اللہؓ میراں علیہ السلام را پرسیدند کہ انکار شما کفر است فرمودند آری انکار ما کفر است و اشارت بر ذات خود کردند ذات خود را نمودند کہ انکار ایں ذات کفر است ایں ہم از زبان میراں علیہ السلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ کہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرتا ہوں لیکن اس محمدؐ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مانتا۔ اور نیز بندگی میاں دلاورؓ سے منقول ہے کہ ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام کی زبان سے سنا ہے (مہدی علیہ السلام نے) فرمایا کہ جب دانا پور میں (آپ کو) جذبہ ہوا تو اول مرتبہ ذات (خدا) کی تجلی ہوئی اور فرمان (خدا) ہوا کہ ہم نے تجھ کو علم مراد اللہ عطا کیا اور اپنی کتاب (قرآن) کا وارث تجھ کو بنایا اور اہل ایمان پر تجھ کو حاکم گردانا ہے تیرا انکار ہمارا انکار ہے اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے۔ ہاں کیوں نہ ہو کہ (مہدی علیہ السلام کی ذات) محمدؐ کی خاص ولایت ہے چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے اس مرتبہ (ولایت) کی خبر دی ہے اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا اے میرے نور کے نور اے میرے سر کے سر اے میری معرفت کے خزانے فدا کر دیا میں نے میرا ملک تجھ پر اے محمد پس انکار اس کا (مہدی علیہ السلام کا) خدا کا انکار کیوں نہ ہو۔ یہ حکایت ہم نے مہدیؑ کی زبان سے سنی ہے بطور خود نہیں کہہ رہے ہیں پس کوئی شخص قبول کرے یا نہ کرے بندہ کے لئے فرمان مہدیؑ حجت ہے جس نے ہلال دیکھا اس پر روزہ لازم ہے اور نیز نقل ہے کہ ایک روز سید کریم اللہ برادر سید سلام اللہؓ نے مہدیؑ سے پوچھا کہ آپ کا انکار کفر ہے تو فرمایا کہ ہاں ہمارا انکار کفر ہے اور اپنی ذات کی طرف اشارہ کیا اور اپنی ذات کو دکھلا کر فرمایا کہ اس ذات کا انکار کفر ہے یہ بات بھی مہدی علیہ السلام کی زبان سے سنی ہے

شنیدہ است این نقلہا کہ دریں باب منقول است اگر کسی قبول نکند یا تاویلی سازد مخالف بیان سید محمد مہدی علیہ السلام باشد۔ ونیز **نقلست** کہ ملا احمد خراسانی با بندگی میراں سید محمود رضؓ چند ماہ و چند روز صحبت کردہ بود چند ماہ و چند سال بایاران مہدی علیہ السلام ہم صحبتہ کردہ بود روزے میراں سید محمود رضی اللہ عنہ را پرسید کہ منکران مہدی علیہ السلام را چہ می فرمائید میراں سید محمود رضؓ فرمودند کہ کافر می گویم ملا احمد گفت اگر من انکار کنم میراں سید محمود رضی اللہ عنہ فرمودند کہ اگرچہ بایزید باشد و انکار مہدیؑ کند کافر شود ونیز **نقلست** کہ یک ملا پیش حضرت میراں علیہ السلام آمد و سوال و جواب بسیار کرد شیخ بھیک رضی اللہ عنہ سر از حجرۂ خود بیروں کردہ گفتند کہ میراں جیو چرا سرخالی می کنید حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ شمارا دریں چہ افتادہ است بندہ را خدائے تعالیٰ برائے ہمیں کار سرخالی کردن فرستادہ است ونیز **معلوم باد** کہ بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ را کسی سوال کردے موافق یا مخالف تنگ نمی آمدند و اگر کسی از برادران دائرہ درون دعوت در مجلس مہاجران رضی اللہ عنہم سوال بے عبارت وبی لتصریح کردی آں را بہ عبارت خود تصریح و تفسیر می کردند و فرمودند کہ مقصود ایشاں این است و ہرگز بر آں تنگ نمی

یہ نقول جو اس باب میں منقول ہیں اگر کوئی شخص (ان کو) قبول نہ کرے یا (ان میں) تاویل کرے تو (وہ) سید محمد مہدی علیہ السلام کے بیان کا مخالف ہے اور نیز نقل ہے کہ ملّا احمد خراسانی بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی صحبت میں چند ماہ اور چند روز رہ چکا تھا اور چند سال اور چند ماہ یاران مہدی علیہ السلام کی صحبت بھی اختیار کی تھی ایک روز میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ منکران مہدی علیہ السلام کو کیا فرماتے ہو تو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر کہتا ہوں ملا احمد نے کہا کہ اگر میں انکار کروں تو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگرچہ بایزید ہو اور انکار مہدی کرے تو کافر ہو جائے۔ اور نیز نقل ہے کہ ایک ملّا حضرت مہدیؑ کے پاس آکر بہت سوال و جواب کیا تو شیخ بھیکؓ نے اپنے حجرہ سے سر باہر کرکے عرض کیا کہ میراں جیو کس لئے سر خالی کرتے ہو و بحث کرتے ہو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں تمہارا کیا ہے بندہ کو خدائے تعالیٰ اسی کام میں سر خالی کرنے کے لئے بھیجا ہے ونیز واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے کوئی شخص موافق یا مخالف سوال کرتا تو حضرت تنگ نہیں ہوتے تھے اور اگر برادران دائرہ سے کوئی برادر دعوت کے وقت مہاجروں کی مجلس میں مجمل طور پہ سوال کرتا تو خود حضرت رضی اللہ عنہ اس کو صاف طور پہ بیان کرکے فرماتے کہ سائل کا مقصود یہ ہے اور ہرگز سائل سے تنگ نہیں ہوتے تھے بلکہ بندگی میراں سید

آمدند بلکہ بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ وہمہ مہاجران مہدی علیہ السلام را نہ دیدیم کہ بر سوال کنندہ تنگ می آمدند ویا از حاضران مجلس تنگ می آمدند ویا منع می کردند کہ سوال می کنید ونیز معلوم باد کہ ایں نقلہا کہ دریں باب دوم مذکور است اگر کسی قبول نہ کند ویا تاویل ویا تحویل جو یداد مخالف بیان میراں سید محمد مہدی علیہ السلام باشد۔

محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام مہاجران مہدی علیہ السلام کو کسی سائل یا حاضران مجلس پر تنگ ہوتے ہوئے یا کسی کو سوال کرنے سے منع فرماتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا اور نیز واضح ہو کہ جو نقول اس دوسرے باب میں منقول ہیں اگر کوئی شخص قبول نہ کرے یا ان میں کوئی تاویل یا تحویل کرے تو وہ میراں سید محمد مہدی علیہ السلام کے بیان کا مخالف ہے۔

باب سوم

دربیان نماز بہ دنبال منکران مہدیؑ گزاردن

حضرات میراں سید محمد مہدی علیہ السلام نماز گزاردن بدنبال منکرانِ مہدیؑ منع کردہ اند و فرمودند کہ اگر نماز گزاردہ باشید بگردانید ونیز **نقل است** کہ آں روز کہ در شہر ٹھٹھہ مخالفت ظاہر شدہ بود تا بحدیکہ لشکرہا نامزد کردند ودراں روز بعضی از یاران مہدیؑ پیش میراں علیہ السلام عرض کردند کہ امروز دردن شہر رفتہ بودیم و نماز فرض با امام مخالف مہدی علیہ السلام گزاردیم حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ نماز باز بگردانید بعدہ یاراں عرض کردند اگر یگاں دوگاں بردیم چہ کنیم فرمودند جماعت شدہ بروید و نماز با جماعت خویش بگزارید ونیز **نقلست** کہ در موضع بھدری والی بوقت عصر ہمہ مہاجران مہدیؑ حاضر بودند بزیر درخت بڑ ہمچوں میاں سید خوندمیرؓ و میاں نظامؓ و میاں نعمتؓ و میاں دلاور رضی اللہ عنہ و میاں ابوبکرؓ و میاں سید سلام اللہؓ بلکہ ہمہ مہاجران رضی اللہ عنہم و گفتگو ایں بود

تیسرا باب

منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھنے کے (عدم جواز کے) بیان میں

حضرت میراں سید محمد مہدی علیہ السلام نے اپنے منکروں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر (سہواً) نماز پڑھ لئے ہو تو لوٹا کر پڑھو اور نیز نقل ہے کہ جس روز شہر ٹھٹھہ میں مخالفت وقوع میں آئی یہاں تک کہ صف آرائی کی نوبت پہونچ چکی تھی اسی دن یاران مہدی علیہ السلام میں سے بعض نے مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ آج ہم شہر میں گئے تھے اور نماز فرض امام مخالف مہدی علیہ السلام کے ساتھ ادا کی تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز پھر لوٹا کر پڑھو اس کے بعد یاروںؓ نے عرض کیا کہ اگر ایک دو شخص چلے جائیں تو کیا کریں فرمایا کہ جماعت کے ساتھ جاؤ اور اپنی (مہدویوں کی) جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔ اور نیز نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں عصر کے وقت بڑ کے جھاڑ کے نیچے سب مہاجران مہدی علیہ السلام حاضر تھے مثلاً میاں سید خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ میاں دلاور رضی اللہ عنہ میاں ابوبکر اور میاں سید سلام اللہؓ بلکہ کل مہاجرین (موجود تھے) اور گفتگو یہ تھی کہ اگر (مہدویوں میں سے) کوئی شخص منکران

کہ اگر کسی بدنبال منکران مہدی علیہ السلام نماز گزارد اورا خارجی گوئیم بعدہ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ فرمودند کہ میاں ابوبکر رضی اللہ عنہ و میاں سید سلام اللہ رض حال شما چون است درون دائرہ شما مخالفان مہدی علیہ السلام می مانند میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ فرمودند مارا آنچہ خواہد افتاد آں خواہم کرد بعدہ میاں نظام رضی اللہ عنہ تبسم کردندہ فرمودند کہ شما در حضور مجلس خارجی شدید دریں مجلس ایں ناقل حاضر بود۔ **نقل است** کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند چرا آنجا میروید کہ بدنبال منکران مہدی ع نماز گزاردن حاجت افتد **و نقلست** کہ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ بقصبۂ بڑلی بزیرِ درخت نغزک دعوت می کردند چیزی ہمیں گفتگو بود کہ بدنبال منکران مہدی علیہ السلام نماز گزاردن روا است یا نہ بعدہ استادہ شدند از دعوت بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ د ہمیں نقل میراں علیہ السلام فرمودند کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودہ اند کہ چرا آنجا میروید کہ بدنبال منکراں مہدی ع نماز گزاردن حاجت افتد شاید کہ دریں مجلس سی یا چہل کساں حاضر بودند و دریں مجلس ایں ناقل حاضر بود و نیز **نقلست** کہ شیخ احمد مہراسیہ در شہر

مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھے تو ہم اس کو خارجی کہتے ہیں اس کے بعد بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میاں ابوبکر میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ تمہارا حال کیا ہے (اس لئے کہ) تمہارے دائروں میں مخالفان مہدی علیہ السلام (بھی) رہتے ہیں میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم پہ جو کچھ پڑے گا وہ کریں گے اس کے بعد میاں نظام رضی اللہ عنہ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آپ مجلس کے حضور میں خارجی ہو گئے اس مجلس میں یہ ناقل بھی حاضر تھا اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کس لئے وہاں جاتے ہو کہ (جہاں) منکران مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنے کی حاجت ہو اور نقل ہے کہ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ قصبۂ بڑلی میں آم کے جھاڑ کے نیچے تبلیغ فرمارہے تھے گفتگو یہی تھی کہ منکران مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنی روا ہے یا نہیں اس کے بعد بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ دعوت سے کھڑے ہوئے اور مہدی علیہ السلام کی اسی نقل کو بیان فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کس لئے وہاں جاتے ہو کہ (جہاں) منکران مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنے کی حاجت ہو غالباً اس مجلس میں تیس یا چالیس حضرات موجود تھے اور اس مجلس میں یہ ناقل بھی شریک تھا اور نیز نقل ہے کہ شہر نہروالہ میں شیخ احمد

مہرداللہ پیش بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ خواست کہ امامت کند وقت مغرب بود بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ دست گرفتہ پس پشت انداختند و فرمودند کہ تو منکر مہدی علیہ السلام هستی بدنبال تو نماز گزاردن روا نیست ونیز **نقلست** در موضع بھیلوٹ پیش میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بن میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام ملا محمود خوندشہ عرف مانکرہ خواست کہ یک وقت امامت کند از جہت امامت پیش رفت یک برادر دست گرفتہ از امامت دور کرد و گفت کہ تو منکر مہدی علیہ السلام ونیز **نقلست** کہ در موضع بھدری والی اکثر مہاجراں ہمچو بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ومیاں نعمت رضی اللہ عنہ بعد از ظہر محضر کردہ بودند و گفتگو ہمیں بود کہ بدنبال مخالفاں و منکران مہدی علیہ السلام نماز نہ گزارند بعدہ بعضی از یاراں فرمودند کہ میراں علیہ السلام نماز جمعہ و ہر دو عید بدنبال مخالفان گزاردہ اند اگر روا نبودی چرا گزاردندی بعدہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ومیاں نعمت وبعضی کساں فرمودند کہ ما دریں کیفیت نہ ایم

مہرا سید نے بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے سامنے امامت کرنا چاہا مغرب کا وقت تھا بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور فرمایا کہ تو منکر مہدی علیہ السلام ہے تیرے پیچھے نماز پڑھنی روا نہیں اور نیز نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں ملا محمود خوندشہ عرف مانکرہ نے میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بن میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے سامنے ایک وقت امامت کرنا چاہا اور امامت کے لئے آگے بڑھا تو ایک برادر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر امامت سے ہٹا دیا اور کہا کہ تو منکر مہدی علیہ السلام ہے اور نیز نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں اکثر مہاجر مثلاً بندگی میاں سید خوندمیر رض اور میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے نماز ظہر کے بعد محضر کیا تھا اور گفتگو یہی تھی کہ مہدی علیہ السلام کے منکروں اور مخالفوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے یاران مہدی علیہ السلام میں سے بعض نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام نے مخالفوں کے پیچھے نماز جمعہ وعیدین ادا فرمائی ہے۔ اگر روا نہ ہوتا تو کیوں ادا فرماتے۔ اس پر بندگی میاں سید خوندمیر رض میاں نعمت رضی اللہ عنہ اور بعض یاروں

آنچہ میراں علیہ السلام کردند آں بکنیم و آنچہ میراں علیہ السلام کردند ازاں باز مانیم اگر کسی ایں نقلہا رکہ در باب سوم است قبول نکند یا تاویلی وتحویلی کند مخالف بیان مہدی علیہ السلام باشد واز مہدی علیہ السلام نباشد دریں مجلس ایں ناقل حاضر بود حکم ایں نقلہا حکم نقلہار ماقبل است ۔

نے فرمایا کہ ہم اس کیفیت میں نہیں پڑتے جو کچھ کہ مہدی علیہ السلام نے کیا ہے وہی کریں گے اور جس سے مہدی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اس سے دور رہیں گے جو نقول کہ اس تیسرے باب میں مذکور ہیں اگر کوئی شخص ان کو قبول نہ کرے یا تاویل وتحویل کرے تو وہ مہدیؑ کے بیان کا مخالف اور مہدی نہ ہوگا اس مجلس میں یہ ناقل حاضر تھا ان نقلوں کا حکم ماقبل کی نقلوں کے حکم کے موافق ہے ۔

باب چہارم

دربیان رفتن درخانہ مخالفاں وملایاں وشنیدن وعظ درمسجد ایشاں کہ میراں علیہ السلام منع کردند

نقلست از بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کہ حضرت میراں علیہ السلام درشہر ٹھٹھہ دعوت می کردند یک ملا پسر خود را پیش میراں علیہ السلام آورد وگفت کہ پسر مارا دعا کنید حضرت میراںؑ فرمودند شیخ صدر الدین بہ بینید کہ ملا چہ می گوید وفرمودند کہ اگر حق تعالیٰ قوت دہد از ایشاں جزیہ بستانیم یعنی اگر امر شود۔ و این ناقل ہمیں نقل را چند بار بگوش خود شنیدہ است وبیز **معلوم باد** کہ در موضع سیہہ بعضی از مہاجران مہدیؑ بر میاں سید خوندمیرؓ کتبہ ضلالت کردہ پیش میاں سید خوندمیرؓ فرستادند بندگی میاں رضؓ درجوش آمدند وہر بار ہمیں سخن فرمودند کہ شما از مہدیت مہدی علیہ السلام برگشتید رجوع کنید چوں وقت عصر نزدیک آمد بندگی میاں

چوتھا باب

اس بیان میں کہ مخالفوں اور ملاؤں کے گھروں اور ان کی مسجدوں کو ان کا وعظ سننے کے لئے جانے سے مہدیؑ نے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام شہر ٹھٹھہ میں دعوت (دعوت الی اللہ) فرماتے تھے ایک ملا نے اپنے لڑکے کو آپ کے پاس لاکر کہا کہ میرے لڑکے کے لئے دعا کیجئے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا شیخ صدر الدین دیکھو کہ ملا کیا کہتا ہے اور فرمایا اگر حق تعالیٰ قوت دے تو ان سے جزیہ لوں یعنی اگر حق تعالیٰ کا حکم ہو اور اس ناقل نے اسی نقل کو چند بار اپنے کان سے سنا ہے اور نیز معلوم ہو کہ موضع سیہہ میں مہاجران مہدیؑ میں سے بعض نے میاں سید خوندمیرؓ پر کتبہ ضلالت لکھ کر آپ کے پاس روانہ کیا بندگی میاںؓ جوش میں آکر بار بار یہی فرماتے تھے کہ آپ لوگ مہدی علیہ السلام کی مہدیت سے پھر گئے ہو رجوع کرو جب عصر کا وقت آیا تو بندگی میاں ملک جیو رضی اللہ عنہ

ملک جیو رضی اللہ عنہ و بندگی میاں لاڑشہ رضؓ پیش میاں آمدہ فرمودند کہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ما حلم شما دیدہ بودیم آں حلم شما چہ شد میاں فرمودند کہ بندہ را معذور دارید وقتیکہ کسی سخن مہدی علیہ السلام را تاویلی وتحویلی میکند حلم بندہ نمی ماند می پرد باز ہمیں سخن تکرار می کردند کہ شما از مہدیت مہدیؑ برگشتہ اید رجوع کنید بعدہ ایشاں فرمودند کہ شما چہ می گوئید بعدہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرمودند کہ بندہ ہیچ نمی گوید انچہ میراں علیہ السلام فرمودند ہمچناں بگوئید چنانچہ از مہدی علیہ السلام **نقلست** اگر حق تعالیٰ قوت دہد جزیہ بستانیم و دیگر ہمچنیں بگوئید کہ حضرت میراںؑ وقتیکہ شمشیر گرفتہ بالا کردند و فرمودند کہ با ایشاں ایں ماندہ است و ایشاں از علم تفہیم نمی شوند۔ ایشاں کلمہ گویاں بودند یا کافراں و نیز ہمچناں بگوئید کہ حضرت علیہ السلام فرمودند کہ ایشاں حربی شدند پس ازیں معلوم شد کہ ایشاں لائق جزیہ شدند و لیکن میراں علیہ السلام را امر نشدہ بود بداں سبب نہ گرفتند و نیز ایں ناقل در مجلس حاضر بود۔

اور بندگی میاں لاڑشہ رضؓ نے میاں کے پاس آکر فرمایا کہ میاں سید خوندمیر رضؓ ہم نے تمہارا حلم دیکھا ہے وہ تمہارا حلم کیا ہوا میاں رضؓ نے فرمایا کہ معاف فرمایئے اس لئے کہ جب کوئی شخص فرمان مہدی علیہ السلام میں تاویل وتحویل کرتا ہے تو بندہ کا حلم نہیں رہتا کافور ہو جاتا ہے پھر آپ نے اسی بات کو مکرر فرمایا کہ آپ لوگ مہدیؑ کی مہدیت سے پھر گئے ہو رجوع کرو اس کے بعد ان بزرگوں نے فرمایا کہ آپ کیا کہتے ہو بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا کہ بندہ کچھ نہیں کہتا جو کچھ مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے ویسا ہی کہو چنانچہ فرمان مہدی علیہ السلام ہے کہ اگر حق تعالیٰ قوت دے تو ہم ان سے جزیہ لیں اور نیز اسی طرح کہو جس طرح کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک وقت شمشیر اٹھا کر فرمایا کہ ان کے لئے یہ تلوار باقی رہ گئی ہے اور یہ لوگ علم سے قائل نہیں ہوتے آخر یہ لوگ کلمہ گو تھے یا کافر اور نیز اسی طرح کہو جس طرح کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ حربی ہو گئے ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ جزیہ لینے کے لائق ہو گئے ہیں و لیکن مہدی علیہ السلام کو حکم رب نہیں ہوا تھا اس لئے مہدی علیہ السلام نے جزیہ نہیں لیا اور (اس موقع پر) یہ ناقل بھی موجود تھا۔

فصل

ونیز خوشنودی میراں علیہ السلام و یاران میراں علیہ السلام نبود کہ بخانہ مخالفاں و ملایاں از جہت علم خواندن و وعظ ایشاں شنیدن بروند چنانچہ **نقل است** کہ پیش بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ از شہر نہروالہ ملا معین الدین عرف کادریہ شخصی فرستاد و گفت کہ دو کساں را از دائرۂ خویش پیش ما برائے خواندن علم بفرسید تا میان ما و شما صلح شود بندگی میاں رضؓ فرمودند کہ پیش شما ہیچ کس نخواہد آمد باز ملا مذکور گفت احادی را ہم بفرسید پیش ما تا درمیان ما و شما صلح شود بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ فرمودند کہ پیش شما احادی ہم از دائرہ ما برائے خواندن علم نخواہد آمد صلح کنید یا نکنید پس تکذیب کنندگان حق را اطاعت نباید کرد کما قال اللہ فلا تطع المکذبین ودّوا لو تدہن فیدہنون (جزء ۲۹ رکوع ۳) انی میخواہند و دوست میدارند کہ نرمی کنی و لبازی تو ای محمدؐ با ایشاں پس ایشاں نیز با تو لبازند در دین تو کقولہ تعالیٰ ودّوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواءً فلا تتخذوا منہم اولیاء حتی یہاجروا فی سبیل اللہ

فصل

اور نیز مخالفوں اور ملاؤں کے گھروں کو ان سے علم پڑھنے اور ان کا وعظ سننے کے لئے جانے میں مہدی علیہ السلام اور اصحاب مہدی علیہ السلام کی خوشنودی نہ تھی چنانچہ نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے پاس ملا معین الدین عرف کادریہ نے شہر نہروالہ سے ایک شخص کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ آپ اپنے دائرہ سے دو آدمیوں کو میرے پاس علم پڑھنے کے لئے روانہ فرمائے تاکہ تمہارے اور ہمارے درمیان صلح ہو جائے بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی شخص نہیں آئے گا پھر ملا مذکور نے کہا کہ ہمارے پاس ایک کو تو بھی روانہ کیجئے تاکہ تمہارے ہمارے درمیان صلح ہو جائے بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا کہ ہمارے دائرہ سے ایک شخص بھی تمہارے پاس علم پڑھنے کے لئے نہیں آئے گا صلح کرو یا نہ کرو پس حق کو جھٹلانے والوں کی اطاعت نہیں کرنی چاہئے جیسا کہ فرمایا اللہ نے پس مت اطاعت کر تو جھٹلانے والوں کی دوست رکھتے ہیں وہ کہ اگر تو صلح کرے تو پس وہ صلح کر لیں۔ یعنے چاہتے ہیں اور دوست رکھتے ہیں ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ نرمی اور موافقت کرے تو ان کے ساتھ پس یہ بھی تیرے دین میں تیرے ساتھ موافقت کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ چاہتے ہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسا کہ وہ کافر ہو گئے پس تم اور وہ برابر ہو جائیں گے۔

(جزء ۵ رکوع ۹) ونیز از یاراں سید محمد
مہدی علیہ السلام گاہی نہ شنیدیم کہ حضرت میراںؑ
برای خواندن علم در خانہ مخالفان رفتہ بودند
ونہ برائے وعظ شنیدن بندگی میراں علیہ السلام
ومیراں سید محمود رضی اللہ عنہ ومیاں سید خوندمیر
رضی اللہ عنہ، ومیاں نعمت رضی اللہ عنہ
ومیاں دلاور رضؓ بلکہ اکثر مہاجران مہدی را
ندیدیم کہ برائے وعظ شنیدن در مسجد و یا
برای خواندن علم پیش مخالفاں رفتہ
بودند علم خوندان و وعظ شنیدن نشان دوستی
وسستی است باایشاں وحق تعالیٰ منع کردہ
است کقولہ تعالیٰ یا یہا
الذین آمنوا لاتتخذوا
بطانۃ من دونکم لایا
لونکم خبالا الایۃ قال
ابن عباس ومجاہد و
قتادۃ والسدی والحسن
البصری رضی اللہ عنہم نزول
الایۃ فی حق المومنین فانہ
کان لبعضہم قرابۃ من
المنافقین وکالتوافی الظاہر
مع المومنین وفی الباطن
کانوا مع اہل الکتب وکان
المومنون لیوالونہم ویصحبونہم
ویعتمدون علیہم ویظہرون
اسرارہم بین ایدیہم

پس تم ان کو دوست مت بناؤ حتیٰ کہ وہ
ہجرت کریں اللہ کی راہ میں اور نیز
سید محمد مہدی علیہ السلام کے اصحاب سے ہم نے
کبھی نہیں سنا کہ حضرت مہدی علیہ السلام مخالفوں
کے گھروں کو علم پڑھنے گئے اور نہ وعظ سننے
کے لئے گئے مہدی علیہ السلام میراں سید
محمود رضی اللہ عنہ سید خوندمیر رضی اللہ عنہ میاں
نعمت رضی اللہ عنہ اور میاں دلاور رضی اللہ عنہ
بلکہ اکثر مہاجران مہدی علیہ السلام کو (مخالفوں
کی) مسجد میں وعظ سننے یا ان کے پاس علم پڑھنے
کے لئے جاتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا ان سے
علم پڑھنا اور ان کا وعظ سننا دوستی اور سستی
کی علامت ہے اور حق تعالیٰ منع فرمایا
ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ اے مومنو
مت بناؤ تم بطانہ (دوست) تمہارے سوائے
دوسروں کو وہ تمہارے نقصان کی پرواہ
نہیں کرتے الخ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ
اور مجاہد اور قتادہ اور سدی اور حسن بصری
رضی اللہ عنہم نے اترنا آیت کا حق میں مومنوں
کے لیں تحقیق کہ شان یہ ہے کہ تھی بعض کے لئے
قرابت منافقوں کے ساتھ اور تھے وہ
لوگ ظاہر میں مومنوں کے ساتھ اور
باطن میں تھے وہ اہل کتاب کے ساتھ
اور مومن ان کی پروا کرتے تھے اور ان
کو ساتھ رکھتے تھے اور ان پر بھروسہ
کرتے تھے اور اپنا راز بھی ان سے کہتے تھے

فانزل اللہ تعالیٰ ھٰذہ الآیۃ یاایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا بطانۃ الآیۃ حضرت عمر رضہ بوقت خلافت خود عاملی فرستاد بقبیلۂ کہ دخل و خرج وی بسیار بود از مالہای صدقات وجزیہ و امثال آں دراں قبیلہ جہودی بود در حساب استاد و باکفایت در معاملات عامل نوشت بسوی عمر رضی اللہ عنہ کہ اینجا دخل و خرج بسیار است ومن نگہداشتن حساب آں بتمامی نمی توانم آورد و اینجا جہودیست کہ در حساب باکفایت است اگر دستوری ہست تا حساب دخل و خرج بوی سپارم و بروی اعتماد کنم و بعضی از حوائج خود نیز در نامہ نوشت عمر رضہ ویرا جواب نبشت و حدیث جہود را ہیچ جواب نہ نبشت عامل گفت مگر عمر رضہ را سہو افتاد یا فراموش کرد دیگر بار نامہ نوشت و حوائج خود را یاد کرد حدیث جہود را باز نبشت عمر رضی اللہ عنہ حوائج او را جواب داد و حدیث جہود را ہیچ جواب نہ نبشت سوم بار ہمچنیں کرد عامل گفت ایں سہو و غلط نیست اینجا معنی است خود برخاست و بیامد چوں در مسجد آمد چشم عمر رضی اللہ عنہ بروی افتاد از جای برخاست و درہ بگرفت و پیش وی باز رفت و درہ چپ و راست میزد و آیتہا می خواند یاایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا الیہود و النصٰری اولیاء یاایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا بطانۃ من دونکم

پس یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اے مومنو مت بناؤ تم دوست الخ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے وقت ایک ایسے قبیلہ میں کہ صدقہ اور جزیہ اور اس قسم کے دوسرے مال کی آمدنی اور خرچ اس میں زاید تھا ایک عامل کو بھیجا اس قبیلہ میں ایک یہودی تھا جو حساب میں استاد اور معاملات میں کفایت شعار عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عامل نے لکھا کہ یہاں آمدنی اور خرچ زاید ہے اور میں اس کے حساب وکتاب کی کامل طور پر حفاظت نہیں کر سکتا اور یہاں ایک یہودی ہے جو حساب میں کافی مہارت رکھتا ہے اگر حکم دیا جائے تو آمد و خرچ کا حساب اس کے حوالہ کرتا ہوں اور اس پر اعتماد کرتا ہوں (اس کیفیت کے ساتھ) اور اپنے دوسرے ضروریات کو خط میں لکھا عمر رضہ نے عامل کی ضروریات کا جواب لکھا یہودی کے متعلق سکوت فرمایا (دیا ہی نہیں) عامل نے خیال کیا کہ عمر رضہ سے سہو ہوگیا ہے یا فراموش ہو گئے دوسرے بار خط لکھا اس میں بھی ضروریات کے اظہار کے ساتھ یہودی کے متعلق بھی لکھا عمر رضہ نے اس کی ضروریات کا جواب دیا یہودی کے متعلق کچھ نہ لکھا تیسرے بار بھی ایسا ہی کیا (خط لکھا اور) عامل نے خیال کیا کہ یہ سہو اور غلطی نہیں ہے بلکہ اس میں کوئی راز ہے خود اٹھا اور حضرت رضہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب مسجد میں آیا اور عمر رضہ کی نظر اس پر پڑی تو حضرت رضہ اپنی جگہ سے اٹھے اور درہ لئے اور پھر اس کے پاس گئے اور سیدھے بائیں جانب درہ مارتے تھے اور یہ آیتیں پڑھتے تھے۔ ای مومنو امت بناؤ تم یہود اور نصاریٰ کو دوست ای مومنو مت بناؤ تم اپنے سوائے دوسروں کو دوست ای مومنو مت بناؤ تم کافروں کو دوست

يٰايها الذين امنوا لا تتخذوا الكٰفرين اولياء من دون المومنين (جز ۵ رکوع ۱۸) يٰايها الذين امنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم اولياء (جز ۲۸ رکوع ۷) عمر رضی اللہ عنہ آیات میخواند و درہ میزد تا آں عامل بیاراں فریاد کرد و گفت توبہ کردم و یاراں تشفیع گشتند عمر رضی اللہ عنہ گفت اگر توبہ نہ کردی ہمچنیں درہ می زدمی و آیتہا می خواندمی عجب است کہ خدائے تعالیٰ ترا از دشمنان گی ورا پیدا کرد ظاہراً و باطناً و تو ورا بدوستی گیری و سزاوار درہ باشی و آیتہا بسیار است دریں باب وارد شدہ است چنانچہ يٰايها الذين امنوا لا تتخذوا بطانة من دونكم لا يالونكم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفي صدورهم اكبر قد بيّنا لكم الاٰيات ان كنتم تعقلون هٰانتم اولاء تحبونهم ولا يحبونكم وتؤمنون بالكتٰب كله واذا لقوكم قالوا اٰمنا واذا خلوا عضوا عليكم الانامل من الغيظ قل موتوا بغيظكم ان الله عليم بذات الصدور

سوائے مومنین کے۔ ای مومنو مت بناؤ تم میرے دشمن اور تمہارے دشمن کو دوست۔ عمر رضی اللہ عنہ آیات پڑھتے اور درہ مارتے تھے یہاں تک کہ اس عامل نے یاروں سے فریاد کی اور کہا کہ میں نے توبہ کی اور یاروں نے سفارش کی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو توبہ نہ کرتا تو میں اسی طرح درہ مارتا اور آیتیں پڑھتا۔ تعجب ہے کہ خدائے تعالیٰ نے تو تجھ کو ظاہر اور باطنا اس کی (یہودی کی) دشمنی کے لئے پیدا کیا ہے اور تو اس کے ساتھ دوستی اختیار کرتا ہے کیا تو تعزیر کے لائق نہ ہوگا اور میں باب میں بہت سی آیتیں آئی ہیں چنانچہ ای مومنو مت بناؤ تم تمہارے سوائے دوسروں کو رازدار وہ تمہارے نقصان کی پروا نہیں کرتے وہ تو تمہاری تکلیف چاہتے ہیں انکے منہ سے عداوت ظاہر ہو چکی ہے ان کے سینوں میں جو بات ہے وہ بہت بڑی ہے ہم نے تو تمہارے سامنے آیتیں بیان کر دی ہیں اگر تم صاحب عقل ہو یہ لو تم ان کو دوست رکھتے ہو وہ تم کو دوست نہیں سمجھتے تم تو ساری کتاب پر ایمان لاتے ہو وہ تم سے جب ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے ایمان لایا اور تمہارے غائبانہ میں غصہ سے تم پر دانت پیستے ہیں ای محمد تم

(جزء ۴ رکوع ۳) یایھا الذین امنوا ان تطیعوا فریقا من الذین اوتوا الکتٰب یردوکم بعد ایمانکم کٰفرین (جزء ۴ رکوع ۱) یایھا الذین امنوا لاتتخذوا الیھود والنصٰرٰی اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم فانہ منھم ان اللہ لا یھدی القوم الظٰلمین (جزء ۶ رکوع ۱۲) یایھا الذین امنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم والکفار اولیاء واتقوا اللہ ان کنتم مومنین (جزء ۶ رکوع ۱۳) ودریں باب آیتہاء قرآن بسیار است۔ شان نزول این آیتہاء مذکور درحق علماء بنی اسرائیل است فاما قرآن مطلق است تا قیامت بر دین مصطفیٰ ؐ حجت است مثل بنی اسرائیل ہر کہ باشد و آنچہ در قرآن مکتوب است منسوخ نیست پس ہر کہ در خانہ ملایان رود و با ایشان دوستی کند مخالف آیتہ و مخالف

کہدو کہ تم اپنے غصہ میں مرجاؤ تحقیق اللہ دل کی بات جاننے والا ہے۔ ای ایمان والو اگر تم کہا مانو گے کسی فرقہ کا بھی ان میں سے کہ جن کو کتاب ملی ہے تو وہ پھر تم کو مرتد بنا دیں گے ایمان لانے کے بعد۔ ای ایمان والو تم یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناؤ وہی آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو کوئی ان کو اپنا دوست بنائے گا تو اس کا شمار بھی انھیں میں ہوگا تحقیق کہ اللہ نہیں ہدایت کرتا ہے ظالمین کی قوم کو ای مومنو کفار کو اور ان کو جو تم سے پہلے صاحب کتاب گزرے ہیں جنھوں نے تمہارے دین کو مسخری اور کھیل قرار دیا ہے دوست مت بناؤ اور تم اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو اس باب میں قرآن کی بہت سی آیتیں وارد ہیں اور ان آیتوں کا شان نزول علماء بنی اسرائیل سے متعلق ہے ولیکن قرآن مطلق ہے قیامت تک دین مصطفیٰ ؐ پر حجت ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو بنی اسرائیل کے مانند ہو اور جو کچھ کہ قرآن میں مکتوب ہے منسوخ نہیں پس جو شخص کہ ملاؤں کے گھروں کو جاوے اور ان کے ساتھ دوستی کرے وہ آیت کا مخالف اور

مہدی علیہ السلام باشد۔ اے عزیزاں
ایں حال خود بیان می کنم و در ما ایں
صفت مذمومہ موجود است فاماکسا
نیکہ مرداں بودند و ہستند چنانچہ
یارانِ مہدی علیہ السلام در ایشاں ایں
صفت مذمومہ نباشد و نبود ای عزیز
حکایت مرداں و شجاعت ایشاں زن
راچہ خوش می آید دریں رسالہ ہر صفت
یکہ مذمومہ نوشتم حال خود نوشتم و حکایت
مرداں کردم۔

مہدی علیہ السلام کا مخالف ہے۔ عزیز وجو کچھ بیان
کرتا ہوں میں اپنا حال بیان کرتا ہوں اور ہم میں
یہ بُری صفت موجود ہے۔ ولیکن جو لوگ مرد تھے
اور ہیں چنانچہ یارانِ مہدی علیہ السلام ان میں
یہ صفت مذمومہ نہ موجود تھی اور نہ موجود ہوگی
اے عزیز مردوں کی حکایت اور ان کی شجاعت
عورتوں کو کیا اچھی معلوم ہو اس رسالہ میں جو
بُری صفت کہ لکھا ہوں اپنی حالت لکھا ہوں
اور مردوں کی (طالبانِ مولیٰ کی) حکایت
بیان کیا ہوں۔

باب پنجم

دربیان آنکہ ہرکہ حیات دنیا دار طلبد و کافر است

باایشان دوستی کردن منع کردہ کہ دریں باب آیات قرآن بسیار است نقلست حضرت میراں علیہ السلام فرمودند وجود حیات دنیا کفر است یعنی زیستن بجان این را ہستی وخودی گویند اموال و اولاد وجز آں را متاع حیات دنیا نام کردہ اند چنانچہ زناں و فرزنداں و اموال و حیوانات و زراعات و عمارات و ملبوسات و ماکولات و جز آں ہرکہ ایشاں را مرید باشد و بدو مشغول گردد او کافر است و ہرکہ ارادت دارد و بدو مشغول شود او کافر است اگر کسی با او صحبت کند و یا بخانۂ او رود و یا با او الفت دارد حضرت میراں علیہ السلام فرمودند او از آں ما نیست و از آں محمد نیست و از آں خدا نیست۔ کما قال سبحانہ و تعالیٰ زین للناس

پانچواں باب

اس بیان میں کہ جو شخص دنیا کی زندگی کو طلب کرے وہ کافر ہے

امام علیہ السلام نے طالبان دنیا کے ساتھ دوستی کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس باب میں قرآن کی آیتیں بہت ہیں نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی کا وجود کفر ہے یعنی جان سے جینا اس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں اموال اور اولاد اور ان کے سوائے دوسری چیزوں کا نام دنیا کی زندگی کی پونجی رکھا ہے چنانچہ زناں فرزنداں اموال حیوانات زراعات عمارات ملبوسات و ماکولات وغیرہ جو شخص کہ ان کا مرید ہو اور ان میں مشغول ہو وہ کافر ہے اور جو شخص اس سے ارادت رکھے اور اس کیساتھ مشغول ہو وہ کافر ہے اگر کوئی ویسے شخص کے ساتھ صحبت رکھے یا اس کے گھر جائے یا اس کے ساتھ الفت رکھے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ وہ ہماری آن سے نہیں اور آن محمدؐ سے نہیں اور آن خدا سے نہیں چنانچہ حق سبحانہٗ نے فرمایا کہ زینت دی گئی لوگوں کے لئے

حب الشھوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذالک متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن الماب (جز ۳ رکوع ۱۰) وویل للکفرین من عذاب شدید الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجا اولئک فی ضلل بعید (جز ۱۳ رکوع ۱۳) زین للذین کفروا الحیوۃ الدنیا ویسخرون من الذین امنوا والذین اتقوا فوقھم یوم القیمۃ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب (جز ۳ رکوع ۱۰) من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم فیھا لایبخسون اولئک الذین لیس لھم فی الآخرۃ الاالنار وحبط ما صنعوا فیھا وبطل ما کانوا یعملون (جز ۱۲ رکوع ۲) قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی بل توثرون الحیوۃ الدنیا والآخرۃ خیر وابقی (جز ۳۰ رکوع ۱۲)

محبت شہوتوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور چاندی سونے کے ڈھیروں کی نشان دار گھوڑوں کی اور چوپایوں کی اور کھیتی کی یہ دنیا کی زندگی کی پونجی ہے اور اللہ اس کے نزدیک اچھا مرجع ہے۔

اور خرابی ہے کافروں کے لئے سخت عذاب سے جو پسند رکھتے ہیں دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں اور روکتے ہیں اللہ کے راستہ سے اور اس میں کجی ڈھونڈھتے ہیں یہی لوگ بڑی گمراہی میں ہیں عمدہ کر دکھائی گئی کافروں کے لئے دنیا کی زندگی اور وہ ہنسی کرتے ہیں مومنوں سے اور جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ (پرہیزگار) ان کے (کافروں کے) اوپر ہوں گے قیامت کے دن اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار۔ جو کوئی ارادہ رکھتا ہے دنیا کی زندگی اور دنیوی رونق کا تو ہم پورا بھر دیتے ہیں ادن کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ یہاں نقصان میں نہیں رہتے یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں آخرت میں سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا دنیا میں اور نیست و نابود ہوگیا جو وہ کرتے تھے بے شک وہ مراد کو پہونچ گیا جو سنوارا اور نام لیا اپنے پروردگار کا پھر نماز پڑھی بلکہ تم مقدم رکھتے ہو دنیا کی

فاما من طغیٰ و اٰثر الحیوٰۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماویٰ و اما من خاف مقام ربہٖ ونھی النفس عن الھویٰ فان الجنۃ ھی الماویٰ (جزء ۳۰ ۔ رکوع ۴) کما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الدنیا لکم والعقبیٰ لکم والمولیٰ لی ۔ و دراینجا نقلست کہ حضرت میراںؑ بدیں عبارت بیان فرمودند الدنیا لکم یاایھا الکٰفرون والعقبیٰ لکم یاایھا المؤمنون الناقصون والمولیٰ لی ولمن اتبعنی و نیز بہ عبارت ہندی فرمودند تمکوں مجھوحن ہمکوں ہیو و نیز نقلست کہ در شہر نہر والہ از علمای کہ نام او رکن الدین بود برائے ملاقات حضرت میراںؑ آمد حضرت میراںؑ ایں آیۃ بیان فرمودند من کان یرید الحیٰوۃ الدنیا الآیۃ یعنی اھل ھٰذہ الصفات الذین لیس لھم فی الاٰخرۃ الا النار ۔ و لفظ مَنْ کَانَ را بہ وجہ عموم داشتند پس آں عالم گفت کہ مَنْ کَانَ را مفسراں خاص بہ کافراں داشتہ اند میراںؑ فرمودند کہ خدائے تعالیٰ مَنْ کَانَ گفتہ است یعنی ہر کہ باشد خواہ کلمہ گو خواہ غیر آں ہر کہ درو ایں صفت باشد او کافر است و ایں صفت جز کافراں نباشد

زندگی کو حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور زیادہ پائدار ہے تو جس شخص نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا تو بے شک دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے اور جو ڈرا اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑا ہونے سے اور روکا نفس کو خواہشات سے تو بے شک جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے دنیا تمہارے لئے اور عقبیٰ تمہارے لئے اور مولیٰ میرے لئے اور اس محل پر نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس عبارت میں بیان فرمایا کہ دنیا تمہارے لئے ہے ای کافرو اور عقبیٰ (آخرت) تمہارے لئے ہے ای ناقص مومنو اور خدا میرے لئے اور میری پیروی کرنے والے کے لئے ہے۔

اور نیز ہندی عبارت میں فرمایا کہ تمہارے لئے کھانا ہمارے لئے خدا اور نیز نقل ہے کہ شہر نہر والہ میں ایک عالم جس کا نام رکن الدین تھا حضرت مہدی علیہ السلام کی ملاقات کے لئے آیا تو حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ آیت بیان فرمائی کہ جو مرید ہو دنیا کی زندگی کا الخ یعنی یہ صفات والے ایسے ہیں کہ نہیں ہے ان کے لئے آخرت میں سوائے دوزخ کے اور لفظ مَنْ کَانَ کی عمومیت کو برقرار رکھا پس اس عالم نے کہا کہ مَنْ کَانَ کے لفظ کو مفسروں نے خاص کافروں کے لئے رکھا ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ مَنْ کَانَ کہا ہے یعنی جو کوئی کہ ہو خواہ کلمہ گو ہو یا غیر کلمہ گو جس کسی میں یہ صفت ہوگی وہ کافر ہے اور یہ صفت کافروں کے سوائے

پس آں عالم گفت کہ اینجا بادشاہ و قاضی و ہمہ علمایاں ایں صفت دارند میراں علیہ السلام فرمودند کہ خدائے تعالیٰ مَنْ کَانَ فرمودہ است ما ہم من کان می گوئیم و اسم کسی مقید نہ کنیم پس آں عالم گفت کہ در من ایں صفت موجود است میراںؑ فرمودند کہ در مسلمان ایں صفت نباشد باز آں عالم کرت دوم ہماں گفت کہ در ما ایں صفت موجود است میراںؑ فرمودند شما کلمہ محمد رسول اللہؐ می گوئید ایں صفت در شما چوں باشد باز آں عالم کرت سوم ہماں کلمۂ مذکور گفت پس حضرت میراںؑ فرمودند کہ اگر در تو ایں صفت است و خود را بر آں قرار دادی پس خدائے تعالیٰ ترا کافر می گوید کما قال سبحانہ وتعالیٰ ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمأنوا بها والذین هم عن اٰیٰتنا غٰفلون ۝ اولٰئك مأوٰهم النار بما كانوا يكسبون (جزء ۱۱ رکوع ۷) من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما نشاء لمن نريد ثم جعلنا له جهنم يصلٰها مذموما مدحورا (جزء ۱۵ رکوع ۲) قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا الذين

(دوسروں میں نہ ہوگی پس اس عالم نے کہا کہ یہاں کا بادشاہ قاضی اور تمام علماء یہ (دنیا طلبی کی) صفت رکھتے ہیں مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ مَنْ کَانَ فرمایا ہے ہم بھی مَنْ کَانَ کہتے ہیں اور کسی کا نام مقید نہیں کرتے پس اس عالم نے کہا کہ مجھ میں یہ صفت موجود ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمان میں یہ صفت نہ ہوگی پھر اس عالم نے دوسری بار وہی کہا کہ ہم میں یہ صفت موجود ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہو تم میں یہ صفت کیسی ہوگی پھر اس عالم نے تیسری بار وہی کلمہ مذکور کہا پس حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر تجھ میں یہ صفت ہے اور تو خود کو اس پر برقرار رکھتا ہے تو پس خدائے تعالیٰ تجھ کو کافر کہتا ہے چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے جو لوگ امید نہیں رکھتے ہمارے دیدار کی اور خوش ہوئے دنیا کی زندگی پر اور اسی پر چین پکڑا اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ایسوں کا ٹھکانہ آگ ہے ان کرتوتوں کے بدلے میں جو کسب کرتے تھے۔ جو شخص دنیا کا طالب ہو ہم جلد دیتے ہیں اس کو اسی میں جتنا چاہیں جسے چاہیں پھر ہم نے ٹھیرا رکھی ہے اس کے لئے دوزخ اس میں داخل ہوگا۔ برے حالوں راندہ (درگاہ) ہو کر۔ کہدے کہ (کہو تو) ہم تم کو وہ لوگ بتائیں جو بڑے گھاٹے میں رہیں اعمال کے اعتبار سے وہ لوگ

ضل سعیهم فی الحیوٰة الدنیا وهم یحسبون انهم یحسنون صنعا اولٓئك الذین کفروا بایٰت ربهم ولقائه فحبطت اعمالهم فلا نقیم لهم یوم القیٰمة وزنا ذلك جزاؤهم جهنم بما کفروا واتخذوا ایٰتی ورسلی هزوا (جز ۱۶ ارکوع ۳) منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاٰخرة ثم صرفکم عنهم لیبتلیکم ولقد عفا عنکم والله ذو فضل علی المؤمنین (جز ۴ رکوع)

نقلست از میاں مصطفیٰ رض چونکہ حضرت میراں ع در شہر مانڈو رفتند چند روز آنجا مقیم شدند و حجرہا راست کردند یک حجرہ را چند چوب استادہ کردند و آنجا سایہ کردند کسی برائے ملاقات حضرت میراں ع آمدہ بود زیر سایہ آں حجرہ نشستہ بودند آنکس آمدہ چیزے بندگی میراں ع را گزرانید بعدہ استادہ فرمودند کہ ایں حجرہ را ازیں زمیں بردارید اول چیزے دنیوی دریں حجرہ خدائے تعالیٰ رسانید آں را حضرت میراں ع اینچنیں فرمودند وایں زماں ما گوییم کہ حجرہ مبارک شد کما قال النبی ع ما بعث

ہیں جن کی کوشش گئی گزری ہوئی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے نہ مانا اپنے رب کی آیتوں اور اس کے دیدار کو پس اکارت ہو گئے ان کے عمل تو ہم نہ قائم کریں گے ان کے لئے قیامت کے دن تول یہ ان کا بدلہ جہنم ہے اس سبب سے کہ انہوں نے کفر کیا اور بنایا میری آیتوں اور رسولوں کو ٹھٹھہ۔ تم سے بعض تو دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت چاہتے تھے پھر تم کو اللہ نے پھیر دیا دشمنوں سے تاکہ تمہاری جانچ کرے اور وہ تم کو معاف کر چکا اور اللہ کا بڑا فضل ہے مومنوں پر۔ میاں مصطفیٰ سے منقول ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام شہر مانڈو تشریف لے گئے تو چند روز وہاں اقامت کی اور حجرے تیار کروائے ایک حجرہ کے لئے چند لکڑیاں نصب کی گئیں اور اس پر سایہ (کا بند دبست) کیا گیا ایک شخص حضرت مہدی ع کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا حضرت ع اس حجرہ کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے حضرت ع کی خدمت میں کوئی چیز پیش کیا اس کے بعد حضرت ع کھڑے ہو کر فرمائے کہ اس حجرہ کو اس زمین سے اٹھالو اس حجرہ میں اول دنیا کی چیز خدائے تعالیٰ نے بھیجی ہے اس کے متعلق حضرت مہدی ع نے اس طرح فرمایا اور ہم اس زمانہ میں کہتے ہیں کہ حجرہ مبارک ہوا چنانچہ فرمایا

الانبیاء قط الا لانفرار الخلق عن الدنیا الی المولیٰ وقال علیہ السلام الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب وشر الکلاب من وقف علیہا وقالؑ الدنیا مزبلۃ ومجمع الکلاب واقل الکلاب یاخذ منہا حاجتہ وینصرف والمحب لہا لایزول ولا یترکہا بحال۔

ومعلوم است کہ چوں زنان حضرت رسول اللہؐ پیش حضرتؑ آمدند و گفتند کہ الیوم مقنعی و خماری در شان ایشان ایں آیتہ نازل شد یایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحاً جمیلاً (جزء ۲۱ رکوع ۲۰) **نقلست** حضرت میرانؑ را پرسیدند کہ اگر کسی بر فاقہ صبر کردن نتواند چہ کند فرمودند برود یک یا دو جیتل را کسب کند و بخورد و باز فرمودند اولیٰ تر آنست کہ گدائی کند و بخورد زیرا چہ اگر یک جیتل کسب کند دوم روز دو جیتل خواہد۔ و نیز **نقلست** کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ بزرگی بی بی رابعہ بصریؒ را پرسید کہ اگر دوست خدائے را یک روز بگزرد چہ کند بی بی مذکورہ فرمودند کہ بر خدائے تعالیٰ باز پرسید کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مبعوث ہوئے انبیاء کبھی مگر واسطے فرار ہونے مخلوق کے دنیا سے مولیٰ کی طرف اور فرمایا علیہ السلام نے دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں اور کتوں میں برا وہ ہے جو ٹھیر گیا اس پر اور فرمایاؑ نے دنیا سنڈاس ہے اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے کتے پنے کی صفت میں جو کم ہوتا ہے وہ بقدر حاجت لے لیتا ہے اور پلٹ جاتا ہے اور اس کا دوستدار ہٹتا نہیں اور کسی حالت میں اس کو چھوڑتا نہیں اور معلوم ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں حضرت علیہ السلام کی حضور میں حاضر ہوئیں اور کہیں کہ پر تکلف لباس چادریں اور مقنعے بنادو ان کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ای نبی کہدو اپنی بیبیوں سے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو متاع طلاق دیدیتا ہوں اور چھوڑ دیتا ہوں تم کو اچھا چھوڑنا۔ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھے کہ اگر کوئی فاقہ پر صبر نہیں کر سکتا تو کیا کرے فرمایا ایک یا دو جیتل (ایک یا دو ٹکے) کا کسب کرے اور کھائے اور پھر فرمایا زیادہ بہتر وہ ہے کہ (دائرہ والوں سے) مانگے اور کھائے اس لئے کہ ایک جیتل کا کسب کرے گا تو دوسرے روز دو جیتل (کسب کرنے) کی خواہش ہوگی اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ایک بزرگ نے بی بی رابعہؒ بصریؒ سے پوچھا کہ اگر خدا کے دوست پر ایک روز گزر جائے تو کیا کرے فرمایا کہ صبر کرے پھر پوچھا کہ دو روز گزر جائیں

اگر دو روز بگذرد چہ کند بی بی رابعہؒ فرمودند
کہ بر خدائے تعالیٰ بماند باز تا ہفت روز بی بیؒ
ہمیں جواب دادند کہ بر خدائے تعالیٰ بماند بعدہ
آں بزرگوار گفت اگر بمیرد بی بی مذکورہ
فرمودند کہ دیت بر خدائے تعالیٰ واجب
شود باز فرمودند کہ آنچہ بی بی رابعہؒ فرمودند
عزیمت است و آں مقدار کہ گفتہ شد
رخصت است۔ و نیز نقلست کہ کسے
سلطان ابراہیم ادہمؒ را سوال کرد الفقیر
اذا جاع یوما فما یصنع
قال یصبر قال السائل ولو جاع
یومین قال یصبر قال السائل
ولو جاع ثلثة ایام قد
فیصبر السائل بجوع ثلثة
ایام قاتل قال فالدیة
علی قاتله۔ بیت

مرکشتہ خلق را دیت دینار است
مرکشتہ حق را دیت دیدار است

حکایت سلطان ابراہیم ادہمؒ و بی بی رابعہؒ
از جہت عزیمت فرمودند اگر بریں عزیمت
ماندن نتواند خدائے تعالیٰ رخصت
ہم فرمودہ است قوله تعالیٰ انما
حرم علیکم المیتة والدم
ولحم الخنزیر وما اهل
به لغیر الله فمن اضطر غیر
باغ ولا عاد فلا اثم علیه

—— تو کیا کرے بی بی رابعہؒ نے فرمایا کہ
صبر کرے اسی طرح سات روز کے فاقہ کے
متعلق بی بیؒ نے یہی جواب دیا کہ صبر کرے اس کے
بعد اس بزرگ نے کہا کہ اگر مر جائے تو بی بی مذکور
نے فرمایا کہ اس کا بدلہ خدائے تعالیٰ پر واجب ہو جائے گا
اس کے بعد فرمایا کہ جو کچھ کہ بی بی رابعہؒ نے فرمایا
عالیت ہے اور وہ مقدار جو (اس نقل سے پہلے)
کہی گئی رخصت ہے اور نیز نقل ہے کہ کسی نے سلطان
ابراہیم ادہمؒ سے سوال کیا کہ فقیر جب بھوکا رہے
ایک دن تو کیا کرے کہا صبر کرے کہا سائل نے اگر
بھوکا رہے دو دن کہا صبر کرے کہا سائل نے اور اگر
بھوکا رہے تین دن کہا پس صبر کرے کہا سائل نے
بھوک تین دن کی قتل کرنے والی ہے
کہا پس خون بہا اس کے قاتل پر ہے۔

بیت

دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کو مار ڈالا تو اس کا بدلہ دینا ہے
اور جو خدا کے لئے اپنی جان دیتا ہے اس کا بدلہ دیدار ہے

حکایت سلطان ابراہیم ادہمؒ اور بی بی رابعہؒ نے
عزیمت (عالیت) کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر کوئی عزیمت
پر قائم نہیں رہ سکتا ہے تو خدائے تعالیٰ نے رخصت
(پر عمل کرنے کی اجازت) بھی دی ہے چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بس اس نے تو حرام
کیا ہے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت
اور جس پر نام پکارا جائے اللہ کے غیر کا پھر جو کوئی
ناچار ہو جائے کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے

ان اللہ غفور رحیم (جزء ۲۱ رکوع ۵)
پس خدائے تعالیٰ ایں چنیں فرمودہ نہ فرمود
کہ طلب حیات دنیا و میل آں کنید و یا
در خانہ طالبان حیات دینار و یدیا از ایشاں
چیزی طلبید حضرت میراںؑ فرمودند کہ
حق تعالیٰ بندہ را مراتب انبیاء و اولیاء
و مومنین و مومنات و احوال جملہ موجودات
ہمچناں معلوم کردہ است کہ چنانچہ کسی چیزے
در دست دارد و بہر طرف آں چیز را بگیرداند تا
کما حقہ بشناسد چنانچہ صرافی می کند تا واقف
شود بر تفاوت در دارت مہر نقرہ باز ملایاں
سوال کردند کہ شما کسب را حرام می گوئید
میراںؑ فرمودند کہ مومن را کسب حلال است
مومن باید و در قرآن تامل باید کرد کہ مومن
کرا می گویند باز سوال کردند کہ شما می گوئید
کہ خدائے تعالیٰ را در دنیا کہ دار فنا است
بچشم سر می تواں دید بعد ازاں حضرت میراںؑ
فرمودند کہ خدائے تعالیٰ می گوید یا بندہ می
گوید قولہ تعالیٰ ومن کان فی
ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ
اعمیٰ واضل سبیلا (جزء ۱۵ رکوع ۸)
باز ملایاں سوال کردند کہ قرار سنت و جماعت
آنست کہ مراد ازیں آیت دیدن در آخرت
است بعد ازاں میراںؑ فرمودند کہ وعدۂ
خدائے تعالیٰ مطلق است ماہم مطلق می
گوئیم مقید نمی کنیم و سنت و جماعت ہم ناجائز

والا تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے
والا مہربان ہے۔ پس خدائے تعالیٰ نے اس طرح فرمایا
اور یہ نہیں فرمایا کہ دنیا کی زندگی کو طلب کرو اور
اس کی رغبت کرو یا دنیا کی زندگی کے طالبوں کے
گھروں کو جاؤ اور یا ان سے کوئی چیز طلب کرو اور حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندہ کو انبیاء اولیاء
مومنین اور مومنات کے مراتب اور تمام موجودات
کا احوال ایسا معلوم کیا ہے جیسا کہ ایک شخص ایک
چیز ہاتھ میں رکھتا ہے اور ہر طرف اس کو پلٹتا ہے تاکہ
اس کو اچھی طرح پہچانے جیسا کہ صراف کرتا ہے تاکہ سکہ
نقرہ کے کھرے کھوٹ سے واقف ہو جائے پھر ملاؤں
نے سوال کیا کہ آپ کسب کو حرام کہتے ہو مہدیؑ نے
فرمایا کہ مومن کے لئے کسب حلال ہے مومن چاہئے
اور قرآن میں غور کرنا چاہئے کہ مومن کس کو کہتے ہیں
پھر سوال کیا کہ آپ کہتے ہو کہ خدائے تعالیٰ کو دنیا
میں جائے فنا ہے چشم سر سے دیکھ سکتے ہیں بعد ازاں
حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ
کہتا ہے یا بندہ کہتا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے کہ
اور جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے پس وہ آخرت
میں اندھا اور زیادہ گمراہ ہے۔ اس کے بعد ملاؤں
نے سوال کیا کہ سنت وجماعت کا اتفاق اس بات
پر ہے کہ مراد اس آیت سے آخرت میں دیکھنا ہے۔
اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے
تعالیٰ کا وعدہ مطلق ہے ہم بھی مطلق
کہتے ہیں مقید نہیں کرتے اور سنت
وجماعت نے بھی دنیا میں (دیدار کو)

وناممکن در دنیا نہ گفتند کلام ایشاں را خوب
طریق فہم باید کرد کہ چہ گفتہ اند بعد ازاں سوال
کردند کہ شما آیت رحمت در جاکمتر بیان می
کنید و آیت خوف و قہر بیشتر بیان می کنید
بندہ نا امید میشود فرمودند قال النبیؐ
اخوک من حذرک ولا من
غرک۔ ملایاں گفتند کہ شما از علم خواندن
منع می کنید حضرت میرانؑ فرمودند کہ بندہ
تابع محمد رسول اللہؐ است آنچہ محمد رسول
اللہؐ منع نہ کردہ است بندہ چوں منع کند
بندہ ذکر دوام فرض می گوید بامر اللہ و بہ
حکم کتاب اللہ ہر چہ مانع ذکر است آں
ممنوع است چہ علم خواندن وچہ کسب
کردن وچہ باخلق اختلاط کردن وچہ خوردن
وخسپیدن غفلت حرام است و ہر چہ موجب
غفلت است حرام است باز ملایاں گفتند
کسان شما بے ادبی می کنند باز گفتند از استاداں
وپیراں برگشتہ اند بلکہ از ایشاں یعنی از ملایاں
بیزار شدہ اند و بر ایشاں عیب می کنند
حضرت میرانؑ فرمودند شما را مسئلہ شرعی
مگر فراموش شد در شرع چون است کسیکہ
دختر خود را بہ عنین نکاح کردہ داد حال او
پوشیدہ بود بعد از مدتی تحقیق شد کہ عنین
است در شرع تفریق کنند یا نہ کنند
ہر کہ کالای خرید بہ گمان سلامتی اگر عیب
شرعی ظاہر شود واپس میدہند یا نمی دہند

ناجائز اور ناممکن نہیں کہا ان کے کلام کو
اچھی طرح سمجھنا چاہیئے کہ کیا کہا ہے اس کے بعد سوال
کیا کہ آپ رحمت اور امید کی آیتیں بہت کم بیان
کرتے ہیں خوف اور قہر کی زائد (جس سے خدا کے) بندے
ناامید ہوتے ہیں فرمایا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا
بھائی وہ ہے جس نے تجھے ڈرایا اور نہ وہ جس نے تجھے
دھوکہ دیا۔ ملاؤں نے کہا کہ آپ علم پڑھنے سے منع کرتے
ہو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہے جو کچھ کہ محمد رسول اللہؐ
نے منع نہیں کیا ہے بندہ کیوں منع کرے بندہ خدا کے
حکم سے اور خدا کی کتاب کے حکم سے ذکر دوام کو فرض
کہتا ہے جو چیز کہ ذکر کو مانع کرنے والی ہے وہ ممنوع
ہے کیا علم پڑھنا اور کیا کسب کرنا اور کیا دنیا کے لوگوں
سے دوستی کرنا اور کیا کھانا اور کیا سونا غفلت
حرام ہے اور جو چیز کہ غفلت کا سبب ہے وہ حرام
ہے پھر ملاؤں نے کہا آپ کے لوگ بے ادبی کرتے ہیں
پھر کہا کہ استادوں اور پیروں سے پھر گئے ہیں
بلکہ ان سے یعنی ملاؤں سے بیزار ہوگئے ہیں اور
ان پر عیب لگاتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا
کہ شاید تم شرع کا مسئلہ بھول گئے ہو شرع میں (اس کے
متعلق) کیا ہے جو شخص کہ اپنی لڑکی کو نامرد کے ساتھ نکاح
کر دیا حال اس کا پوشیدہ تھا بعد مدت کے تحقیق ہوئی
کہ نامرد ہے۔ شرع میں جدا کرتے ہیں یا نہیں جو شخص
کہ سامان اچھا ہونے کے خیال سے خرید
لیا (اس کے بعد) اگر عیب شرعی ظاہر
ہو تو واپس کرتے ہیں یا نہیں پس دین

پس مقصود دینی از مقصود دنیوی کمتر شد کہ
حاصل شود یا نہ شود پیوند نباید برید و بیزار
نباید شد و مقصود دینی از جای دیگر طلب
نباید کرد ذری طلب دینی و ز ہی طلب دیدار
خدائے تعالیٰ کہ در طلب مقصود دنیوی تفریق
و بیزاری و جدائی روا می دارند و در حصول
مقصود دینی روا نمی دارند قال ؑ رحم
اللہ علی من انصف ولعن اللہ
علی من لا ینصف قال ؑ واللہ
ان الدنیا لاھون من عروق
الخنزیر بید الجزار کما قال
سبحانہ وتعالیٰ زین للناس
حب الشھوات من النساء والبنین
الآیۃ (ج ۳ رکوع ۱۰) ثم اعلم
ان الجھنم سبع درکات کلھا
محفوفۃ بالشھوات وقال ؑ
حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت
النار بالشھوات والشھوات
سبع درکات بکل درکۃ شھوۃ
والمرء بالشھوۃ منھا یکون
من اھل درکۃ منھا والشھوات
السبع ما عھد اللہ تعالیٰ
فی ھذہ الآیۃ اشارۃ بکل
واحد منھا الی الشھوۃ منھا
بقولہ من النساء وھی شھوۃ
الفرج والبنین وھی الشھوۃ

کا مقصود دنیا کے مقصود سے زیادہ کم ہو گیا
حاصل ہو یا نہ ہو (مرشد سے) علاقہ نہیں توڑنا چاہئے
اور بیزار نہیں ہونا چاہئے اور دینی مقصود دوسری
جائے سے طلب نہیں کرنا چاہئے کیا اچھی دین کی
طلب کیا اچھی خدائے تعالیٰ کے دیدار کی طلب کہ دنیا
کے مقصود کی طلب میں علیحدگی بیزاری اور جدائی
کو روا رکھتے ہیں اور دین کے مقصود کے حاصل
کرنے میں روا نہیں رکھتے فرمایا ؑ نے رحم کرے اللہ
اس پر جس نے انصاف کیا اور لعنت کرے
اللہ اس پر جس نے انصاف نہ کیا فرمایا علیہ السلام
نے خدا کی قسم تحقیق دنیا زیادہ ذلیل ہے
سور کی رگوں سے ہاتھ میں قصاب کے جیسا کہ
کہا خدائے پاک نے زینت دی گئی لوگوں کے لئے
محبت شہوتوں کی یعنی عورتوں کی اور بچوں
کی الخ پھر جان کہ جہنم کے سات درجے ہیں
سب درجے گھرے ہوئے ہیں شہوتوں سے
اور فرمایا علیہ السلام نے گھری ہوئی ہے جنت
سختیوں سے اور گھری ہوئی ہے دوزخ
شہوتوں سے اور شہوتوں کے سات درجے ہیں
ہر درجہ کے لئے ایک شہوت ہے جس درجہ کی شہوت
کا آدمی ہو گا اس درجہ کی دوزخ میں ڈال دیا
جائے گا اور سات شہوتیں وہ ہیں جو اس آیت
میں خدا نے مقرر کیا ہے اشارہ کرتے
ہوئے ان شہوتوں میں سے ایک ایک
شہوت کی طرف ان شہوتوں کے منجملہ
عورتوں کی شہوت یعنی فرج کی شہوت

الطبيعية الحيوانية المائلة الى الولد - والقناطير المقنطرة من الذهب وهى شهوة الحرص على جمع المال والفضة وهى شهوة الزينة بالحلى والاوانى المتخذة منهما والخيل المسومة وهى شهوة الجاه والرفعة بالركوب عليه - والانعام - وهى شهوة الفخر والخيال بالتمول بها والحرث وهى شهوة الحكم والاوامر والنواهى على الرعايا فهذه السبع شهوات حفت سبع دركات النار بها ذلك متاع الحيوة الدنيا اى متمتعات اهل الدنيا الذين ياكلون الدنيا يستمتعون بها والنار مثوى لهم - من بحر الحقايق روى عن حارث بن المغيرة البصرى رح قال قلت لابى عبد الله الحسين بن على رضى الله عنهما باى شئ يعرف الامام المهدى ع قال بالسكينة والوقار فقلت وباى شئ قال بمعرفة الحلال والحرام يحتاج الناس اليه ولا يحتاج الى احد - وعن عبد الله بن عطاء قال سالت

ہے اور بچوں کی شہوت یعنی شہوت طبیعت حیوانی کی جو مائل ہوتی ہے بچوں کی طرف اور سونے چاندی کے ڈھیروں کی شہوت اور یہ شہوت مال جمع کرنے کی حرص کا نام ہے اور چاندی کی شہوت یہ شہوت زیوروں سے آراستہ ہونے اور سونے چاندی کے برتن بنانے کی ہوتی ہے اور نشاندار گھوڑوں کی شہوت اور یہ شہوت جاہ و مرتبہ کی ہوتی ہے جو ان پر سوار ہونے سے حاصل ہوتی ہے اور چارپایوں کی شہوت یہ شہوت فخر کی اور ان سے مال پیدا کرنے کے خیال اور کھیتی کرنے کی ہوتی ہے اور یہ شہوت رعایا پر حکم کرنے اور امر و نہی کرنے کی ہوتی ہے پس یہ سات شہوتیں دوزخ کے سات درجوں کو گھیرے ہوئے ہیں یہی ہے دنیا کی زندگی کی پونجی یعنی دنیا داروں کے فائدہ کی چیزیں یہی ہیں جو دنیا کو کھا جاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں اس سے اور دوزخ ان کا ٹھکانہ ہے یہ بحر الحقایق سے ماخوذ ہے حارث بن مغیرہ بصری سے مروی ہے کہ کہا میں نے ابو عبد اللہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کس چیز سے پہچانے جائیں گے امام مہدی علیہ السلام کہا متانت اور وقار سے پھر میں نے کہا اور کس چیز سے کہا حلال وحرام کی معرفت سے لوگ اس کے محتاج ہوں گے اور وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا اور عبد اللہ

ابا جعفر بن محمد بن علی فقلت اذا خرج المهدی ع بای سیرة یسیر قال یهدم ما قبله کما صنع رسول الله ویستانف الاسلام جدیدا عن علی بن ابی طالب المهدی ع لا یترك البدعة الا ازالها ولا سنة الا اقامها کتب انی عقد الدرر پس گروه خود را همیں فرمود که احتیاج سوی مردمان می کنید و بر نبشته تقدیر راضی شوید کما قال النبی ع کتب الله تعم مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة وعن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قال کنت خلف النبی ع یوما فقال یا غلام انی اعلمك کلمات احفظ الله تجاهك اذا سالت فاسئل الله (چنانچہ نقل) واذا استعنت فاستعن بالله واعلم ان الامة لو اجتمعت علی ان ینفعك بشیء لم ینفعك الا بشیء قد کتب الله لك ولو اجتمعت علی ان یضروك بشیء لم یضروك الا بشیء قد کتب الله علیك ورفعت الاقلام

بن عطار سے مروی ہے کہا سوال کیا میں نے ابوجعفر بن محمد بن علی سے پس میں نے کہا جب نکلیں گے مہدی علیہ السلام تو کس سیرت پر چلیں گے کہا گرا دیں گے اپنے ماقبل کو جیساکہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسلام کو از سر نو تازہ کریں گے علی بن ابوطالب سے مروی ہے مہدی علیہ السلام کسی بدعت کو زائل کئے بغیر نہیں چھوڑیں گے اور کسی سنت کو قائم کئے بغیر نہیں چھوڑیں گے عقدالدرر میں ایسا ہی ہے پس امام علیہ السلام نے اپنے گروہ کو یہی فرمایا کہ لوگوں کے پاس اپنی حاجت مت لے جاؤ اور جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے اس پہ راضی رہو جیساکہ فرمایا نبی ع نے اللہ تعالیٰ نے خلایق کی تقدیرات کو آسمان و زمین پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پہلے لکھدیا ہے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا پس فرمایا اے لڑکے تحقیق میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں یاد کرلے جب تو مانگے تو اللہ ہی سے مانگ (چنانچہ نقل) اور تو مدد چاہے تو خدا سے مدد چاہ اور جان کہ امت اگر جمع ہو کر یہ کوشش کرے کہ تجھے نفع پہونچائے تو تجھے اس سے بڑھ کر نفع نہیں پہونچا سکتے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھدیا ہے اور اگر تجھے نقصان پہونچانا چاہیں تو اس سے زیادہ نقصان نہیں پہونچا سکتے جتنا کہ اللہ نے تیرے حصہ میں لکھدیا ہے

وجفت الصحف (رواہ احمد والترمذی)

آنچہ دلا رزق تست بیش نیابی نہ کم
خاطر خود جمع دار، ہیچ پریشاں مباش
دل قوی دار کہ در لوح قضا کلک قدر
سعدیا انچہ نوشت است ہماں خواہد شد
قلمش روز ازل بر سر من انچہ نوشت
متبدل نشود گرچہ زنم بر سر خشت
رضیت بما قسم اللہ لی
وفوضت امری الیٰ خالقی
لقد احسن اللہ فیما مضیٰ
کذالک یحسن فیما بقیٰ

پس مومناں را یقین آمد پس حبس کردند ذات خویش را از میل کردن سوی دنیا داراں از جہت معاش خود لانھم لا یتملقون عند ابناء الدنیا بکلام اللین ای لجھلۃ المعاش پس صفت گروہ مہدی ع اینست کہ از خلق خط نفس خود نجویند بلکہ بر خالق خود اعتماد کنند و ذات خویش را حبس کنند در راہ خدائے تعالیٰ قولہ تعالیٰ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ (جزء ۳ رکوع ۵) ای حبسوا انفسھم عن المیل الیٰ غیر اللہ فی مجلس من مراقبۃ اللہ ناظرون من اللہ الی اللہ وراضون بقضاء

اور قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہوگئے ہیں روایت کی اس کی احمد اور ترمذی نے ای دل جتنا رزق تیری قسمت میں ہے نہ اس سے زاید پائے گا اور نہ کم اپنا دل مضبوط رکھ ذرا بھی پریشان مت ہو دل کو قوی رکھ اس لئے کہ قضا کی تختی میں تقدیر کے قلم نے اے سعدی جو کچھ لکھدیا ہے وہی ہوگا۔
اس کے قلم نے ازل میں میرے سر پر جو کچھ لکھدیا ہے اس میں کمی بیشی نہ ہوگی اگرچہ میں اپنے سر پر اینٹ ماروں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ میرے لئے لکھدیا ہے میں اس سے راضی ہوں اور میں اپنے کاروبار اپنے خالق کے حوالہ کر دیا ہوں۔

اب تک جو کچھ ہوا اللہ نے اچھا کیا
اور جو ہوگا اچھا ہی کرے گا

پس مومنوں کو (تقدیر پر) یقین آگیا پس (انہوں نے) معاش (اپنی زندگی) کے دنیا داروں کی طرف توجہ کرنے سے اپنی ذاتوں کو قید کر لیا کیونکہ وہ ابنار دنیا کے پاس چاپلوسی نہیں کرتے نرم نرم باتوں سے معاش حاصل کرنے کے لئے۔ پس مہدی ع کے گروہ کی صفت یہ ہے کہ مخلوق سے اپنے نفس کو محظوظ نہیں کرتے بلکہ اپنے خالق پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ کی راہ میں اپنی ذات کو مقید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خیرات ان فقیروں کے لئے جو قید کئے گئے ہیں اللہ کی راہ میں۔ یعنی اپنی ذاتوں کو ایک جگہ اللہ کے مراقبہ میں بیٹھ کر غیر اللہ کی طرف توجہ کرنے سے

اللہ فی مراد اللہ صابرون فی بلاء
اللہ محتبون للہ فی مجاھدۃ انفسھم
لاینقضون عھود میثاق الازل
الی الاجل ۔ ای للذی وصفھم
اللہ تعالیٰ باحصار نفوسھم عن
التعرض الی غیر اللہ بالرمزو ا
لاشارۃ واز بعضی اصحاب مہدی عؑ نقلست
کہ فتوح حق ایشان است کہ خدائے تعالیٰ فرمودہ
است للفقراء الذین الایۃ وکسانیکہ
تکاپوی برائے رزق می کنند و تعین دارند
حق فقیران نباید خورد چراکہ فتوح حق ایشا
نست و جز فقیران کسے را نباید کہ بطلبند و
اگر مرشد حق ہمسایگی بدہند بگیرند چراکہ در دائرہ
می مانند و نیز **نقلست** کہ مریدے پیش
پیر خود عرض کرد برای عرس والد پیر فرمودند
من شمارا می گویم کہ برای ہیچ چیز تعلق می کنید
یک چیتل فقولہ تعالیٰ لایستطیعون
ضربا فی الارض (جزء ۳ رکوع ۵) ای
لایتفرقون عن مجالستھم
ومراقبتھم من قوۃ الحال
وغلبۃ الذکر علیھم واشتغالھم
بمشاھدۃ سیدھم وشدۃ
محبتھم وکثرۃ عشقھم
وتحقیق یقینھم بربھم لطلب
معاشھم وجوائجھم لانہ غلب
علیھم صحۃ التوکل وحسن الرضاء

رو کے ہوئے ہیں اللہ کو اللہ ہی سے دیکھتے ہیں اللہ
کی قضاء پر راضی ہیں اللہ کے منشاء کے موافق اللہ
کی بلا پر صابر ہیں اپنے نفس کے مجاہدہ میں اللہ کے
لئے قید ہیں مرنے تک میثاق ازل کے وعدہ کو توڑتے
نہیں یعنی غیر اللہ سے رو گردان ہونے کی وجہ
سے خدائے اشارۃً وکنایۃً احصار نفوس کے الفاظ میں
انکا وصف بیان فرمایا اور مہدی عؑ کے بعضے اصحاب رضؓ
سے منقول ہے کہ فتوح لینے کے وہ حق دار ہیں
کہ جن کے لئے خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ خیرات اُن فقیروں
کے لئے ہے الخ اور جو لوگ کہ رزق کے لئے دوڑ دھوپ
کرتے ہیں اور تعین رکھتے ہیں (ان کو) فقیروں کا حق
نہیں کھانا چاہیئے اس لئے کہ فتوح کے حق دار وہی
ہیں اور سوائے فقیروں کے دوسروں کو نہیں چاہیئے کہ
فتوح طلب کریں اور اگر مرشد پڑوس کا حق دیتے ہیں
تو لینا چاہیئے اس لئے کہ دائرہ میں رہتے ہیں اور نیز
نقل ہے کہ ایک مرید نے اپنے مرشد سے اپنے باپ کا
عرس کرنے کے متعلق عرض کیا پیر نے فرمایا کہ میں تم
کو کہتا ہوں کہ کسی چیز (کی تکمیل) کے لئے ایک چیتل
(بھی طلب کرنے) سے تعلق مت رکھو اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ زمین میں چل نہیں سکتے ہیں ۔ یعنی
اپنے مقام نشست اور اپنے مراقبہ کو چھوڑ کر حال قوی
ہونے اور ذکر غالب ہونے اور پیر کے مشاہدہ میں مشغول
ہونے محبت کی شدت ہونے اور عشق کی کثرت
ہونے اور اپنے رب پر لیکا یقین ہونے کی وجہ سے طلب معاش
میں اِدھر اُدھر مارے مارے نہیں پھرتے کیونکہ توکل کی
صحت رضا کا حسن اور تسلیم کی حقیقت ان پر چھا گئی ہے ۔

فی حقیقۃ التسلیم وھم کانوا یفوضون جمیع امورھم الی اللّٰہ و یسکنون بوعدہٖ قولہ تعالیٰ یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف لانھم لا یتملقون عند ابناء الدنیا بکلام الدین باظھار الشفقت ولا یظھرون احوالھم لاجل الریاء والسمعۃ شفقۃ باحوالھم مع شدۃ افتقارھم الی اللّٰہ ووصف الجاھل بقلۃ المعرفۃ باحوالھم لان العالم یعرف بنور العلم والایمان قولہ تعالیٰ تعرفھم بسیماھم (جزء ۳ رکوع ۵) بشارۃ الحق فی وجوھھم وبھجۃ نور المعرفۃ فی قلوبھم لان اللّٰہ تعالیٰ لبس علیٰ وجوھھم سناء الصفات ولبس جباھھم نور جمال الذات ای تعرفھم بھذہ الصفات لانھم الاتقیاء الاخفیاء الذین لا یرکنون الی الخلق بسبب الدنیا وزینتھا ولذاتھا صابرون محتسبون فی اللّٰہ قولہ تعالیٰ لا یسئلون الناس الحافا (جزء ۳ رکوع ۵) ای لا ینظرون الی اھل الدنیا ولا یبغون خطوط انفسھم من

یہی لوگ اپنے سب کاروبار خدا کے حوالے کرتے ہیں اور اس کے وعدہ پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی بے نیازی کو دیکھ کر جاہل انھیں تونگر سمجھتا ہے کیونکہ وہ ابنائے دنیا کی چاپلوسی نرم باتوں سے اور اظہار شفقت سے نہیں کرتے دکھاوے اور شہرت کے لئے اپنا اظہار حال ان کو مہربان بنانے کی خاطر نہیں کرتے باوجود اس کے کہ وہ اپنے خدا کے بہت محتاج ہوتے ہیں جاہل ان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ان کو تونگر سمجھتا ہے صاحب علم آدمی نور علم و ایمان سے ان کو پہچان لیتا ہے اللّٰہ تعالیٰ کا قول یہ ہے کہ تو انھیں ان کی پیشانی سے پہچان لیگا ان کے چہروں پر حق کی بشارت ہوتی ہے اور نور معرفت کی تازگی ان کے دلوں میں ہوتی ہے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ ان کے چہروں پر صفات کی چمک پیدا کر دیتا ہے اور ان کی پیشانیوں پر جمال ذات کا نور چمکا دیتا ہے ان صفات کو دیکھ کر تو انھیں پہچان لیتا ہے کیونکہ وہ چھپے پرہیزگار ہیں جو مخلوق کی طرف دنیا اور زینت دنیا کی خاطر مائل نہیں ہوتے صابر ہیں اور اللّٰہ کی محبت میں قید ہیں اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے اصرار کر کے سوال نہیں کرتے یعنی اہل دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اپنے نفسانی خواہشات کو نہیں چاہتے ہاں وہ اپنے اخوان فی اللّٰہ پر بڑی

الخلق ولکن ینظرون
الی الاخوات فی اللہ تلطفا
وتعطفا عن المیل لا الی مالوفات
الطبع والھواء پس صفت گروہ مہدیؑ
اینست کہ از خلق حظ نفس نجویند۔

فصل در توکل ۔ توکل بر خدائے تعالی کنند
کما قال سبحانہ وتعالی وعلی
اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین
(جزء ۶، رکوع ۸) التوکل ھو الخروج
عن قید المخلوقات کلھا بان
لاتری الا الی اللہ ولا تنظر الا
الیہ وھو العبودیۃ الخالصۃ
الحریۃ الکلیۃ ھذا ھو التوکل
التام۔ ووجہ اخری التوکل
وھو ان تفوز مرادک الی اللہ
ومن توکل علی اللہ فی مراد
ھو غیر اللہ فقد استعان
باللہ علی شرکہ قولہ تعالی
من یتق اللہ یجعل لہ
مخرجا ویرزقہ من حیث
لایحتسب (جزء ۲۸ رکوع ۱۷) یعنی این
زمان رزق ہمچنان شدہ است کہ کدام
وقت از فلاں جا خواہد آمد آنجا ہمیشہ مقید
باشد ای من توکل علیہ عن
الحول والقوۃ ولم یتوکل
علی شئی غیر اللہ تعالی یجعل لہ

نظر عنایت رکھتے ہیں ان کی نظر
اپنی خواہشات اور طبیعت کی مالوف چیزوں
پر نہیں ہوتی پس مہدی علیہ السلام
کے گروہ کی صفت یہ ہے کہ مخلوق سے
اپنے نفس کو محظوظ نہیں کرتے۔

فصل توکل کے بیان میں خدا پر توکل کرنا چاہیئے
چنانچہ خدای پاک و برتر نے فرمایا کہ اور تم اللہ ہی پر
بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو توکل کل مخلوقات کی
قید سے نکلنے کا نام ہے اس طرح کہ تیری رویت
اللہ ہی کی طرف ہو اور تیری نظر اللہ ہی کی طرف
ہو اسی کا نام خالص غلامی پوری آزادی ہے
اسی کو توکل تام کہتے ہیں اور توکل میں ایک
دوسری وجہ بھی ہے وہ یہ کہ تیرے ہر مقصد کی
رسائی خدا کی طرف ہو اور جو آدمی خدا پر کسی
ایسے مقصد میں بھروسہ کرے جو غیر اللہ
ہو تو گویا اس نے شرک پر خدا سے مدد
چاہی اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ جو شخص
اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے لئے
نجات کی سبیل پیدا کر دے گا اور اس کو
رزق پہنچائے گا ایسی جگہ سے جس کا اس
کو گمان بھی نہ ہو۔ یعنی اس زمانہ میں
رزق کی (طلب کی) حالت ایسی ہوگئی ہے
(ہم یہ خیال کرتے ہیں) کہ کون سے وقت
فلاں جگہ سے (رزق) آئے گا وہ جگہ
ہمیشہ مقید ہوگی یعنی جو آدمی اپنی طاقتوں
اور قوتوں کو چھوڑ کر خدا پر بھروسہ کرے

مخرجا عن كل ما يشق عليه
ويعصمه عن الآفات
والعوائق المانعة من
السير ويرزقه من حيث
لا يحتسب فلا يعلم من ثمه
رزقه قوله تعالى ومن يتوكل
على الله فهو حسبه (جزء ۲۸ رکوع ۱۷)
اى من اعتمد على الله وفوض
شؤنه - اما عقيدة الامن
امن الرزق فاعلم بان
الله تعالى خلق الخلق وضمن
رزقهم بنص الكتاب كقوله
تعالى الله الذى خلقكم ثم
رزقكم ثم يميتكم ثم
يحييكم (جزء ۲۱ - رکوع ۷) فذكر
اربعة اشياء ثم الناس
يصدقونه فى ثلثة ولا
يصدقونه فى الواحد لانهم
يصدقونه انه هو الذى
خلقكم ويصدقونه انه
هو الذى يميتكم ويصدقونه
انه هو الذى يحييكم فهى
بعد الموت ولا يصدقونه
فى الرزق قال ع من انقطع
الى الله كفاه كل مؤنته ورزقه
من حيث لا يحتسب

اور خدا کے سوائے کسی چیز پر بھروسہ نہ کرے
تو پیدا کرے گا اس کے لئے کوئی سبیل ہر ایسی
جگہ سے جس کو وہ دشوار سمجھتا ہوگا اور اس کو
آفتوں اور موانعات یعنی تلاش روزگار سے
بچائے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہونچائے گا
جس کا اس کو گمان نہ ہوگا اور وہاں سے رزق
آنے کا اس کو علم نہ ہوگا اور فرمان باری ہے کہ
جو بھروسہ کرے خدا پر تو وہ کافی ہے اس کو
یعنی جس نے اللہ پر اعتماد کیا اور سونپ دیا
اپنی حالتوں کو۔ رہا عقیدہ امن کا رزق کا امن
ہے پس جان کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا مخلوق
کو اور ضامن ہوا ان کے رزق کا نص کتاب
سے چنانچہ فرمان باری ہے کہ اللہ ہی ہے
جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر
تم کو مارے گا پھر تم کو زندہ کرے گا خدا کے
تعالیٰ نے چار چیزوں کا ذکر فرمایا لیکن
لوگ تین چیزوں میں تو اس کی تصدیق
کرتے ہیں اور ایک میں تصدیق نہیں
کرتے کیوں کہ لوگ اس کی تصدیق
کرتے ہیں کہ وہی ہے جس نے پیدا کیا
اور تصدیق کرتے ہیں کہ وہی ہے جو
تم کو مارے گا اور تصدیق کرتے
ہیں کہ وہی تم کو مرنے کے بعد جلائے گا
اور تصدیق نہیں کرتے اس کی
رزق کے معاملہ میں فرمایا علیہ السلام
نے جو شخص سارے دنیوی تعلقات

ومن انقطع الی الدنیا وکلہ الله الیہا۔ ای خداوند تعالیٰ بادشاہا جز تو رزق من بر ہیچکس مقید مکن آنکس کہ بر ما منت نہد و مارا شرمندہ کند و بگوید کہ ما با این کس ہمچنان موافقت کردیم و بر ما طعنہ ہا زند انچہ اورا خوش بناید ما اور ابگوئیم او در ان وقت مارا شرمندہ کند و طعنہ ہا زند و پیش ہر کسی بگوید کہ ما با این کس ہمچنان موافقت کردیم او این چنین می گوید واللہ لاعطینک وفی السماء رزقکم وما توعدون (جزء ۲۶ رکوع ۱۸) قسم یاد کرد تا کید را در وعدہ روزی ہرچہ اسباب تاکید است اول وعدہ کرد ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین (جزء ۲۷ رکوع ۲) باز بلفظ علیٰ تاکید کردہ است وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا (جزء ۱۲ رکوع ۱) و باز وعدہ بہ مثل یاد کرد وکاین من دابۃ لا تحمل رزقہا (جزء ۲۱ رکوع ۲) باز وعدہ کرد اللہ یرزقہا وایاکم (جزء ۲۱ رکوع ۲) باز قسم موکد کرد فورب السماء والارض (جزء ۲۶ رکوع ۱۸) اقسم بہ روی حدیث قاتل اللہ اقواما یقسم لہم ربہم بنفسہ فلم یصدقوا مثل ما انکم تنطقون

منقطع کر کے اللہ کا ہو جائے تو اللہ اس کی ہر ضروری چیز کا کفیل ہو جاتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جس کا اس کو گمان نہ ہو اور جو خدا سے منقطع ہو کر دنیا کا ہو جاتا ہے تو اللہ اس کو دنیا کے سپرد کر دیتا ہے۔ ای خداوند تعالیٰ ای بادشاہ میرا رزق کسی شخص پر مقید مت کر جو شخص کہ ہم پر احسان رکھتا ہے اور ہم کو شرمندہ کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہم نے اس شخص کے ساتھ ایسی موافقت کی اور ہم پر طعنہ کرتا ہے جو بات اس کو اچھی نہیں معلوم ہوتی اگر ہم اس کو کہتے ہیں تو اس وقت وہ ہم کو شرمندہ کرتا ہے اور طعنہ کرتا ہے اور ہر ایک کے سامنے کہتا ہے کہ ہم نے اس کے ساتھ موافقت کی حالاں کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کہتا ہے۔ خدا کی قسم البتہ میں دونگا تجھ کو (نیز فرماتا ہے) اور آسمان میں ہے تمہارا رزق اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے روزی کے وعدوں میں تاکید کے لئے قسم کو یاد کیا جس قدر تاکید کے اسباب ہیں اول وعدہ کیا کہ کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی روزی رساں صاحب قوت زبردست ہے پھر علیٰ کے لفظ کے ساتھ تاکید کیا ہے اور نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ پر ہے رزق اس کا اور پھر اپنے وعدہ کو مثال کے ساتھ یاد کیا اور بہتیرے جانور ہیں کہ نہیں لادے پھرتے اپنا رزق پھر وعدہ فرمایا کہ اللہ ہی رزق دیتا ہے ان کو اور تم کو پھر تاکید کے ساتھ قسم کو یاد کیا پس قسم ہے آسمان و زمین کے رب کی کیا ہی اچھی قسم ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ

هو قول لا اله الا الله ای کما لیس فیه شک کذلک لیس فی اعطائه الرزق شک عمدة و نیز **نقلست** از مردار خواری مسلمان شده بود یکروز در خانۂ مردار خواران رفت و ساعتی با ایشان نشست بعد ازاں استاده شد ایشان گفتند چیزی از خانۂ ما خورده بروید او گفت که مسلمانم بخانۂ شما چگونه بخورم ایشان گفتند آرد بگیرد آوند نو از کلال بستاں و خود بپز گفت چنانه و نان بدست خود بپزید چونکه بخوردن نشست گفت در خانه شما چیزی نان خورش دارید ایشان گفتند تو میدانی آنچه نانخورش داریم گفت اندکی شوربا بیارید ایشان دیگ آوردند سرپوش بر روی دیگ کردند شوربا درون صحنک می ریختند گفت سرپوش دور کنید آنچه بخود افتد افتادن بدهید این زماں بخانه دنیاداراں میرویم و با ایشان آشنائی می کنیم پس توکل ما همچنانست چنانچه مردار خوار بخانه مردار خواراں رفته بود تا آشنائی کرد با ایشان این زماں آنچه ما میخوریم مناسب همچنانست این را نام توکل نهاده ایم و این نقل را چند بار از بندگی میاں شاه نعمت رضی الله عنه شنیدیم و روش میراں سید محمود رضی الله عنه دیدیم حسبی سوالی علمه بحالی۔

قتل کردے اللہ ان قوموں کو کہ قسم کھاتا ہے ان کے لئے ان کا پروردگار اپنے نفس کی وہ اپنی باتوں کے جیسا اس کی باتوں کو بھی سچے نہ سمجھے جیسا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ میں شک نہیں ہے۔ اس طرح اس کے رزق دینے میں بھی شک نہیں ہے۔ از عمدۃ۔ اور نیز نقل ہے کہ ایک مردار خوار مسلمان ہوگیا تھا ایک روز مردار خواروں کے گھر گیا اور ایک گھنٹہ ان کے ساتھ بیٹھا اور پھر کھڑا ہوگیا انہوں نے کہا ہمارے گھر سے کچھ کھا کر جاؤ اس نے کہا میں مسلمان ہوں تمہارے گھر میں کس طرح کھالوں انہوں نے کہا آٹا لے اور کمہار سے نیا برتن خریدا اور خود پکا اس نے کہا کیوں نہیں اور اس نے روٹی اپنے ہاتھ سے پکائی اور جب کھانے بیٹھا تو کہا تمہارے گھر میں کچھ سالن ہے انہوں نے کہا ہم جو کچھ رکھتے ہیں تو جانتا ہے کہا تھوڑا شوربا لاؤ انہوں نے ہانڈی لائی ڈھکن ہانڈی پر رکھ کر شوربا صحنک میں ڈالنے لگے تو کہا کہ ڈھکن نکال دو جو کچھ خود بخود گرتا ہے گرنے دو ہم اس زمانہ میں دنیا داروں کے گھروں کو جاتے ہیں اور ان کے ساتھ آشنائی کرتے ہیں پس ہمارا توکل ایسا ہی ہے جیسا کہ مردار خوار مردار خواروں کے گھر گیا اور ان کے ساتھ آشنائی کی اس زمانہ میں ہم جو کچھ کھاتے ہیں اسی کے موافق ہے اسی کا نام ہم نے توکل رکھا ہے اور اس نقل کو ہم نے چند بار بندگی میاں شاہ نعمت رضؓ سے سنا ہے اور میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی روش کو دیکھا ہے اس کا میرے حال کو جاننا میرے سوال کو بس ہے۔

رباعی

ای خواجہ گر عاقلی بدر خلق مرو
ہر آنچہ خدا داد بہ آن راضی شو
چون خواہی ز شرق تا بمغرب رو
رزق تو زیادہ و کم نگردد یک جو

آنچہ مقسوم خداوند در حق ہر یکی کردہ است دران تغیر نہ وہر چہ ہر یکی را در ازل قسمت شدہ است کم نشود چہ کند و چہ خورد و چہ پوشد دران زیادہ و نقصان نہ

مثنوی

ہشت جنت گر دہندت سر بسر
تو مشو راضی از انہا در گزر
عالی ہمت باش دل با حق بہ بند
تو ہمای قاف قربی رو بلند

سواء کان حلالا او حراما طاعتی او معصیتی ہمان ظاہر میشود کہ حکم ازل رفتہ است و تقدیر شدہ است جز انقیاد نمودن چارہ نیست

شعر

چندانکہ جہد بود دویدیم در طلب
کوشش چہ سود تانہ کند بخت یاوری

یا ابن آدم خزانتی مملوۃ لا تنقد ابدا یمینی مبسوطۃ ابدا بالعطاء وبقدر ما تنفق

رباعی

ای صاحب اگر تو عقلمند ہے تو کسی کے دروازہ پر مت جا
خدا تجھکو جو کچھ عطا کرے اس پر راضی رہ
تو جب چاہے مشرق سے مغرب تک جا
تیرا رزق ایک جو برابر نہ کم ہوگا اور نہ زاید

خدا نے ہر ایک کے حق میں جو کچھ تقسیم کر دی ہے اس میں تغیر نہ ہوگا اور ازل میں ہر ایک کے لئے جو حصہ مقرر ہو گیا ہے کم نہ ہوگا کیا کرے اور کیا کھائے اور کیا پہنے نہ زیادتی ہوگی نہ کمی۔

مثنوی

اگر تجھ کو آٹھ جنت بھی دیدیں تو
تو ان سے راضی مت ہو آگے بڑھ جا
عالی ہمت رہ اور دل کو حق کے ساتھ لگا
تو قرب کے پہاڑ کا ہما ہے بلندی پر جا

عام ازیں کہ حلال ہو یا حرام طاعت ہو یا معصیت وہی ظاہر ہوگا جو حکم کہ ازل میں ہو چکا ہے اور مقدر میں لکھا گیا ہے بجز فرمانبرداری کے علاج نہیں۔

شعر

کوشش کرنے کی حد تک ہم نے طلب میں دوڑ دھوپ کی
کوشش سے کیا فائدہ جبتک کہ تقدیر مدد نہ کرے

اے آدم کے بیٹے میرا خزانہ بھرا ہوا ہے جو کبھی خالی نہ ہوگا میرا سیدھا ہاتھ ہمیشہ سخاوت و عطا کے لئے کھلا رہتا ہے تو میری راہ میں جتنا خرچ کرے گا میں تجھے

انفق عليك و بقدر ما تمسك
امسك عليك خوف الفقر من
سوء ظنك بالله ومن قلة
اليقين تبخل على المساكين
ومن جعل اصل خلقه لا
هتمام الرزق فقد شك
فى كتابى ولم يصدق انبيائى
ومن كذب انبيائى فقد
جحد ربوبيتى ومن جحد ر
بوبيتى كبته فى النار على
وجهه ـ يا ابن آدم ما خلقتكم
لتجمعوا الدنيا بعضها الى
بعض بل خلقتكم لتعبدونى
ذليلا ولتشكرونى طويلا
وتسبحونى بكرة و اصيلا فان
الرزق مقسوم والحريص محروم
والبخيل مذموم والحسود
مغموم والنعمة لا تدوم
والاستسقاء مشؤ والحق
معلوم يا ابن آدم تفرغ لعبادتى
املاء قلبك غنا ويدك
رزقا و بدنك راحتى يا
ابن آدم لا تغفل عن عبادتى
املاء قلبك فقرا ويدك
صفرا وبدنك تعبا وصدرك
هما واحجب دعاءك وارد عائك

اتنا ہی دیتا جاؤں گا اگر تو خدا سے بدگمان ہو کر
محتاجی کے خوف سے تو جتنی بخیلی کرے گا میں
اتنا ہی تجھ سے اپنا ہاتھ روکوں گا یقین کم ہونے
کی وجہ سے تو مسکینوں پر بخیلی کرتا ہے اور جو شخص
اپنی پیدائش کا اصل مقصد رزق کی کوشش کو قرار
دے تو اس نے شک کیا میری کتاب میں اور نہیں
تصدیق کی میرے انبیاء کی اور جس نے میرے انبیاء
کی تکذیب کی پس اس نے انکار کیا میری ربوبیت
کا اور جس نے انکار کیا میری ربوبیت کا تو میں
اس کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈالوں گا۔ اے
آدم کی اولاد میں نے تمہیں اس لئے
نہیں پیدا کیا کہ دنیا کی متاع پر متاع جمع
کرتے جاؤ بلکہ اس لئے پیدا کیا کہ
تم میری عبادت کرو اپنے کو ذلیل
سمجھ کر اور میرا بہت بہت شکر
ادا کرو اور صبح و شام میری پاکی
بیان کرو رزق تو تقسیم شدہ ہے اور
حریص محروم رہتا ہے اور بخیل
مذموم رہتا ہے اور حاسد مغموم ہوتا ہے
اور نعمت فنا ہو جاتی ہے اور بدبختی منحوس
ہے اور حق ایک معلوم بات ہے۔ اے بیٹے
آدم کے تمام دنیا کے کاروبار چھوڑ کر تو
میری عبادت کے لئے وقف ہو جائیں
تیرے دل کو تو انگری سے بھر دوں گا
اور تیرے ہاتھ کو رزق سے بھر دوں گا
اور تیرے بدن کو راحت سے بھر دوں گا۔

واجعل دنیاك عسرة ورزقك قلیلا یقول الله عزوجل انا بدك لازم فاعمل بدك کل الناس لك منهم بد ولیس لك منی بد یا ابن آدم انا بدك لازم فالزم بدك انا کافیك عن کل شیٔ ولا یکفیك عنی شیٔ طوبیٰ لمن رزق الدنیا سالما طوبیٰ لمن انتبه قبل الموت طوبیٰ لمن دخل الفقر وهم مسلم المعلوم لا یتغیر والمقسوم لا یزید ولا ینقص آنچه مقسوم خداوند است درحق هر یکی در ازل قسمت شده کم نشود چه خورد وچه پوشد درو زیادت و نقصان نه شود کان حلالا او حراما طاعة او معصیة همان ظاهر می شود که حکم ازل رفته است و تقدیر شده است جز انقیاد نمودن مر حکم حق را وگردن نهادن مر تقدیر را چاره نیست معراج الفقیر لیلة الفاقة بزرگی را هر بامداد شیطان گفتی که امروز چه خواهی خورد گفتی مرگ وگفتی چه خواهی پوشید گفتی کفن، وچوں گفتی کجا خواهی ماند گفتی در گور نومید شده باز گشتی اندوه دنیا از بی اندوهی آخرت است۔ مکتوب یا ابن آدم قد رضیت منك بالشکر القلیل وانت لا ترضیٰ عنی بالرزق الکثیر

ای بیٹے آدم کے تو میری عبادت سے غفلت نہ کر ورنہ میں تیرے دل کو محتاجی سے بھر دونگا اور تیرے ہاتھ کو خالی رکھونگا اور تجھے جسمانی آزار پہونچاوں گا اور تیرے سینہ کو غم سے بھر دوں گا اور تیری دعا کو محجوب کر دوں گا اور تیرے عمل کو رد کر دوں گا اور میں تیری دنیا کو تنگ بنادوں گا اور تیرے رزق کو کم کر دوں گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تیرا لازمی چارہ کار ہوں تو اپنا چارہ کار تیار کرے دنیا کے تمام لوگوں کی مدد کے بغیر تو اپنا کام بنا سکتا ہے لیکن میری مدد کے بغیر تجھے کوئی چارہ نہیں اے بیٹے آدم کے میں تیرا لازمی چارہ کار ہوں پس تو اپنے چارہ کار کو لازم پکڑ لے بہ مقابلہ ہر چیز کے میں ہی تجھے کافی ہوں اور کوئی چیز میرے مقابلہ میں تیرے لئے کافی نہیں خوشخبری ہو اس شخص کو جس کو دنیا عطا کی گئی درحالیکہ اس کا ایمان صحیح وسالم ہے اور خوشخبری ہو اس شخص کو جو موت سے پہلے بیدار ہو گیا خوشخبری ہو اس کو جو محتاجی میں داخل ہوا یعنی محتاج ہوا درحالیکہ وہ مسلمان ہے امر معلوم بدلتا نہیں اور امر مقسوم نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے خدا نے ہر ایک کے لئے جو کچھ تقسیم کر دی ہے اور ازل میں ہر ایک کے حق میں جو حصہ مقرر ہو چکا ہے اس میں کمی نہ ہو گی کیا کھائے اور کیا پہنے اس میں زیادتی ہو گی نہ کمی حلال ہو یا حرام طاعت ہو یا معصیت جو حکم کہ ازل میں ہو چکا ہے اور مقدر میں لکھا گیا ہے وہی ظاہر ہو گا خدا کی فرمانبرداری کرنے اور تقدیر کے آگے سر جھکانے کے سوا علاج نہیں فقیر کی معراج فاقہ کی رات ہے ایک بزرگ سے ہر صبح کو شیطان کہتا کہ آج کیا کھائے گا کہتے کہ موت اور کہتا کہ کیا پہنیگا کہتے کہ کفن اور جب کہتا کہ کہاں رہے گا کہتے کہ قبر میں ناامید ہو کر چلا جاتا دنیا کا غم آخرت کی بےغمی سے ہوتا ہے۔ مکتوب اے بیٹے آدم کے میں راضی ہو گیا ہوں تجھ سے تیرے تھوڑے

فاقنع بما اتيتك حتى ابارك
لك مكتوب فى التوريتہ يا ابن ادم
لا اريد منك اليوم عمل الغد
وانت تريد منى رزق الغد و
انت غدا فى القبر ساكن يا
ابن ادم خلقتك من نطفة
فلم ادع من رزقك بلا سوق
الى جوفك يا ابن ادم ان لى
عليك فرضا ولك على رزقا فان
خالفتنى فى فرضى فلا اخالفك
فى رزقك يا ابن ادم ان قنعت
بما رزقتك ارحت قلبك و
بدنك وانت عبدى مشكورا
والا تعبت قلبك وبدنك
وسلطت عليك الدنيا تركض
فيها ركض الوحوش فى البرية
ولا ينالك منها ما قسمت
وانت عبدى عليك ان تقول
وكلت الى المحبوب امرى
كله ان شاء احيانى وان
اتلفنى يا ابن ادم ان
كان قد تكفل الله برزقك
فاهتمامك لماذا ان كان
رزقك من الله فالحرص
لماذا ان كان ابليس عدو
الله حقا فالغفلة لماذا وان كان

سے شکر پر اور تو میرے رزق کثیر پر مجھ سے راضی نہیں
ہوتا تو میری عطا پر قناعت کر تاکہ میں تجھے برکت عطا
کروں مکتوب از توراۃ اے بیٹے آدم کے میں تجھ سے
کل کے عمل کو آج نہیں چاہتا اور تو مجھ سے کل کا رزق آج
چاہتا ہے حالانکہ تو کل قبر میں جلنے والا ہے۔ اے بیٹے آدم
کے میں نے تجھے نطفہ سے پیدا کیا میں تیرے رزق کو تیرے
پیٹ میں داخل کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا اے بیٹے آدم
کے میرا تجھ پر فرض ہے اور تیرا رزق میرے ذمہ ہے اگر تو میرے
فرائض کی ادائی میں میرا اختلاف کرے گا تو میں تیرے رزق
میں تیری مخالفت نہیں کروں گا اے بیٹے آدم کے
اگر تو میرے رزق پر قناعت کرے گا تو میں تیرے دل
کو راحت دوں گا اور تیرے بدن کو آرام پہونچاؤں گا
اور تو میرا ایک مشکور غلام ہوگا ورنہ تیرے دل اور تیرے
بدن کو رنج میں ڈالوں گا اور دنیا کو تجھ پر مسلط کر دوں گا
اور دنیا میں ایسا مارا مارا پھرے گا جیسے وحشی جانور
جنگلوں میں پھرا کرتے ہیں اور تیرا مقسوم بھی تجھے نہ مل
سکے گا تو تو میرا غلام ہے تجھے یہ کہنا چاہیئے کہ میں نے
اپنے سارے کاروبار اپنے محبوب کے حوالہ کر دیئے
اگر وہ چاہے تو مجھے زندہ رکھے اور اگر چاہے تو ہلاک
کر دے اے بیٹے آدم کے اگر اللہ تیرے رزق کا کفیل ہو چکا
ہے تو پھر تیرا یہ رزق کے لئے اہتمام کس لئے اور اگر تیرا رزق
اللہ کی طرف سے ہے تو پھر حرص کس لئے ہے
اور ابلیس کا دشمن خدا ہونا حق ہے
تو پھر غفلت کس لئے ہے اور اگر پل صراط
پر سے گزرنا ہے تو مال و متاع کا جمع کرنا
کس لئے ہے اگر اللہ کا ثواب جنت ہونا

الممر على الصراط فالجمع
لما ذا وان كان ثواب الله
الجنة حقا فالاستراحة
لما ذا وان كان كل شئ
بقضائي وقدري وارادتي
فالجزع لماذا لكيلا تا
سوا على ما فاتكم ولا
تفرحوا بما اتيكم **سورة**
التوريت الحادي والعشرون
الموت يكشف اسرارك والقيمة
تبدوا اخبارك والكتاب
يهتك استارك فاذا اذنبت
ذنبا صغيرا فلا تنظر الى
صغرة ولكن انظر الى من
عصيت واذا رزقت رزقا قليلا
فلا تنظر الى قلته ولكن
انظر الى من رزقك اياه فلا
تحتقر الذنب الصغير فانك
لاتعلم باى ذنب اغضب عليك
ام من رزقك القليل اغلق
ابواب السماء دون دعوتك
ام من الذنب الصغير فلا
تامن مكرى اخفى عليك دبيب
النمل على صفا في ليلة الظلمة
يا ابن ادم اذا وجدت قساوة
في قلبك وسقما في بدنك

حق ہے تو دنیا میں راحت لینا کس لئے ہے اگر ہر چیز میری قضا و قدر اور میرے ارادہ سے ہے تو بے قراری کس لئے ہے۔ تم فوت شدہ چیز پہ غم نہ کرو اور موجودہ پر خوش مت ہو۔ توریت کی اکیسویں سورۃ (میں درج ہے) کہ موت تیرے اسرار کو کھول دے گی اور قیامت تیری خبریں ظاہر کر دے گی اور نامۂ اعمال تیرے راز کی پردہ دری کرے گا پس جب تو گناہ صغیرہ کرے تو گناہ کے صغیر ہونے پر نظر نہ کر بلکہ یہ دیکھ کہ تو نے کس کی نافرمانی کی اور جب تجھ کو تھوڑا رزق دیا جائے تو رزق کے قلیل ہونے پر نظر نہ کر بلکہ یہ دیکھ کہ کس نے تجھے رزق دیا ہے تو گناہ صغیرہ کو حقیر مت جان تجھے کیا معلوم کہ تیرے کون سے گناہ پر خدا کا غضب تجھ پر نازل ہوگا کیا تیرے تھوڑے رزق سے آسمان کے دروازے تیری دعا کے سامنے بند ہو جائیں گے یا گناہ صغیرہ سے تو میرے مکر سے بے فکر نہ ہو اندھیری رات میں چونٹی کی چال کے مانند تجھ پر پوشیدہ ہے اے آدم کے بیٹے جب تو اپنے دل میں سختی محسوس کرے اور اپنے جسم میں بیماری اور اپنے رزق میں بے نصیبی اور اپنے مال

فحرمانا فی رزقك ونقصة فی
مالك فاعلم انك تكلمت فيما
لا يعنيك اوحی الله الی موسیٰ
عليه السلام تظهر مغفرتی من
عيوب نفسك فلا تشتغل بعيوب
الناس ومالم يزل ملكی فلا
تخضع للمخلوقين ومالم
ينفذ خزانتی فلا تهتم لاجل
الرزق ومالم يمت الشيطن
فلا تامن كيده ومالم تدخل
الجنة فلا تامن من مكری
افامنوا مكر الله فلا يامن
مكر الله الا القوم الخسرون
يا ابن ادم تفرغ لعبادتی
املأ قلبك غنا وبيد لك
رزقا وجسمك راحة ولا تغفل
عن ذكری فاملأ قلبك
فقرا ويدلك تعبا ونصبا
وصدرك هما وغما وجسمك
سقما وعنا واجعل دنياك
عسيرة لو البصرت حتی تدخلها
يا ابن ادم تخدم مثلك
كيف يعطف قلبه او ما علمت
انا اصرف القلوب فلو خدمتنی
لخدمتك ايا لا دنيا تخدمی
من خدمنی بيده لا يا ابن

میں نقصان پائے تو یقین کرے کہ تو نے ایسی باتیں کی ہیں جس میں تجھے کوئی فائدہ نہ تھا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ تیرے نفس کے عیوب سے میری مغفرت ظاہر ہو گی پس تو لوگوں کے عیب میں مشغول نہ ہو اور جب تک میری بادشاہت قائم ہے مخلوق کی عاجزی مت کر اور جب تک میرے خزانے خالی نہ ہو جائیں رزق کے لئے پریشان مت پھر اور جب تک شیطان نہ مر جائے تو اس کے مکر سے بے فکر مت ہو۔ کیا پس وہ لوگ اللہ کے مکر سے بے خوف ہو گئے اللہ کے مکر سے سوائے نقصان والوں کے اور کوئی بے فکر نہیں ہوتے اے بیٹے آدم کے تو میری عبادت کے لئے وقف ہو جائیں تیرے دل کو تونگری سے اور تیرے ہاتھ کو رزق سے اور تیرے جسم کو راحت سے بھر دونگا اور تو میرے ذکر سے غافل مت ہو پس میں تیرے دل کو محتاجی سے اور تیرے ہاتھ کو رنج و تکلیف سے اور تیرے سینہ کو رنج و غم سے اور تیرے جسم کو بیماری اور درد سے بھر دونگا اور تیری دنیا کو تنگ بنا دوں گا کاش تو صاحب بصیرت ہوتا یہاں تک کہ داخل ہوتا تو اس میں (جنت میں) اے بیٹے آدم کے تو اپنے جیسے کی خدمت کرتا ہے تو دیکھ تیرے مخدوم کا دل کیسا مہربان ہو جاتا ہے کیا

ادم انت فی الدنیا فلا تکن کالحطب الذی تحرق نفسہ بالنار والنفع لغیرہ ای عزیز خدای ترا بہمہ باب فراغت و ہمت روزی گرداند واز حرص دنیا و از اہل آن دور دارد وحق تعالیٰ ترا قناعت روزی کند ای عزیز قناعت ملکیت کہ ترا از کونین غنی گرداند قال علیہ السلام القناعۃ کنز لا یفنیٰ۔

قناعت بود پیشۂ کاروان
عبادات معبود کردن توان
قناعت چو ملکیت شاہی بدان
دراں ملک رویت الٰہی بخواں

قناعت این را نہی گویند کہ بر پارۂ نان قوت وبر برہنگی قناعت کند بلکہ از کونین روی بگرداند ودر یاد مولیٰ مستغرق بماند وبر رویت معشوق شیدا گردد وقانع ومتقی وپرہیزگار این را گویند درین زمان ما ہمہ کساں دعوے دوستی می کنیم وخود را درمیان طالبان حق می شمریم شب وروز درطلب دنیا وبا اہل دنیا آمیختہ باشیم وخلطیت با ایشاں می کنیم وحکایت ہای بزرگ بزرگ می کنیم وطالبان خدائے تعالیٰ آنرا می گویند کہ جز خدائے تعالیٰ کس آنرا نداند ونہ بیند ونہ شناسد وطالبان خدا ایشاں را نمی گویند کہ بخانہای دنیا داراں میروند وبا ایشاں خلطیت می کنند بلکہ طالبان

کیا تجھے نہیں معلوم کہ میں دلوں کو پھیرنے والا ہوں پس اگر تو میری خدمت کرتا تو میں اسے تیرا خادم بنا دیتا اے دنیا تو خدمت کر تو اس کی جس نے اپنے ہاتھ سے میری خدمت کی اے بیٹے آدم کے تو دنیا میں ہے پس تو اس لکڑی کے مانند مت ہو جو اپنے آپ کو آگ میں جلاتی ہے اور نفع غیروں کو دیتی ہے۔ ای عزیز خدائے تعالیٰ تجھ کو کل دینوی کاروبار سے فرصت اور (ان امور سے بچ رہنے کی) ہمت عطا کرے دنیا اور اہل دنیا کی حرص سے دور رکھے اور خدائے تعالیٰ تجھ کو قناعت روزی کرے اے عزیز قناعت ایک ایسا ملک ہے کہ تجھ کو دونوں جہاں سے لاپروا کر دیتا ہے فرمایا علیہ السلام نے قناعت ایک خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا۔

عاقل کا پیشہ قناعت ہے
معبود کی عبادت کر سکتا ہے
قناعت کو بادشاہ کے ملک کے مانند جان
اور اس ملک میں خدا کے دیدار کو طلب کر

قناعت اس کو نہیں کہتے کہ ایک روٹی کے ٹکڑے کی خوراک اور برہنگی پر قناعت کرے بلکہ (طالب کو چاہیئے کہ) دونوں جہاں سے منھ پھیر لے اور مولیٰ کی یاد میں ڈوبا ہوا رہے اور معشوق کے دیدار کا شیدا ہے قانع متقی اور پرہیزگار اسی کو کہتے ہیں۔ اس زمانے میں ہم لوگ خدا کے ساتھ دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں اور خود کو طالبانِ حق میں شمار کرتے ہیں اور رات دن دنیا کی طلب اور دنیا داروں میں گھسے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں اور بڑی بڑی حکایتیں بیان کرتے ہیں خدا کے طالب انکو کہتے ہیں کہ سوائے خدا کے انکو نہ جانے اور نہ دیکھے اور نہ پہچانے اور خدا کے طالب انکو نہیں کہتے جو دنیا داروں کے گھروں کو جاتے اور ان کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں بلکہ یہ لوگ ان ہی کے

ایشانند کہ از ایشاں طمع دارند قال علیہ
السلام الطمع ام الخبائث از طمع روی
سیاہ می شود وحق تعالیٰ بکرم خویش از طمع
غیر باز دارد و از رفتن بر در ایشاں نجات
روزی کند ای عزیز طالب صادق می باید کہ توکل
بوکالت حق اختیار کند رب المشرق والمغرب
لا الہ الا ھو فاتخذہ وکیلا
(جز ۲۹ رکوع ۱۳) قیل التوکل رفض
الدنیا وما فیھا والتمنیۃ ما
عند اللہ وتبتل الیہ تبتیلا۔
انقطع الی عبادتہ عن کل شیٔ
انقطاعا کاملا عن اللہ یا ابن
ادم عندک ما یکفیک وتطلب
ما یطغیک قال طوبیٰ لمن رزق
کفافا و یقنع بما اتاہ ای عزیز
من اگر لذت وعزت قناعت بچشی و بدانی
بخدای ہرگز بطمع سر بسلاطین فرو دنیاری
و دنیا را بجوی نہ شماری۔ بیت

اگر ز خوان گدایاں نوالۂ بچشی
بحبۂ نہ شماری ہزار سلطاں را
گنج آزادگی و گنج قناعت ملکیست
کہ بشمشیر میسر نہ شود سلطاں را
آنجا کہ قبول آمد درویشی سلیماں را
یک حبہ نمی ارزد صد ملک سلیماں را

قناعت آں نیست کہ بناں پارہ ستر عورت
باشد بلکہ قناعت آنست کہ بذکر و محبت

طالب ہیں کہ ان سے امید رکھتے ہیں فرمایا علیہ السلام
نے کہ طمع تمام برائیوں کی ماں ہے۔ طمع سے منہ
کالا ہوتا ہے اور حق تعالیٰ اپنے فضل سے غیر کی طمع سے
باز رکھے اور اہل طمع کے دروازہ پر جانے سے نجات
روزی کرے۔ اے عزیز طالب صادق کو چاہیئے کہ
توکل خدا کی وکالت سے اختیار کرے مشرق ومغرب کا
رب ہے کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی ہے پس تو اسی کو اپنا وکیل
بنا کہا گیا ہے کہ توکل دنیا اور مافیہا کا ترک کرنا
اور جو اللہ کے نزدیک ہے اس کی آرزو کرنا ہے ای
محمد تو اس کی طرف پوری طرح منقطع ہو جا یعنی تو اسکی
عبادت کی طرف ہر چیز سے پورا پورا منقطع
ہو جا حکایت کرتے ہوئے اللہ سے اے بیٹے آدم کے
تیرے نزدیک وہ ہے جو تجھے کفایت کرے اور طلب کرتا
ہے تو اس چیز کو جو تجھے سرکش بنا دے فرمایا ؑ نے
خوشخبری ہو اس کو جو بقدر کفاف رزق دیا گیا اور جو قناعت کرتا
ہے اس چیز پر جو اسکو خدا نے دی اے میرے عزیز اگر تو قناعت کی
عزت اور لذت چکھیگا اور (اس کی خوبی کو) جان لیگا تو خدا کی قسم تو
سلاطین کے آگے طمع سے اپنا سر ہرگز نہیں جھکائیگا اور دنیا کو جو کے برابر نہیں سمجھے گا بیت

اگر تو فقراء کے خوان سے ایک نوالہ کھائے گا
ہزار سلطان کو ایک رتی کے برابر نہیں سمجھے گا
آزادگی کا کونا اور قناعت کا گنج ایک ایسا ملک ہے
جو شمشیر کے زور سے سلطان کو نصیب نہیں ہوتا

سلیمان علیہ السلام نے جس مقام میں
درویشی قبول کی ہے اس مقام میں وہ
سو ملک سلیمان کو ایک حبہ کے
برابر بھی قیمت نہیں دیتے

وشوق حق تعالیٰ اکتفا کنی و بکونین التفات نہ نمائی وقدم بر اتباع مصطفےٰ ع نہ زنی قال علیہ السلام من رضی عن اللہ بقلیل الرزق رضی اللہ عنہ بقلیل العمل قال ع قیمۃ المرء علیٰ قدر ہمتہ قال ع ان اللہ یحب معالی الھمم و یبغض سفلتھا وقال ع من اصبح وھمہ غیر اللہ فلیس من اللہ۔ حتی یتوب من ذنب الذی لا یتوب منہ الناس وھو حب الدنیا لان داءھا اعزل الداء و دواءھا اشکل الدواء و ھو یفقد الاطباء فان الطبیب ھو العالم العامل وقد مرض العلماء فی ھٰذہ الا عصار مرضا عسر علیھم علاج انفسھم لان الداء المھلک ھو حب الدنیا وھو اکبر الکبائر وغلب ذٰلک علی العلماء فاضطروا فکیف عن تحذیر الخلق من الدنیا لئلا تنکشف فضیحتھم فاستصلحوا لما افتضحوا علی الدنیا والتجارب الیھا والتکاذب لھا فبذٰلک السبب عم الداء وانقطع الدواء واشتغل الاطباء بفنون الاغواء فلیتھم اذا لم

قناعت وہ نہیں کہ روٹی کے ٹکڑے یا ستر عورت پر اکتفا کرے بلکہ قناعت وہ ہے کہ حق تعالیٰ کے ذکر محبت اور شوق پر اکتفا کرے اور دونوں جہاں کی طرف توجہ نہ کرے اور مصطفیٰ کی پیروی کرے فرمایا علیہ السلام نے جو شخص تھوڑے رزق پر خدا سے راضی ہو جائے تو خدا تھوڑے عمل پر اس سے راضی ہو جاتا ہے فرمایا علیہ السلام نے آدمی کی قیمت اس کی ہمت کے موافق ہوتی ہے۔ فرمایا علیہ السلام نے تحقیق اللہ تعالیٰ ہمت کی بلندیوں کو دوست رکھتا ہے اور پستیوں سے بغض رکھتا ہے۔ آنحضرت ص نے فرمایا جو آدمی صبح کرے اور اس کا قصد غیر اللہ کا ہو تو وہ اللہ کا نہیں ہے یہاں تک کہ توبہ کرے اس گناہ سے جس سے لوگ توبہ نہیں کرتے اور وہ دنیا کی محبت ہے کیونکہ اس کی بیماری تمام بیماریوں سے نرالی ہے اور اس کی دوا تمام دواؤں سے مشکل ہے بات اصل یہ ہے کہ اس بیماری کے طبیب بھی گم ہیں اس بیماری کا طبیب تو عالم با عمل ہوتا ہے اور اس زمانے میں علماء بیمار ہیں ان کو اپنا علاج آپ کرنا مشکل ہو گیا ہے کیونکہ مہلک بیماری جو محبت دنیا ہے وہ تمام کبیرہ گناہوں سے زیادہ بڑا گناہ ہے علماء پر غالب ہو گئی ہے پس وہ دنیا میں گرفتار ہو گئے ہیں تو مخلوق کو دنیا سے کس طرح بچا سکیں گے اگر وہ ایسا کرنے جائیں تو ان کی رسوائی ہوتی ہے کہ خود فضیحت دیگراں را نصیحت اس واسطے وصلح کل کے نام سے مصلحت (دنیوی) پر عمل کرنے لگے جبکہ وہ ترک دنیا اور ترک جذبات دنیوی اور ترک کذب و افترا کا وعظ کر کے خود عمل نہ کیا اور اپنی

یصلحوا لیصلحوا ولم یفسدوا
اولیتهم سکتوا وما نطقوا بل
صار کل واحد کانه صخرة فی
فم الوادی لا تشرب ولا تترک
الماء یشرب به غیره قال واعلم
ان من ظن انه یلابس الدنیا
ببدنه ویخلو عنها بقلبه فهو
مغرور کمن غمس فی العسل وظن
ان الذباب لا یقع علیه این
حال ماست انچه دریں باب نقلها واحادیث
که مسطور است با ایشاں مخلوط میشویم و در
خانهای اغنیاء میرویم پس بیان پیش ایشاں
چگونه توانیم گفت پس ضرورةً بگوئیم که موافقان
مهدی ع را دنیا داراں نباید گفت وقال علیه
السلام لا تجالسوا الموتیٰ قیل
یارسول الله من الموتیٰ قال الاغنیاء
من امتی یاراں پرسیدند که اغنیاء
امت کیستند رسول ع فرمودند هر کرا ایں سه
صفت باشد که همت خوردن نیک باشد
پوشیدن نیک باشد و مالا یعنی مشغول شود۔
امام محمد غزالی رح فرمودند هر که ایں سه صفت
باشد اگر سلام کند علیک ندهد اگر میرد بیامرش
وی نرود قال ع من اکرم الغنی
فهو کلب سوء عن جابر رض قال
قال رسول الله الغناء ینبت
النفاق فی القلب کما ینبت

بد اعمالیوں سے فضیحت ہو گئے اس سبب سے بیماری
تو عام ہے اور دوا اغنقاء ہے اور طبیب فن اغواء کے
مشغلے میں مصروف ہیں کاش جب وہ نکو کار نہ تھے
تو صلح کرتے اور فساد نہ پھیلاتے یا کاش وہ خاموش
رہ جاتے اور نہ بولتے بلکہ ہر ایک ایسا ہوتا گویا وہ
وادی کے منھ میں ایک پتھر ہے نہ پیتا ہے نہ چھوڑتا ہے
کہ اس کو کوئی دوسرا شخص پی سکے اور جانے رہو جو آدمی
یہ گمان کرے کہ دنیا اس کے بدن کی حد تک رہے گی
اور دل پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا تو مغرور ہے جس طرح
جو آدمی شہد میں ڈوب جائے اور گمان کرے کہ مکھی
اس پر نہیں بیٹھے گی اس باب میں جو کچھ نقول اور
احادیث منقول ہوئے یہ سب ہمارا حال ہے کہ ہم دنیا
کے ساتھ میل ملاپ رکھتے ہیں اور توانگروں کے گھروں
کو جاتے ہیں پس ان کے روبرو (حق بات) کس طرح بیان
کر سکتے ہیں پس ضرورةً کہتے ہیں کہ موافقان مہدی ع کو دنیادار
نہیں کہنا چاہئے فرمایا علیہ السلام نے تم مُردوں کے ہمنشین مت
ہو کہا گیا ای رسول اللہ مردے کون ہیں تو فرمایا میری امت
کے توانگر یاروں نے پوچھا کہ اُمت کے توانگر کون لوگ
ہیں رسول ع نے فرمایا کہ جس کسی میں یہ تین صفت موجود
ہوں یعنے اچھے کھانے اور اچھے پہننے کی رغبت رکھتے ہوں
اور لایعنی چیزوں میں مشغول ہوں، امام محمد غزالی رح نے فرمایا کہ
جس میں یہ تین صفتیں موجود ہوں اگر وہ سلام کرے تو اس کے
سلام کا جواب نہ دیا جائے اور اگر وہ مر جائے تو اس کی
مغفرت نہ چاہے رفرمایا علیہ السلام نے جس نے توانگر کی عزت
کی تو وہ بیما کتا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الماء الزرع قال رسول ؐ اربعۃ
من الکبائر لبس الصوف لطلب
الدنیا و ادعاء محبۃ الصالحین
و ترک فعلھم و ذم الاغنیاء
والاخذ منھم و رجل لا یبدی
الکسب و ھو یاکل من کسب الناس
وعن عمرو ابن عوف رضؓ قال قال
رسول اللہ صلعم فو اللہ لا الفقرا
خشیٰ علیکم ولکن اخشی علیکم
ان تبسط علیکم الدنیا کما
بسطت علی من کان قبلکم فتنا
فسوھا کما تبا فسوھا وتھلکم
کما اھلکتھم کما قال اللہ تعالیٰ فلا
تَغُرنکم الحیوٰۃ الدنیا ولا یغرنکم
باللہ الغرور ان الشیطٰن لکم
عدوٌ فاتخذ و لا عدوا (جزء
۲۲ رکوع ۱۳) الم اعھد الیکم
یٰبنی آدم ان لا تعبد و ا
الشیطٰن انہ لکم عدو مبین
وان اعبدونی ھٰذا صراط
مستقیم ولقد اضل منکم جبلاً
کثیرا افلم تکونوا تعقلون
(جزء ۲۳ رکوع ۳) واذکر عبدنا
ایوب اذ نادی ربہ انی مسنی
الشیطٰن بنصب وعذاب
(جزء ۲۳ رکوع ۳) لقد رای من

نے توانگری دل میں منافقی پیدا کرتی ہے جیسا کہ
پانی کھیت کو اگاتا ہے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں
کبیرہ گناہ ہیں دنیا طلب کرنے کے لئے صوف کا لباس پہننا
اور نیک لوگوں کی محبت کا دعویٰ کرنا اور ان کے عمل
کے موافق عمل نہ کرنا اور توانگروں کی مذمت کرنا اور
ان سے لینا۔ اور ایک آدمی ہے کہ کسب ظاہر نہیں
کرتا اور لوگوں کی کمائی سے کھاتا ہے حضرت عمرو بن
عوف رضؓ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ ؐ نے خدا کی
قسم مجھے تمہاری محتاجی کا خوف نہیں لیکن مجھے
خوف اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جیسا
کہ کشادہ ہو گئی تھی تمہارے اگلوں پر اور راغب ہوں تم
اس میں جیسا کہ وہ راغب ہوئے تھے اور وہ تم کو ہلاک کر دے جیسا کہ
ان کو ہلاک کر دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو تم کو فریب
نہ دے دنیا کی زندگی اور تم کو دھوکہ نہ دے اللہ
کے بارے میں وہ دغاباز (شیطان) بے شک شیطان
تمہارا دشمن ہے تو تم دشمن ہی اس کو سمجھے رہو۔
کیا میں نے حکم نہ بھیجا تھا تمہاری طرف اے اولاد آدم
کہ نہ پوجیو شیطان کو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن
ہے اور یہ کہ میری عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے
اور شیطان نے گمراہ کر دیا تم میں سے بہتری مخلوق کو تو
کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے۔ اور یاد کر ہمارے
بندے ایوب کو جب اس نے پکارا اپنے پروردگار
کو کہ مجھ پر ہاتھ ڈالا شیطان نے ایذا اور
تکلیف کے ساتھ۔

بے شک اُس نے دیکھیں اپنے پروردگار
کی بڑی نشانیاں۔ الخ

ایٰت ربہ الکبریٰ الایۃ (جز ۲۷ رکوع ۵)

حضرت رسولؐ این جا وقف کردند شیطان درمیان خواندن القا کرد تلک الغرانیق لعلیٰ وان شفاعتھن لترتجیٰ قال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنیٰ القی الشیطن فی امنیتہ الایۃ (جز ۱۷ رکوع ۱۴)

پس ہشیار باید شد کہ شیطان نہ از ہیچ رسول و نہ نبی و نہ ولی بگذرد پناہ از خدا باید گرفت مراقبہ را دو معنی است یکی آں کہ مراقبہ محافظت است مشتق من الرقابۃ وھو الحفیظ یعنی دل را از خواطر غیر حق بذکر حق نگاہداشتن و حق را بر خود مطلع دیدن و این مراقبۂ مبتدیان است دوم مراقبہ بمعنی مشاہدہ است مشتق من الرقوب وھو النظر یعنی در مشاہدۂ جمال و جلال ذات و صفات حق چناں مستغرق شود کہ ہیچ چیز یاد نیاید و این مراقبۂ منتہیانست پس اعمال جوارح با پریشانی خاطر ممکن ہست اما مراقبہ بغیر خلوت باطن اصلاً ممکن نیست پس ای عزیز طالب حق را باید کہ دائم در مراقبہ باشد و ہرچہ معاملہ و خواب بیند پیش مرشد عرض کند و بخودی مغرور نشود۔

حضرت رسولؐ نے اس آیت پر وقف فرمایا پڑھنے کے درمیان شیطان نے القا کیا کہ یہ بت مرغان بلند پرواز ہیں ان کی شفاعت کی امید کی جاسکتی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی رسول اور نبی کو نہیں بھیجا مگر جب اس نے کوئی تمنا کی تو شیطان نے اس کی تمنا میں کچھ ڈال دیا۔ الخ

پس ہشیار رہنا چاہیئے کہ شیطان نہ کسی رسول اور نہ نبی کو چھوڑا اور نہ ولی کو خدا سے پناہ لینی چاہیئے۔ مراقبہ کے دو معنی ہیں ایک وہ ہے کہ مراقبہ محافظت کو کہتے ہیں اور وہ رقابت سے مشتق ہے رقابت حفظ کو کہتے ہیں۔ یعنی دل کو ماسوی اللہ کے خطروں سے پاک کر کے اللہ کی یاد میں لگا رکھنا اور اللہ کو اپنے پر مطلع دیکھنا یعنی یہ سمجھنا کہ اللہ حاضر و ناظر ہے ہماری ہر ایک حالت کو دیکھ رہا ہے۔ یہ مراقبہ مبتدیوں کا ہے دوسرا مراقبہ مشاہدہ کے معنی میں ہے اور وہ رقوب سے مشتق ہے کہ رقوب نظر کو کہتے ہیں یعنی خدا کی ذات و صفات کے جمال و جلال کے مشاہدہ میں ایسا مستغرق ہو جانا کہ کوئی چیز یاد نہ رہے اور یہ منتہی لوگوں کا مراقبہ ہے۔ پس ظاہری اعمال کی ادائی دل کی پریشانی کے ساتھ ممکن ہے مگر مراقبہ بغیر خلوت باطن کے ہرگز ممکن نہیں پس اے عزیز طالب حق کو چاہیئے کہ ہمیشہ مراقبہ میں رہے اور جو کچھ معاملہ اور خواب دیکھے مرشد سے عرض کرے اور اپنی خودی پر مغرور نہ ہووے۔

ای خواب غرور داده خود را
بنیاد قومی نہاده خود را
ہمواره بگرد خود تنی تو
وانگہ دم معرفت زنی تو
در آئینہ دیدهٔ ہمتا را
دانی کہ شناختی خدا را

کما قال الامام محمد الغزالی رح ان الشیطن یاتی عند اهل الله لیغتره فیقول له یا ولی الله یا خیر البریة من بین خلقه اما تری من ربك هذه الكرامات والعطیات والقرب والانس اما تری ما الهمك ربك من كلام اهل المعرفة ودقائق انواع الارادة فهل یكون مثل هذا الا لاهل صحبته ومحبته فلو تمنیت علی ربك لاعطاك امنیتك الا تری حال قربك معه وكمال لطفه معك فانك لو قسمت علی الله لا یرد قسمك ولا شك ان الملئكة ینظرون الی حركاتك وسكناتك وحسن احوالك فمن یقوم لله علی قدم صدق الوفاء والخدمة مثلك وقد رجح فضلك علی اهل زمانك فما اغفل الناس عما انت فیه

اے اپنے آپکو دھوکے کی نیند میں سلائے ہوئے
اپنے لئے توی بنیاد رکھے ہوئے
تو ہمیشہ اپنی خودی کے اطراف ہی تنتا رہتا ہے
اور پھر معرفت کا دم مارتا ہے
آئینہ میں تو نے ہمتا کو دیکھا ہے
اور سمجھتا ہے کہ خدا کو پہچانا ہے

چنانچہ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ شیطان اہل اللہ کے پاس آتا ہے کہ ان کو دھوکہ دے اور ان سے کہتا ہے کہ اے اللہ کے مقرب اے مخلوق کے بہتر کیا تو اپنے رب کی ان کرامتوں اور ان عطیات و قرب و انس کو نہیں دیکھتا ہے اور کیا تو اپنے رب کے الہامات کو نہیں دیکھ رہا ہے کہ تجھے اہل معرفت کا کلام اور اقسام ارادت کے دقائق یعنے باریک باتیں عطا فرمایا ہے کیا ایسی باتیں خدا کے مقربین اور دوست داروں کے سوائے کسی دوسرے کو عطا بھی ہو سکتی ہیں پس اگر تو اپنے خدا سے آرزو کرے گا تو تیری آرزو بر لائے گا دیکھ تیرا قرب خدا کے ساتھ کیسا ہے اور خدا تجھ پر کیسا مہربان ہے پس بے شک تو اگر اللہ کی قسم کھائے گا تو تیری قسم کو رد نہیں کرے گا۔ اس میں شک نہیں کہ فرشتے تیری حرکات و سکنات اور تیرے حسن احوال کو دیکھ رہے ہیں پس اب تیرے جیسا خدا کا سچا خادم اور پکا وفا دار بندہ کون ہے تیری فضیلت اہل زمانہ پر غالب ہو چکی ہے تو جس حالت میں ہے اس سے لوگ کیا ہی غافل ہیں اور ایسی ہی باتیں کرتا ہے

ویقول مثل ذلك حتی یغتره بانواع مکر وخدیعة فلو تدارکه الله تعالی بالفضل والرحمة فیبصر بمکائد عدوه ویخرج بروحه الی سرادقات ولایته فعند ذلك یسلم من غوامض آفات الاستدراج.

زیراکہ شیطان را قدرتی داده اند که نور شده می نماید بیچاره کسیکه واقف نباشد فرق نتواند کرد که تجلی حق است ویا شیطان دغا می دهد پس اینجا چه کند که زود لاحول بفرستد اگر تجلی حق است متلاشی نخواهد شد واگر نور شیطان است قرار نخواهد گرفت

نقل آورده اند که روزے همیں ملعون لگامے بر دست کرده در راہے میرفت در نظر سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ قدس سره افتاد پرسید که کجا میروی جواب داد که ایں را در دهن سرکشاں خواهم انداخت شیخ فرمود که گاہے طرف من هم آمده باشی گفت همچو توئی هزاراں هزار در گلۂ من میچرند اینجا محض عنایت الٰهی باید اکثر کار دشوار است راه باریک وشب تاریک و مرکب لنگ وای بیرهایت راه نمای وا ے مصلح عنایت دستگیر (پس جز عنایت پناه و چاره نیست) حدیث از کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام یامعشر الحواریین انتم تخافون المعاصی ونحن معاشر الانبیا لان العدو یدخل علی العارفین من طریق الشبه والوسوسة

حتیٰ کہ اس کو اقسام کے مکرو خدیعت سے دھوکہ میں ڈالدیتا ہے پس اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے اس کو بچالے تو اپنے دشمن کے مکر سے واقف ہو جاتا ہے اور قرب خدا کے سراپردوں تک عروج پا سکتا ہے اور اس وقت استدراج کی آفتوں کی گہرائیوں سے نجات پاتا ہے۔ اس لئے کہ شیطان کو نور بن کر ظاہر ہونے کی طاقت دیئے ہیں جو بیچارہ کہ واقف نہ ہو وہ اس بات کا امتیاز نہیں کرسکتا کہ آیا تجلی حق ہے یا شیطان دغا دیتا ہے پس اس وقت اس کو چاہیئے کہ فوراً لاحول بھیجے اگر حق کی تجلی ہے تو متغیر نہ ہوگی اور اگر شیطان کا نور ہے تو برقرار نہیں رہے گا۔

منقول ہے کہ ایک روز یہی ملعون لگام ہاتھ میں لیا ہوا راستہ سے جارہا تھا سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ کی نظر اس پر پڑی آپنے پوچھا کہ کہاں جاتا ہے جواب دیا کہ اس کو مغروروں کے منھ میں لگاؤں گا۔ شیخ نے فرمایا کبھی میری طرف بھی آیا ہوگا کہا تجھ جیسے ہزاروں میرے منڈے میں چر رہے ہیں اس مقام پر فقط اللہ کی عنایت درکار ہے اکثر (دین کا) کام مشکل ہے راستہ باریک رات اندھیری اور گھوڑا لنگڑا ہے افسوس بیرہدایت راہ نما افسوس مصلح عنایت دستگیر (پس سوائے عنایت الٰہی کے پناہ اور چارہ نہیں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام سے منقول ہے کہ۔ اے حواریوں کے گروہ تم گناہوں سے ڈرتے ہو اور ہم انبیاء کے گروہ ہیں (ہم بھی ڈرتے ہیں) کیونکہ دشمن عارفین کے پاس شبہہ اور وسوسہ اور اتحاد ذات وصفات کے راستہ سے داخل

والاتحاد فی الصفات والذات وعلی المرتدین من طریق الافات فی الشہوات فان لم تبک عین احد کم فلیبک من قلبہ وبکاء القلب الحزن والخشیۃ ای عزیز خلق از ابلیس نام شنیدہ اند و ندانند کہ او چند ناز در سر دارد کہ پروای ہیچکس ندارد نہ نبی و نہ ولی کہ در نماز اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم گویند از بہر آں معنی کہ ناز در سر گرفتہ است سر دار خود سر متکبراں و خود بیناں است خلقتنی من نار وخلقتہ من طین (جزو ۸ رکوع ۹) ہمیں ناز است ای عزیز بلکہ شیطان بندگان خدای را برای نماز بیدار می کند چنانچہ در صلوٰۃ مسعودی میگوید خواجہ حسن بصریؒ وقتی در صبح صادق خفتہ ماند شیطان بیامد و خواجہؒ را بیدار کرد و گفت برخیز تا تکبیر اولیٰ از تو فوت نشود خواجہؒ پرسید کہ مقصود تو آنست کہ از مردمان عبادت فوت شود ایں چو نست کہ مرا بیدار کردی شیطان جواب داد کہ وقتی از تو تکبیر اولیٰ با امام فوت شدہ بود و تو برای آں چنداں اندوہ کردی کہ خدای تعالیٰ بنام تو ثواب دہ ہزار تکبیر اولیٰ ثبت فرمود امروز ترسیدم اگر تکبیر اولیٰ از تو فوت شود باز تو چنداں اندوہ کنی کہ ثواب دہ ہزار تکبیر اولیٰ بیابی م

ہوتا ہے اور مریدین کے پاس آفات شہوات کے راستہ سے داخل ہوتا ہے پس اگر تم میں سے کسی کی آنکھ نہیں روئی ہے تو چاہیئے کہ دل سے روئے۔ اور دل کا رونا غم اور خوف ہے۔

اے عزیز خلق ابلیس کا نام سنی ہے اور نہیں جانتی کہ وہ کس قدر فخر سر میں رکھتا ہے کہ کسی کی پروا نہیں کرتا نہ نبی کی اور نہ ولی کی نماز میں اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم جو کہتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ سر میں ناز رکھتا ہے اور وہ خود مغروروں اور خود بینوں کا سردار ہے (چنانچہ اس کی خبر خدا نے دی ہے کہ) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے۔ یہی اس کا ناز ہے۔ اے عزیز بلکہ شیطان بندگان خدا کو نماز کے لئے ہشیار کرتا ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ مسعودی میں ہے کہ خواجہ حسن بصریؒ ایک وقت صبح میں سو رہے تھے شیطان آیا اور خواجہ کو بیدار کیا اور کہا کہ اٹھ تاکہ تجھ سے تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو۔ خواجہؒ نے کہا کہ تیرا مقصود تو یہ ہے کہ لوگوں سے عبادت فوت ہو اور یہ کیا معاملہ ہے کہ تو نے مجھ کو ہشیار کیا۔ شیطان نے جواب دیا کہ ایک وقت تجھ سے تکبیر اولیٰ امام کے ساتھ فوت ہو گئی تو تو نے اس کے لئے اس قدر زاری کی کہ خدائے تعالیٰ نے تیرے نام پر دس ہزار تکبیر اولیٰ کا ثواب مقرر فرمایا اور میں آج ڈرا کہ اگر تجھ سے تکبیر اولیٰ فوت ہو جائے تو پھر اس قدر زاری کرے گا کہ دس ہزار تکبیر اولیٰ کا ثواب پائے گا۔ اس لئے

سبب آں بیدار کردم کہ تا ہماں یک تکبیر اولیٰ
را ثواب یابی و مہتر آدم علیہ السلام را در بہشت وسوسہ
کرد و گفت وقال ما نهٰكما ربكما
عن هٰذه الشجرة الا ان تكونا
ملكين او تكونا من الخٰلدين
(جزء ۸ رکوع ۹) يٰبني آدم لا يفتننكم
الشيطٰن كما اخرج ابويكم من
الجنة الاية (جزء ۸ رکوع ۱۰) و عن
حذيفة رض ياتي على الناس
زمان يكون فيهم جيفة
الحمار احب اليهم من مومن
يامرهم بالمعروف وينهٰهم
عن المنكر نقلست کہ سلطان العارفین رح
یکروز نیستی خود دیدند و درون ذات خود
گفتند کہ اگر مرد باشی منصور حلاج باش بر
سر دار شدہ و اگر زن باشی رابعہ باش پس
نیستی تو مگر مخنث۔ یکروز چہ کردند کہ دامنی
بر سر پوشیدند دوست رنجن در دست کردند
و در چشم کاجل کردند و دف را بدست گرفتند
و درون بازار درمیان مخنثاں استادہ شدند
مریداں بہر طرف دویدند تا تفحص کنند مریداں
بدیں حال یافتند پرسیدند خوندکار ایں
چہ حالت است فرمودند ما خدای را تا شناختن
در ذات خود انصاف کردیم نہ مردیم
و نہ زن مگر مخنث پس درمیان ایشاں استادہ
شدیم ایں چنیں باخطاب مخاطب سلطان العارفین رح

میں نے تجھ کو بیدار کیا تاکہ تجھ کو اسی ایک تکبیر اولیٰ
کا ثواب ملے اور مہتر آدم علیہ السلام کو بہشت میں
وسوسہ ڈالا اور کہا (قولہ تعالیٰ) اور کہنے لگا تم کو
جو منع کردیا تمہارے پروردگار نے اس درخت سے تو اس
کا سبب یہی ہے کہ کہیں تم بن جاؤ دونوں فرشتے
یا ہو جاؤ ہمیشہ جینے والے اے بنی آدم نہ بہکاوے تم
کو شیطان جیسا کہ تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا۔
اور حضرت حذیفہ رض سے مروی ہے کہ لوگوں پر ایک
ایسا زمانہ آئے گا کہ مردار گدھا اس مومن سے
زیادہ دوست ہوگا جو ان کو نیکی کا حکم کرے گا
اور برائیوں سے روکے گا۔ نقل ہے کہ ایک
روز سلطان العارفین بایزید بسطامی رح نے
اپنی نیستی پر نظر کی اور اپنی ذات سے کہا کہ اگر
تو مرد ہے تو دار پر چڑھ کر منصور حلاج بن اور
اگر تو عورت ہے تو رابعہ بن پس نہیں ہے
تو مگر مخنث ایک روز آپ نے سر پر دامنی
اوڑھ لی۔ اور ہاتھ میں کنگن باندھا اور آنکھوں
میں کاجل لگائے اور ہاتھ میں دف لیا۔ اور
سر بازار مخنثوں کے درمیان کھڑے ہو گئے
مریداں ہر طرف سے تحقیق کرنے کے لئے دوڑے
ہوئے آئے اور آپ کو اس رنگ میں دیکھ کر
پوچھا کہ خوندکار یہ کیا حالت ہے تو فرمایا
کہ ہم نے خدا کو پہچاننے کے لئے اپنی ذات
پر انصاف کیا نہ ہم مرد ہیں اور نہ عورت مگر
مخنث ہیں پس اسی لئے ہم ان کے درمیان کھڑے
ہوگئے ہیں ایسے خطاب سے مخاطب سلطان العارفین نے

نیستی، ہمچناں دیدند وروی ان رجلا من بنی اسرائیل جمع ثمانین تابوتا من العلم ولم ینتفع بعلمہ فاوحی اللہ تعالیٰ نبیہم ان قل لهذا الجامع لو جمعت کثیرا من العلم لم ینفعك الا ان تعمل بثلثة اشیاء لا تحب الدنیا فلیست بدار المؤمنین ولا تصاحب الشیطن فلیس برفیق المومنین ولا تؤذ احدا فلیس بحرفة المومنین کما قال سبحانہ وتعالیٰ فاعرض عن من تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوۃ الدنیا ذالك مبلغهم من العلم (جزء ۲۷ رکوع ۶) قال علیہ السلام یوم القیمۃ یسمع الخلائق این الذین کانوا یعبدون الناس قوموا اخذوا اجورکم ممن عملتم لہ لا یقبل عمل خالطہ شئی ملایاں باز گفتند کہ با شما بحث چوں تواں کرد شما مقید بہ مذہب نیستند ہر چہ جواب می گوئید مطلق از قرآن می گوئید و ما در قرآن تفہیم نداریم ما مقید بہ مذہب ابوحنیفہ رح ہستیم بعد از اں حضرت میراں ع فرمودند اگرچہ من

اپنی ذات میں ایسی نیستی دیکھی اور روایت کی گئی ہے بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے اسی تابوت علم کے جمع کئے اور اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا پس اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کو وحی بھیجی کہ اے نبی اس علم کے جمع کرنے والے کو کہدو کہ اگر تو اس سے بھی زیادہ علم جمع کرے گا تو تجھے نفع نہ دیگا مگر یہ کہ تو تین چیزوں پر عمل کرے اول یہ کہ تو دنیا سے محبت مت رکھ کیونکہ یہ مومنوں کا گھر نہیں ہے دوم یہ کہ تو شیطان کا مصاحب مت بن کیونکہ یہ مومنوں کا رفیق نہیں ہے اور سوم یہ کہ تو کسی کو تکلیف نہ دے کیونکہ یہ مومنوں کا پیشہ نہیں ہے۔ جیساکہ اللہ پاک نے فرمایا پس تو ان لوگوں سے منھ پھیر لے جنھوں نے ہمارے ذکر سے منھ پھیر لیا اور دنیا کی زندگانی کے سوائے اور کسی بات کا ارادہ نہیں رکھتے ان کا مبلغ علم اتنا ہی ہے۔ فرمایا آپ نے قیامت کے روز مخلوق کو سنایا جائے گا۔ کہ کہاں ہیں وہ لوگ۔ جو لوگوں کی پرستش کرتے تھے کھڑے ہو جاؤ اپنی اپنی مزدوری ان سے لے لو جن کے لئے عمل کئے تھے کوئی ایسا عمل قبول نہیں کیا جائے گا جس میں کچھ آمیزش ہو۔ ملاؤں نے پھر کہا کہ ہم آپ کے ساتھ کیسے بحث کر سکتے ہیں آپ تو مقید مذہب نہیں رکھتے جو کچھ جواب دیتے ہو مطلق قرآن سے جواب دیتے ہو اور ہم قرآن

ہیچ مذہب مقید نہ ام مذہب من کتاب اللہ
واتباع رسول اللہ ﷺ است باز گفتند
کہ بہ بنیم قرار دہید کہ ہر کہ از مذہب امام اعظم رح
بیرون باشد وعامل برخلاف مذہب باشد حکم
وی چیست بعدہ میراں ع فرمودند کہ نادانان
معنی مذہب چہ دانستہ اند معنی مذہب رفتار
امام اعظم رح است نہ گفتار وسنت پیغمبر ع
عمل پیغمبر ع را می گویند نہ گفتار پیغمبر ع
تمام معاملات شرعی در کتب فقہ مذکور است
گفتار پیغمبر ع است نہ عمل پیغمبر ع پس مذہب
امام اعظم رح عمل است کہ مشہور است باز
گفتند کہ شما مسلمانان را کافر می گوئید وامر
می کنید کہ مومن شوید حضرت میراں ع فرمودند
کہ ما بہ کتاب خدائے تعالیٰ ہستیم ہر کرا الکتاب
اللہ کافر می گوید کافر میگوئیم از خود چیزے
نمی گوئیم ما تابع کتاب اللہ ہستیم حضرت
میراں ع باز فرمودند کہ من کتاب اللہ را پیش
کردہ ام وخلق را سوی توحید وعبادت
دعوت می کنم ومن مامور برای این کار رام
از حضرت باری تعالیٰ قال ﷺ انا
من غیر دجال اخاف
علیکم من الدجال
قیل ما ھو یا رسول اللہ
قال علماء السوء باب
الظلم فی المشکوٰۃ عن ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان

نہیں سمجھ سکتے اور ہم امام اعظم رح کے مذہب پر مقید
ہیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا
اگرچہ میں کسی مذہب پر مقید نہیں ہوں میرا مذہب
کتاب اللہ اور اتباع رسول اللہ ﷺ ہے پھر
فرمایا کہ اسی پر قائم ہو جاؤ اور (کہو کہ) جو کوئی امام
اعظم رح کے مذہب سے باہر ہو جائے اور مذہب کے خلاف
عمل کرے تو اس پر کیا حکم ہوگا اس کے بعد مہدی علیہ السلام
نے فرمایا کہ نادان مذہب کا معنی کیا جانتے
مذہب کا معنی امام اعظم رح کی رفتار ہے نہ کہ گفتار
اور پیغمبر ع کی سنت پیغمبر کے عمل کو کہتے ہیں نہ کہ گفتار
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام شرعی معاملات جو فقہ کی
کتابوں میں مذکور ہیں پیغمبر ع کی گفتار ہے نہ کہ عمل پیغمبر ع
پس امام اعظم رح کا مذہب عمل ہے جو مشہور ہے پس ملاؤں
نے کہا کہ آپ مسلمانوں کو کافر کہتے ہو اور مومن بننے
کا حکم کرتے ہو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ
ہم خدائے تعالیٰ کی کتاب پر مامور ہیں اللہ کی کتاب
جس کسی کو کافر کہتی ہے ہم بھی کافر کہتے ہیں، اپنی
طرف سے کوئی بات نہیں کہتے ہم اللہ کی کتاب کے تابع ہیں
پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ
کی کتاب کو پیش کیا ہوں اور مخلوق کو توحید
اور عبادت کی دعوت دیتا ہوں اور میں خدائے تعالیٰ کی
طرف سے اسی کام کے لئے مامور ہوں۔ فرمایا علیہ السلام نے میں
دجال کے غیر سے ہوں مجھے تم پر دجال سے خوف ہوتا ہے
کہا گیا اے رسول اللہ ﷺ دجال کیا چیز ہے تو فرمایا علماء سوء مشکوٰۃ
شریف میں باب ظلم کے تحت حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ظلم

النبیؐ قال الظلم ظلمات یوم القیٰمۃ متفق علیہ وعن ابی موسیٰ انہ قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ لیملی الظالم حتی اذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرأ۔ وکذالک اخذ ربک اذا اخذ القریٰ وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید (جزء ۱۲ رکوع ۹) متفق علیہ وعن ابن عمرؓ ان النبیؐ لما مر بالحجر قال لاتدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسھم الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم ما اصابھم ثم قنع راسہ واسرع السیر حتیٰ اجتاز الوادی متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہؐ من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیءٍ فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لایکون دینارا ولا درھما ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیّات صاحبہ فحمل علیہ

قیامت کے دن تاریکیاں ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ روایت ہے ابوموسیٰ (اشعریؓ) کے ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ ظالم کو زمانہ دراز تک چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کی گرفت کرتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں پھر آپ نے وکذالک سے الیم شدید تک قراءت فرمائی یعنی اس طرح تیرے رب نے مواخذہ کیا جب کہ مواخذہ کیا اہل قریٰ سے درحالیکہ وہ ظالم تھے تحقیق اللہ کا مواخذہ دکھ دینے والا اور سخت ہے۔ اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ کا گذر جب مقام حجر پر ہوا تو فرمایا کہ تم ان لوگوں کے گھروں میں مت داخل ہو جنھوں نے اپنے نفوس پر ظلم کیا تھا مگر یہ کہ تم حالت گریہ وزاری میں رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی آفت نازل ہو جو ان پر ہوئی تھی اور پھر سر مبارک اٹھا کر دعا کی اور تیز چلنے لگے حتیٰ کہ اس وادی سے آگے بڑھ گئے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی پر کوئی مظلمہ کرے اس کی آبرو کے متعلق یا کسی اور بات میں تو چاہیئے کہ اس سے آج کے روز معاف کرالے پہلے اس کے کہ دینار و درہم نہ رہے اگر ظالم کا کوئی نیک عمل ہے تو اس کے ظلم کے موافق اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس نے نیکیاں کی ہی نہیں تو اس کے صاحب یعنی مظلوم کی برائیوں کا مواخذہ اسی سے کیا جائے گا اور مظلوم کے گناہوں کا

رواہ البخاری وعنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اتدرون المفلس قالوا المفلس
فینا من لا درھم لہ و لا
متاع فقال ان المفلس من
امتی من یاتی یوم القیٰمۃ
بصلوٰۃ وصیام و زکوٰۃ ویاتی
قد شتم ھٰذا وقذف ھٰذا واکل مال
ھٰذا وسفک دم ھٰذا وضرب ھٰذا فیعطی ھٰذا من حسناتہ
وھٰذا من حسناتہ
فان فنیت حسناتہ قبل
ان یقضی ما علیہ اخذ من
خطایاھم فطرحت علیہ
ثم طرح فی النار رواہ مسلم
وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لتؤدن
الحقوق الیٰ اھلھا یوم القیمۃ
حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من
الشاۃ القرناء رواہ مسلم و
ذکر حدیث جابرؓ اتقوا الظلم
فی باب الانفاق فی الفصل
الثانی عن حذیفۃؓ قال
قال رسول اللہؐ لا تکونوا
امعۃ تقولون ان احسن الناس
احسنا وان ظلموا ظلمنا ولکن
وطنوا (ای اعزموا) انفسکم

بوجھ اسی پر (ظالم پر) ڈالا جائے گا۔ بخاری نے
اس کی روایت کی ہے اور ان ہی سے مروی ہے
کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تم مفلس کو جانتے
ہو حاضرین نے عرض کیا مفلس ہم میں وہی ہوتا ہے
جس کے پاس نہ روپیہ پیسہ ہو نہ مال و متاع پس
فرمایا بے شک مفلس میری امت سے
وہ شخص ہے جو آئے گا قیامت کے دن نماز
روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ اور اس حالت
میں آئے گا کہ کسی کو گالی دیا ہوگا اور کسی پر
بہتان لیا ہوگا اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور
کسی کا خون کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا یہی (نماز
روزہ وغیرہ) اس کی نیکیاں ہوں گی اور یہی (گالی
بہتان خونریزی وغیرہ) اس کے گناہ کے پس اگر فیصلہ
ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں فنا ہو جائیں تو مظلوموں کی
خطاؤں کا مواخذہ اس ظالم سے کیا جائے گا اور مظلوموں
کی سب برائیاں اس کے گلے باندھی جائیں گی پھر
وہ دوزخ میں جھونک دیا جائے گا مسلم نے اس کی روایت
کی ہے اور آپ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا
تم کو قیامت کے روز اہل حقوق کے حقوق ادا کرنا پڑے گا
حتیٰ کہ بے سینگ بکری کا مواخذہ سینگ والی بکری سے
لیا جائے گا مسلم نے اس کی روایت کی اور جابرؓ کی حدیث کا
ذکر کیا ہے وہ یہ کہ تم ظلم سے بچو یہ ذکر باب انفاق کی فصل
ثانی میں ہے حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہاں میں ہاں ملانے والے مت ہو جو
کہتے ہیں کہ اگر لوگ نیکی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر ظلم کریں گے
تو ہم بھی ظلم کریں گے لیکن تم یہ خیال کر دو اپنے عمل درستی پر رکھو

ان احسن الناس ان تحسنوا
وان اساؤا فلا تظلموا رواہ
الترمذی ، نادی موسیٰ ع
ربه فقال یارب لم اطلت
اعمار الملوك الماضیین قال
یاموسیٰ انهم عمروا بلادی
وعدلوا بین عبادی
قال ع الملك یبقی مع عادل
وان کان کافرا ولا یبقی مع
ظالم وان کان مؤمنا قال ع
الملوك رعاة فاذا کان الراعی
الذئب فمن یرعی الغنم قال
الله تعالیٰ فلولا کان من القرون
من قبلکم اولو بقیة ینهون
عن الفساد فی الارض الا قلیلا
ممن انجینا منهم (جزو ۱۲ رکوع ۱۰)
ای ولکن قلیلا ممن انجینا
من القرون نهوا عن الفساد
وسائرهم تارکون النهی
ومن ممن انجینا للتاکید
لا للتبعیض لان النجاة للنا
هین وحدهم بدلیل قوله
تعالیٰ انجینا الذین ینهون
عن السوء واخذنا الذین
ظلموا بعذاب بئیس بما
کانوا یفسقون (جزو ۹ رکوع ۱۱)

کہ لوگ تم سے احسان کریں تو تم ضرور ان کے ساتھ
بھی احسان کرو اور وہ تم سے برائی سے پیش آئیں تو تم ظلم
مت کرو ترمذی نے اس کی روایت کی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے اپنے رب سے عرض کیا اور کہا اے میرے رب تو نے
گزشتہ سلاطین کی عمریں کیوں دراز فرمائیں تو فرمایا
اے موسیٰ ع انہوں نے میرے شہر آباد کئے اور میرے بندوں میں
انصاف کیا حضرت ص نے فرمایا بادشاہت عادل کے ساتھ باقی
رہتی ہے اگرچہ کہ وہ کافر ہو اور ظالم کے ساتھ باقی نہیں رہتی اگرچہ
کہ وہ مومن ہو حضرت ص نے فرمایا کہ سلاطین چرواہے ہیں جب
چرواہا بھیڑیا بن جائے تو بکریوں کو کون چرائے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا پس اگر تم سے پہلے قرنوں میں اصحاب بقا (مومنین)
نہ ہوتے جو زمین میں فساد ہونے سے مانع ہوتے تھے مگر
یہ لوگ تھوڑے تھے جن کو ہم نے نجات دی ۔ یعنے لیکن
تھوڑے تھے وہ لوگ جن کو ہم نے نجات دی جو مانع
فساد تھے اور وہ سب کے سب ممنوعات کے تارک
تھے اس میں ممن کا من تاکید کے لئے ہے تبعیض
کے لئے نہیں کیوں کہ نجات صرف مانعین فساد کے لئے ہے
بدلیل قول اللہ تعالیٰ کہ کہ ہم نے ان لوگوں کو نجات
دی جو برائی کو منع کرتے تھے اور ظالموں
کو ہم نے بڑے عذاب میں گرفتار کیا۔
بسبب اس کے کہ وہ گناہ کرتے تھے ۔ اور
ظالموں کی پیروی کرتے تھے یعنی
تارکین نہی عن المنکر کی پیروی
کرتے تھے اور یہ مضمر پر عطف
ہے یعنے تھوڑے ہیں وہ لوگ جن کو
ہم نے نجات دی جو مانعین

پس مارا فی الغرباء تامل و تفکر باید
کرد کہ این آیتہا میخوانیم و بیان می
کنیم ہشیار باید شد۔

فصل ولتکن منکم امۃ
یدعون الی الخیر و یا
مرون بالمعروف وینھون
عن المنکر واولئک ھم
المفلحون (جزء۴ رکوع ۳) قولہ
تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت
للناس تامرون بالمعروف
وتنھون عن المنکر
تومنون باللہ (جزء۴ رکوع ۳
پس مومنان را باید کہ ہرچونکہ باشد امر
معروف کنند و نہی منکر کنند و پند و نصیحت
دہند پس پند و نصیحت نفع مومنان
راست۔ کما قال سبحانہ
و تعالی وذکر فان الذکری تنفع المومنین
(جزء ۲۷ رکوع ۲) وقرآن بہ غفلت نباید
شنید۔ ما یاتیھم من ذکر
من ربھم محدث الایۃ
(جزء ۱۷ رکوع ۱) والثانی قولہ
تعالی ان فی ذالک لذکری
لمن کان لہ قلب او القی
السمع و ھو شھید (جزء ۲۶
رکوع ۱۷) وکقولہ تعالی فذکر
ان نفعت الذکری سیذکر من

یہ آیتیں پڑھتے ہیں اور بیان کرتے ہیں
ہشیار رہنا چاہیئے۔

فصل اور تم میں رہنا چاہیئے ایک ایسا
گروہ جو بلاتے رہیں نیک کام کی جانب اور
حکم کرتے رہیں اچھے کاموں کا اور منع کرتے
رہیں برے کاموں سے اور یہی لوگ اپنی مراد
کو پہونچیں گے۔ فرمان خدا ہے کہ تم بہتر ہو ان
امتوں میں جو پیدا ہوئیں لوگوں کے لئے تم حکم
کرتے ہو نیک کام کا اور منع کرتے ہو برے
کام سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر۔ پس مومنوں
کو چاہیئے کہ ہر کسی کو امر معروف کریں برائیوں
سے روکیں اور پند و نصیحت کریں پس پند
و نصیحت مومنوں کو نفع دیتے ہیں چنانچہ
اللہ پاک نے فرمایا نصیحت کر تحقیق نصیحت
مومنوں کو نفع دیتی ہے اور قرآن کو غفلت
سے نہیں سننا چاہیئے ان کے پاس ان کے
رب کے پاس سے کوئی نئی نصیحت
نہیں آتی ہے۔ الخ
اور دوسرا قول اللہ تعالی
کا بے شک اس میں نصیحت ہے
اس کے لئے جو صاحب دل
ہے یا کان لگائے دل سے
متوجہ ہو کر اور جیسا کہ فرمان
خدا ہے کہ پس تو نصیحت کر
اگر نصیحت نفع بخشے قریب
میں وہ شخص نصیحت قبول کرے گا

یخشی و یتجنبھا الاشقی الذی یصلی النار الکبریٰ (جزء ۳۰ رکوع ۱۲) الآیۃ وننزل من القرآن ما ھو شفاءٌ ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا (جزء ۱۵ رکوع ۹) والثانی قولہ تعالیٰ لو انزلنا ھٰذا القرآن علیٰ جبل لرایتہٗ خاشعا متصدعاً من خشیۃ اللہ (جزء ۲۸ رکوع ۶) ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا (جزء ۱۳ رکوع ۱۰) وقولہ تعالیٰ واذا ذکر اللہ وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یومنون بالاخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون (جزء ۲۴ رکوع ۲) سواءٌ علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ (جزء ۱ رکوع ۱) کقولہ تعالیٰ قالوا سواءٌ علینا اوعظت

جو ڈرتا ہے اور نصیحت سے کنارہ کشی کرے گا وہ شخص جو بڑی آگ میں جلے گا الخ ہم قرآن سے ان آیتوں کو نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہیں اور ظالموں کو تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے اور دوسرا قول اللہ تعالیٰ کا ہے اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے تو تو اس کو اللہ کے خوف سے عاجز اور شگافتہ پاتا۔ اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ چلا دیئے جاتے اس سے پہاڑ یا کاٹ دی جاتی اس سے زمین یا بات چیت کرا دی جاتی اس کے باعث مردوں سے (تب بھی تو ایمان نہ لاتے) بلکہ اللہ کے ہاتھ ہیں سب کام اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اور جب ذکر کیا جاتا ہے اکیلے اللہ کا تو متنفر ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے دل جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا اور جب ذکر کیا جائے اللہ کے سوائے اوروں کا تب ہی وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔ برابر ہے تو ان کو ڈراوے یا نہ ڈراوے وہ تو ایمان نہیں لائیں گے مہر کردی ہے اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ انہوں نے کہا برابر ہے ہم پر تو وعظ کرے یا نہ کرے۔

اے بیٹے آدم کے میرے آسمان ہوا میں قائم ہیں بغیر ستون

ام لم تكن من الواعظين
(جزء ۱۹ رکوع ۱۱) یا ابن آدم استقامت
سموٰاتی فی الهواء بلا عمد
باسم واحد من اسمائی
ولا يستقيم قلوبكم بالف
موعظة من كتابی يا ايها
الناس لا يغنی المرض عن
الموت ولا يلين الحجر فی
الماء كذلك لا يغنی الموعظة
فی القلوب القاسية كقوله
تعالیٰ الم يأن للذين
آمنوا ان تخشع قلوبهم
لذكر الله وما نزل من
الحق ولا يكونوا كالذين او
توا الكتٰب من قبل فطال
عليهم الامد فقست قلوبهم
وكثير منهم فٰسقون
(جزء ۲۷ رکوع ۱۸) قوله تعالیٰ
افمن شرح الله صدره لا
لاسلام فهو علیٰ نور
من ربه فويل للقٰسية
قلوبهم من ذكر الله
اولٰئك فی ضلٰل مبين
الله نزل احسن الحديث
كتٰباً متشابهاً مثانی
تقشعر منه جلود الذين

کے میرے ناموں میں سے ایک نام ہے اور تمہارے دل میری کتاب کی ہزار نصیحتوں میں سے ایک سے بھی قائم نہیں ہوتے۔

اے لوگو! کوئی بیماری موت کو دور نہیں کر سکتی اور پتھر پانی میں نرم نہیں ہوتا اسی طرح سخت دلوں میں نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے کیا وقت نہیں آیا مومنوں کے لئے اس بات کا کہ ان کے دل عاجزی کریں اللہ کے ذکر کے وقت اور اس چیز کی یاد کے وقت جو نازل ہوا مرحق اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوں جن کو کتاب عطا ہوئی تھی اس سے پہلے پھر ان پر دراز ہو گئی مدت تو ان کے دل سخت ہوئے اور بہتیرے ان میں فاسق ہیں۔

فرمان خدا ہے کہ بھلا وہ شخص جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے اسلام کے لئے پس وہ اپنے پروردگار کی جانب سے روشنی پر ہے (انہیں سخت دل برابر ہو سکتا ہے) تو افسوس ان کو جن کے دل سخت ہیں ذکر الٰہی سے یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں اللہ نے نازل فرمایا بہتر کلام ایک کتاب تشابہ دو ہرائی ہوئی کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے سننے سے

يخشون ربهم ثم تلين
جلودهم وقلوبهم الى
ذكر الله ذلك هدى الله
يهدى به من يشاء و
من يضلل الله فما له
من هاد (جزء ۲۳ رکوع ۱۷) والثانی
افلا يتدبرون القرآن
ام على قلوب اقفالها
(جزء ۲۶ رکوع ۷) دیگر فذکر بالقرآن
من يخاف وعيد (جزء ۲۶
رکوع ۱۷) دیگر فانك لا تسمع
الموتى ولا تسمع الصم الدعا
اذا ولوا مدبرين (جزء ۲۱
رکوع ۸) دیگر ولا تكونوا كالذين
قالوا سمعنا وهم لا يسمعون
ان شر الدواب عند الله
الصم البكم الذين لا يعقلون
ولو علم الله فيهم خيرا
لاسمعهم ولو اسمعهم
لتولوا وهم معرضون
(جزء ۹ رکوع ۱۷) پس ای عزیز دلهای
ما مهر شده و فاسد شده قال النبی
صلی الله علیه وسلم الا
ان فی جسد ابن آدم لمضغة
الحدیث قوله تعالی
قل یعبادی الذین

ان کی کھالوں پر جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار
سے پھر نرم ہو جاتی ہیں ان کی کھالیں
اور ان کے دل ذکر خدا کی طرف یہ ہے
اللہ کی ہدایت اس سے ہدایت دیتا
ہے جس کو چاہتا ہے اور جسے اللہ گمراہ
کرے تو اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں
اور دیگر۔ تو کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے
قرآن میں یا دلوں پر ان کے قفل
لگ رہے ہیں۔ دیگر پس تو نصیحت کر
قرآن سے اس شخص کو جو ڈرتا ہے
میرے عذاب کے وعدہ سے۔ دیگر پس
(اے محمد) تو نہیں سنا سکتا مردوں کو
اور نہ بہروں کو پکارنا جب کہ وہ
روگردانی کریں پیٹھ پھیر کر۔ اور
نہ ہو ان جیسے جنہوں نے کہہ دیا
کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ سنتے نہیں
بدتر تمام جانداروں میں اللہ کے
نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں
سمجھتے اور اگر اللہ جانتا اون میں
کچھ بھلائی تو ان کو سناتا اور اگر اون کو
اب سناوے تو الٹے بھاگیں منہ پھیر کر۔ پس
اے عزیز ہمارے دلوں پر مہر ہو گئی ہے اور فاسد
ہو گئے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنو
تحقیق جسد میں ابن آدم کے البتہ مضغہ ہے
آخر حدیث تک قول اللہ تعالی کا کہدے اے
میرے بندو جنہوں نے خود زیادتی کی اپنے اوپر تم

اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعاً انه ھو الغفور الرحیم وانیبوا الی ربکم واسلموا له من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتة وانتم لاتشعرون (جزء ۲۴ رکوع ۳) دیگر وقرانا فرقنه لتقراه علی الناس علی مکث ونزلنه تنزیلا قل امنوا به اولا تومنوا ان الذین اوتوا العلم من قبله اذا یتلی علیھم یخرون للاذقان سجدا ویقولون سبحن ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا ویخرون للاذقان یبکون ویزیدھم خشوعا (جزء ۱۵ رکوع ۱۲) وفی الحدیث اذا قراتم القران فابکوا فاذا لم تبکوا فتباکوا۔ عمدة وننزل من القران ما ھو شفاء ورحمة للمومنین (جزء ۱۵ رکوع ۹) وفی الحدیث من لم یشتف بالقران

نا امید نہ ہو اللہ کی رحمت سے بے شک اللہ بخشتا ہے تمام گناہوں کو کچھ شک نہیں کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے اور رجوع کرو اپنے پروردگار کی جانب اور اوس کے فرمانبردار بن جاؤ اس سے پہلے کہ تم پر نازل ہو عذاب پھر تمہاری مدد نہ کی جائے اور چلو بہتر بات پر جو اتاری گئی تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی جانب سے اس سے پہلے کہ تم پر نازل ہو عذاب ناگہاں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ دیگر۔ اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا تاکہ تو اوس کو پڑھے لوگوں پر ٹھیر ٹھیر کر اور ہم نے اس کو رفتہ رفتہ اتارا کہدے کہ تم قرآن کو مانو یا نہ مانو جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے اون پر تو جب یہ پڑھا جاتا ہے وہ تھوڑیوں کے بل گرتے ہیں سجدہ میں اور کہتے ہیں کہ پاک ہے ہمارا پروردگار بے شک ہمارے رب کا وعدہ ضرور ہونا ہے اور تھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے ان کی عاجزی اور حدیث میں ہے جب قرآن پڑھا جائے تو تم رونے لگو اور رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔ عمدہ اور قرآن سے ہم وہ اتارتے ہیں جو مومنین کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ اور حدیث میں ہے جس کو قرآن سے شفا نہ ہو پس اس کے لئے شفا نہیں

فلا شفاء له۔ پس شنیدن قرآن
شفاء مرض است و اذا قرئ القرآن
فاستمعوا له وانصتوا لعلکم
ترحمون (جزء ۹ رکوع ۱۴) وکافران
بعد شنیدن قرآن سجدہ نکنند کما قال
الله تعالیٰ واذا قرئ علیهم
القرآن لایسجدون
(جزء ۳۰ رکوع ۹) کما قال سبحانہ
وتعالیٰ انما المومنون
الذین اذا ذکر الله وجلت
قلوبهم واذا تلیت علیهم
ایٰته زادتهم ایمانا و
علی ربهم یتوکلون الذین
یقیمون الصلوٰة ومما
رزقنٰهم ینفقون اولٰئك
هم المومنون حقا لهم
درجٰت عند ربهم ومغفرة
ورزق کریم۔ (جزء ۹ رکوع ۱۵)
قوله تعالیٰ الله نزل احسن
الحدیث کتٰبا متشابها
مثانی تقشعر منه جلود
الذین یخشون ربهم
الایة (جزء ۲۳ رکوع ۱۷) دیگر وفی
الحدیث اذا اقشعر جلد
العبد من خشیة الله حرمه الله علی النار
کقوله تعالیٰ افلا یتدبرون القرآن (جزء ۵ رکوع ۸)

پس قرآن کا سننا مرض کے لئے شفاء ہے۔ اور
جب قرآن شریف پڑھا جائے تو اس کو سنتے
رہو اور خاموش رہو شاید کہ تم رحم کئے جاؤ۔
اور کافر لوگ قرآن سننے کے بعد سجدہ
نہیں کرتے ہیں جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
اور جب قرآن شریف پڑھا جائے تو وہ لوگ سجدہ نہیں
کرتے ہیں۔ جیسا کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے فرمایا ایمان والے
وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام آتا ہے تو ڈر جاتے
ہیں ان کے دل اور جب ان پر پڑھی جاتی
ہیں آیتیں تو وہ آیتیں بڑھا دیتی ہیں
ان کے ایمان کو اور وہ اپنے پروردگار
پر بھروسہ رکھتے ہیں جو قائم رکھتے ہیں
نماز کو اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے
خرچ کرتے ہیں یہی ہیں سچے ایماندار ان
کے لئے درجے ہیں ان کے پروردگار کے
پاس اور معافی اور آبرو کی روزی ہے۔
قول اللہ تعالیٰ کا اللہ ہی نازل کیا احسن
حدیث کو درحالیکہ وہ کتاب متشابہ ہے
دوہرائی ہوئی ہے اس سے ان لوگوں کے
رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے
ڈرتے ہیں آخر آیت تک اور حدیث میں ہے اور
جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے بندے کے رونگٹے
کھڑے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر
حرام کر دیتا ہے۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے پس کیا
نہیں غور کرتے وہ قرآن میں۔ یعنی
گہری فکر سے اشارات معانی کو

ای تدبر اشارات المعانی بغوص الافکار فی استخراج جواهر المعانی بدقائق الاستنباط ولوکان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافاً کثیراً ۔ الا ان فی جسد ابن آدم لمضغة اذا صلحت صلح سائر الجسد کله واذا فسدت فسد سائر الجسد کله الا وهی القلب ۔ پس ای عزیز هر دلیکه از حب و حرص دنیاء فانی و اشتغال لایعنی مرده و فاسد شده اگر وعظ و نصیحت جمله قرآن و احادیث و قول مشائخان و نقلیاء مہدی ع و یاران مہدی ع بروی خوانی هیچ سود ندارد و پند نگیرد و هشیار نشود بلکه او را وحشت پیدا آید شنیدن نتواند زیرا چه از غایت حب و حرص دنیا وصفت مذمومهٔ آن دل مرده است کقوله تعالیٰ فانک لاتسمع الموتیٰ ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین (جزء ۲۱ رکوع ۸) پس دلهای ما از سنگ سخت تر شده کقوله تعالیٰ ثم قست قلوبکم من بعد ذالک فهی

سوچنا اور جواہر معنی کا استخراج کرنا نازک استنباط سے اگر یہ قرآن غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو البتہ اس میں بہت اختلاف پاتے۔ آگاہ ہو تحقیق ابن آدم کے جسد میں البتہ ایک مضغہ ہے جب وہ اچھا رہتا ہے تو اس کا کل جسد اچھا ہو جاتا ہے اور جب وہ فاسد ہوتا ہے تو اس کا کل جسد فاسد ہو جاتا ہے آگاہ ہو کہ وہ مضغہ دل ہے۔

پس اے عزیز جو دل کہ دنیاء فانی کے حرص و محبت اور بیکار شغلوں سے مردہ اور فاسد ہو جاتا ہے اگر اس کو وعظ و نصیحت کرے تمام قرآن اور احادیث اور مشائخوں کے قول اور مہدی ع اور یاران مہدی ع کے نقول پڑھے تو اس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا اور نصیحت قبول نہیں کرے گا اور ہشیار نہ ہوگا بلکہ اس کو اور وحشت ہوگی (نصیحت) نہیں سن سکے گا اس لئے کہ دنیا کی بے حد حرص و محبت اور اس صفت مذمومہ کی وجہ دل مردہ ہوگیا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے پس (ای محمد) تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ سنا سکتا ہے بہروں کو اپنی دعوت جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں۔ پس ہمارے دل پتھر سے زیادہ سخت ہو گئے ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے پس وہ مانند پتھر

کالحجارۃ او اشد قسوۃ وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانھٰر وان منھا لما یشقق فیخرج منہ الماء وان منھا لما یھبط من خشیۃ اللہ وما اللہ بغافل عما تعملون (جزء ۱ رکوع ۹) پس بر ہر دل کہ قفل شد قاسی و عاصی شد وکر و گنگ شد شنیدن نتواند کہ قابل شنوائی نیست کقولہ تعالیٰ واذا ذکر اللہ وحدہ الآیۃ (جزء ۲۴ رکوع ۲)

واگر حکایت دنیا و انبار دنیا و حکایت لایعنی بر ایشاں بگوئی بگوش ہوش دخوشی وراحت بشنوند و لذت گیرند آری جعل را بوی گل و گلزار سبب ہلاک او بود و بوی عذرہ کہ بیہ موجب حیات و نشاط وی باشد شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ در اسرار نامہ نظم آوردہ است۔ کناسی در محلت عطاراں گذشت بوی عطریات در دماغ وی رسید بیہوش و در جان کندن شد عطاراں گلاب و عطریات در روی می زدند بے ہوش و بے ضبط تری شد حکیمی بر سر وقت وی رسید قدری عذرہ نزدیک بینی او داشت فی الحال ہشیار شد ای عزیز من دل تو کدام کس باشیم کہ بوی در دماغ ما رسد

پتھر کے ہیں یا اس بھی زیادہ سخت ہیں اور تحقیق۔ بعض پتھر ایسے ہیں جن سے نہریں نکلتی ہیں اور تحقیق بعض پتھر ایسے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکلتا ہے اور تحقیق بعض پتھر ایسے ہیں جو اللہ کے خوف سے گر جاتے ہیں اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے۔ پس جس دل پہ قفل پڑ گیا ہے سخت اور عاصی بہرہ اور گونگا ہو گیا نہیں سن سکتا کیوں کہ سننے کی قابلیت نہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور جب اللہ واحد ویکتا ذکر کیا جائے الخ

اور اگر دنیا اور اہل دنیا کی حکایت اور بیکار باتیں ان کے سامنے کی جائیں تو کان لگا کر خوشی اور راحت سے سنتے اور لذت اٹھاتے ہیں کیوں نہ ہو گوبر کے کیڑے کے لئے گل و گلزار کی بو اس کی ہلاکت کا سبب ہوتی ہے گوہ اور غلاظت کی بو اس کی حیات کی موجب ہوتی ہے اور اسی میں اس کو فرحت ہوتی ہے شیخ فرید الدین عطار رح نے اسرار نامہ میں نظم لکھی ہے کہ ایک جھہتر عطاروں کے محلہ سے گزرا عطریات کی بو اس کے دماغ میں پہونچی بیہوش ہو گیا اور جان کندنی کی نوبت پہونچی عطار لوگ گلاب اور عطریات اس کے منھ پر مارے اور زیادہ بے ہوش اور بے ضبط ہو گیا ایک حکیم اس موقع پر پہونچا اور تھوڑا گوہ اس کی ناک کے پاس رکھا اسی وقت ہشیار ہو گیا ای عزیز میری اور تری کیا ہستی ہے کہ ہمارے دماغ میں بو نہ جائے

این بوی گندگی دنیا در دماغ شہبازی رسد
کہ مرغ جانش از گلستان وصال دوست
بوی یافتہ باشد و از گلزار شوق محبت
حق تعالیٰ بوی بمشامش رسیدہ و لذات
شہد معرفت چون زنبور چشیدہ و صحن دل
از غوغاء بتان و غبار اغیار رفتہ باشد اورا
[illegible] رسد من کیستم کہ بوی دنیا در دماغ من رسید
قال علیہ السلام خبز
الامراء فانہا عجنیۃ
بدم الفقراء وقال ؑ لا
تغتروا بالخباز الابیاض
للامراء فانہا مخلوطۃ
بدم المسلمین وبمظالموہ
والمظلومین قال ؑ من
اکل من بساط الملوک قطع
اللہ شفتاہ بمقاریض النار
قال ؐ سیاتی علی الناس
زمان لا یسلم لذی
دین دینہ الا من فربدینہ
من قریۃ الی قریۃ ومن
شاھق الی شاھق ومن
حجر الی حجر کالثعلب الذی
یروغ وقیل لہ ومتی ذالک
یا رسول اللہ قال ؑ اذا لم
تنل المعیشۃ الا بمعاصی
اللہ فاذا کان ذالک الزمان

دنیا کی گندگی کی یہ بو شہباز کے دماغ میں پہونچ جاتی ہے حالانکہ اس کی جان کا مرغ دوست کے وصال کے باغ کی بو سونگھا ہوا ہے اور حق تعالیٰ کی محبت کے شوق کے گلزار کی بو اس کے دماغ میں پہونچی ہوئی ہے اور معرفت کے شہد کی لذت شہد کی مکھی کے مانند چکھا ہوا ہے اور اس کے دل کا صحن بتوں کی گڑبڑ اور اغیار کے غبار سے پاک وصاف ہوتا ہے اس کو بھی پہونچی ہے میں کیا چیز ہوں کہ میرے دماغ میں دنیا کی بو نہ پہونچے فرمایا علیہ السلام نے کہ امیروں کی روٹی فقیروں کے خون سے خمیر کی ہوئی ہوتی ہے۔ اور فرمایا علیہ السلام نے تم امیروں کی سپید روٹیوں پر دھوکہ نہ کھاؤ پس تحقیق کہ وہ مسلمانوں کے خون اور مظلوموں اور ان کے مظالم سے ملی ہوئی ہے فرمایا ؑ جو بادشاہوں کے دسترخوانوں سے کھانا کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر دو لبوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹے گا فرمایا ؑ نے کہ قریب میں لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ نہیں سلامت رہے گا کسی دیندار کا دین بجز اس شخص کے جو اپنے دین کو لے کر ایک قریہ سے دوسرے قریہ میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف اور ایک پتھر سے دوسرے پتھر کی طرف بھاگے مانند اس لومڑی کے جو بہانہ کرنے لگتی ہے عرض کیا گیا کب ہوگا اس طرح یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ نے

حلت الغروبة قالوا كيف
ذالك يا رسول الله ﷺ وقد
امرتنا بالتزويج قال اذا
كان ذالك الزمان كان هلاك
الرجل على يدى ابويه
فان لم يكن له ابوان
فعلى يدى زوجته وولده
فان لم يكن له زوجته
وولده فعلى يدى قرابته
قالوا وكيف ذلك يارسول
الله ﷺ قال يعيرونه بضيق
اليد فيتكلف ما لا يطيق
حتى يورده ذلك موارد
الهلكة فالغروبة مفهوم
منها اذا لا يستغنى المتاهل
عن المعيشة والمخالطة
ثم لا ينال معيشة الا
بمعصية الله - ولست اقول
هذا اوان ذلك الزمان
فلقد كان هذا ابا اعصار
قبل هذا العصر - من كفاية
شعبى وعن عبد الله بن عمر
بن العاص قال سمعت
رسول الله ﷺ يقول انها
سيكون هجرة بعد هجرة
فخيار الناس الى مهاجر

فرمایا جب روزگار سوائے خدا کی معصیت
کرنے کے نہ ملے جب یہ وقت آئے گا تو بغیر
عورت حلالہ کے رہنا (بے شادی کے رہنا) حلال
ہو جائے گا عرض کئے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہ زمانہ کیسا ہوگا حالانکہ آپ نے
نکاح کرنے کا حکم دیا ہے تو فرمایا جب یہ
وقت آئے گا تو ہلاک ہوگا آدمی اپنے ماں باپ
کے ہاتھوں پر پس اگر ماں باپ نہ ہوں گے تو اپنی
عورت اور بچے کے ہاتھوں پر پس اگر اس کو عورت
بچے نہ ہوں تو اپنے قرابتداروں کے ہاتھوں پر
ہلاک ہوگا صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
یہ کس طرح ہوگا تو فرمایا لوگ اس کو تنگدستی کا عیب
لگائیں گے تو طاقت سے زیادہ تکلیف اٹھائے گا
حتیٰ کہ مقام ہلاکت کو پہونچ جائیگا اسی سے
غربت بھی سمجھ میں آتی ہے جبکہ بال بچوں والا
آدمی معیشت اور مخالطت سے مستغنی نہیں
ہوگا پھر وہ ذریعہ معاش بغیر خدا کی نافرمانی
کئے کے نہیں پا سکے گا یہ باتیں آج کل کی نہیں
ہیں اس زمانہ سے پہلے ہی یہ حالت ہو چکی
ہے۔ یہ ماخوذ ہے کفایہ شعبی سے اور حضرت
عبد اللہ بن عمر بن عاص سے مروی ہے
کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے کہ قریب
میں ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی پس
نیک لوگ ابراہیم علیہ السلام کے
مقام ہجرت کی طرف جانے والے ہیں اور

ابراهیمؑ وفی روایة فخیار اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهیمؑ ویبقی فی الارض شرار اهلها تلقفهم ارضوهم تقذرهم نفسه یحشر الناس مع القردة الخنازیرو. در مدارک تفسیر این آیت فالذین هاجروا و اخرجوا من دیارهم (جزء ۴ رکوع ۱۱) گفته است فالهجرة کائنة فی اخر الزمان کما کانت فی اول الاسلام در تفسیر زاہدی زیر این آیت گفته است قوله تعالیٰ ان الذین امنوا والذین هاجروا وجاهدوا فی سبیل الله اولئك یرجون رحمت الله والله غفور رحیم (جزء ۲ رکوع ۱۱) الهجرة باقیة غیر منسوخة واحتجوا از خدائے تعالیٰ بجز این چیز امید رحمت نیست کقوله تعالیٰ والذین هاجروا فی الله من بعد ما ظلموا النبوئنهم فی الدنیا حسنة ولاجر الاخرة اکبر لو کانوا یعلمون الذین صبروا وعلیٰ ربهم یتوکلون (جزء ۱۴ رکوع ۲)

ایک روایت میں ہے کہ اہل زمین کے نیک لوگ سب سے زیادہ پابندی کرنے والے ہیں مقام ہجرت ابراہیمؑ کی اور رہ جائیں گے زمین میں اہل ارض کے شریر نگل جائے گی ان کو ان کی زمین کہ فدیہ میں دیتی ہے ان کو حشر کیے جائیں گے وہ لوگ بندروں اور سوروں کے ساتھ اور مدارک میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے وہ آیت یہ ہے فالذین ھاجروا الخ تو جن لوگوں نے اپنے دیس چھوڑے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے پس ہجرت آخری زمانے میں ہونے والی ہے جیساکہ تھی ابتدائے اسلام میں تفسیر زاہدی میں اس آیت کے تحت لکھا ہے فرمان خدا ہے کہ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ہجرت باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی اور دلیل لائے اللہ کے کلام سے کہ بجز ہجرت کے رحمت کی امید نہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ ظلم کیے گئے تو البتہ ہم دنیا میں ان کو ایک اچھے مقام میں جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر زیادہ بڑا ہے اگر جانتے وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہدے اے میرے وہ بندو جو ایمان

كقوله تعالى قل يعباد الذين
امنوا اتقوا ربكم للذين
احسنوا فى هذه الدنيا
حسنة وارض الله واسعة
انما يوفى الصبرون اجرهم
بغير حساب (جز ٢٣ ركوع ١٥)
اى اطاعوا الله فى الدنيا
معناه الذين احسنوا فى
هذه الدنيا حسنة فلهم
الحسنة فى الآخرة وهى
دخول الجنة اى حسنة
لا توصف ومعنى وارض الله
واسعة اى لاعذر للمفرطين
فى الاحسان البتة حتى ان
اعتلوا بانهم لايتمكنون
فى اوطانهم من التوفر على
الاحسان قل لهم فان
ارض الله واسعة وبلاد
كثيرة فتحولوا الى بلاد
اخر واقتدوا بالانبياء
والصالحين فى مهاجرتهم
الى غير بلادهم ليزدادوا
احسانا الى احسانهم و
طاعة الى طاعتهم انما
يوفى الصابرون اجرهم
على مفارقة اوطانهم و

لائے تم اپنے رب سے ڈرو ان لوگوں
کے لئے جنھوں نے اس دنیا میں احسان
کیا نیکی ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے
صابرین ہی پورا، پورا بے گنتی اجر دیئے جائیں گے
یعنی دنیا میں اللہ کی اطاعت کی۔ اس کے
معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے دنیا میں نیکی کی
تو ان کے لئے آخرت میں نیکی ہے اور یہ نیکی
جنت میں داخل ہونا ہے یعنے یہ ایسی نیکی
ہے کہ اس کی تعریف نہیں کی جاسکتی اور وارض
اللہ واسعۃ کے معنی یہ ہیں کہ احسان
میں زیادتی کرنے والوں کے لئے کوئی
عذر نہیں ہے حتیٰ کہ اگر وہ یہ وجہ بیان
کریں کہ وہ توفیر احسان کی وجہ سے اپنے
وطن میں نہیں رہ سکتے ہیں تو ان سے
کہدے کہ اللہ کی زمین کشادہ ہے
اور بہت سے شہر ہیں پس تم دوسرے
شہروں میں منتقل ہوجاؤ اور انبیاء و
صالحین کی اقتدا ان کی ہجرت میں
کرو کہ وہ احسان میں ان کے احسان
تک اور طاعت میں ان کی طاعت
تک ترقی کرسکیں اور صابرین ہی
ہیں جو وطن اور قرابت داروں کی
مفارقت کا غصہ پینے اور
تکالیف برداشت کرنے پر اللہ
کی طاعت اور ازدیاد خیر میں پورا
پورا بدلہ بے حساب دیئے جائیں گے۔

عشائرهم وعلى تجرع الغصص واحتمال البلايا فی طاعة الله تعالیٰ وازدیاد الخیر اجرهم بغیر حساب وعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه لا یهتدی الیه الحساب۔ ونیز نقلست از بندگی الهدادؓ کہ حضرت میرانؑ از گجرات ہجرت کردہ در ملک خراسان رفتند ہر وقت کہ سورۂ انفال وسورہ برات حضرت میرانؑ بیان کردند یارانیکہ از گجرات ہمراہ رفتہ بودند در وقت بیان چشمہا خشک نہ شدند وفرمودند کہ ایں حال ما بیان می شود پس اے عزیز آں کسانیکہ ہجرت نکردند چہ زاریہا باید کرد وایشاں را سبب کسانیکہ از ہجرت باز ماندند با ایشاں دوستی نباید کرد وایشاں باشما دشمنی کردند کہ از ہجرت وصحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باز داشتند کقولہ تعالیٰ یا ایها الذین آمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروهم وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان الله غفور رحیم انما اموالکم واولادکم فتنة والله عنده اجر عظیم فاتقوا الله

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حساب کی وہاں گنجائش ہی نہیں ہے۔

اور نیز بندگی الہداد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام گجرات سے ہجرت کر کے خراسان تشریف لے گئے جس وقت کہ آپ نے سورہ انفال اور سورہ براءت بیان فرمایا جو اصحاب رضی اللہ عنہ کہ گجرات سے ہمراہ گئے تھے بیان کے وقت زار زار ہوئے اور فرمایا کہ یہ ہمارا حال بیان ہوتا ہے پس اے عزیز جنھوں نے ہجرت نہیں کی اون کو کس قدر زاری کرنی چاہیئے۔ ان کو (مہاجرین کو) چاہیئے کہ ان لوگوں کے ساتھ دوستی نہ کریں جو ہجرت سے باز رہنے کا سبب بنے تھے کیوں کہ انہوں نے تمہارے ساتھ دشمنی کی کہ ہجرت اور صحبت سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تم کو باز رکھا۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے مومنو! تمہاری بی بیوں اور تمہاری اولاد میں بعض تمہارے دشمن ہیں پس تم ان سے پرہیز کرو اور اگر تم معاف کرو اور در گذر کرو اور بخش دو تو پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش (کا ذریعہ) ہیں اور اللہ اس کے پاس بڑا اجر ہے

ما استطعتم واسمعوا
واطیعوا وانفقوا خیرا لانفسکم
ومن یوق شح نفسہ فاولئک
ہم المفلحون ان تقرضوا اللہ
قرضا حسنا یضعفہ لکم
ویغفر لکم واللہ شکور حلیم
علم الغیب والشہادۃ
العزیز الحکیم (جزء ۲۸ رکوع ۱۲)
لمن لا یعصیہ بسبب الزوج
والولد والمال نزلت فی
حق عوف بن مالک الاشجعی
وجماعۃ المؤمنین وقد
ذکرنا ان السورۃ مکیۃ
ہذہ الآیات عن عوف
بن مالک ۔ وجماعت ہر بار یکہ خواستند
کہ ہجرت کنند زن وفرزندان پیش پدر آمدندی
وزاری کردندی کہ مارا بکہ می سپارند ومی
مانند شہر پر از کافران وہم مارا دشمن دل
ایشاں بسوختی از ہجرت باز ماندندی وبہ فرمان
خدا ورسول صلی اللہ علیہ وسلم التفات نکردندی
ایں آیت بمکہ فرستاد وبہ مدینہ یافتند یاراں
کہ پیش از ایشاں ہجرت کردہ بودند دریں
زماں فقیہ شدہ قرآن آموختہ غمناک
شدند وقصد کردند کہ اگر روزی مکہ گشادہ
شود ومارا بازگشتن بود ما بخانہ خود نہ ردیم
وما با عیال وفرزندان خود سخن نگوئیم وایشاں

پس تم اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ہوسکے
اور سنو اور اطاعت کرو اور تم اپنے نفسوں کے لئے
کسب حلال سے خرچو اور جو آدمی بخل نفس
سے بچا رہے تو وہی لوگ کامیاب ہیں اگر تم
اللہ کو قرض حسن دو تو اللہ تم کو مضاعف
دے گا اور تمہاری مغفرت کرے گا۔ اور اللہ
بڑا شکور حلم والا ہے عیاں اور پوشیدہ کا جاننے
والا ہے غالب اور حکمت والا ہے۔ یہ
واسطے اس کے ہے جو بی بی بچوں اور مال کی
وجہ سے خدا کی نافرمانی نہ کرے یہ آیت
عوف ابن مالک اشجعی اور مومنین کی
ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی ہم
نے بیان کیا ہے کہ یہ سورۃ مکیہ ہے۔
یہ آیتیں عوف بن مالک سے متعلق ہیں۔ اور
جس وقت جماعت ہجرت کرنا چاہتی عورت
اور بچے باپ کے پاس آتے اور زاری کرتے
کہ ہم کو کس کے حوالے کرتے اور چھوڑ جاتے
ہو شہر کافروں سے بھرا ہوا ہے وہ بھی
ہمارے دشمن ہیں (یہ سن کر) ان کا دل جلتا ہجرت
سے باز رہ جاتے اور فرمان خدا اور رسول ؐ
کی طرف توجہ نہیں کرتے یہ آیت مکہ میں
نازل ہوئی اور مدینہ میں پائے جو
اصحاب کہ ان سے پہلے ہجرت کرچکے تھے
اس زمانہ میں (اس آیت کے مضمون سے) واقف
ہوئے قرآن پڑھ کر غمگین ہوئے اور یہ ارادہ کر
لئے کہ اگر کسی دن مکہ فتح ہو جائے اور ہم کو لوٹنا نصیب

را بدرد فراق خود عقوبت کنیم و چوں خدائے
تعالیٰ مکہ را بکشاد بر دست رسول ؐ آمد
یاراں بہ مکہ در آمدند و ہر کس بخانۂ خویش فرود
آمدند ایں طائفہ نہ رفتند زن و فرزنداں
پیش آمدند ایشاں سخن نہ گفتند تا زناں
و فرزنداں سوی رسول علیہ السلام آمدند
و توبہ کردند فرمان شد قولہ تعالیٰ
و ان تعفوا و تصفحوا و
تغفروا فان اللہ غفور رحیم
اگر در گذرید و روی از مکافات بگردانید
و مغفرت کنید پس بدرستیکہ خدائے
تعالیٰ آمرزندہ و بخشایندہ است فنزلت
الآیۃ فی حق عوف بن
مالک الاشجعی کان یحبسہ
اھلہ و ولدہ عن الھجرۃ
والجھاد - انما اموالکم
واولادکم فتنۃ - اذ
یمنعونکم من الھجرۃ
واراد المتخلفون ان
یھاجروا انھم ترکوا
مکۃ بالسیف فمنھم
من افتدی بمالہ وھاجروا
ومنھم من خلف علی
نفسہ ومالہ ولم یھا
جروا حتی انزل اللہ تعالیٰ
الٓمٓ - احسب الناس

ہو تو ہم اپنے گھروں کو نہیں جائیں گے اور اپنے
اہل و عیال سے بات نہیں کریں گے اور ان کو
ہم اپنی علیحدگی کے درد سے سزا دیں گے اور جب
خدائے تعالیٰ نے مکہ پر فتح دی رسول ؐ کے قبضے
میں آگیا تو اصحاب رضؓ مکہ میں آئے اور ہر ایک شخص
اپنے اپنے گھر گیا لیکن یہ جماعت نہیں گئی عورت
بچے ان کے پاس آئے تو انہوں نے بات نہیں
کی عورت بچوں نے رسول علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہو کر توبہ کی تو فرمان باری ہوا کہ اور
اگر تم عفو کر دو اور درگزر دو اور بخش دو تو
پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر
درگزر و اور بدلہ لینے کے خیال سے
باز آجاؤ اور معاف کر دو تو پس تحقیق کہ خدائے
تعالیٰ بخشنے اور بخشوانے والا ہے۔ یہ آیت
عوف ابن مالک اشجعی کے حق میں نازل ہوئی
جن کو ان کے اہل و عیال ہجرت اور جہاد سے
روکتے تھے۔ فرمان خدا ہے کہ تمہارے
مال اور تمہاری اولاد آزمائش (کا ذریعہ) ہیں کیوں
کہ تم کو ہجرت سے روکتے ہیں اور متخلفین نے
ارادہ کیا کہ ہجرت کریں بعض نے تو مکہ کو
سیف سے چھوڑ دیا بعض نے مال کا فدیہ
دیا اور ہجرت کی اور بعضوں نے
نفس و مال کا خوف کیا اور ہجرت نہ
کی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا
الٓمٓ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا
ہے کہ وہ چھوٹ جائیں گے اتنا کہہ کر کہ

ان یترکوان یقولوا امنا وھم لا یفتنون الآیۃ (جزء ۲۰ رکوع ۱۳) ھاجروا والباقون الاربعون او خمسون لم یھاجروا فانزل اللہ تعالیٰ یاایھا الذین امنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم۔ پس بدال ای عزیز قاعدان غیر اولی الضرر را قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی اربعین او خمسین رجلا من مکۃ وذلک ان النبی علیہ السلام لما امر بالھجرۃ ھاجرت معہ طائفۃ و طائفۃ تخلفت بسبب المال والولد فانزل اللہ تعالیٰ والذین امنوا ولم یھاجروا مالکم من ولایتھم من شیء حتی یھاجروا با کسانیکہ دوستی نباشد میراث ہم نرسد کما اخبرنا آدم ابن الیاس اخبرنا شعیب عن واصل ابن احزاب عن ابی ابن وائل عن حذیفۃ رض ابن الیمان

ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا الخ۔

سب ہجرت کئے اور باقی چالیس یا پچاس تھے جنھوں نے ہجرت نہیں کی پس اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اے مومنو تحقیق تمہاری بی بیاں اور تمہارے بچے تمہارے دشمن ہیں پس تم ان سے ڈرو۔ پس اے عزیز قاعدان غیر اولی الضرر کو جان لے۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ مکہ کے چالیس یا پچاس آدمیوں کے بارے میں ہے اور وہ یہ کہ نبی علیہ السلام نے جب ہجرت کا حکم فرمایا تو آپ کے ساتھ ایک جماعت نے ہجرت کی اور ایک جماعت مال و اولاد کے سبب سے پیچھے رہ گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت نہ کی جب تک وہ ہجرت نہ کریں تم میں ان میں کوئی رشتہ داری نہیں جن کے ساتھ دوستی (رشتہ داری) نہ ہو ان کو میراث بھی نہیں پہونچتی ہے چنانچہ خبر دی ہم کو آدم ابن الیاس نے اس نے کہا خبر دی ہم کو شعیب نے اور وہ روایت سے ابی بن وائل اور وہ روایت سے حذیفہ ابن یمان کے کہا تحقیق آج کل کے منافقین زمانہ نبی کے منافقین سے بھی بدتر ہیں وہ چھپا خلاف رکھتے تھے آج کل کے منافقین تو کھلم کھلا

قال ان المنفقين اليوم شر منهم
على عهد النبى صلى الله عليه وسلم
كانوا يسرون اليوم تجهرون
كما قال سبحانه وتعالى
وممن حولكم من الاعراب
منفقون ومن اهل المدينة
مردوا على النفاق لا تعلمهم
نحن نعلمهم سنعذبهم
مرتين ثم يردون الى
عذاب عظيم (جزء ۱۱ رکوع ۲) منافقان
این چنین اند که پیش تو نشسته اند بظاہر بمن
گرویده اند (یعنی کسانیکه از جہاد و ہجرت باز ماندند
حضرت رسول ؐ آنان را منافقان فرمودند کما
قال سبحانه وتعالى الم
يان للذين امنوا ان تخشع
قلوبهم لذكر الله الاية
(جزء ۲۷ رکوع ۱۸) چنین فرموده است ـ چون
یاران پیغمبر از غنائم خیبر و فدک و دیگر
جاہا نصیبے یافتند و از زکوٰۃ ہای عرب
بادیہ یمن بدایشان بخششہا رسیدند و
آرام ایشان بمدینہ پیدا آمد و با اہل آن
مصاہرت کردند دل ایشان بدنیا گرائید
و شطری از ہمت ایشان بزیادت
کردن مال و آباد ان کردن خانہ اتفاقی
شد و در اوراد ایشان تفاوت پیدا آمد
و صفای وقت ایشان باندک کدورتی

خلاف کر رہے ہیں (مثلاً داڑھی منڈ ہوانا نماز نہ
پڑھنا سیندھی شراب پینا رشوت اور سود کھانا شادیوں
میں کسبنوں کا ناچ کروانا اور کسبنوں کے جلسے
میں باپ اور بیٹا مل کر بیٹھنا اور ایک ہی عورت
کو حرام نظر سے دیکھنا مشائخین اور واعظین
کا ایسی دعوتوں میں آنا اور منھ پر رومال
اوڑھ کر ایک الگ حجرہ میں بیٹھ جانا گویا
ان حرام بازوں کو حرام کاری کی اجازت
دینا ہے) چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے اور
بعض تمہارے گردنواح کے گنوار منافق ہیں اور
بعض اہل مدینہ (بھی) اڑ رہے ہیں نفاق پر
(اے محمد) تو ان کو نہیں جانتا ہم جانتے ہیں ہم ان
کو دوہرا عذاب کریں گے پھر وہ لوٹائے جائیں گے بڑے
عذاب کی جانب ـ منافق ایسے ہیں کہ تیرے پاس
بیٹھے ہوئے ہیں اور بظاہر میرے گرویدہ ہیں (یعنی جو
لوگ کہ جہاد اور ہجرت سے باز رہے حضرت رسول ؐ
نے ان کو منافق فرمایا چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا ہے
کہ کیا وقت نہیں آیا مومنوں کے لئے اس بات
کا کہ ان کے دل عاجزی کریں اللہ کے ذکر کے وقت
الخ اس طرح فرمایا ہے جب یاران پیغمبر نے خیبر و فدک
اور دوسرے مقامات کے مال غنیمت سے اپنا حصہ
پایا اور صحرای یمن کے عرب کی زکوٰۃ سے ان کو فتوح
پہونچی اور انھیں مدینہ میں سکون ملا اور وہاں کے باشندوں
سے سابقہ کیا تو ان کے قلوب دنیا کی طرف مائل ہوئے
اور ان کا کچھ ارادہ مال کی زیادتی اور گھر کی آبادی کی
طرف متوجہ ہوا (بناءً علیہ) ان کے ورد و اوراد میں

منسوب شد و نیز گاه گاهی با یکدیگر مزاح کردند و باواز بلند خندیدند و لطلب موالست فراہم می آمدند تا ایزد تعالیٰ آنرا از ایشاں نہ پسندید و بدیں آیت بر ایشاں عتاب کرد و بر وجہ انکار گفت کہ وقت نیامد مر گرویدگاں را کہ نرم دل شوند برائے یاد کردن خدای عزوجل و شنیدن قرآن فرود می آیند آنہمہ حق و راست است نہ باطل و نیز **نقلست** کہ از ابراہیم ادہم رح پرسیدند کہ سبب چیست کہ حق را میخوانیم او اجابت نمی کند گفت از بہر آنکہ خدای را میدانید وطاعتش نمیدارید و رسولِ او را میدانید و متابعت سنت او نمی کنید و قرآن را میخوانید و بداں عمل نمیکنید و نعمت حق میخورید و شکر آں نمی گزارید و بہشت راکہ آراستہ است برای مطیعاں طلب نمی کنید و دوزخ راکہ افروختہ است باغلال آتشین برای عاصیاں از اں نمی گزرید و میدانید کہ شیطان دشمن است و بادی عداوت نمی کنید و میدانید کہ مرگ ہست و سازِ او نمی سازید و مادر و پدر و فرزنداں را در خاک می کنید و عبرت نمی گیرید و از عیوب خود دست باز نمی دارید و در عیب دیگراں مشغول میشوید کسیکہ ایں چنیں بود دعای او کی مستجاب شود۔ **نقلست** کہ یکی پیش ابراہیم ادہم رح

تفرقہ پیدا ہوا اور ان کے اچھے اوقات میں تھوڑی کدورت شامل ہوئی اور نیز کبھی کبھی آپس میں دل لگی کرتے اور بلند آواز سے ہنستے اور دوستی بڑھنے کے لئے ایک دوسرے سے ملتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ان حرکتوں کو ناپسند فرمایا اور اس آیت سے (جو اوپر مذکور ہوئی) ان پر عتاب کیا اور بطور انکار کے فرمایا کہ کیا وقت نہیں آیا مومنوں کے لئے کہ ان کے دل خدای عزوجل کے ذکر کے لئے نرم ہوجائیں اور قرآن سننے کے لئے چلے آئیں یہ سب حق ہے نہ کہ باطل اور نیز نقل ہے کہ ابراہیم ادہم رح سے لوگوں نے پوچھا کیا سبب ہے کہ ہم حق تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور وہ قبول نہیں فرماتا کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کو جانتے ہو اور اس کی اطاعت نہیں کرتے اور اوس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے ہو اور سنت رسول کی پیروی نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے ہو اور اس پر عمل نہیں کرتے اور اللہ کی نعمت کھاتے ہو اور اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور اطاعت کرنے والوں کے لئے بہشت آراستہ کی گئی ہے اس کو طلب نہیں کرتے اور گنہگاروں کے لئے آگ کے طوق کے ساتھ دوزخ سلگھائی گئی ہے اس سے باز نہیں رہتے جانتے ہو کہ شیطان دشمن ہے اور اس کے ساتھ عداوت نہیں رکھتے جانتے ہو کہ (ایک دن) مرنا ہے اور اس کا سامان مہیا نہیں کرتے ماں باپ اور بچوں کو دفن کرتے ہو اور عبرت نہیں لیتے اور خود عیوب سے نہیں بچتے اور دوسروں

آمد گفت ای شیخ من بر خود بسے ظلم کردہ
ام دمرا پندی بگوئی کہ آں را امام خود سازم
ابراہیم ادہم رح گفت اگر قبول کنی از من شش
خصلت بکن بعد از اں ہرچہ کنی زیاں ندارد
اول آنکہ اگر معصیت کنی روزی او مخور او
گفت رازق اوست از کجا خورم گفت
نیک نہ بود کہ رزق او خوری و در وی عاصی
شوی۔ دوم آنکہ چوں خواہی کہ معصیت کنی
از ملک او بیروں رو او گفت عالم از آن
اوست کجا روم ابراہیم رح گفت نیکو بنود
کہ در ملک او باشی و در وی عاصی شوی
سوم آنکہ چوں بی معصیت روی جای روکہ
او ترا نہ بیند گفت او عالم اسرار است
ابراہیم رح گفت نیکو بنود کہ در نظر وی معصیت
کنی چہارم آنکہ چوں ملک الموت بیاید گوئی
مہلت دہ تا توبہ کنم گفت از من چوں شود
ابراہیم رح گفت چوں قادر نئی کہ ملک الموت
را از خود دفع کنی پس تو ایں ساعت توبہ کن
پنجم آنکہ چوں منکر و نکیر پیش تو آیند ہر
دو را دفع کنی گفت ایں ہم نتوانم گفت
جواب ایشا نرا آمادہ دار ششم آنکہ چوں
فردائے قیامت فرمان آید کہ گنہگاراں
را بدوزخ برند تو بگو کہ من نمی روم راست
است نہ کہ دروغ آں مرد گفت کہ تمام راست
است آنچہ گفتی و توبہ کردم و براں بود تا وفات
کرد قال علیہ السلام یا عائشۃ

کے عیبوں میں مشغول ہوتے ہو جو کوئی شخص ایسا
ہو اس کی دعا کیونکر قبول ہو گی نقل ہے کہ ایک
شخص ابراہیم ادہم رح کے پاس آیا اور کہا اے شیخ میں نے
اپنی ذات پر بہت ظلم کیا ہے مجھ کو نصیحت
کیجئے کہ میں اس کو اپنا امام بناؤں ابراہیم ادہم رح نے
کہا کہ اگر تجھ کو منظور ہو تو میری چھے باتوں پر عمل
کر بعد از اں تو جو کچھ کرے گا نقصان نہ ہو گا اول
یہ کہ اگر تو گناہ کرتا ہے تو اس کا رزق مت کھا اس
نے کہا رازق وہی ہے کہاں سے کھاؤں کہا کہ یہ بات
ٹھیک نہیں کہ اس کا رزق کھائے اور اس کا گنہگار
بنے دوم یہ کہ جب تو گناہ کرنا چاہے تو اس کے ملک سے
باہر چلے جا اس نے کہا کہ سارا جہاں اسی کا ہے کہاں جاؤں
ابراہیم رح نے کہا کہ یہ بات ٹھیک نہیں کہ اس کے ملک
میں رہے اور اس کا گنہگار بنے سوم یہ کہ جب کوئی گناہ کرنا
چاہے تو ایسی جگہ پر جا کہ وہ تجھ کو نہ دیکھے کہا کہ وہ بھیدوں
کا جاننے والا ہے ابراہیم رح نے کہا کہ یہ بات ٹھیک
نہیں کہ اس کے سامنے گناہ کرے۔ چہارم یہ کہ جب
ملک الموت آئے تو کہنا کہ مہلت دے تاکہ توبہ کروں
کہا کہ مجھ سے یہ کیونکر ہو ادہم رح نے کہا کہ جب تو ملک الموت
کو روکنے پر قادر نہیں تو اسی وقت توبہ کرے پنجم یہ کہ جب
منکر و نکیر تیرے پاس آئیں تو دونوں کو چلا دے کہا کہ
یہ بھی نہیں ہو سکتا ابراہیم رح نے کہا کہ ان کے جواب کو تیار
رکھ ششم یہ کہ جب قیامت کے دن گنہگاروں کو دوزخ
میں لے جانے کا حکم آئے تو تو اوس وقت کہنا کہ میں نہیں جاتا
(ابراہیم رح نے فرمایا) یہ باتیں درست ہیں یا نہیں اس مرد نے
کہا کہ تو نے جو کچھ کہا سب درست ہے میں نے توبہ کی اور اپنے مرنے

ان اردت اللحوق بی فلیکفیك
من الدنیا کزاد الراکب و
ایاك و مجالسة الاغنیاء
ولا تستخلفی ثوبا حتی
ترقعیه وقال لما کان الیوم
الذی دخل رسول اللهؐ فی
المدینة اضاء منها کل
شیٔ فلما کان الیوم الذی
مات فیه اظلم فیها کل شیٔ
وما نفضنا ایدینا عن التراب
انا لفی دفنه حتی انکر قلوبنا
میل کرد دلہائے ما سوی دنیا و نیز معلوم باد
کہ فقیر ولی ابن یوسفؒ از دائرۂ بندگی میاں
سید خوندمیرؓ از برائے ملاقات بندگی میاں
نعمتؓ در جالور رفتہ بود چند ماہ در دائرہ
بندگی میاں نعمتؓ ماندم شاید کہ ہماں روز
یا روز دیگر سید دریا شہ ابن سید حمید از قلعہ جالور
فرود آمد و بندہ را برائے ملاقات بطلبید
بندہ گفت پیش بندگی میاں نعمتؓ رضا
بطلبید سید دریا شہ پیش میاں نعمتؓ
عرض کرد میاں نعمتؓ فرمودند میاں ولیؒ
ہیچ نخواہند خورد میاں ولیؒ را سہ دکرہ
زیاں خواہد شد و در سہ دکرہ پاپوش او را راست
نخواہد شد میاں سید دریا شہ خندیدہ
پیش بندہ آمدند بندہ گفت چہ می خندید بعدہٗ
میاں مذکور واقعہ حال گفت کہ میاں نعمتؓ

تک توبہ پر قائم رہا۔ فرمایا نبی علیہ السلام نے اے عائشہؓ
اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے اتنا ہی لو جتنا کہ سوار
کے ساتھ توشہ ہوتا ہے اور تو انگروں کی مجلس میں
بیٹھنے سے پرہیز کرو اور کپڑا اتنا مت چھوڑو کہ اٹھانے
کی ضرورت پڑے اور راوی نے کہا جس دن رسول اللہؐ
مدینہ میں داخل ہوئے تو مدینہ کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس
روز آپ کا وصال ہوا تو ہر چیز تاریک ہو گئی اور نہیں صاف
کیا ہم نے اپنے ہاتھوں کو مٹی سے بے شک
ہم آپ کے دفن میں تھے کہ ہمارے دلوں کا حال
متغیر ہو گیا۔ ہمارے قلوب دنیا کی طرف متوجہ
ہو گئے اور نیز واضح ہو کہ فقیر ولی ابن یوسفؒ
بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے دائرہ
سے بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ کی
ملاقات کے لئے جالور گیا تھا چند ماہ
بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ کے دائرہ میں
رہا شاید اسی روز یا دوسرے روز سید دریا شہ ابن
سید حمید جالور کے قلعہ سے آئے اور مجھے ملاقات
کے لئے طلب کیا میں نے کہا کہ بندگی میاں
نعمت رضی اللہ عنہ سے اجازت لو تو
سید دریا شہ نے میاں نعمتؓ سے عرض کیا میاں
نعمتؓ نے فرمایا کہ میاں ولی تو کچھ نہیں کھائیں گے
مگر میاں ولی رحمۃ اللہ کے تین پیسوں کا نقصان
ہو جائے گا۔ اور تین پیسوں میں جوتیاں (بھی) درست
نہ ہوں گی میاں سید دریا شہ ہنستے ہوئے میرے پاس
آئے میں نے کہا کیا ہنستے ہو تو میاں مذکور نے حقیقت
حال بیان کیا کہ میاں نعمت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

این چنین فرمودند بعده میاں مذکور بنده را
گفت اگر شما بیائید شاید که بشرم حضور شما
رضا بدہند چونکه بنده و سید دریا شہ پیش میاں
نعمت رضؓ رفتیم مارا ہمچناں فرمودند شما دانید
پائزار پاره پاره خواهد شد و سه دکمه رازیاں
خواهد شد بعد از اں چند ماه در دائره بندگی میاں
نعمت رضؓ ماندیم چوں خواستیم که طرف گجرات
رواں شویم میاں سلطاں شہ فرمودند که
سید دریا شہ رنجش میکند بالائی قلعه بر دید
یک جالوری ہم ہر روزی طلبیدی که در خانه
ما مہماں بیائید میاں سلطاں شہ گفتند ماه
رمضاں بود شب در خانه آں کس رفتیم بعد
از خوردن طعام فی الحال بالائی قلعه رفتیم
شب آنجا ماندیم بعد از فجر از قلعه فرود آمدیم
چنانچه کسے دزدی و یا فسادی و یا خونی کرده
بیاید ہمچناں در دائره آمدیم چند ساعت
در سینهٔ بنده لرزه بماند مبادا بندگی میاں
نعمت رضؓ شنیده باشند و یا بشنوند۔ ای
عزیز آں وقتی بود صفت طالبان خدا این
چنین بود قضا از جهت چیزی کار خود نبود
در خانه اہل فراغ کسی برود و یا کسی
فرستادهٔ آں اہل فراغ چیزی گذرانیدی
قبول نه کردی اگر بسیار کوشش
کرده بدادی بعد از اں در خانهٔ
آں کس نه رفتی آه این زماں حال ما این
چنین شده است که مسعود فرموده است

نے اس طرح فرمایا اس کے بعد میاں مذکور نے مجھ سے
کہا کہ اگر تم ساتھ رہوگے تو شاید تمہارے لحاظ سے رضا
دیں، چونکہ میں اور سید دریا شاہ ملکر میاں شاہ نعمت رضؓ
کے پاس گئے ہم کو بھی ویسا ہی فرمایا کہ تم جانو جوتیاں
پھٹ جائیں گی۔ اور تین بیسوں کا نقصان ہوجائے گا
اس کے بعد چند ماہ بندگی میاں نعمت رضؓ کے دائرہ
میں ہم نے اقامت کی جب ہم نے گجرات کو جانے کا قصد کیا
تو میاں سلطان شہ نے فرمایا کہ سید دریا شہ آزردہ ہوگا
قلعہ پر چلیئے۔ ایک جالوری بھی اپنے گھر مہمان کرنے کے لئے
ہر روز درخواست کرتا تھا میاں سلطان شہ کہتے
تھے کہ رمضان کا مہینہ تھا رات کو اس کے گھر
گئے کھانا کھاتے ہی قلعہ پر چلے گئے رات کی رات میں
رہے صبح کو قلعہ سے اترے اس طور پر کہ کوئی شخص چوری
یا فساد یا خون کرکے آتا ہے اسی طرح دائرہ میں آئے
کچھ عرصہ تک اس خیال سے کہ کہیں بندگی میاں نعمت رضؓ
کو یہ کیفیت معلوم ہوچکی ہو یا معلوم ہوجائے میرے
سینہ میں لرزہ ہوتا رہا۔ اے عزیز وہ بھی ایک
وقت تھا کہ طالبان خدا کی صفت ایسی تھی۔ (حالانکہ
اتفاقاً طالب کی) تمنا پوری کرنی تھی ذاتی کام نہ تھا۔
اگر کوئی (طالب ہوتا) کسی دولت مند کے گھر جاتا
یا کوئی شخص کسی اہل فراغ کی بھیجی ہوئی
چیز گزرانتا تو بھی قبول نہ کرتے اگر بہت
کوشش کرکے دیتا تو پھر کبھی اوس کے گھر نہ جاتے
افسوس ہے کہ اب ہمارا حال مسعود
کی رباعی کے موافق ہوگیا ہے۔

رباعی

منکہ مسعود بن سلیمانم
اینکہ من بندہ چپا کرنانم
گر بہ مشرق مرا نماید نان
من بہ مغرب دہان بجنبانم

ونیز کسی حسن بصری رض را پرسید کہ شما یارانِ مصطفیٰ ؐ را دیدہ بودید گفت آری پس گفتند حال یاران رض چگونہ بود جواب فرمود کہ اگر شمارا یارانِ مصطفیٰ دیدندی یارانِ مصطفیٰ شمارا کافر فرمودندی واگر شما یارانِ مصطفیٰ را دیدندی یاران رض را دیوانہ گفتندے ونیز نقلست برادر میان سومار رض دو سہ کرت از جالور بہ گجرات آمدہ بود در خانہ خشوی خود و درخانہ موافقان شاید می رفتہ باشد و خیلخانہ در ون دائرہ بود این خبر بندگی میاں نعمت رض شنیدند کہ میاں سومار می آید ایک بیادہ را ایک ونیم کردہ دوانیدہ و دہائی شرع داد کہ درون دائرہ فقیران نیائید بعدہ میاں مذکور سوگند سہ طلاق خورد کہ بعد ازاں از دائرہ بغیر فرستادہ بیرون نہ روم و تحقیق بدانید کہ روش حضرت مہدی ؑ و خلفاء مہدی ؑ و طالبانِ حق این بود و ورای این روش ہمہ بدعت است اگر درین باب نقلہا نوشتہ شود رسالہ بزرگ شود —

رباعی

میں مسعود بیٹا سلیمان کا ہوں
یہ کہ میں روٹی کا غلام ہوں
اگر مشرق میں مجھے روٹی دکھائی جائے
تو میں مغرب میں منہ کھولتا ہوں

اور نیز کسی نے حسن بصری رض سے پوچھا کہ آپ نے یارانِ مصطفیٰ ؐ کو دیکھا ہے کہا ہاں پس لوگوں نے کہا کہ یاروں کا حال کیسا تھا جواب دیا کہ اگر تم کو یارانِ مصطفیٰ ؐ دیکھتے تو یارانِ مصطفیٰ ؐ تم کو کافر فرماتے اور اگر تم یارانِ مصطفیٰ ؐ کو دیکھتے تو تم ان کو دیوانے کہتے اور نیز نقل ہے کہ بھائی میاں سومار جالور سے گجرات میں اپنے سسرال کے گھر دو تین بار آئے تھے شاید معتقدوں کے وہاں بھی گئے ہوں ان کے قبیلہ کے لوگ دائرہ میں رہتے تھے یہ خبر بندگی میاں نعمت رض نے سنی کہ میاں سومار آتے ہیں ایک برادر کو ڈیڑھ کوس دوڑا کر شرع کی دہائی دی کہ فقیروں کے دائرہ میں نہ آئیں اس کے بعد میاں مذکور نے تین طلاق کی قسم کھائی کہ اس کے بعد بغیر حکم کے دائرہ کے باہر نہیں جاؤں گا اور تحقیق کے ساتھ جانو کہ حضرت مہدی ؑ خلفاء مہدی ؑ اور طالبانِ حق کی یہی روش تھی اور جو روش کہ اس کے سوا ہے بدعت ہے اگر اس باب میں نقول لکھے جائیں تو بڑا رسالہ بن جائے۔

قال النبی علیہ السلام
اصحبوا مع اللہ وان لم
تستطیعوا فاصحبوا من
صحب مع اللہ۔

شعر

لوکان حبك صادقا لاطعتہ
ان المحب لمن یحب یطیع

قولہ تعالیٰ قل ان کنتم
تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ
غفور رحیم۔ قل اطیعوا اللہ و
الرسول فان تولوا فان
اللہ لا یحب الکفرین
قال علیہ السلام ولدی
من سلك طریقی قال
علیہ السلام ایتونی باعما
لکم ولا تاتونی بانسا
بکم قیل الجنۃ لمن
اطاع ولو کان عبدا
جشیا والنار للعاصی
ولو کان سیدا قرشیا
قال علیہ السلام شرف المکان بالمکین
ونیز معلوم باد اگر کسی پیراہن کہنہ پیش
میاں نعمت رضاً اور دند بندگی میاں

نبی علیہ السلام نے فرمایا تم
اللہ کے مصاحب بنو اگر تم
سے یہ نہیں ہوسکتا تو اللہ کے
مقربوں کے ہمنشین رہو۔

شعر

اگر تیری محبت سچی ہے تو ضرور تو اسکی اطاعت کریگا
تحقیق دوست دوست کا اطاعت گزار ہوتا ہے

فرمان باری ہے کہ کہدے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم کو دوست رکھے گا اور تمہاری مغفرت کرے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کہدے تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو پس اگر تم پھر جاؤ گے تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا نبی علیہ السلام نے فرمایا میری اولاد وہ ہے جو میرے راستہ پر چلے فرمایا علیہ السلام نے تم میرے پاس اپنے اعمال لاؤ اپنے نسب مت لاؤ کہا گیا جنت اس کے لئے ہے جس نے اطاعت کی اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ گنہگار کے لئے ہے اگرچہ کہ سید قریشی ہو۔ فرمایا علیہ السلام نے مکان کا شرف مکین سے ہے اور نیز واضح ہو کہ اگر کوئی شخص پرانا کرتا میاں نعمت رضی اللہ عنہ کے حضور میں لاتا تو فرماتے کہ بہتر یہ ہے کہ نیا دو خدائے تعالیٰ

نعمت رضی اللہ عنہ گفت کہ اولیٰ ترا نیست کہ
تو بدہید خدا ترا یاری بدہد و نیز نقلست
از میاں نعمت رضؓ چند طالبان حق بودند خلق
بر ایشاں حکم زندیقی کردند جلاد را گفتند
برو ایشاں را گردن بزن جلاد آنجا برد
کہ دزداں را گردن می زنند از ایشاں یکی را
گفت بیا تا گردن بزنم یکی آمد گردن خود
فرو کرد دومی آمد گفت اول مرا بزن
سومی دوید و گفت اول مرا بزن چہارم
دویدہ گفت اول مرا بزن پنجم دوید و گفت
کہ اول مرا بزن ہر یکی گردن خود فرو کرد و می
گفت اول مرا بزن جلاد گفت ہشیار باشید
کہ شمشیر تیز است گفتند ما ہشیاریم تو کار خود
لبساز بعدہ جلاد گفت دریں چہ مقصود است
شما ہر یکی ہمچناں میگوئید ایشاں گفتند ہر یکی
را مقصود اینست کہ تا آن زماں کہ مرا بزند
دیگری در یاد خدائے تعالیٰ باشد و ایں زیان
مرا شود و یکدم ہم از برادر ضائع نشود بعدہ
جلاد گفت کہ دین شما نیست فی الحال مسلمان
شد و بر بادشاہ دوید و شمشیر پرتاب کرد
و گفت تو زندیقی کہ بر ایشاں حکم زندیقی
می کنی جلاد انچہ رفتہ بود بپیش بادشاہ
گفت بادشاہ ایشاں را طلبید و گفت
شمارا زندیق چرا می گویند ایشاں گفتند
شما دانید بادشاہ گفت شمارا یک مسئلہ بپرسیم
مرا جواب دہید گفتند چرا نہ پرسید زکوٰۃ بر چند مال

تمہاری مدد کرے۔ اور نیز میاں نعمت رضؓ سے منقول
ہے کہ چند طالبان مولیٰ تھے مخلوق نے ان کو زندیق
کہا اور جلاد سے کہا کہ جا اور ان کی گردن مار
جلاد نے ان کو چوروں کی گردن مارنے کی جگہ
پر لے گیا اور ان میں سے ایک کو کہا آ تا کہ گردن
ماروں ایک شخص آیا اور اپنی گردن جھکا
دی دوسرے نے آکر کہا اول مجھ کو مار تیسرا دوڑ
کر کہا اول مجھ کو مار چوتھا دوڑ کر کہا اول مجھ کو مار
پانچواں دوڑا اور کہا کہ اول مجھ کو مار ہر شخص اپنی گردن جھکاتا اور کہتا کہ اول
مجھ کو مار جلاد نے کہا ہشیار ہو جاؤ کہ شمشیر تیز ہے انہوں نے کہا ہم
ہشیار ہیں تو اپنا کام کر اس کے بعد جلاد نے کہا کہ
اس میں تمہارا کیا مقصود ہے جو تم سب اس طرح کہتے ہو۔
انہوں نے کہا کہ ہر ایک کا مقصود یہ ہے
کہ جب تک میری گردن مارے دوسرا
خدائے تعالیٰ کی یاد میں رہے اور یہ میرا
ذاتی نقصان ہوگا اور ہمارے بھائی
کا ایک دم بھی ضایع نہ جائے گا اس کے
بعد جلاد نے تمہارا یہ دین ہے کہہ کر اسی وقت
مسلمان ہو گیا اور بادشاہ پر دوڑا شمشیر
اٹھائی اور کہا کہ تو زندیق ہے جو ان پر
زندیق کا حکم کرتا ہے جلاد نے جو کچھ واقعہ
گذرا تھا بادشاہ سے کہا بادشاہ نے
ان کو طلب کیا اور کہا کہ تم کو زندیق کس
لئے کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ آپ
کو معلوم۔ بادشاہ نے کہا میں تم سے ایک
مسئلہ پوچھتا ہوں مجھ کو اس کا جواب دو کہا کہ کیوں

است گفتند زکوٰۃ شما یا ما بادشاہ گفت ہمیں جہت شمارا زندیق می گویند انچہ زکوٰۃ شریعت است مرا بگوئید گفتند از دو دویست درم پنج درم است بادشاہ پرسید کہ زکوٰۃ شما چیست گفتند انچہ جمع کردہ بودند دو دویست درم دراں پنج درم آمیختہ ہم برائے اللہ بدہند بلکہ پنج تازیانہ برخود بزنانند کہ متوکل و طالب حق را جمع کردن جائز نیست۔

در صدر شہاں شدم بتاویل
مشغول شدم بسے بہ تحصیل
بشنو پسرا بیان حالت
علم جدل است قیل و قالت
بسیار شبم بروز پیوست
جز باد ہوا نبود در دست
علمی کہ خدای داں شوی تو
ایں نیست ہمیں کجا روی تو
سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر او
علمی کہ رہ بحق ننماید جہالت است
علمی کہ ترا ز تو نستاند جہل
جہل ازاں علم بہ بود صد بار

کما قال سبحانہ وتعالیٰ فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ۔ قال العلم دانستن یعنی دانستن حق

علمت ز عمل چو بے نصیب است
اسلام بشہر تو غریب است

نہیں۔ پوچھا کہ زکوٰۃ کتنے مال کے لئے ہے کہا کہ تمہاری زکوٰۃ یا ہماری بادشاہ نے کہا کہ اسی وجہ تو تم کو زندیق کہتے ہیں جو کچھ شریعت کی زکوٰۃ ہے مجھ کو کہو کہا کہ دو سو درم کی پانچ درم ہے بادشاہ نے پوچھا کہ تمہاری زکوٰۃ کیا ہے کہا کہ ہم نے دو سو درم جو جمع کیے اس میں اور پانچ درم شریک کر کے خدا کی راہ میں دینا اس پر پانچ کوڑے بھی کھانا ہے کیوں کہ متوکل اور طالب حق کے لئے جمع کرنا جائز نہیں

میں تاویل (توجیہ کے ذریعے) بادشاہوں کے صدر مقام تک گیا
مشغول رہا بہت عرصہ تک تحصیل میں
اے لڑکے تیرے حال کی حقیقت سن
تیرا قیل و قال علم جدال ہے
میری بہت سی راتیں دن سے ملیں (شب بیدار رہا)
حرص کی ہوا کے سوائے میرے ہاتھ کچھ نہ آیا
جس علم سے تجھے خدا کی معرفت نصیب ہو
یہ وہ نہیں ہے تو کہاں جاتا ہے
اے سعدی تو اپنے دل کی تختی کو غیر حق کے نقش سے صاف کر
جو علم کہ خدا کا رستہ نہ دکھلائے جہالت ہے
جو علم کہ تجھ سے تیری جہالت کو دور نہ کرے
اس علم سے سو بار جہل اچھا ہے

جیسا کہ فرمایا خدائے پاک و برتر نے کہ پس تو لا الٰہ الا اللہ کو جان۔ کہا ہے کہ علم کا معنی جاننا ہے یعنی حق کو جاننا ہے۔

جب تیرا علم عمل سے دور ہے
تو اسلام تیرے شہر میں نادر ہے

از علم وعمل مباش مغرور
میدان ہمہ را ہبا منثور
علمت ہمہ رخصت است وحیلہ
ایں حیلہ شود ترا عقیلہ

ولیس علی تحقیق المعرفۃ من یغتر بکثرۃ العلم والعبادۃ لان ابلیس کان معلم الملکوت بالعلم درمیان مدرسہ وی بست ہزار دوات جمع شدند دریں قلم توحید حق تعالیٰ می نوشت قال علیہ السلام ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عالم لاینفع اللہ بعلمہ قال ع اعوذ باللہ من علم لاینفع وروی ان رجلا من بنی اسرائیل جمع ثمانین تابوتا من العلم ولم ینتفع بعلمہ از میاں دلاور رض منقول است کہ حضرت میراں علیہ السلام درحق کسانیکہ بازگشتہ بہ گجرات رفتند حکم مرتدی کردند میاں سید خوندمیر رض ومیاں نعمت رض یکدیگر گفتند رمانیز رفتہ بودیم حال ماچیست میاں نعمت رض پیش حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند میراں علیہ السلام مراقبہ کردند بعدہ فرمودند کہ فرمان می شود کہ قبول شدند المقصود خوشنودی تمام مہاجران

علم اور عمل سے مغرور مت ہو
اپنی ہر چیز کو پراگندہ غبار سمجھ
تیرا تمام علم رخصت اور حیلہ ہے
یہ حیلہ تیری بیڑی بن جائے گا

جو آدمی کثرت علم وعبادت پر مغرور ہو اس کو معرفت کی تحقیق نہیں ہوتی کیونکہ ابلیس علم میں فرشتوں کا استاد تھا۔ اس کے مدرسہ میں بیس ہزار دواتیں جمع تھیں اس میں قلم حق تعالیٰ کی توحید لکھتا تھا فرمایا علیہ السلام نے کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب اس عالم کو دیا جائے گا جس کو اللہ نے اس کے علم سے نفع نہ پہونچایا ہو۔ فرمایا علیہ السلام نے کہ میں علم بے نفع سے خدا سے پناہ مانگتا ہوں اور مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے اسی تابوت (الماریاں) علم کے جمع کئے اور اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا۔ میاں دلاور رض سے منقول ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے ان اشخاص کے حق میں جو لوٹ کر گجرات گئے مرتدی کا حکم فرمایا میاں سید خوندمیر رض ومیاں نعمت رض نے آپس میں کہا کہ ہم بھی گئے تھے ہمارا کیا حال ہے میاں نعمت رض نے حضرت مہدی ع کے حضور میں عرض کیا مہدی ع نے ایک لمحہ مراقبہ کر کے فرمایا کہ فرمان ہوتا ہے کہ مقبول ہیں المقصود طالب مولیٰ موافقوں کے گھر کھانے کے لئے جانے میں تمام مہاجران مہدی علیہ السلام

بنود کہ طالب حق بخانۂ موافقاں برای طعام خوردن رود بلکہ موافقاں را منع کردندی وگفتندی کہ بندگان خدای را خوار مکنید و مال خود را ضائع مکنید اگر در راہ خدا خرچ کردن میخواہید آں فقیران را بدہید کہ بر خدائے تعالیٰ توکل کردہ استغنا کردہ اند شما را دریں اجر نیست بلکہ خود را و بندگان خدای را خوار کنید کہ در توکل ایشاں خلل می انگنید ہر کہ بخانہ شما می آید با او معاملہ مکنید تا اورا عادت نشود نقلست کہ بعضے مہاجران رضؓ را حضرت میراںؑ فرمودند ہر کہ منتظر فتوح باشد متوکل نباشد و نیز فرمودند ہر کہ از ساکنان دائرہ بدر خانۂ اغنیا بگذرد و اغنیا او را چیزی بدہند یا بہ دائرہ بفرستند فتوح نباشد نباید خورد و مرشد دائرہ نباید ستد حضرت میراںؑ فرمودند ہر چہ بے اختیار بندہ را بموافقت شرع میرسد حلال است در منہاج العابدین آوردہ است روی ابن مسعودؓ عن النبیؐ انہ قال اتدری من التائب قال لا قال اذا تاب العبد ولم یرض الخصماء فلیس بتائب ومن تاب ولم یتغیر لباسہ فلیس بتائب ومن تاب ولم یتغیر مجالسہ فلیس بتائب ومن تاب ولم یقنع ولم یقصر املہ فلیس

کی خوشنودی نہ تھی بلکہ موافقوں کو منع کرتے اور کہتے کہ بندگان خدا کو ذلیل مت کرو اور اپنے مال کو ضائع مت کرو اگر خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہتے ہو تو ان فقیروں کو دو جو خدائے تعالیٰ پر توکل کر کے بے پروا ہو گئے ہیں تمہارا اس میں فائدہ نہیں بلکہ تم خود کو اور بندگان خدا کو ذلیل کرتے ہو کہ ان کے توکل میں خلل پیدا کرتے ہو جو فقیر کہ تمہارے یہاں آئے اس کے ساتھ معاملہ مت کرو تاکہ اس کو عادت نہ ہو چنانچہ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے بعضی مہاجروں کو فرمایا کہ جو فقیر فتوح کا منتظر رہے وہ متوکل نہیں اور نیز فرمایا دائرہ کے رہنے والوں سے جو فقیر دولت مندوں کے گھر جائے اور دولت مند اس کو کوئی چیز دے یا اس کے ذریعے دائرہ میں بھیجے تو وہ فتوح نہ ہو گی نہیں کھانا چاہئے دائرہ کے مرشد کو بھی چاہئے کہ وہ چیز نہ لے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو چیز بے اختیار شرع کے موافق بندہ کو پہونچتی ہے وہ حلال ہے منہاج العابدین میں منقول ہے کہ روایت کی ابن مسعودؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو جانتا ہے کہ تائب کون ہے کہا نہیں فرمایا جب بندہ توبہ کرے اور دشمن راضی نہ ہوں تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور اس کا لباس نہ بدلے تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور اس کی مجلس نہ بدلے تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے

بتائب ومن تاب ولم
یحفظ لسانه فلیس بتائب
ومن تاب ولم یقدم فضله
فلیس بتائب ومن تاب
ولم یتغیر طعامه فلیس
بتائب فاذا ثبتت للعبد
هٰذه الخصال فذٰلك تائب
حقا تمام شد کار قال علیه السلام
ایاك والملوك فان
خالفوك قتلوك وان
وافقوك اضلوك ۔ حضرت میراں
علیه السلام دائم ایں چنیں می فرمودند که
تسلیم کنید ذات خود را بخدائے تعالیٰ
ہیچ کس نه پردازید و ہیچ نخواہید جز ذات
حق تعالیٰ یک ذره با مخلوق احتیاج نه
نمائید گروه نبی علیه السلام مشهور بدیں
نام اصحاب صفه موصوف بدیں صفات
باشند زیرا که ایشاں مامور باتباع خلیل
صلوات الله علیه اند کما قال
الله تعالیٰ ومن احسن
دینا ممن اسلم وجهه
لله وهو محسن واتبع
ملة ابراهیم حنیفا۔ که
ہمه حال تسلیم باشند میاں سید خوندمیر
رضی الله چوں برائے دعوت نشستے در بیان
اکثر ایں ابیات خواندی ۔

اور قناعت نہ کرے اور اس کی آرزو نہ گھٹے
تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور اس
کی زبان محفوظ نہ ہو تو وہ تائب نہیں ہے اور
جو توبہ کرے اور اپنے فضل کو آگے نہ بڑھائے
تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور اس کا کھانا
نہ بدلے تو وہ تائب نہیں ہے پس جب بندہ کے لئے
یہ خصلتیں ثابت ہوں تو وہ بے شک تائب
ہے تمام ہوا کام (یعنی توبہ کامل ہوئی) فرمایا نبیؐ
نے تم بادشاہوں سے احتراز رکھو اگر وہ تمہاری
مخالفت کریں گے تو تم کو قتل کریں گے اور اگر
تمہاری موافقت کریں گے تو تم کو گمراہ کریں گے
حضرت مہدی علیہ السلام ہمیشہ یہی (ہدایت) فرماتے
تھے کہ اپنی ذات کو خدائے تعالیٰ کے حوالے کردو
کسی شخص کے ساتھ (باتوں میں) مشغول مت ہو
اور کوئی چیز مت چاہو حق تعالیٰ کے سوا
مخلوق سے ایک ذرہ کی احتیاج مت رکھو نبیؐ
کا گروہ جو اصحاب صفہ کے نام سے مشہور ہے
ان صفات (مذکورہ) سے موصوف ہے اس لئے کہ وہ
خلیل صلوات علیہ کی اتباع کے لئے مامور ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اور اس سے بہتر کس کا دین ہو سکتا
ہے جس نے جھکا دیا اپنا منہ اللہ کے لئے اور وہ
نیکی میں لگا ہوا ہے اور چل رہا ہے ابراہیم
کے مذہب پر جو ایک اللہ کے ہو رہے تھے یعنی
ہر حال میں خدا کا ہو رہے حضرت میاں سید خوندمیرؓ
جب دعوت کے لئے بیٹھتے تھے تو بیان میں اکثر
یہ ابیات پڑھتے ۔

خدا از عابداں آں را گزیند
کہ در راہ خدا خود را نہ بیند
خاک شو خاک تا بروید گل
کہ بجز خاک نیست مظہر کل
ہرگز نہ شوی شیر بیابان حقیقت
تا خوار شدہ چوں سگ بازار نگردی

وحضرت میراں علیہ السلام در وقت خواندن ایں بیت بہ زبان مبارک فرمودی ما خوارانیم

مثنوی

در زمان مصطفیؐ ایں ہر چہار
بود دائم بر صحابہؓ آشکار
جوع و جانبازی و ذل و غربت است
چوں بود ایں چار پنجم قربت است

یقول اللہ عزوجل۔ الناس یطلبون رضائی وانا اطلب رضائک یا محمدؐ روی عن موسیٰؑ صلوات اللہ علیہ کما قال سبحانہ وتعالیٰ فقال رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر (جزء۲۰ رکوع ۶) فقال الٰہی انا فقیر انا غریب انا مریض قال تبارک اللہ تعالیٰ یا موسیٰ الفقیر الذی لیس لہ مثلی نصیب والمریض الذی لیس لہ مثلی طبیب والغریب الذی لیس لہ مثلی

خدا عابدوں سے ان کو قبول کرتا ہے
جو خدا کی راہ میں خود کو نہیں دیکھتے
خاک بن خاک تاکہ پھول اگے
کیونکہ سب کے ظہور کی جگہ خاک کے سوا دوسری چیز نہیں
حقیقت کے جنگل کا شیر تو ہرگز نہیں بنے گا
جب تک کہ بازاری کتے کی طرح ذلیل وخوار نہ پھرے

اور حضرت مہدیؑ یہ بیت (ہرگز نشوی الخ) پڑھتے وقت زبان مبارک سے فرماتے کہ ہم خوار ہیں۔

مثنوی

مصطفیٰؐ کے زمانہ میں یہ چاروں (صفتیں)
ہمیشہ صحابہ پہ ظاہر تھیں
بھوک جان پر کھیلنا ذلت اور غربت
جب یہ چاروں جمع ہو جائیں پانچویں قربت ہے

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ لوگ میری رضا طلب کرتے ہیں اور اے محمد میں تیری رضا طلب کرتا ہوں موسیٰ صلوات اللہ علیہ سے مروی ہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا پس کہا اے رب تو جو اتارے میری طرف اچھی چیز میں اس کا محتاج ہوں۔ پس کہا یا اللہ میں فقیر ہوں غریب ہوں میں بیمار ہوں تو فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے موسیٰ فقیر وہ ہے جس کو میرا مثل نصیب نہ ہو اور مریض وہ ہے جس کو میرے جیسا طبیب نہ ہو اور غریب وہ ہے جس کے لئے میرے جیسا حبیب نہ ہو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد اگر تو ایمان کی حلاوت پانا

حبیب۔ قال اللہ تعالیٰ یا محمدؐ
ان احببت ان تجد حلاوۃ
الایمان فجوع نفسک والزم
لسانک الصمت والزم نفسک
خشیۃ وخوفا ابدا والزم
نفسک العنا لا تستریح ابدا
فان فعلت ذٰلک فلعلک تسلم
وان لم تفعل ذٰلک فانت
من الھالکین۔ روی عن
بشیر بن الحارث انہ قال
ان العبد لیقرأ ایاک نعبد
وایاک نستعین یقول اللہ
تعالیٰ کذبت ما ایای تعبد
لا ایای تستعین لو کنت
تعبد ایای لم توثر ھواک
علیٰ رضائی ولو کنت تستعین
لی لم تسکن الیٰ حیلک
وقوتک ولا الیٰ اھلک

مارا نہ مرید ورد خواں می باید
نے زاہد و حافظ قرآں می باید
صاحب دل و سوختہ جاں می باید
آتش زدۂ بہ خان و ماں می باید

حضرت میراں علیہ السلام ہم ایں چنیں رخصت
ندادند بلکہ در حق طالبان حیات دنیا آں آیہا
مذکورہ وغیر آں فرستادہ دنیز معلوم باد
کہ رسولؐ را در معراج ایں چنیں فرمان شد

چاہتا ہے تو اپنے نفس کو بھوکا رکھ اور
اپنی زبان کے لئے خاموشی کو لازم کر لے
اور اپنے نفس کے لئے خوف کو ہمیشہ لازم
کرے اور تکلیف کو لازم کرے کبھی آرام نہ
لے اگر تو ایسا کرے گا تو شاید تو سلامت رہے
اور اگر ایسا نہ کرے تو تو ہالکین سے ہے۔
مروی ہے بشیر ابن حارث سے کہ فرمایا بندہ
ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھتا ہے تو اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے اے بندے تونے جھوٹ
کہا نہ تو میری عبادت کرتا ہے اور نہ مجھ سے
ہی مدد چاہتا ہے اگر تو میری عبادت کرتا تو
اپنے خواہش نفسانی کو میری رضا پر ترجیح
نہ دیتا اور اگر تو مجھ سے ہی مدد چاہنے
والا ہوتا تو تیرے لئے تیری زمین
تیرے کھانے پینے کی چیزیں
اور تیرے عورت بچے باعث سکون
نہ ہوتے

ہم کو نہ وظیفہ پڑھنے والا مرید چاہئے
اور نہ زاہد اور قرآن کا حافظ چاہئے
صاحب دل اور سوختہ جان چاہئے
جس کے گھر اور مال کو آگ لگی ہو وہ چاہئے

حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی ایسی رخصت
نہیں دی بلکہ دنیا کی زندگی کے طالبوں کے
حق میں آیات مذکورہ وغیرہ بیان فرمایا اور
نیز واضح ہو کہ رسولؐ کو معراج میں اس طرح فرمان ہوا کہ

يا احمد لو صلى العبد صلوٰة
اهل السماء والارض وطوى
من الطعام مثل الملئكة حتى
ياكل شيئا كاولياء العارفين
ويلبس لباس الضان ثم
رأى فى قلبه من حب الدنيا
مثقال ذرة اومن سمتها
اومن محمدتها اومن عجبها
اوكبرها اوريا ستها اوحبها
اوحليها اوزينتها اواكثر
منها اوادتها لايجاورنى
فى دارى ولانزعن من قلبه
محبتى وعليك سلامى ورحمتى
ولاظلمن عليه قلبه حتى
ينسانى ولااذيقه محبتى
وعليك رحمتى فاعمل
بوصيتى واطلب مرضاتى
واوص بذلك امتك فان
فيه نجاتهم قال ع ليجيئن
اقوام يوم القيمة لهم حسنات
كامثال الجبال فيؤمر بهم
الى النار فقيل يا نبى الله
ايصلون ويصومون قال ع
نعم يصلون ويصومون ويا
خذون وهنا من الليل
لكنهم كانوا اذا لاح لهم شئى

اے احمدؐ اگر کوئی بندہ اہل سما وارض کے برابر نماز
پڑھے اور ملائکہ کے مانند کھانے سے باز رہے اور
اولیاء عارفین کی طرح غذا استعمال کرے
اور بکرے کی کھال کا لباس پہن لے اور پھر اپنے
دل میں ذرہ برابر دنیا کی محبت یا دنیا کی کچھ علامت
یا دنیا کی تعریف یا فخر ویا کبر یا حکومت یا محبت
زیور یا زینت کی بیش وکم دیکھے تو وہ میرے
گھر میں میرا ہمجاور نہ ہوگا اس کے دل سے
میں اپنی محبت نکال دوں گا۔ اور تجھ پر
میرا سلام اور رحمت ہو اور البتہ
میں اس کا دل تاریک بنا دوں گا
حتیٰ کہ وہ مجھ کو بھول جائے گا
اور میں اس کو اپنی محبت کا ذائقہ نہیں
چکھاؤں گا اے محمدؐ تجھ پر میری رحمت ہو
پس تو میری وصیت کے موافق عمل کر اور میری
خوشنودی کا طالب رہ اور اپنی امت کو بھی انھیں
باتوں کی تعلیم دے کیوں کہ اس میں ان کی نجات
ہے فرمایا ع نے کہ قیامت کے دن ایسی قومیں
آئیں گی جن کی نیکیاں پہاڑوں کی جیسی ہوں گی
اور ان کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم
ہوگا تو عرض کیا گیا اے نبی اللہ کے
کیا وہ لوگ نماز نہیں پڑھتے
تھے اور کیا وہ لوگ روزے نہیں
رکھتے تھے تو آپ نے فرمایا ہاں
وہ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے
تھے اور پچھلی رات کو اٹھ کر اللہ

من الدنیا ذنبوا علیه پس کسانیکه
این صفت ها دارند سوی ایشان میل
کردن حضرت میران علیه السلام منع کرده اند
وصحبت کردن والفت کردن و درخانهٔ
ایشان رفتن منع کرده اند کما قال
سبحانه وتعالیٰ ولا ترکنوا الی
الذین ظلموا فتمسکم النار
ومالکم من دون الله من
اولیاء ثم لا تنصرون (جز ۱۲
رکوع ۱۰) وعن الحسین جعل الله
الدین بین الاثنین لا
تطغوا و لا ترکنوا الی الذین
ظلموا فتمسکم النار۔ الخ
قال ابو سفیان فی جهنم
واد لا یسکنه الا الفقراء الزائرون
الملوک قال ع الذباب
علی العذرة احسن من الفقهاء
علی باب السلاطین۔ وعن
الاوزاعی ما من شیٔ ابغض
الی الله من عالم یزور عاملا
یعنی آمیخته۔ وقال رسول
الله ص من دعی ظالما بالبقاء
فقد احب ان یعصی الله فی
ارضه وقیل سئل عن
ظالم اشرف علی الهلاک
فی بریة یسقی شربة فقال

کی عبادت بھی کرتے تھے لیکن ذرا دنیا ان
پر ظاہر ہوتی تھی تو اس پر اچھل پڑتے تھے
پس جو لوگ یہ صفتیں رکھتے ہیں ان کی طرف
میل کرنے سے حضرت مہدی علیہ السلام نے
منع فرمایا ہے اور ان کے ساتھ صحبت رکھنے
اور دوستی کرنے اور ان کے گھروں کو جانے
سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے تم ظالموں کی طرف مائل مت ہو (ورنہ)
آ لگے گی تم کو آگ اور کوئی نہیں تمہارا
اللہ کے سوا مددگار پھر کہیں بھی مدد نہ
پاؤ گے۔ اور حسین رض سے مروی ہے کہ اللہ نے
دین کو دو چیزوں کے درمیان رکھا ہے مت
سرکشی کرو اور مت مائل ہو طرف اون لوگوں
کے جنھوں نے ظلم کیا پس تم کو آگ چھو
لے گی الخ کہا ابو سفیان نے کہ جہنم میں
ایک وادی ہے جس میں وہی فقراء رہیں گے
جو سلاطین کی ملاقات کو جایا کرتے تھے
فرمایا نبی ع نے گوہ پر بیٹھنے والی مکھی بادشاہوں
کے پاس جانے والے عالموں سے بہتر ہے اور اوزاعی
سے مروی ہے کہ اللہ کے پاس اس عالم سے زیادہ
مبغوض یعنی قابل بغض کوئی چیز نہیں ہے جو حاکم
کی ملاقات کے لئے جائے۔ یعنی (حاکموں سے) ملا رہے۔
اور فرمایا رسول اللہ ص جس نے ظالم کو زندہ رہنے کی دعا
دی تو تحقیق اسے اس بات کو دوست رکھا کہ وہ نافرمانی
کرے خدا کی اس کی زمین میں۔ اور کہا گیا
سوال کیا گیا ایک ظالم کے بارے میں جو

لا وقيل له يموت قال دعوه حتى يموت۔ فى المدارك وقال اهل العلم والمعرفة روية وجه الظالم تسود القلب وقال صحبة الاغنياء واهل الدنيا يميت القلب فاذا مات قلب المؤمن نعوذ بالله منها مار حجرا ومدرا فيقول المؤمن ما شاء وقول لا يحل للفقراء ان يجالسوا الملوك والسلاطين لان قلبهم يموت بصحبتهم كما روى عن على بن ابي طالب رض صحبت الملوك فتنة و وسم قاتل لادواء له وقوله فى اقامة السلوك والرياضة ترك الدنيا وصحبت الاغنياء والملوك وهواء نفسه وروى عن الحسن البصرى رح عن امير المؤمنين على بن ابي طالب رض قال اذا رايت رجلا يخالط الناس بغير حاجة ويطلب الدنيا ثم يطلب المولى فاعلم انه زنديق مردود ولصوص الدين وقطاع الطريق۔ روى عن ابي يزيد انه قال طالب الدنيا لا يكون

مرنے کے قریب ہو کسی جنگل میں کہ اس کو پانی پلایا جائے یا نہیں تو فرمایا کہ نہیں اور کہا گیا کہ وہ مرجائے گا تو فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو حتیٰ کہ مرجائے۔ یہ مدارک میں ہے اہل علم و معرفت نے کہا ہے کہ ظالم کا منہ دیکھنے سے دل کالا ہوتا ہے اور فرمایا تو انگروں اور دنیا داروں کی صحبت سے دل مرجاتا ہے اور جب مومن کا دل مرجائے تو اس سے ہم خدا سے پناہ مانگتے ہیں کہ وہ پتھر یا ڈھیلا ہو گیا۔ پس کہنے لگتا ہے جو چاہتا ہے اور ایک قول ہے کہ فقراء کو بادشاہوں کی مجلس میں بیٹھنا جائز نہیں کیونکہ ان کا دل بادشاہوں کی صحبت سے مرجاتا ہے چنانچہ حضرت علی رض سے مروی ہے کہ سلاطین کی صحبت فتنہ ہے اور سم قاتل ہے جس کی دوا نہیں۔ سلوک اور ریاضت کے قائم کرنے کے بارے میں آپ کا (حضرت علی رض) کا ایک قول یہ بھی ہے کہ دنیا اور تو انگروں اور بادشاہوں کی صحبت اور خواہش نفسانی کو چھوڑنا ہے۔ اور حسن بصری رح سے بہ روایت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہا جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ بے ضرورت لوگوں سے ملتا ہے اور دنیا کا طلب گار ہے اور پھر مولیٰ کی طلب کا دعویٰ بھی کرتا ہے تو جان تو کہ وہ زندیق ہے اور مردود ہے اور دین کا چور ہے اور راہزن ہے۔ ابو یزید سے مروی ہے کہ اس نے کہا طالب دنیا طالب مولیٰ

طالب المولیٰ واختلاط اھل
الدنیا شرک للسالکین
فی طریق طلب المولیٰ روی
عن جنید رح قال یحرم علی
الفقیر فی جمیع المذاھب
ان یخالط اھل الدنیا ویجئ
الی الملوک والسلاطین
وقال علیہ السلام ایاک
والملوک فان خالفوک
قتلوک وان وافقوک اضلوک
ومصطفیٰ را این فرمان است (قولہ
تعالیٰ) واصبر نفسک مع الذین
یدعون ربھم بالغدوۃ
والعشی الآیۃ وآیت دیگر ولا
تمدن عینیک الی مامتعنا بہ
ازواجا الآیۃ قال علی رض
بئس الفقیر من یاتی
علی باب الامیر وخیر الامراء
من یاتی علی باب الفقیر
وقال النبی اذا جاء السلوک
علی باب الملوک بئس السلوک
وبئس الملوک واذا جاء الملوک
علی باب السلوک نعم السلوک
ونعم الملوک وقال علیہ السلام
العلماء امناء اللہ مالم یخالط
الملوک فاذا خالطوھم فاحذرھم

نہیں ہوتا اور اہل دنیا سے میل
جول رکھنا راہ طلب مولیٰ کے چلنے والوں
کے لئے شرک ہے حضرت جنید رح سے مروی ہے کہا
ہر مذہب میں فقیر پر اہل دنیا سے
میل جول رکھنا اور ملوک و سلاطین کے پاس
آمد ورفت رکھنا حرام ہے اور فرمایا علیہ السلام نے تم بادشاہوں
سے بچو اگر تمہارے مخالف ہو جائیں تو تم
کو قتل کریں گے اور اگر موافق ہوں تو تم کو گمراہ
کریں گے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمان
ہوا (قولہ تعالیٰ) تو اپنے نفس پر صبر کر ساتھ ان
لوگوں کے جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں۔
اور دوسری آیت یہ کہ تو اپنی آنکھوں کو ہماری
عطا کردہ متاع یعنے ازواج کی طرف مت پھیلا الخ
فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے برا فقیر امیر
کے دروازہ پر جانے والا اور اچھا امیر فقیر کے
پاس آنے والا ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب سالکین بادشاہوں کے دروازے
پر آجائیں تو برے سالک ہیں اور بادشاہ
بھی برے ہیں اور جب سلاطین سالکین کے
ہاں آئیں تو وہ سالکین بھی اچھے ہیں اور
سلاطین بھی۔ فرمایا علیہ السلام
نے علماء اللہ کے امانت دار ہیں
جب تک کہ بادشاہوں سے میل
جول پیدا نہ کریں تو ان سے
پرہیز کرو ویس تحقیق کہ وہ دین کے
چور ہیں اور رہزن ہیں۔ اور جو شخص کہ

فانہم لصوص الدین وقطاع الطریق۔ وکسیکہ درخانۂ ایشاں برود چیزی بخورد حضرت رسول علیہ السلام چنیں فرمودہ اند لاتغتروا بالاخباز الابیاض للامراء فانہا مخلوطۃ بدم المسلمین ظلموا بالمظلومین فمن اکل من سماط الملوک قطع اللہ شفتاہ بمقاریض النار ونیز نقلست کہ حضرت میراںؑ از شہر جالور رواں شدند و بطرف خراسان ہجرت کردند تا آنجا کہ ولایت مسلمان بود حضرت میراںؑ تاکید میکردند ومی فرمودند مبادا کسی از کشتہای ایشاں چیزی ازبرائی خوردن بگیرد چونکہ در ملک کفرستان رسیدند وفرمودند کہ اگر کسی مضطر باشد آنرا باید کہ از کشتہای ایشاں بخورد چراکہ ایشاں حربی اند پس حضرت میراںؑ کلمہ گویاں را ایں چنیں رعایت داشتند۔ کقولہ تعالیٰ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا وحضرت میراںؑ ایں آیت را بایں طریق بیان فرمودند کسیکہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بگوید از ایشاں جزیہ نباید گرفت وبیگار ایشاں را نباید گرفت و زنانِ ایشاں را بغیر نکاح تصرف

ان کے گھر کو جائے اور کوئی چیز کھائے تو حضرت رسول علیہ السلام نے اس طرح فرمایا کہ تم امیروں کی سپید روٹیوں پر دھوکہ مت کھاؤ کیوں کہ مسلمانوں کے خون اور مظالم سے ملی ہوئی ہیں اور جو بادشاہوں کے دسترخوان سے کھائے گا تو اللہ آتش کی قینچیوں سے اس کے ہونٹ کاٹے گا۔ اور نیز نقل ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام نے شہر جالور سے نکل کر خراسان کی طرف ہجرت کی جہاں تک مسلمانوں کی سرحد تھی حضرت مہدی علیہ السلام تاکید کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص ان کی کھیتوں میں سے کھانے کے لئے لے اور جب بت پرستوں کے ملک میں پہونچے تو فرمایا کہ جو شخص مضطر ہو جائے تو وہ ان کے کھیتوں میں سے کھا سکتا ہے اس لئے کہ یہ لوگ حربی ہیں پس حضرت مہدی علیہ السلام نے کلمہ گویوں کی اس قدر رعایت فرمائی مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہا اعراب نے ہم ایمان لائے کہہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو ہم مسلمان ہوئے اور حضرت مہدیؑ نے اس آیت کو اس طرح بیان فرمایا کہ جو شخص کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے ان سے جزیہ لیں اور نہ ان کو بیگار بنائیں اور نہ ان کی عورتوں پر بغیر نکاح کے تصرف کریں اس قدر کلمہ کی حرمت

نباید گرد این چنیں حرمت کلمہ باید داشت

ونیز معلوم باد کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ بعد از قتال ہیچ کالائی نہ گرفتند واز گرفتن کالای مخالفاں منع کردند با ایں ہمہ کہ ایشاں اینچنیں بے وضعی کردند ونیز معلوم باد وقتیکہ باببہاریاں ومندوزیاں در جالور جنگ شدہ ومندوزیاں راشکستند وخانہ ہای ایشاں ومالہا وغلہ ہای ایشاں را غصب کردند وبعضی کساں از آں غلہ خرید کردہ در دائرہ آوردند بندگی میاں ملک الہدادؓ واپس دہانیدند چراکہ غلہ کلمہ گویاں بود وبظلم وزور ستدہ بودند وآنچہ مندوزیاں کار در جالور می کردند ہمہ کساں را معلوم است ربوا خواراں بودند وبر بقالاں وضعیفاں بسیار ظلم وتعدی میکردندی با اینہمہ غلہ ایشاں باز دہانیدند وکسانیکہ کلمہ میگویند ومیراں سید محمد را مہدی موعود کردہ قبول می کنند ودر جماعت اصحاب مہدی علیہ السلام نماز می گزارند اینچنیں کسانرا ظلم چگونہ باید کرد واز ایشاں چیزی چگونہ باید ستد وبیگار نباید گرفت چراکہ ایشاں در قبول کردن بزبان برادراں ما شدند ومسلمان بلسان شدند پس کسانیکہ مہدی علیہ السلام را قبول می کنند باید کہ مسلمانانرا ہیچ تشویش ندہند کما جاء النجم قال علیہ السلام دعوة المظلوم مستجاب وان کان کافرا ولو بعد حین۔

رکھنی چاہئے۔

اور نیز واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے قتال کے بعد کوئی سامان (غنیمت) نہیں لیا اور مخالفوں کا اسباب لینے سے منع فرمایا باوجودیکہ مخالفوں نے مہدویوں کے ساتھ ایسی بدسلوکی کی اور نیز واضح ہو کہ جس وقت جالور میں بہاریوں اور مندوزیوں میں جنگ ہوئی مندوزیوں نے شکست کھائی ان کا گھر مال اور غلہ لوٹ لئے اور بعضے لوگ اس غلہ میں سے خرید کر دائرہ میں لائے۔ بندگی میاں الہدادؓ نے واپس کروا دیا اس لئے کہ غلہ کلمہ گویوں کا تھا زور اور ظلم سے لیا گیا تھا۔ اور جالور میں مندوزیاں جو کچھ کام کرتے تھے تمام لوگوں کو معلوم ہے سود خوار تھے بقالوں اور ضعیفوں پر بہت ظلم اور تعدی کرتے تھے اس پر بھی ان کا غلہ واپس کروا دیئے اور جو لوگ کہ کلمہ پڑھتے اور میراں سید محمد کو مہدی موعود علیہ السلام جان کر قبول کرتے ہیں اور مہدی علیہ السلام کے اصحاب کی جماعت میں نماز پڑھتے ہیں ایسے اشخاص پر کیونکر ظلم کیا جاسکتا ہے اور ان سے کوئی چیز لی جا سکتی ہے اور بیگار بتا سکتے ہیں اس لئے کہ یہ لوگ زبان سے مہدیؑ کو قبول کرنے کی وجہ سے ہمارے برادر اور لسانی مسلمان ہیں پس مقبلان مہدی علیہ السلام کو چاہئے کہ لسانی مسلمانوں کو کسی طرح پریشان نہ کریں جس طرح کہ چرواہا گلہ کو پریشان نہیں کرتا۔ فرمایا علیہ السلام نے مظلوم کی دعا مقبول ہے اگرچہ کہ کافر ہو اور اگرچہ بعد ایک زمانہ کے

باب النهي عن انس بن مالك ان رسول الله ؐ قال رايت ليلة اسري بي رجالا تقرض شفاههم بمقاريض النار فقلت من هؤلاء يا جبرئيل قال هؤلاء خطباء امتك الذين يقولون ما لا يفعلون۔ **فصل** عن عبد الله بن مسعود ؓ قال قال رسول الله ؐ لما وقعت بنو اسرائيل في المعاصي نهتهم علماؤهم فلم ينتهوا فجالسوهم في مجالسهم وآكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم ببعض فلعنهم على لسان داود و عيسى بن مريم ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون

مشکوٰۃ و نیز بندگی میاں سید خوندمیر سید الشہداء ؓ اکثر فرمودند کہ آنچہ حق است بگوییم اگرچہ کردن نمی توانم کہ این تقصیر و بدی ماست کہ نمی کنم واما حق پوشی کفر است پس آنچہ از میراں سید محمد مہدی شنیدہ باشیم آں بگوییم اگر کسی را گفتن نمی توانیم پیش زن خویش ہم بگوییم تا در تحت این آیت در نیاییم کقولہ تعالیٰ۔ لا تکتموا

ہو باب نہی کا روایت سے انس بن مالک کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے شب معراج میں دیکھا چند آدمیوں کو جن کے لب آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں میں نے کہا کون ہیں یہ اے جبرئیل تو کہا کہ یہ لوگ آپ کی امت کے واعظین ہیں جو کہتے ہیں اور خود نہیں کرتے فصل۔ روایت سے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنو اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علماء نے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے پھر علماء ان ہی گناہگاروں کی مجلس میں بیٹھنے لگے ان کے ساتھ کھانے پینے لگے۔ پس ان کا اثر ان پر بھی ہو گیا پس (اللہ تعالیٰ نے) داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی انپر لعنت کی یہ اس سبب سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے تھے۔ مشکوٰۃ

اور نیز بندگی میاں سید خوندمیر سید الشہداء ؓ اکثر فرماتے کہ جو کچھ حق ہے کہونگا اگرچہ اس پر عمل نہ کر سکوں اس لئے کہ (عمل کرنا) یہ ہماری تقصیر اور برائی ہے ولیکن حق بات کا چھپانا کفر ہے پس ہم نے میراں سید محمد مہدی علیہ السلام سے جو کچھ سنا ہے وہی کہیں گے اگر کسی کو نہ کہہ سکیں تو اپنی عورت سے ہی کہیں گے تاکہ اس آیت کی تحت میں نہ آئیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ اور تم گواہی

الشهادة ومن يكتمها فانه
اثم قلبه والله بما تعملون
عليم ـ وفي الحديث من كتم
علما عن اهله الجم يوم القيمة
بلجام النار ـ پس خدای تعالیٰ
در کلام خویش بسیار جائے وعید کرده است
علما یانرا ونهی می کند حرام خوارانرا و
دروغگو یانرا ای ومن علم شيئا
فليعلم غيره ـ قال الله تعالیٰ
وترى كثيرا منهم يسارعون
في الاثم والعدوان واكلهم
السحت لبئس ما كانوا
يعملون (جزء ٦ رکوع ١٣)
قال الضحاك رحمة الله
عليه اخوف الاٰيت عندي
هذه الاٰية وقال عليه
السلام والحق الوعيد الشديد
بترك الامر بالمعروف بمثل
ما الوعيد لمرتكب النهي
قال عليه السلام مثل الفاسق
في القوم ويروىٰ مثل المداهن
في القوم كمثل قوم ركبوا سفينة
فقسموها فصار لكل واحد
نصيب فاخذ رجل منهم
فاسا يثقب نصيبه فيقول
هو مكاني اصنع به ما اريد

مت چھپاؤ اور جو چھپائیگا تو پس تحقیق اس کا
دل گناہگار ہوگا اور اللہ تمہارے اعمال کا علیم ہے۔
اور حدیث میں ہے جس نے علم کو اس کے اہل سے
چھپایا تو قیامت کے دن آگ کی لگام لگایا جائے گا۔
پس خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام میں بہت جگہ
عالموں کو وعید کی اور حرام خوروں اور دروغگویوں
کو نہی کی ہے یعنی جو آدمی کچھ سیکھے تو چاہیئے
کہ دوسرے کو بھی سکھائے فرمایا اللہ نے
تو ان میں سے اکثر کو دیکھتا ہے کہ وہ
گناہ اور ظلم اور حرام کھانے پر دوڑتے ہیں
کیسے برے کام ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔
ضحاک رح نے فرمایا تمام آیتوں سے زیادہ ڈرانے
والی آیت میرے پاس یہی ہے فرمایا علیہ السلام
نے جیسی وعید مرتکب نہی کے لئے ہے ویسی
ہی نہی امر بالمعروف کے ترک پر بھی حق ہے۔
فرمایا علیہ السلام نے مثل
فاسق کی ایک روایت میں
مثل مداہن کی مانند مثل
اس قوم کے ہے جو کشتی میں سوار
ہوئے پس تقسیم کر لئے اس
کو پس ہر ایک کے لئے ایک
حصہ آیا پس ان میں سے ایک
آدمی نے کبولا لیا کہ اپنے
حصہ میں سوراخ کرے اور
یہ کہا کہ یہ میرا مکان
ہے۔

فی مکانی فان لم یاخذوا یدہ
وترکوا غرق وغرقوا وان اخذوا
یدہ نجوا۔ قال سبحانہ وتعالیٰ
لولا ینھٰھم الربانیون والا
حبار عن قولھم الاثم واکلھم
السحت لبئس ما کانوا یصنعون۔
ولبعض الناس قالوا اذا امن
الرجل لا یضرہ فسق الفاسق
اذا کرہ فسقہ وان لم یامرہ
بالمعروف واحتجوا بھٰذہ الآیة
یاایھا الذین اٰمنوا علیکم
انفسکم لا یضرکم من ضل اذا
اھتدیتم لکن ھٰذا خطاء۔
فانہ روی قراء ابوبکر الصدیق رض
ھٰذہ الآیة یوما وقال یا
اصحابی لا یغرنکم ھٰذہ الآیة
فی ترک الامر بالمعروف
لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم
الی اللّٰہ مرجعکم ولم یقل
صلیتم وصمتم وزکیتم و
حججتم ولکن ذکر ھٰذہ الاھتداء
پس آنچہ دیدہ وشنیدہ باشیم بر عمل کردن
آں قصد کنیم اگر تمام کردہ نمی شود از
گفتار آں باز نمانیم کما روی عن
انس بن مالک رض قال قلنا یا
رسول اللّٰہ ﷺ لا نأمر بالمعروف

مجھے اختیار ہے میں جو چاہوں کروں پس اگر کشتی
والے اس کا ہاتھ نہ پکڑیں اور نہ روکیں تو کشتی
غرق ہو جائے گی اور کشتی میں بیٹھے ہوئے لوگ سب
غرق ہو جائیں گے اور اگر اس کا ہاتھ پکڑیں
تو نجات پائیں گے حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
ان کو کیوں نہیں منع کرتے اللہ والے درویش
اور علما گناہ کی بات بولنے اور حرام مال کھانے
سے بہت برے عمل ہیں جو وہ کر رہے ہیں
اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب آدمی مؤمن
ہو جاتا ہے تو کسی بدکار کی بدکاری اس کو
ضرر نہیں پہونچاتی جبکہ وہ اس کی بدکاری کو مکروہ
سمجھے اگرچہ اس کو امر بالمعروف نہ کرے اور
دلیل لائی ہے انہوں نے اس آیت سے۔ اے
مومنو تم اپنی آپ حفاظت کرو تم ہدایت پر رہوگے
تو کوئی گمراہ تم کو نقصان نہ پہنچا سکیگا لیکن یہ غلطی
ہے کیونکہ مروی ہے کہ ابوبکر صدیق رض نے ایک
دن یہ آیت پڑھی اور فرمایا عزیزو! (کہیں ایسا نہ ہو کہ
یہ آیت امر بالمعروف کے ترک پر تم کو آمادہ کرے
تم ہدایت پر رہوگے تو کوئی گمراہ تم کو ضرر نہ پہونچا
سکیگا۔ تم کو اللہ کے پاس جانا ہے اللہ تعالیٰ نے
یہ نہیں فرمایا کہ تم نماز پڑھوگے روزے رکھوگے زکوٰة
دوگے حج کروگے تو گمراہ نقصان نہیں پہونچا سکیگا بلکہ یہ کہا کہ ہدایت پر رہوگے
تو کوئی گمراہ تم کو نقصان نہ پہونچا سکیگا۔ پس ہم نے جو کچھ دیکھا اور سنا
ہے اس پر عمل کرنے کا قصد کریں گے
اگر اس پر پورا عمل نہ کیا جائے تو اس کو ظاہر
کرنے سے کوتاہی نہیں کریں گے چنانچہ

حتی نعمل به کله ولا ننهی
عن المنکر حتی نجتنبه کله
فقال رسول الله م اؤمروا
بالمعروف وان لم تفعلوا
به کله وانهوا عن المنکر وان
لم تجتنبوه کله پس انچہ روش
مہدی ع دیده واز یاران او شنیده ایم بگوئیم
اگرچہ کردن نتوانیم۔ وعن اوس
بن شرحبیل رض انه سمع رسول
الله م یقول من مشی مع ظالم
لیقوی به ویعلم انه ظالم
فقد خرج من الاسلام۔ قال
اهل العلم والمعرفة رویة
وجه الظالم تسود القلب –
وعن النعمن بن بشیر قال
قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم مثل المدهن فی
حدود الله والواقع فیها مثل
قوم استهموا سفینة فصار
بعضهم فی اسفلها وصار بعضهم
فی اعلاها فکان الذی فی
اسفلها یمر بالماء علی الذین
فی اعلاها فتاذوا به فاخذ
فاسا فجعل ینقر اسفل
السفینة فاتوه فقالوا
مالک قال تاذیتم بی ولا

حضرت انس بن مالک رض سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک ہم پورے عامل نہیں بن جاتے ہیں امر بالمعروف نہیں کرتے اور جب تک منہیات سے خود اچھی طرح پرہیز نہیں کرتے ہیں نہی عن المنکر نہیں کرتے یہ سن کر سردار دو عالم صلعم نے ارشاد فرمایا تم امر بالمعروف کرو۔ اگرچہ کہ اس پر پورے کاربند نہ ہو۔ اور نہی عن المنکر کرو اگرچہ کہ جملہ منہیات سے پرہیز نہ کرو۔ پس ہم نے جو کچھ کہ مہدی علیہ السلام کی روش دیکھی اور یاران مہدی علیہ السلام سے سنی ہے وہی کہیں گے اگرچہ ہمارا عمل اس پر نہ ہو۔ اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے رسول خدا م سے سنا آپ فرماتے تھے جو ظالم کے ساتھ چلے تاکہ اس کی پیروی کرے اور جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے تو تحقیق کہ وہ نکل گیا اسلام سے۔ اہل علم و معرفت نے فرمایا ہے کہ ظالم کا چہرہ دیکھنا دل کی سیاہی ہے۔ نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حدود خدا میں سستی کرنے والوں اور اس میں پڑے ہوئے لوگوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنھوں نے ایک کشتی پر قرعہ ڈالا پھر کچھ لوگ ان میں سے کشتی کے نیچے کے درجہ میں اور کچھ اوپر کے درجہ میں ہو گئے پھر نیچے والا پانی کے واسطے اوپر والوں کے پاس گیا اور انھیں اس سے تکلیف پہنچی (اس لئے انہوں نے اسے اوپر آنے سے منع کیا) تو نیچے والے نے ایک بسولہ لے کر کشتی کے

بدلی من الماء فان اخذ وا
علی یدیہ انجوہ ونجوا انفسھم
وان ترکوہ اھلکوہ واھلکوا
انفسھم رواہ البخاری وعن
ابی سعید الخدری عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من رأی منکم منکر
افلیغیرہ بیدہ فان لم
یستطع فبلسانہ فان لم
یستطع فبقلبہ وذٰلک اضعف
الایمان رواہ مسلم وعن
ابی بکر الصدیق رض قال یا
یھا الناس انکم تقرؤن
ھٰذہ الاٰیۃ یاٰیھا الذین
اٰمنوا علیکم انفسکم لایضرکم
من ضل اذا اھتدیتم فانی
سمعت رسول اللہ ؐ یقول ان
الناس اذا راوا منکرا لم
یغیروہ یوشک ان یعمھم
اللہ بعقابہ رواہ ابن ماجۃ
والترمذی وصححہ وفی روایۃ
ابی داؤد اذا راوا الظالم فلم یا
خذوا یدیہ اوشک ان یعمھم
اللہ بعقابہ وفی روایۃ اخری
ما من قوم یعمل فیھم بالمعاصی
ثم یقدرون علی ان یغیروا

نیچے سوراخ کرنا شروع کر دیا پھر اوپر والوں نے آکر کہا تجھے کیا ہوا وہ بولا۔ تمہیں میری وجہ سے ایذا پہونچی ہے اور میرا پانی بغیر گزارا نہیں ہوسکتا (اس وجہ سے میں یہ کر رہا ہوں) اب یہ لوگ اگر اس کا ہاتھ پکڑ لیں گے تو اسے اور اپنی جانوں کو چھڑا لیں گے اور اگر اسے یوں ہی چھوڑ دیں گے تو اسے اور اپنے تئیں ہلاک کر دیں گے۔ روایت کی اس کی بخاری نے اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے مٹا دے اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے بدل دے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے) اور یہ (پچھلا) بہت ضعیف الایمان کا درجہ ہے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔ ابوبکر صدیق رضؓ سے مروی ہے فرمایا لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو (جس کا ترجمہ یہ ہے) مومنو! تم اپنے آپ کو بچاؤ گمراہ تم کو کوئی نقصان نہ پہونچائے گا جب کہ تم ہدایت پر رہو گے تحقیق میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے فرماتے تھے لوگ جب کبھی برے کام کو دیکھیں اور اس کو بدل نہ دیں تو قریب ہے کہ خدا ان کو بھی اس کے عذاب میں گرفتار کرے گا۔ اس کی روایت ابن ماجہ اور ترمذی نے کی ہے اور اسکو صحیح ٹھیرایا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ جب کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑ لیں تو قریب ہے کہ خدا ان کو بھی اس کے عذاب میں گرفتار کرے گا اور دوسری روایت میں ہے کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں لوگ گناہوں کے کام کریں اور وہ

ثم لا یغیرون الیوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ وعن عدی بن عدی الکندی قال حدثنا مولی لنا انہ سمع جدی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ایدیھم وھم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروا فاذا فعلوا ذٰلک عذب اللہ العامۃ والخاصۃ وعن جابرؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ تعالیٰ عزوجل الی جبرئیل علیہ السلام ان یقلب مدینۃ کذا وکذا باھلھا فقال یارب ان فیھم عبدک فلانا لم یعصک طرفۃ العین فقال علیہ و علیھم فان وجھہ لم یتغیر ساعۃ قطع

خطے در کش بگرد ما سوی اللہ

وعن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ اذا انزل

قوم روکنے پر قدرت بھی رکھتی ہو باوجود اس کے گنہ کے مرتکب ہونے والوں کو گنہ سے نہ روکے تو قریب ہے کہ اللہ ان کو ان کے عذاب میں گرفتار کرے گا۔ عدی بن عدی کندی سے مروی ہے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے ایک مولیٰ نے کہ سنا اس نے میرے دادا سے وہ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے عمل کے بدلے عوام کو عذاب نہیں دیتا حتیٰ کہ وہ برے کاموں کو اپنے سامنے دیکھیں اور اس کو بدل دینے (یا روک دینے) پر قادر ہوں باوجود اس کے نہ روکیں اور جب وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ عوام و خواص سب کو عذاب میں گرفتار کرتا ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام پر کہ فلاں فلاں شہروں کو مع ان کے اہل کے الٹ دیا جائے تو جبرئیلؑ نے عرض کیا اے رب میرے ان میں تیرا ایک فلاں بندہ ایسا بھی ہے جس نے کبھی پلک مارنے کے برابر عرصہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ عذاب اس پر بھی ہو گا اور ان پر بھی کیونکہ ان کے برے اعمال سے کبھی اس کے چہرہ کا رنگ نہیں بدلا تھا

ما سوی اللہ کے اطراف ایک لکیر کھینچ دے

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

اللہ لیقوم عند ابا اصاب العذاب من کان فیھم ثم بعثوا علیٰ اعمالھم قال رسول اللہ صلی اللہ و علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یسال العبد یوم القیٰمۃ فیقول مالک اذا رایت المنکر فلم تنکرہ۔

اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اس میں جتنے ہوتے ہیں ان سب پر نازل کرتا ہے پھر وہ قیامت کے دن اپنے اعمال کے موافق اٹھیں گے فرمایا رسول اللہ نے کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز اس بندے سے پوچھے گا اور کہے گا اے بندے تجھے کیا ہو گیا تھا کہ تو نے برے کام کو دیکھا اور اس کو برا نہ سمجھا۔

باب ششم

در حجاب ہائے طالب حق

طالب حق را در راہ خدائے تعالیٰ چہار حجاب است دو در وسع امکان است یعنی ترک دنیا و عزلت از خلق و دو در امکان نیست یعنی نفس و شیطان پس ترک دنیا و عزلت از خلق اختیار کند و از نفس و شیطان پناہ از خدائے تعالیٰ جوید کہ ایشاں را نمی بیند و ایشاں او را می بیند. یعنی طالب حق را باید کہ ترک دنیا کند از تمام وطن گزاشتہ شدہ و حجاب دوم عزلت از خلق است و عزلت از خلق اینست.

باخلق ہر آنچہ آشنائی است
چوں آخر کار ما جدائی است
چو داری مونسی چوں قل ہو اللہ
خطی درکش بگرد ما سوی اللہ

و نیز معلوم باد کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ از گجرات ہجرت کردہ بجالور رفتہ بودند در آنجا میاں خواجہ محمود عرض کرد کہ اگر رضائے خوندگار باشد این بندہ از جہت اسا ب

چھٹا باب

طالب مولیٰ کے حجابوں کے بیان میں

خدائے تعالیٰ کی راہ میں طالبِ حق کے لئے چار چیزیں حجاب ہیں جن میں سے دو انسان کے امکان میں ہیں یعنی دنیا کو چھوڑنا اور خلائق سے علیحدگی اختیار کرنا اور دو امکان میں نہیں یعنی نفس اور شیطان پس ترک دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کرے نفس اور شیطان کے متعلق خدائے تعالیٰ سے پناہ مانگے اس لئے کہ ان کو نہیں دیکھ سکتا اور یہ اس کو دیکھ سکتے ہیں یعنی طالب حق کو چاہیئے کہ ترک دنیا کرے۔ تمام سے وطن کو چھوڑ کر اور دوسرا حجاب عزلت خلق ہے اور عزلت خلق یہ ہے کہ

خلق کے ساتھ جو کچھ آشنائی ہے
جب ہمارا انجام سب کو چھوڑنا ہے
جب تو قل ہو اللہ کے جیسا دوست رکھتا ہے
تو خدا کے سوا جتنی چیزیں ہیں ان کے اطراف لکیر کھینچ دے

اور نیز واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ گجرات سے ہجرت کر کے جالور تشریف لے گئے تھے وہاں میاں خواجہ محمود نے عرض کیا کہ اگر خوندکار کی رضا ہو تو یہ بندہ جماعت خانہ (مسجد) کی تیاری کر لئے اور برداری کا

جماعت خانہ گردونہا بفرستیم تا چوب و کاہ
بیارند بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرمودند
کہ حاجت نیست بعدہ خواجہ محمود گفت
برشکال آمدہ است تشویش خواہد شد برادران
را میاں رضی اللہ عنہ فرمودند ہیچ تشویش نخواہد
شد ہر یکی برادراں در خانہ خود نماز خواہند
کرد خواجہ محمود بسیار عرض کرد میاں رض ہمیں
جواب دادند کہ حاجت نیست بعدہ میاں رض
سوی خانہ رواں شدند بعدہ ایں بندہ
ولی یوسف و میاں یوسف لنگ بدنبال
میاں رض رفتیم میاں بدر خانہ خود ایستادہ شدند
و ما ہر دو کساں را میاں رض فرمودند کہ اہل نفس
را فرمائش نباید کرد کہ فی الحال بریدہ و شکستہ
شود و ہمہ برادراں را معلوم است کہ خواجہ
محمود موافق تمام بود بعد از چند سال میاں
مذکور ہجرت کردہ در راہ خدا آمدہ در دائرہ
ملک الہداد رضی اللہ عنہ خوب حال شدہ نقل
کردند۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
یک گردون و دو ستور از جہت برادراں داشتہ
بودند کہ مبادا پیش کساں بطلبند و فرمودند
کہ ایں بندہ ایں گردون و ستور ہم ازیں جہت
داشتہ است کہ برادراں را بکار آید و
پیش کساں سوال نکنند و نطلبند۔ و روش
میراں سید محمود رض و میاں سید خوندمیر رض و میاں
نعمت رض ایں بود کہ اگر کسی از خانہای موافقاں
دوغ می آورد در دائرہ آوندہا شکستہ می

انتظام کرتا ہے تاکہ گھاس اور لکڑی لائیں بندگی میاں
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ضرورت
نہیں بعدہ خواجہ محمود نے کہا کہ موسم باراں آگیا ہے
برادروں کو پریشانی ہوگی میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ کوئی پریشانی نہ ہوگی ہر ایک برادر اپنے اپنے
گھر میں نماز ادا کرلے گا۔ خواجہ محمود نے بہت
کچھ عرض کیا لیکن میاں رض نے یہی جواب دیا
کہ ضرورت نہیں اس کے بعد میاں رضی اللہ عنہ
گھر کی طرف روانہ ہوئے اور یہ بندہ ولی (ابن
یوسف رح) اور میاں یوسف معذور میاں رض کے پیچھے
پیچھے گئے میاں رض اپنے گھر کے دروازہ پر کھڑے
ہوئے اور ہم دونوں سے میاں رض نے فرمایا کہ اہل
نفس سے فرمائش نہیں کرنی چاہئے کہ فوراً منقطع اور
شکستہ (بد اعتقاد) ہوجاتا ہے اور تمام بھائیوں کو معلوم
ہے کہ خواجہ محمود پکا مصدق تھا چند سال کے بعد
میاں مذکور خدا کی راہ میں ہجرت کرکے ملک الہداد رض
کے دائرہ میں کمال کو پہنچ کر انتقال کئے۔ بندگی میاں
سید خوندمیر رض برادروں کے لئے ایک گاڑی اور دو جانور
رکھے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں سے طلب کرنے کی
نوبت آئے اور فرمایا کہ یہ بندہ یہ گاڑی اور جانور اسی
رکھا ہے کہ برادروں کے کام آئے اور لوگوں سے سوال
نہ کریں اور نہ طلب کریں اور میراں سید محمود رض اور میاں
سید خوندمیر رض اور میاں نعمت رض کی روش یہ تھی کہ
اگر کوئی طالب ہوئی مصدقوں کے
گھر سے وہی لاتا تو دائرہ میں اس برتن
کو تڑوا دیتے میاں سومار

کنانید ند میاں سومار و میاں دولت
خاں ہر دو مہاجران رضی اللہ عنہما بودند ایشاں
ہم آوند ہای دوغ می شکستند کما قال
النبی ؑ استغنوا عن الناس
ولو بشوص السواک یعنے مستغنی
و بی نیاز باشید از مرداں اگرچہ شستن سواک
بود ایں مقدار ہم باخلق محتاج مشوید و از
طلب یاری ایشاں تجنب نمائید و از جمہور
امور بخالق پناہید تا در بساط قرب حق جای
یابید قال ؑ استغنوا بالسواک
ما استطعتم وقال ؑ ما فتح
رجل علی نفسہ باب مسئلۃ
الا فتح اللہ علیہ باب فقر
قال ؑ ان الطمع خنجر یذبح
بہا القلب ونیز معلوم باد کہ بندگی میاں
سید خوند میر رض برائے نماز عید بطرف سلکھن پور
پیادہ رواں شدند بعدہ ملک راجہ را خبر
شد گردوں دوانیدہ میاں رض را بکوشش
بسیار بر گردوں نشانید بندگی میاں رض
را و میاں نعمت رض را و میاں دلاور رض و میاں
نظام رض را بلکہ اکثر مہاجراں رض را دیدیم کہ پیادہ
پا می رفتند مگر آنکہ کسی بغیر سوال مرکبی
دادی آں زماں قبول می کردندی۔ ونیز نقلست
کہ حضرت میراں ؑ فرمودند کہ از خدای جز
خدا مطلب واگر می طلبی ہم از خدای بطلب
اگر نمک خواہی ہم از خدای بخواہ اگر آب

اور میاں دولت خاں ہر دو مہاجران مہدی
علیہ السلام تھے یہ بھی دہی کا برتن توڑ ڈالتے تھے۔
نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں سے جہاں تک ہوسکے
بے نیاز ہوجاؤ اگر مسواک شوئی ہی کیوں نہ ہو۔ یعنے
لوگوں سے بے پروا اور بے غرض ہوجاؤ اگرچہ کہ مسواک
شوئی کی ضرورت کیوں نہ ہو اس قدر بھی خلق کے
محتاج مت ہو اور ان سے مدد طلب کرنے سے پرہیز
کرو اور ہر کام میں خالق سے پناہ لو تاکہ حق تعالیٰ کا
تقرب حاصل ہو۔ فرمایا علیہ السلام نے تم بے نیاز ہوجاؤ
مسواک سے بھی جہاں تک تم سے ہوسکے اور فرمایا ؑ
نے جب آدمی مانگنے لگتا ہے تو خدا اسے محتاج
بنا دیتا ہے فرمایا علیہ السلام نے حرص ایک
خنجر ہے جس سے دل ذبح کیا جاتا ہے۔ اور نیز
واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہ
عید کی نماز کے لئے سلکھن پور کو پیدل روانہ
ہوئے اس کے بعد ملک راجہ کو خبر ہوئی سواری
دوڑایا اور میاں رض کو بہت کوشش کے ساتھ گاڑی پر
سوار کرایا بندگی میاں رضی اللہ عنہ کو اور میاں نعمت رض
کو اور میاں دلاور رض اور میاں نظام رض کو بلکہ اکثر مہاجروں
کو ہم نے دیکھا ہے کہ پیدل جاتے تھے مگر جو شخص
کہ بغیر سوال کے سواری دیتا تو اس وقت
قبول کرتے تھے۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی ؑ نے
فرمایا کہ خدا سے سوائے خدا کے دوسری چیز مت طلب
کرو اور اگر طلب کرتا ہے تو خدا ہی سے طلب
کر اگر نمک چاہتا ہے تو خدا سے چاہ اگر پانی
چاہتا ہے تو خدا سے چاہ اور اگر لکڑی چاہتا ہے

میخواہی ہم از خدای خواہ واگر ہیزم خواہی
ہم از خدای خواہ وہرچہ خواہی از خدای خواہ
پیش مردم سوال مکن اگر سوال کنی پیش خدائے
تعالیٰ بکن این رخصت داد فاما عزیمت آنست
کہ۔

بیت

ہشت جنت گر دہندت سر بسر
تو مشو راضی از انہا در گزر

ونیز معلوم باد کہ این روش شیخان است
کہ در خانہای دنیا داران و اغنیا چیزی
بفرستند این روش مہدی؏ و مہدویان نیست
کہ دنیا داران را از خانہای ایشان بطلبیم و
اگر کسی بگوید کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ و
بعضی یاران مہدی؏ طلبیدہ بودند جواب باید
داد کہ ایشان بینا بودند ہر کاریکہ می کردند بہ
بینائی می کردند نیت و مقصود ایشان
جز دین نبود این زمان انچہ ما نیت کنیم
خدای تعالیٰ را معلوم است واللہ علیم
بما تعملون۔ واللہ خبیر بما
تعملون واللہ بصیر بما
تعملون واللہ علیم بذات
الصدور۔

ونیز نقلست از بندگی میاں
دلاور رضی اللہ عنہ کہ حضرت میراں؏ فرمودند
کہ اگر خدائے تعالیٰ فتوح بسیار از جہت عرس
برساند دو بار و سہ بار بخت کنانیدہ ایشان

تو بھی خدا سے چاہ اور جو کچھ چاہتا ہے خدا سے چاہ
لوگوں سے سوال مت کر اگر سوال کرتا ہے تو
خدائے تعالیٰ سے کر اس قدر رخصت دی ہے
ولیکن عالیت وہ ہے کہ

بیت

اگر تجھ کو آٹھ جنت بھی دیدیں تو
تو راضی مت ہو ان سے آگے بڑھ جا

اور نیز واضح ہو کہ یہ (باہر والے) مشائخین کی
روش ہے کہ دنیا داروں کے گھروں میں اور تو انگروں
کے پاس کچھ بھیجتے ہیں یہ روش مہدی علیہ السلام
اور مہدویوں کی نہیں ہے کہ دنیا داروں کو ان کے
گھروں سے بلائیں اور اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ
بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ اور بعضی یاران
مہدی علیہ السلام نے بلایا ہے تو جواب دیا جائے
کہ یہ حضرات بینا تھے جو کام وہ کرتے تھے بینائی
سے کرتے تھے اور ان کی نیت اور مقصود دین کے
سوا نہ تھا اس زمانہ میں ہم جو کچھ نیت کرتے ہیں
خدائے تعالیٰ پر روشن ہے اور اللہ جاننے والا ہے جو
تم کرتے ہو۔ اور اللہ خبردار ہے اس سے جو تم عمل کرتے
ہو۔ اور اللہ دیکھنے والا ہے اس کو جو تم کرتے ہو۔
اور اللہ جاننے والا ہے دلوں کی بات کو

اور نیز بندگی میاں دلاور رضؓ سے منقول ہے کہ حضرت
مہدی؏ نے فرمایا کہ اگر خدائے تعالیٰ عرس کے لئے کثیر
فتوح (بہت پیسہ) بھیجا تو ہم ان لوگوں کو دو
تین مرتبہ کھانا تیار کر کے کھلاتے ہیں جو

را بخورانیم کہ درون دائرہ برخدای مانند۔
فصل در توکل کردن کہ خدائے تعالیٰ فرمودہ است وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین (جزء ۶ رکوع ۸) ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ونیز نقلست از میاں فرید مہاجر رضؓ کہ حضرت میراںؑ فرمودند کہ اگر کسی درون حجرۂ خود باشد و آواز نعلین بشنود و در خاطر گذراند کہ شاید کسی چیزے از فتوح می آرد این توکل نباشد ونیز نقلست کہ ملک احمد اسحاق از بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ شنیدند وقتیکہ حضرت میراںؑ در شہر بڈہ رفتند آنجا سوداگر موافق بود میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ در شہر برای کاری رفتہ بود پیش دروازۂ آں سوداگر بے اختیار گذر افتاد آں سوداگر بدست میاں مذکور میراںؑ را ہشتاد ہزار تنکہ فرستاد بندگی میراںؑ قبول نکردند بعدہ میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ گفت میراں جیو خدائے تعالیٰ فرستادہ ورسانیدہ است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند شما چہا آوردید این را رسانیدۂ خدا نمی گویند این را حلال می گویند فاما حلال طیب نگویند ونیز نقلست ہم از بندگی سید الشہداء رضؓ کہ حضرت میراںؑ فرمودند یکی حلال است ویکی حلال طیب حلال آنست کہ آنچہ در شرع حلال داشتہ اند و حلال طیب

دائرہ میں متوکل بخدا رہتے ہیں۔
فصل توکل کرنے کے بیان میں کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اور بھروسہ کرو تم اللہ ہی پر اگر تم مومن ہو اور جو بھروسہ کرے اللہ پر تو وہ کافی ہے اس کو اور نیز میاں فرید مہاجر رضؓ سے منقول ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص (طالب مولیٰ) اپنے حجرہ میں بیٹھا ہے اور اس نے کسی کے نعلین کی آواز سنی اور دل میں خیال کیا کہ شاید کوئی شخص فتوح کی چیز لاتا ہے تو یہ توکل نہ ہوگا۔ اور نیز نقل ہے کہ ملک احمد اسحاق نے بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے سنا ہے کہ جس وقت حضرت مہدیؑ شہر بڈہ گئے وہاں ایک سوداگر موافق تھا میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ کسی کام کے لئے شہر گئے تھے اوس سوداگر کے دروازہ کے سامنے سے بے اختیار آپ کا گذر ہوا اس سوداگر نے میاں مذکور کے ہاتھ سے اسی ہزار تنکے مہدی علیہ السلام کو بھیجا حضرت مہدیؑ نے قبول نہیں فرمایا اس کے بعد میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میراں جیو خدائے تعالیٰ نے بھیجا اور پہونچایا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تم کس لئے لائے اس کو خدا کا بھیجا ہوا نہیں کہتے اس کو حلال کہتے ہیں ولیکن حلال طیب نہیں کہتے اور نیز بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ایک حلال ہے اور ایک حلال طیب جو کچھ شرع میں حلال رکھے ہیں وہ حلال ہے اور حلال طیب وہ ہے کہ یکایک

آنست کہ یکایک بے گماں وبے اختیار برسد فی الحال نظر بر خدائے تعالیٰ آید و حلال طیب را حساب نیست۔ کما قال سبحانہ وتعالیٰ کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یٰمریم انّٰی لک ھٰذا قالت ھو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب (جزء ۳ رکوع ۱۲) ونیز نقلست کہ میراںؑ تعیین را العین فرمودند و فرمودند کہ رزق خدا انیست کہ در کلام خویش خبر دادہ است ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب بندگی ملک الہدادؓ معنی ایں آیت چنیں فرمودند ہر کہ بہ پرہیزد خدای را واز تقید بگذرد و روی بگرداند پدید آرد مراو را محل خروج کہ از خویشتن واز خود بکلی بیروں آرد و روزی دہد او را از جائیکہ مراو را گمان نباشد و ہر کہ توکل کند بر خدائے تعالیٰ پس او بسند است وآنکس بدوستی خدائے تعالیٰ رسیدہ است یعنی خود را بدو رسانیدہ است۔ بندگی میراںؑ فرمودند توکل کہ بر نان است آں توکل نیست کہ نان را خدائے تعالیٰ وعدہ کردہ است وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا ایں وعدہ

بے گمان اور بے اختیار پہونچے اس وقت نظر خدائے تعالیٰ پر پڑتی ہے اور حلال طیب کے لئے حساب نہیں چنانچہ فرمایا خدای پاک نے جب کبھی آتا مریم کے پاس زکریا حجرے میں تو موجود پاتا تھا مریم کے پاس کچھ رزق زکریا نے کہا اے مریم یہ رزق تیرے لئے کہاں سے آیا تو بولیں یہ اللہ کے ہاں سے بے شک اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب۔ اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام نے تعین کو نعین فرمایا ہے اور فرمایا کہ خدا کا رزق یہ ہے کہ اپنے کلام میں خبر دی ہے۔ اور جو آدمی اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے لئے کوئی سبیل بے خودی کی پیدا کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جس کا اس کو نشان وگمان نہ ہو۔ بندگی ملک الہداد رضی اللہ عنہ نے اس آیت کا معنیٰ اس طرح فرمایا۔ جو شخص کہ خدا سے ڈرے اور تقید سے (اس قید سے کہ فلاں جگہ سے رزق آئے گا) گزر جائے اور (دنیا سے) منھ پھیر لے تو ظاہر کر دے گا اس کے لئے محل خروج کہ خودی سے خود کو بالکل باہر کر دے اور روزی دیگا اس کو ایسی جگہ سے کہ اس کو گمان نہ ہو۔ اور جو شخص کہ خدائے تعالیٰ پر توکل کرے پس وہ کافی ہے اور وہی شخص خدائے تعالیٰ کی دوستی کو پہونچا ہے یعنے خود کو خدا تک پہونچایا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ رزق کے لئے جو توکل کیا جائے وہ توکل نہیں کیونکہ رزق کے متعلق

خدا است اگر بہ وعدہ ایمان داری مومن ہستی وگرنہ کافر ہستی کہ اگر کافر ترا وعدہ کند کہ امروز ترا مہمان خواہم داشت بہ وعدۂ او تمام روز باشی و ہیچ نخوری پس وعدۂ خدائے تعالیٰ ہست کہ صادق الوعد ہست۔ و فرمودہ اند کہ توکل آنست کہ بہ ذات خدائے تعالیٰ توکل کنی و شب و روز دریں طلب باشی کہ کدام وقت خدای را بیابم۔ پس از جہت رزق سوی اغنیا طمع و تواضع نباید کرد و در خانہ ایشاں نباید رفت و با ایشاں دوستی نباید کرد۔ قال علیہ السلام من تواضع الغنی لغنائہ ومن اہان الفقیر لفقرہ لا سمی فی السموات والارضین عدو اللہ وعدو الانبیاء لا یقضی لہ حاجۃ ولا یستجاب لہ دعوۃ وقال علیہ السلام من دخل دار الاغنیاء فقد خرج ساخطا علی ربہ چنانچہ از ابراہیم صلوات اللہ علیہ نقلست کہ در معرضی کہ نمرود لعین منجنیق نہادہ سوی آتش فرستاد ہنوز ابراہیم علیہ السلام در ہوا بود کہ جبرئیل علیہ السلام در رسید و گفت ہل لک الی حاجۃ ابراہیمؑ گفت اما الیک فلا۔ پس جبرئیل علیہ السلام گفت

تو خدائے تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ اور نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ پر ہے رزق اس کا یہ وعدہ خدا کا ہے اگر اس وعدہ پر ایمان رکھتا ہے تو مومن ہے وگرنہ کافر ہے کیونکہ اگر کافر تجھ سے وعدہ کرے کہ آج میں تجھ کو مہمان رکھوں گا تو تو اس کے وعدہ پر تمام روز بھوکا رہتا ہے اور کچھ نہیں کھاتا پس وعدہ خدائے تعالیٰ کا ہے کہ صادق الوعد ہے اور (مہدیؑ نے) فرمایا کہ توکل وہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرے اور رات دن اس طلب میں رہے کہ میں کس وقت خدا کو پاؤں گا پس رزق کے لئے تونگروں سے طمع اور ان کی تواضع نہیں کرنی چاہیئے اور ان کے گھروں کو نہیں جانا چاہیئے اور انکے ساتھ دوستی نہیں کرنی چاہیئے فرمایا علیہ السلام نے جو آدمی تونگر کی تواضع کرے اس کی تونگری کی وجہ سے اور جو آدمی فقیر کی اہانت کرے اس کی محتاجی کی وجہ سے تو آسمان اور زمینوں میں اس کا نام دشمن خدا و دشمن انبیاء رکھا جاتا ہے اس کی کوئی حاجت پوری نہیں کی جاتی اور اس کی کوئی دعا قبول نہیں کی جاتی۔ اور فرمایاؑ نے جو تو انگروں کے گھر میں داخل ہوا تو نکلا اپنے رب پر ناخوش ہو کر چنانچہ ابراہیم صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے۔ جس مقام پر کہ نمرود لعین نے آپ کو بڑے فلاخن میں بٹھا کر آگ کی طرف پھکوایا ابھی ابراہیمؑ ہوا میں تھے کہ جبرئیلؑ پہونچے اور کہا کہ کیا آپ کو مجھ سے کوئی ضرورت ہے ابراہیمؑ نے کہا کہ آپ کی تو مجھے حاجت نہیں پس جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پس اللہ سے مانگئے خلیل علیہ السلام

فاسئل اللّٰہ خلیل علیہ السلام گفت حسبی سوالی علمہ بحالی
فصل نقلست کہ طریق میرانؑ و مہاجرانؓ این بود کہ چوں سوی مسجد جامع ویا نماز عید رفتند شتاب رواں می شدند و در راہ ہیچ یکی التفات نہ کردند اگرچہ بدنبال ملوکان بودند وطریق اکثر مہاجران رضی اللّٰہ عنہم یافتیم چنانکہ حضرت میرانؑ فرمودند نہ باکس کارے و نہ برپشت بارے و نہ کس در شمارے۔ و نیز در دائرہ بر فقیراں بسیار لطف و تواضع می کردند کما قال سبحانہ وتعالی واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين (جزء ۱۹ رکوع ۱۵) (قولہ تعالیٰ) اذلة على المؤمنين اعزة على الكفرين (جزء ۶ رکوع ۱۲) و نیز نقلست کہ حضرت میرانؑ در خانۂ طالبان می رفتند و نیز مہاجرانؓ در خانہ یکدیگر می رفتند کما قال اللّٰہ تعالیٰ محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله (جزء ۲۶ رکوع ۱۲) فاما با اغنیاء موافقاں اینچنین دیدہ شدہ است کہ روزی در کھانبیل پیش جماعت خانہ درخت

نے کہا کہ اس کا میرے حال کو جاننا بس ہے سوال کی کیا حاجت ہے۔ فصل نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ اور مہاجران مہدیؑ کی روش یہ تھی کہ جب جامع مسجد اور یا عیدگاہ کی طرف (تبلیغ کے لئے) جاتے تو جلد جلد جاتے اور راستہ میں کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتے اگرچہ کہ پیچھے بادشاہاں رہتے اور ہم نے اکثر مہاجروں کی روش ایسی ہی پائی ہے جیسا کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ نہ کسی سے کام اور نہ کسی پہ بار اور نہ کوئی شمار میں۔ اور نیز دائرہ میں فقیروں پر بہت مہربانی اور تواضع کرتے تھے جیسا کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا اے نبیؐ تم اپنے پیرو مومنین کے لئے اپنے بازو جھکا دو یعنی تواضع کرو (قولہ تعالیٰ) نرم دل ہوں گے مومنوں کے ساتھ سخت دل ہوں گے کافروں کے ساتھ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ طالبان مولیٰ کے گھروں میں جاتے تھے اور نیز مہاجرین رضؓ ایک دوسرے کے گھر میں جاتے تھے چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے محمد اللّٰہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور باہم مہربان ہیں۔ تو ان کو رکوع کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا وہ اللّٰہ کے فضل کو چاہتے ہیں۔ ولیکن توانگر موافقوں کے ساتھ (بزرگوں کی لاپروائی) اس طرح دیکھی گئی ہے کہ ایک روز کھانبیل میں جماعت خانہ کے روبرو جو بڑ کا جھاڑ تھا بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللّٰہ عنہ وہاں کھڑے ہوئے تھے ملک فخر الدین

بڑ بود بندگی سید الشہداء رض در انجا ایستادہ بود ملک فخر الدین و ملک لطیف و ملک شرف الدین برای ملاقات آمدند ہر یکی سر خود را علیحدہ علیحدہ بر پای مبارک میاں رض نہادند بندگی میاں سید خوندمیر رض ہیچ التفات نہ کردند بعد از لحتی بدست خود سر ایشاں بالا می کردند و نیز چند بار دیدم کہ در دعوت ایشاں پس برادراں دائرہ می نشستند مگر آں کہ کسی فہیم باشد و یا خوانندہ بودی او را نزدیک خود طلبیدند خواہ فقیر و خواہ غنی و نیز نقلست از حضرت میراں ع فرمودند کہ اگر کسی فہیم باشد او را نزدیک طلبید و خود نیز طلبیدند کہ نزدیک بیائید و یاراں رض را فرمودند کہ جای بدہید و ایں ناقل حاضر بود کما قال سبحانہ وتعالیٰ یایھا الذین امنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجلس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا و نیز نقلست کہ در جالور روزی حیدر الملک وقت عصر در حال بیان قرآن آمدہ بود ہیچ برادر دائرہ و ہیچ چاکر ملک مذکور ایستادہ نشد و نہ کسی نزدیک خواند پس از حلقہ مرداں چند گز دور بطریق مربع نشستہ بود چوں بانگ نماز مغرب گفتند

ملک لطیف اور ملک شرف الدین ملاقات کے لئے آئے ہر ایک نے اپنے سر کو علیحدہ علیحدہ میاں رضی اللہ عنہ کے مبارک قدموں پر رکھا بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے کچھ توجہ نہ کی تھوڑی دیر کے بعد اپنے ہاتھ سے ان کا سر اٹھاتے تھے اور نیز چند بار میں نے دیکھا ہے کہ بیان (کے موقع) میں تو انگر لوگ برادران دائرہ کے پیچھے بیٹھتے تھے مگر ان میں جو شخص کہ سمجھدار یا پڑھا ہوا ہوتا اس کو اپنے نزدیک طلب کرتے خواہ فقیر ہو یا تو انگر۔ اور نیز حضرت مہدی ع سے منقول ہے آپ ع نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سمجھدار ہو تو اس کو نزدیک بلاؤ اور خود بھی فرماتے تھے کہ نزدیک آؤ اور یاروں کو فرماتے کہ جگہ دو اور یہ ناقل حاضر تھا۔ جیسا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ اے مومنو جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادہ ہو کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھو اور اللہ تمہارے لئے کشادگی پیدا کر دے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو کھڑے ہو جاؤ۔ اور نیز نقل ہے کہ جالور میں ایک روز حیدر الملک عصر کے وقت قرآن کے بیان کے موقع میں آیا تھا تو دائرہ کا کوئی برادر اور ملک مذکور کا کوئی ملازم (تعظیم کے لئے) نہیں اٹھا اور نہ کسی نے نزدیک بلایا پس لوگوں کے حلقہ سے چند گز دور بطریق

ہمہ ایستادہ شدند ملک درمیان صف آمد و نماز گزاردہ وقتیکہ سوی خانہ می رفت بعضی قرابتیان و چاکران برای سلام پیش ملک آمدند بر ایشان بسیار زجر کرد کہ شما چاکران من بودید چرا تعظیم مانکردید ایشان عذر خواہی کردند و گفتند کہ ملک تحقیق بدانید کہ عظمت بندگی سید خوندمیر رضؓ در دل ماچنان گرفتہ بود کہ تعظیم شما کردن نتوانستیم بعدہ میاں امن خوجن را ملک گفت کہ ای میاں شما قرابت دار من بودید و مشاہرہ من میخوردید شما چرا تعظیم من نکردید اکنون مشاہرہ چگونہ خواہید خورد بعد ازاں میاں امن بدیوان نہ رفتند و ملک را سلام نکردند و بعد از چندگاہ مشاہرۂ میاں امن را در خانہ فرستاد این ناقل حاضر بود۔ و نیز نقلست کہ روزی برادرے پیش بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ گفت کہ میانجیو میاں امن بدنبال میاں حسن بھٹی تا بیرون دائرہ میروند بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ بطریق جلالت زجر کردند و فرمودند کہ دنیاداراں را چنداں التفات نباید کرد بعدہ میاں مذکور گفت کہ ما از جہت نان نمی کنیم بعدہ بندگی میاں رضی اللہ عنہ فرمودند ای فلاں کس کسی بندہ از جہت نان التفات می کند میاں رضؓ گفتند بندہ میگوید کہ چاکری کنید ولیکن سوی دنیاداراں

مرلح بیٹھ گیا جب مغرب کی اذان کہی گئی سب کھڑے ہوئے ملک صف کے درمیان آیا اور جب نماز پڑھ کر گھر کی طرف روانہ ہو رہا تھا بعضے (ملک کے) قرابتدار اور ملازمین سلام کے لئے ملک کے پاس آئے (اس نے) انکو بہت دھمکی دی کہ تم نے میرے ملازم ہو کر کس لئے میری تعظیم نہیں کی انہوں نے عذر خواہی کی اور کہا کہ اے ملک آپ سچ جانئے کہ بندگی سید خوندمیر رضؓ کی بزرگی ہمارے دلوں میں ایسی بیٹھ گئی تھی کہ ہم آپ کی تعظیم نہ کر سکے اس کے بعد میاں امن خوجن کو ملک نے کہا کہ ای میاں تم میرے قرابتدار تھے اور میری تنخواہ کھاتے تھے تم نے کس لئے میری تعظیم نہیں کی اب کس طرح تنخواہ کھاؤ گے اس کے بعد میاں امن دیوڑھی کو نہیں گئے اور ملک کو سلام نہیں کئے حالانکہ اس کے بعد کئی بار (ملک نے) میاں امن کی تنخواہ گھر پر بھیجی یہ ناقل موجود تھا۔ اور نیز نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے ایک برادر نے کہا کہ میانجیو میاں امن میاں حسن بھٹی کے پیچھے دائرہ کے باہر تک جاتے ہیں بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے بزرگانہ طور پر دھمکی دی اور فرمایا کہ دنیا داروں سے اس قدر متوجہ نہیں ہونا چاہیئے اس کے بعد میاں مذکور نے کہا کہ ہم روٹی کی خاطر متوجہ نہیں ہوتے اس کے بعد بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے فلاں شخص کیا کوئی بندہ خدا کا روٹی کی خاطر توجہ کرتا ہے میاںؓ نے کہا کہ بندہ کہتا ہے کہ نوکری کرو و لیکن

التفات مکنید اگر نزدیک خدائے تعالیٰ
زیان دنیا ہم شود وامن این بندہ بگیرید
از دنیاداران واز مردمان بے نیاز باشید
واحتیاج بر دارید میاں حسن بھٹی پدر میاں
علی بودند قرابت دار بندگی میاں سید
خوندمیر رضی اللہ عنہ بودند و موافق مہدی ع
بودند و نیز نقل است از سید السادات
سید الشہداء رض کہ حضرت میراں علیہ السلام
بارہا فرمودند کہ خلق اینچنیں ہست کہ از
بالائی آسماں (سالک را) فرود آرند چوں
دیدند کہ از مخالفت سوئے ما التفات
نمی کند موافقت تمام نمایند و بعد ازاں
چوں بخانۂ خویش مہمانی سازند نزدیک
شیخ روند و التماس کنند کہ بندہ زادہ خوندکار
را مسبی ی میشود لطف وکرم فرمائید و بر
سر بندہ زادہ بیایند و ہر قدمی کہ خوندکار بر
زمین نہند بر سر و چشم این بندہ نہادہ
بیایند و این شیخ عذر بسیار می کند و می گوید
کہ مارا معاف دارید بعد ازاں الحاح بسیار
می کند کہ اگر خوندکار قدم سعادت رنجہ
نہ فرمایند مسجد بندہ زادہ چگونہ شود
آں بندۂ خدا در خانہ یکی بضرورت
میرود و بعد از چند روز شخصی دیگر می
آید او ہمچناں الحاح بسیار میکند و
میگوید اگر خوندکار نیایند این کار بندہ
زادہ چگونہ شود و خوندکار در خانہ فلاں

دنیاداروں کی طرف توجہ مت کرو اگر خدائے تعالیٰ
کے نزدیک دنیا کا بھی نقصان ہو جائے تو میرا دامن
پکڑو دنیاداروں اور (دوسرے) لوگوں سے بے پروا
رہو اور کسی قسم کی خواہش مت کرو میاں حسن بھٹی
میاں علی کے والد اور بندگی میاں سید خوندمیر رض کے
قرابت دار اور موافق مہدی علیہ السلام تھے۔ اور
نیز سید السادات بندگی میاں سید خوندمیر رض سے
منقول ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بارہا فرمایا
کہ خلق ایسی ہے (سالک کو) آسمان سے زمین پر لاتی
ہے جب دیکھتے ہیں کہ (سالک) مخالفت سے ہماری
طرف توجہ نہیں کرتا ہے تو اس کے ساتھ کامل موافقت
کرتے ہیں اور بعد ازاں جب اپنے گھر مہمانی
کرتے ہیں تو شیخ کے نزدیک جاتے ہیں اور عرض کرتے
ہیں کہ خوندکار کے غلام زادہ کی تسمیہ خوانی ہے
لطف وکرم فرمائیں اور خوندکار جو قدم زمین پر
رکھیں بندہ کے سر اور آنکھ پر ہے اور یہ شیخ بہت
عذر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو معاف
فرمائے بعد ازاں بہت عاجزی کرتا ہے
کہ اگر خوندکار اپنے مبارک قدم نہ لائیں تو
غلام زادہ کی تسمیہ خوانی کیوں کر ہو وہ
بندۂ خدا ایک شخص کے گھر ضرورۃً جاتا ہے چند
روز کے بعد دوسرا شخص آتا ہے وہ بھی اسی طرح عاجزی
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر خوندکار نہ آئیں تو بندہ
زادہ کا کام کس طرح ہو اور خوندکار فلاں کے گھر
گئے تھے ہم اس سے بدتر نہیں اگر خوندکار
فروخت کریں تو گاؤں میں بک جائیں

کس رفتہ بود دیدما از و بدتر نیستیم و مارا اگر خوندکار بفرستند از دہ بد ہانیم در خانہ دومی کس نیز بضرورت میرود بعدازاں ہریکی درخانۂ خودمی برد حضرت میراںعم فرمودند کہ ایں شیخ میداند کہ ایشاں مطیع ماچناں شدہ اند کہ بغیر ما ہیچ کار نمی کنند و ایں نمی داند کہ او مطیع ایشاں شدہ است کہ خانہ بخانہ میرود و در خلوت گذاشتہ در بدر میگردد و دومی ترسد کہ مبادا ایشاں رنجش کنند و با ما ملاقات نکنند و نیز تحقیق بدانید کہ خوشنودی حضرت میراں علیہ السلام و بندگی میراں سید محمودرض ابن میراں سید محمد مہدی علیہ السلام و بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ و بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ و بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ و بندگی میاں دلاوررض نبود کہ بخانۂ موافقاں یا مخالفاں بروند از جہت طعام خوردن یا از جہت کار دنیوی و کسانیکہ در خانہ ایشاں رفتند بر ایشاں بسیار جبر کردند بلکہ بعضی کساں را از دائرہ خود بیرون کشیدند اگر پرسند ازیں جنس نقلہا را بسیار بگوئیم بلکہ اکثرہم بخانہ موافقاں رفتن پرہیز کردند

دوسرے کے گھر بھی ضرورۃً جاتا ہے بعد ازاں ہر شخص اپنے اپنے گھر لے جاتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا یہ شیخ جانتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے ایسے مطیع ہو گئے ہیں کہ بغیر ہمارے کوئی کام نہیں کرتے اور یہ نہیں سمجھتا کہ وہ خود ان کا مطیع ہو گیا ہے کہ گھر گھر جاتا ہے اور خلوت کے دروازہ کو چھوڑ کر در در پھرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ آزردہ ہو جائیں اور ہم سے ملاقات ترک کریں اور نیز بہ تحقیق جانو کہ حضرت مہدی علیہ السلام بندگی میراں سید محمودرض ابن حضرت میراں سید محمد مہدی موعودع بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ و بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ و بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ اور بندگی میاں دلاوررض کی خوشنودی موافقوں یا مخالفوں کے گھر کھانے کے لئے یا دنیوی کام کے لئے جانے میں نہ تھی اور جو لوگ ان کے گھروں کو جاتے تھے ان کو بہت دھمکی دیتے بلکہ بعض لوگوں کو دائرہ سے باہر کر دیتے تھے اگر مجھ سے پوچھیں تو ایسی بہت سی نقلیں بیان کروں بلکہ اکثر (بزرگوں نے) موافقوں کے گھر جانے سے بھی پرہیز کیا ہے۔

باب ہفتم

حکم منافقی بر قاعداں کردن

ونیز نقلست کہ حضرت میراںؑ درحق نفس اینچنیں فرمودند وقتیکہ شمع احدیت بتابد ایں سیاہ روی را باید کہ خود را بصفت پروانگی درون شمع باندازد کما قال اللہ تعالیٰ یٰایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ نقل است کہ بندگی سید خوندمیرؓ صدیق مہدی علیہ السلام دائم می فرمودند اگر آں بیان کہ حضرت میراںؑ فرمودند آں بیان ما کنیم کسانیکہ موافقان مہدی علیہ السلام ہستند ایشاں مارا سنگسار کنند دریک شہر یکسال ودوسال ماندن نتوانیم چراکہ مہدی علیہ السلام راپس از مہدیت از چند جا کشیدہ اند ونیز نقلست از میاں راجی محمد رضی اللہ عنہ بن مینا کہ از زبان بندگی میاں دلاورؓ چند کرات شنیدم کہ فرمودند آنچہ از حضرت میراںؑ شنیدم اگر پیش بعضی مہاجران رضی اللہ عنہم بگویم ایشاں مرا سنگسار کنند ونیز نقلست از بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کہ حضرت میراںؑ

ساتواں باب

قاعدوں پر حکم منافقی کرنیکے بیان میں

اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے نفس کے حق میں اس طرح فرمایا کہ جس وقت احدیت کی شمع چمکے اس سیاہ رو کو چاہیئے کہ خود کو پروانہ کی طرح شمع میں ڈالدے جیسا کہ فرمان خدا ہے کہ اے نفس مطمئنہ تو اپنے رب کے پاس راضی مرضی سے چلے جا نقل ہے کہ بندگی سید خوندمیر صدیق مہدی علیہ السلام ہمیشہ فرماتے تھے جو بیان کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے کیا ہے اگر وہی بیان ہم کریں تو جو لوگ موافقان مہدی علیہ السلام سے ہیں یہی ہم کو سنگسار کریں اور ہم کو ایک شہر میں ایک سال اور دو سال رہنا دشوار ہو جائے اس لئے کہ مہدی علیہ السلام کو دعوئ مہدیت کے بعد چند مقامات سے چلا دیئے۔

اور نیز میاں راجے محمد بن مینا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (فرمایا) کہ میں نے بندگی میاں دلاورؓ کی زبان سے چند بار سنا ہے۔ آپؓ نے فرمایا میں نے حضرت مہدیؑ سے جو کچھ سنا ہے اگر بعضے مہاجروں کے روبرو بیان کردوں تو یہ مجھ کو سنگسار کریں اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا

فرمودند کسانیکہ مہدی علیہ السلام را قبول
نمی کنند و مصطفیٰ ؑ را قبول میکنند و بہ شنیدن
نام مصطفیٰ درود می فرستند اگر بالفرض مصطفیٰ ؑ
دریں وقت حاضر بودندی وایشاں را وحی از
خدائے تعالیٰ برسانیدندی اگر سنگسار نہ
کردندی ایں بندہ کاذب است و ہرچہ
میگوید آں دروغ است قال اللہ
تعالیٰ افکلما جاءکم رسول
بما لا تھوی انفسکم استکبرتم
ففریقا کذبتم و فریقا
تقتلون۔ و نیز نقلست از میاں
شیر ملک کہ پیش حضرت میراں ؑ عرض کردند
کہ آنچہ خوندکار میفرمایند آں ہمہ حق است
پس ایشاں چرا مخالف می شوند حضرت
میراں ؑ فرمودند کہ ایشاں سست ہستند
اگر ایشاں را قوت باشد بندہ را سنگسار
کنند چراکہ کسی محبوب کسی را دشنام دہد چگونہ خوش
آید دنیا محبوب ایشانست و اینجا شب و
روز ذم دنیا میشود ایشاں را چوں خوش آید
و نیز بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ تعالیٰ
صدیق مہدی علیہ السلام اکثر می فرمودند کہ خلق
تا آں زماں کہ با ما مخالف ہستند امید دین است
و ہر وقتیکہ خلق با ما موافق شوند معلوم شود
کہ آں زمان دین رفت و نیز معلوم باد کہ
بعد از مہاجران مہدی علیہ السلام اگر کسی روش
مہدی علیہ السلام و یاران وی بگوید باوی گفتگو

جو لوگ مہدی علیہ السلام کو قبول نہیں کرتے اور
مصطفیٰ علیہ السلام کو قبول کرتے ہیں اور مصطفیٰ
علیہ السلام کا نام سن کر درود بھیجتے ہیں اگر بالفرض
مصطفیٰ علیہ السلام اس وقت موجود ہوتے اور
ان کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے وحی پہنچاتے اگر
سنگسار نہ کرتے تو یہ بندہ کاذب ہے اور جو کچھ کہتا
ہے وہ جھوٹ ہے فرمایا خدائے تعالیٰ نے کیا پس
جب کبھی کہ آیا تمہارے پاس رسول ساتھ اس چیز
کے جو نہیں چاہتے ہیں تمہارے نفس تو تم نے سرکشی کی
پس ایک فریق کو تم نے جھٹلایا اور ایک فریق کو
تم قتل کرتے ہو۔ اور نیز میاں شیر ملک سے
منقول ہے آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے
حضور میں عرض کیا جو کچھ خوندکار فرماتے ہیں
وہ سب حق ہے پس یہ لوگ (مخالفانِ مہدی) کس
لئے مخالفت کرتے ہیں تو حضرت مہدی علیہ السلام
نے فرمایا کہ یہ لوگ ضعیف ہیں اگر ان میں
قوت ہوتی تو بندہ کو سنگسار کرتے اس لئے کہ اگر کسی
نے کسی کے محبوب کو برا کہا تو عاشق کیسے خوش ہو
دنیا ان کی (مخالفانِ مہدی ؑ کی) محبوب ہے اور
یہاں (دائرہ مہدی علیہ السلام میں) رات دن
دنیا کی مذمت ہوتی ہے پس ان کو (عاشقان دنیا کو)
کیوں اچھا معلوم ہو اور نیز بندگی میاں سید خوندمیر صدیق
مہدی ؑ اکثر فرماتے تھے کہ مخلوق جب تک ہمارے خلاف میں
رہے گی (ہم میں) دین کی امید ہے اور جب مخلوق ہمارے
موافق ہو جائے گی تو معلوم ہو جائے گا کہ اس وقت
(ہم سے) دین چلے گیا اور نیز معلوم ہو کہ مہاجران

کنند وایرا دہا آرند و بگویند کہ این نقلہا معتبر نیست چراکہ با حال ما و با حال مرشدان زمانۂ ما موافق نیست ای عزیز این نقلہا اگر کسی از خود افترا کردہ باشد ظلم بر نفس خود کردہ باشد قال اللہ تعالیٰ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا و نیز نقلست از بندگی میاں نعمت رضؓ کہ یکی از بزرگاں پیشین گفتہ بود کہ در زمانہ حکایت دین کردن آنچناں شدہ است کہ کسی گوشت گاؤ بر چہار پائی نہادہ و بر سر کردہ در کفرستاں بآواز بلند گوید کہ گوشت گاؤ بگیرید پس خلق اورا بکشند یا نہ یعنی بکشند و سنگسار کنند این زماں حکایت مہدیؑ و یاران وی ہمچناں شدہ است و این زماں ما با منافقاں و با طالبان دنیا و با قاعداں از ہجرت با ایشاں خلطیت می کنیم و در خانہ ہای کسیکہ دعوی موافقت می کنند میرویم پس ما با ایشاں موافق شدیم و ایشاں با دین مہدیؑ ہیچ موافقت ندارند نہ ہجرت نہ توکل و نہ ذکر و نہ ترک دنیا و نہ عشر و نہ زکوٰۃ و بدیں مانند بلکہ چند جائی خلاف شرع محمدیؐ و مہدیؑ می کنند پس ما از جہت نصیب خود موافق ایشاں شدیم و در خانہای ایشاں میرویم پس ایشاں از ما چرا موافق نشوند اگر ایشاں را آنچہ حق است بگویم ایشاں را خوش نیاید و ما ی

مہدی علیہ السلام کے بعد اگر کوئی شخص مہدی علیہ السلام و یاران مہدی علیہ السلام کی روش بیان کرے تو اس کے ساتھ گفتگو کرتے اور اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نقول معتبر نہیں ہیں اس لئے کہ ہمارے حال اور ہمارے زمانہ کے مرشدوں کے (حال کے) موافق نہیں۔ ای عزیز اگر کوئی شخص ان نقول کو اپنی ذات سے (لکھ کر) بہتان لیا ہے تو اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ فرمان خدا ہے کہ اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو بہتان لیا اللہ پر جھوٹا اور نیز بندگی میاں نعمت رضؓ سے منقول ہے کہ اگلے بزرگوں میں سے ایک بزرگ نے کہا ہے کہ ہمارے زمانہ میں دین کی حکایت کرنا ایسا ہوگیا ہے کہ کوئی شخص گائے کا گوشت چہار پائی پر رکھ کر سر پر لیا ہوا کفرستان میں بلند آواز سے کہے کہ گائے کا گوشت لو تو پس لوگ اس کو مار ڈالتے ہیں یا نہیں یعنی مار ڈالتے ہیں اور سنگسار کرتے ہیں اس زمانہ میں مہدی علیہ السلام اور یاران مہدیؑ کی حکایت ایسی ہی ہوگئی ہے اور ہم اس زمانہ میں منافقوں اور طالبان دنیا اور قاعدان ہجرت کے ساتھ میل جول رکھتے اور ان کے گھروں کو جو موافقت کا دعویٰ کرتے ہیں جاتے ہیں پس ہم ان کے موافق ہوگئے ہیں اور یہ لوگ دین مہدیؑ سے کوئی موافقت نہیں رکھتے نہ ہجرت نہ توکل نہ ذکر نہ ترک دنیا نہ عشر اور نہ زکوٰۃ اور اس طرح بلکہ چند جا شرع محمدی اور مہدی کے خلاف (کام) کرتے ہیں پس ہم اپنے نفع کے خاطر ان کے موافق ہوگئے ہیں اور ان کے گھروں کو جاتے ہیں پس یہ لوگ ہمارے دوست کیوں نہ ہوں اگر ان کو جو حق بات ہے کہیں تو ان کو خوش نہیں

ترسیم کہ مبادا از ما بد اعتقاد شوند و با ما موافقت نکنند پس دین را این چنیں غربت شدہ است کہ موافقاں سنگسار کنند پس این در و کلام کس را بگوئیم پس گوینده غریب باشد در میان موافقاں کہ ہیچکس باور ندارد نقلہای میراں ؑ را کما قال ؑ ان الدین بدأ غریبا و سیعود الدین کما بدأ فطوبیٰ للغرباء ونیز از زبان بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ چند بار شنیدیم کہ ایشاں با ما انگہ موافق شوند کہ انچہ ایشاں را خوش آید بگوئیم و در معاملہ ایشاں در آئیم انچہ رضای ایشاں باشد بکنیم قال اللہ تعالیٰ ودوا لو تدھن فیدھنون ونیز بعضی کساں می گویند کہ موافقاں را دنیا داراں نباید گفت نقلست کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ باڑی والانرا دنیا داراں فرمودند ایشاں چناں بودند کہ بعضے کساں از ایشاں سرہای خود را بنام مہدی ؑ بریدہ گردانیدند و بعضی ہجرت کردہ در دائرہ آمدہ اند و نقل شدہ اند پس بیش از سر بریدن و ہجرت کردن بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ ایشاں را مصدقاں نہ فرمودند (فقیراں را) فرمودند کہ این بندہ در میان شما بعد ازاں نماند چرا کہ شما بطرف دنیا داراں رفتن میل کردید کہ خیلخانہای خود را بطرف دنیا داراں رفتن دادید بلکہ بیش ازاں چناں فرمودند کہ یا قاعداں

آتا ہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ہم سے بد اعتقاد ہوجائیں اور ہمارے ساتھ موافقت نہ کریں پس دین میں ایسی غربت ہوگئی ہے کہ موافقاں سنگسار کرتے ہیں پس یہ درد ہم کس سے کہیں پس کہنے والا موافقوں کے درمیان غریب ہے کہ کوئی شخص مہدی ؑ کی نقلوں کو باور نہیں کرتا جیسا کہ فرمایا ؑ نے تحقیق کہ دین شروع ہوا در حالیکہ غریب تھا اور قریب میں ہوجائے گا۔ دین جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری (جنت) ہے غریبوں کو اور نیز ہم نے بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے کئی بار سنا ہے (فرمایا کہ) یہ لوگ اوس وقت ہمارے ساتھ موافق ہوں گے جبکہ ہم ان کو جو بات اچھی معلوم ہووی کہیں اور ان کے کاروبار میں شریک ہوکر جس میں ان کی رضامندی ہو وہی کریں چنانچہ فرمان خدا ہے کہ دوست رکھتے ہیں وہ کہ اگر تو صلح کرے تو پس وہ صلح کرلیں۔ اور نیز بعض لوگ کہتے ہیں کہ موافقوں کو دنیا دار نہیں کہنا چاہیئے نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے باڑی والوں کو دنیا داراں فرمایا ہے (حالانکہ) یہ ایسے لوگ تھے کہ ان میں کے بعض نے حضرت مہدی ؑ کے نام پر اپنے سروں کو کٹوایا ہے اور بعض ہجرت کرکے دائرہ میں آئے اور (دائرہ میں) انتقال کئے پس سر کٹوانے اور ہجرت کرنے سے پہلے بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے انکو مصدقاں نہیں فرمایا (دنیا داراں فرمایا) اور (فقراء سے) فرمایا کہ یہ بندہ اس کے بعد تمہارے درمیان نہیں رہے گا اس لئے کہ تم نے دنیا داروں کی طرف جانے کی رغبت کی حتیٰ کہ تم نے اپنے گھر والوں کو دنیا داروں کے پاس جانے دیا

مشورت نباید کرد ونیز دراں روز کہ بندگی سید
خوندمیر رضی اللہ عنہ از موضع سیہہ بطرف شہر
ہرواله میرفتند برای جنگ کردن ملک لطیف
لشکریان خود را باز داشتند از برابر میاں
رفتن منع کردند بعد ازاں (میاں رض) فرمودند
کہ بندہ با قاعداں مشورت نکند وکسانیکہ ہجرت
نہ کردند ایشاں را مصدقان مہدی علیہ السلام
نفرمودند ایشاں را با قاعداں فرمودند وفرمودند
کہ مصدقان مہدی ع آں کسانند کہ درہمہ اقوال
و افعال واحوال موافق باشند وکسانے را
کہ ایں صفت نباشد مصدق نباید گفت
ودر عرف یاران بندگی میاں سید خوندمیر رض
ایشانرا لسانی میگفتند وبعضی اہل فراغ
کہ در دائرہ بودند ایشاں را اہل فراغ
باید گفت چنانچہ نقلست کہ کسی ملک بخن
را دنیا دار گفت حضرت میراں ع بزبان
ہندی فرمودند کہ دنیا دار کہتا ہے تس تحقیں
کافر کا ہے نہیں کہتا ہے۔ چوں ملک بخن
باڑی وال برابر میراں علیہ السلام بخراسان
رفتہ بودند اہل فراغ بودند کسی برادر ایشاں را
دنیا دار گفت ازاں جہت میراں ع آنچناں
فرمودند ونیز نقلست حضرت میراں ع فرمودند
تاکہ از خانہای ظاہری اول ہجرت نکند
ہجرت باطن حاصل نشود ولیکن ہجرت باطن
بے ہجرت ظاہری نادرتر است کہ کسے را باشد
چنانچہ النادر کالمعدوم

بلکہ اس سے پہلے ایسا فرمایا کہ قاعدوں کے ساتھ
مشورہ نہیں کرنا چاہیئے اور نیز جس دن کہ بندگی
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ موضع سیہہ سے شہر ہروالہ
کی طرف تشریف لے جا رہے تھے ملک لطیف نے
اپنے لشکریوں کو جنگ کرنے سے روکدیا اور میاں کے
ہمراہ چلنے سے منع کیا بعد ازاں (میاں رض نے) فرمایا
کہ بندہ قاعدوں کے ساتھ مشورہ نہیں کرے گا۔ اور
جن لوگوں نے کہ ہجرت نہیں کی ان کو مصدقان مہدی
علیہ السلام نہیں فرمایا ان کو بھی قاعدوں میں شمار فرمایا
اور فرمایا کہ مصدقان مہدی علیہ السلام وہ لوگ ہیں جو
(مہدی علیہ السلام کے) تمام اقوال اور افعال اور احوال
سے موافقت رکھتے ہیں اور جن میں یہ صفت نہ ہو
ان کو مصدق نہیں کہنا چاہیئے اور (ایسے لوگوں کو)
عرف میں بندگی میاں سید خوندمیر رض کے خلفاء لسانی کہتے
تھے اور بعض اہل فراغ جو دائرہ میں تھے ان کو اہل فراغ
کہنا چاہیئے۔ چنانچہ نقل ہے کہ کسی نے ملک بخن کو دنیا دار
کہا حضرت مہدی علیہ السلام نے ہندی زبان میں فرمایا کہ
اس کو دنیا دار جو کہتا ہے کافر کیوں نہیں کہتا جس وقت ملک
بخن باڑی وال مہدی ع کے ہمراہ خراسان گئے اہل فراغ
تھے کسی برادر نے ان کو دنیا دار کہا اسی وجہ سے
مہدی علیہ السلام نے اس طرح فرمایا اور نیز نقل ہے حضرت
مہدی ع نے فرمایا جب تک ظاہری گھر سے اول ہجرت نہ کی
جائے باطنی ہجرت نصیب نہ ہوگی ولیکن باطنی ہجرت
(کا حاصل ہونا) بغیر ظاہری ہجرت کے نادرات سے
ہے چنانچہ نادر معدوم کے مانند ہے۔
اور نیز بندگی میاں سید خوندمیر رض

ونیز نقلست از بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
کہ اگر کسی جای عالیت گذاشتہ در دائرۂ دیگر
میرود از موافقت نان او را ہیچ نصیبی از
دین حاصل نشود و این توجہ اللہ نباشد قال
علیہ السلام انما الاعمال
بالنیات و انما لکل امرء
ما نوی فمن کانت ھجرتہ
الی اللہ و رسولہ فھجرتہ
الی اللہ و رسولہ و من کانت
ھجرتہ الی دنیا یصیبھا
او امرأۃ ینکحھا فھجرتہ
الی ما ھاجر الیہ۔ پس کسانیکہ
لبسوی تارکان ہجرت نیت داشتہ ہجرت
می کنند ایشان ظالم اند پس مرشداں را باید
کہ اجماع کردہ ایشانرا منع سازند چنانچہ
میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بعد از ہفتہ
یا دو می ہفتہ اجماع نمودہ محضر میکردند و
می فرمودند کہ اگر خلاف میراںؑ در ذات
ما بہ بینید ما را دست گرفتہ از دائرہ
بکشید و نیز بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
و بندگی میاں شاہ نعمت رضؓ فرمودند کہ اگر
کسی چیزی خلاف میراںؑ در ما بہ بیند و
دامن ما نگیرد فردای قیامت دامن او
خواہم گرفت سبحان اللہ دریں وقت بعضی
معتقداں اینچنیں شدہ اند کہ اگر کسی
نقلی از سید محمود رضی اللہ عنہ یا سید خوندمیر رضؓ

سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص روٹی کی غرض سے عالیت
کی جگہ چھوڑ کر دوسرے دائرہ میں جائے تو اس کو دین
سے کوئی بہرہ نہیں ملیگا اور یہ (جانا) خدا کے لئے نہ
ہوگا۔ فرمایا علیہ السلام نے اعمال نیتوں سے
ہی ہوتے ہیں۔ ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو
وہ نیت کرے پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے
رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور
رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف ہوتی ہے
اور جس کی ہجرت باغراض دنیوی ہو تو وہ دنیا
ہی پاتا ہے یا عورت ہی مل جاتی ہے کہ اس
کو نکاح کر لیتا ہے الغرض جس غرض سے ہجرت
کی جائے وہی ملتا ہے۔ جو لوگ تارکان ہجرت
کی طرف نیت کرکے ہجرت کرتے ہیں
وہ ظالم ہیں پس مرشدوں کو چاہیئے کہ اجماع
کرکے ان کو منع کریں چنانچہ میراں سید
محمود رضی اللہ عنہ ہفتہ یا دو ہفتہ
کے بعد اجماع کرکے محضر کرتے اور فرماتے تھے کہ
اگر مہدی علیہ السلام کے خلاف ہماری ذات میں
کوئی بات دیکھو تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر کردو
اور نیز بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ اور بندگی میاں شاہ
نعمت رضؓ فرماتے کہ اگر کوئی شخص مہدیؑ کے خلاف
ہم میں کوئی بات دیکھے اور ہمارا دامن نہ پکڑے
تو کل قیامت کے دن ہم اس کا دامن پکڑیں گے
سبحان اللہ اس وقت بعضے معتقدین ایسے ہوگئے
ہیں کہ اگر کوئی شخص سید محمود رضی اللہ عنہ
یا سید خوندمیر رضی اللہ عنہم یا مہاجروں

یا مہاجران رض شنیدہ باشد با مرشدان ایشاں
بگوید ایشاں او را منع میکنند بلکہ برو تمسخر
میکنند و فضیحت می سازند و می گویند
تو کدام کس ہستی کہ مرشدان ما را بگوئی چہ
ایشاں از حضرت میراں علیہ السلام معلوم
نہ کردہ اند کہ تو پیش ایشاں چیزی میگوئی
و نیز معلوم باد کہ روزی بندگی سید
خوندمیر رضی اللہ عنہ و این ناقل نشستہ بودیم
دامن این بندہ گرفتند و فرمودند کہ اگر خلاف
میراں علیہ السلام بہ بینید و دامن بندہ
نگیرند فردای قیامت دامن شما خواہم
گرفت و نیز معلوم باد کہ در ہجرت ظاہری
ابتلاہا بسیار است کما قال
اللہ تعالیٰ ام حسبتم ان تترکو
ولما یعلم اللہ الذین
جاھدوا منکم ولم
یتخذوا من دون اللہ ولا
رسولہ ولا المومنین ولیجۃ
واللہ خبیر بما تعملون
(جزو ۱۰ الرکوع ۸) و نیز نقلست از حضرت
میراں ع کہ فرمودند اگر وقتی دیگی و یا قدحی
بہ پیسہ تلی خرید میکنی کرات و مرات برہا
بردی میزنی اگر آوازی خوب میکند و درست
می نماید می خری وگرنہ رد میکنی پس تو دعوی
طلب خدا میکنی ترا چگونہ بی ابتلا بگذارند
ہم بدین معنی مثل آیت کہ اکنون مذکور شد

سے سنی ہوئی نقل ان کے مرشدوں سے بیان
کرے تو یہ لوگ اس کو منع کرتے بلکہ اس پر
تمسخر کرتے اور فضیحت کرتے تھےاور کہتے ہیں کہ تو
کون شخص ہے کہ ہمارے مرشدوں کو کہتا ہے کیا یہ
حضرات حضرت مہدی ع سے نہیں سنے جو تو ان کے سامنے
کچھ کہتا ہے اور نیز واضح ہو کہ ایک روز یہ ناقل اور
بندگی سید خوندمیر رضی اللہ بیٹھے ہوئے تھے (حضرت رض نے)
میرا دامن پکڑ کر فرمایا کہ اگر تم مہدی علیہ السلام
کے خلاف (کوئی بات) دیکھو اور میرا دامن نہ پکڑو
تو میں قیامت کے دن تمہارا دامن پکڑوں گا۔ اور
نیز واضح ہو کہ ظاہری ہجرت میں بہت امتحانات
ہیں چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا تمہارا گمان
یہ ہے کہ تم چھوٹ جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے نہیں
متمیز کیا اون لوگوں کو جو تم میں سے جہاد کرتے ہیں
اور نہیں بناتے اللہ اور اوس کے رسول اور مومنوں
کے سوائے کسی کو ولی دوست اور اللہ کو سب خبر ہے
جو تم کر رہے ہو اور نیز نقل ہے حضرت مہدی
علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تو کسی وقت ایک ہانڈی
یا ایک پیالہ پیسے دو پیسے میں خریدتا ہے تو اس کو
بار بار مارتا ہے اگر اچھی آواز دے اور پھوٹا ٹوٹا نہ ہو
تو خرید لیتا ہے وگرنہ واپس کر دیتا ہے پس تو خدا کی طلب
کا دعوی کرتا ہے تو تیرا امتحان لئے
بغیر کیسے چھوڑیں ابھی جو آیت مذکور
ہوئی اس کے مماثل اور ایک آیت نازل
ہوئی ہے چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وسلم سے منقول ہے کہ جب خندق

نازل شدہ است چنانچہ از حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم می آرند وقتیکہ فرمان شد
کہ خندق بکاوید و حال آنکہ یاران رسول
صلی اللہ علیہ وسلم را نہ فاقہ شدہ بود بر شکمہا
ہر یکی یک سنگ بستہ بودند و رسول صلی اللہ
علیہ وسلم دو سنگ بستہ بودند چون کسی حال
بدین صفت معلوم کرد رسول صلی اللہ
علیہ وسلم پیراہن خود بالا کردہ شکم خود نمودند
کہ مبادا شما بدانید کہ یار شما چیزی
خوردہ است آنگاہ این آیت نازل شد
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة
ولما یاتکم مثل الذین
خلوا من قبلکم مستهم
البأساء والضراء وزلزلوا
حتی یقول الرسول والذین
امنوا معه متی نصر الله الا
ان نصر الله قریب حالیا مرشد
ان را ہم اینچنین باید کرد فصل و نیز نقلست
از بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
در عقیدۂ خود نبشتہ اند کہ ہر یکی مہدی ع
را قبول کردہ است و از ہجرت و صحبت
او باز ماندہ است او را حضرت میراں
علیہ السلام حکم منافقی بدین آیت کردہ
اند قال اللہ تعالیٰ لا یستوی
القاعدون من المؤمنین
غیر اولی الضرر والمجاہدون

کھودنے کے لئے (خدائے تعالیٰ) کا فرمان
ہوا تو اس وقت یارانِ رسولؐ پر فاقہ
فاقہ تھا ہر ایک صحابی رضی اللہ عنہ اپنے
اپنے شکم مبارک پر ایک ایک پتھر باندھے
ہوئے تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم دو
پتھر باندھے ہوئے تھے جب کسی نے (صحابہ رض
کے) حال کو اس صفت سے معلوم کیا تو
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتا اٹھا
کر شکم مبارک دکھلایا۔ ایسا نہ ہو کہ تم سمجھ
لو کہ تمہارے حبیبؐ نے کچھ کھایا ہے
اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کیا تم خیال کرتے
ہو کہ چلے جاؤ گے جنت میں حالانکہ تم کو پیش
نہیں آئی ان جیسی حالت جو تم سے پہلے گذرے
اور پہنچیں ان کو سختیاں اور تکلیفیں اور
جھڑ جھڑا گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا پیغمبر
اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے کہ
کب آوے گی مدد اللہ کی؟ سنو اللہ کی مدد
قریب ہے۔ اب بھی مرشدوں کو چاہیئے
کہ اس طرح زندگی بسر کریں فصل اور نیز بندگی
میاں سید خوندمیر رضی اللہ سے منقول
ہے (حضرت رضی اللہ عنہ) نے اپنے رسالہ عقیدہ
شریفہ میں لکھا ہے جو شخص کہ مہدیؑ کو قبول
کیا اور ہجرت اور صحبت سے آپ کی (مہدی
علیہ السلام) کی باز رہا اس کو حضرت مہدی
علیہ السلام نے اس آیت کی رو سے منافقی کا حکم
فرمایا۔ فرمان خدا ہے کہ جن مومنوں کو معذوری

فی سبیل اللہ باموالھم
وانفسھم فضل اللہ المجٰھدین
باموالھم وانفسھم علی
القٰعدین درجۃ وکلا
وعد اللہ الحسنیٰ و فضل
اللہ المجٰھدین علی القٰعدین
اجرا عظیما درجٰت منہ ومغفرۃ
ورحمۃ وکان اللہ غفورا رحیما۔
لایستوی القاعدون من
المؤمنین۔ برابر نشوند نشینندگان
از مومناں غیر اولی الضرر یعنی غیر خداوندان
عذر و خداوندان عذر۔ در وقت جہاد یک
گروہ برابر رسول علیہ السلام برای جہاد
بیروں آمدہ بودند دیگر گروہ بے عذر درخانہ
ماندند دیگر گروہ بسبب عذر درخانہ ماندند
و با پیغمبر علیہ السلام برای جہاد بیروں نیامدند
پس خدائے تعالیٰ این سہ گروہ را یاد کرد و
مرتبہ ایشاں در کلام مجید بیان فرمود لایستوی
القاعدون من المؤمنین
غیر اولی الضرر پس چونکہ حق تعالیٰ
بیان قاعداں از مومناں کہ غیر اولی
الضرر اند فرمود بیان قاعداں از مومناں
کہ اولی الضرر اند می باید ازیں سبب
اینجا لفظ اولی الضرر پوشیدہ مید ارند
پس حاصل معنی اینست کہ برابر نشوند نشینندگان
از مومناں کہ غیر معذور اند مومناں کہ معذور اند

نہیں اور وہ بیٹھ رہے ان لوگوں کے برابر
نہیں جو اپنے مال و جان سے خدا کی راہ میں
جہاد کرنے والے ہیں اللہ نے مال و جان
سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والے (معذوروں)
پر درجہ کے اعتبار سے فضیلت دی ہے۔ اور
خدا کا وعدۂ نیک تو سب ہی سے ہے اور خدا نے ثواب
عظیم کے اعتبار سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے
والوں (غیر معذوروں) پر بڑی برتری دی ہے مدارج
ہیں خدا کے ہاں سے اور اس کی بخشش اور مہر
ہے۔ اور بخشنے والا مہربان ہے۔ غیر معذور مومنین
برابر نہیں ہوتے بیٹھ رہنے والے غیر معذور مومنین
برابر نہیں ہوتے۔ یعنے غیر معذور اور صاحبان عذر۔
جہاد کے وقت ایک گروہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ جہاد کے لئے باہر آیا (ان میں سے) ایک
جماعت بلا عذر گھر میں ٹھہر گئی اور ایک جماعت
عذر کی وجہ گھر میں ٹھہری رہی اور پیغمبرؑ کے ساتھ جہاد
کے لئے باہر نہیں آئی پس خدائے تعالیٰ نے ان تینوں
جماعتوں کا ذکر کیا اور ان کا مرتبہ کلام مجید
میں بیان فرمایا کہ غیر معذور مومنین برابر نہیں
ہوتے پس چونکہ خدائے تعالیٰ نے بیٹھ رہنے والے
غیر معذور مومنوں کا بیان فرمایا اور صاحبان عذر
مومنوں کا بیان چاہیئے۔ اسی وجہ یہاں اولی الضرر
کے لفظ کو پوشیدہ رکھتے ہیں پس حاصل معنی یہ
ہیں کہ بیٹھ رہنے والے غیر معذور مومنین صاحبان
عذر مومنوں کے برابر نہیں ہوتے۔
والمجاھدون فی

والمجاھدون فی سبیل اللہ
بامولھم وانفسھم وجہاد
کنندگان کہ درراہ خدا باموال ایشان و
لفسہای ایشان فضل اللہ للمجاھدین
علی القاعدین درجۃ
فضل دادہ است خدائے تعالیٰ مجاہدانرا
برنشینندگان خداوندان عذر از یک مرتبہ
پس حاصل معنی تمام آیت اینست کہ برابر
نشوند نشینندگان کہ غیرمعذور اند وجہاد
کنندگان در راہ خدا بمال وتن وفضل دادہ
است خدائے تعالیٰ جہاد کنندگان را
بمال وتن براولی الضرر بیک مرتبہ در درجہ
وبرغیراولی الضرر فاضل اندازہ دی درجات
چنانچہ حکم اودر ذیل می آید وکلا وعد
اللہ الحسنیٰ وہر واحدی را یعنی اولی الضرر
ومجاہداں را وعدہ کردہ است خدای حسنیٰ
را ونشینندگان کہ غیراولی الضرر اند دریں
وعدہ در نیا نید زیرا کہ درانوقت پیغمبر ؐ آں
کساں را کہ بغیر عذر از جہاد باز ماندند داغ
منافقی در جبین ایشاں می نہادند بنفاق
ایشاں را ملامت می کردند در حکم منافقاں فرمودہ
است کہ ان المنافقین فی
الدرک الاسفل من النار
(جزو ۵ رکوع ۱۸) پس کسانیکہ در درک اسفل
السافلین باشند در بشارت حسنیٰ چگونہ
درآیند پس معلوم شد کہ از کلا وعد اللہ

سبیل اللہ باموالھم و
انفسھم اور خدا کی راہ میں اپنی جان ومال
قربان کرنے والے مجاہدین اللہ نے مجاہدین کو
قاعدین پر ایک درجہ کی فضیلت دی ہے خدائے تعالیٰ نے
مجاہدین کو بیٹھ رہنے والے معذوروں پر ایک درجہ
کی فضیلت دی ہے۔ پس تمام آیت کے حاصل معنی
یہ ہیں کہ بیٹھ رہنے والے غیر معذور خدا کی راہ میں
اپنی جان ومال قربان کرنے والے مجاہدوں کے برابر
نہیں ہوتے خدائے تعالیٰ نے جان ومال قربان کرنے
والے مجاہدین کو صاحبان عذر (مومنوں) پر ایک
درجہ کی فضیلت دی ہے اور غیر معذور (مومنوں)
پر کئی درجوں کی فضیلت دی ہے چنانچہ اس کا حکم
ذیل میں آتا ہے اور اللہ کا وعدۂ نیک تو ہر ایک کے لئے
ہے اور ہر ایک کے لئے یعنی خدا کا وعدۂ نیک
صاحبان عذر (مومنوں) اور مجاہدوں سے متعلق
ہے اور بیٹھ رہنے والے غیر معذور اس وعدہ میں
شریک نہیں اس لئے کہ جو لوگ بلا عذر جہاد سے
باز رہے اس وقت پیغمبر ؐ نے اون کی پیشانی پر
منافقی کا داغ لگایا ہے اور اون کی منافقی پر
ملامت کرتے تھے منافقوں کے متعلق خدائے
تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک منافق دوزخ کے
سب سے نیچے کے درجہ میں ہوں گے۔ پس جو
لوگ دوزخ کے سب سے نیچے کے درجہ میں
ہوں گے وہ بشارت حسنیٰ میں کیوں کر آسکتے ہیں
پس معلوم ہوا کہ اللہ کا وعدۂ نیک تو
ہر ایک کے لئے ہے سے مراد مجاہدین اور معذوران

الحسنیٰ مراد مجاہداں ومعذوران جہاد اند
بسبب عذر در جہاد رفتن نتوانستند وقصد
جہاد با کفار بادل وجان داشتند ولیکن معذور
بودند بسبب عذر کہ در جہاد رفتن نتوانستند
پس ایشاں با مجاہداں در درجہ برابر نشوند
چراکہ در جہاد نیامدند ووعدہ حسنیٰ بیابند کہ
دردل ایشاں قصد جہاد موجود ابود ولیکن
بہ سبب عذر نتوانستند وفضل اللہ
المجاہدین علی القاعدین
اجرا عظیما درجٰت منہ ومغفرۃ
ورحمۃ وکان اللہ غفورا رحیما
وفضل داد اللہ تعالیٰ مجاہداں را بر قاعداں
کہ غیر اولی الضرر اند باجر عظیم درجٰت
منہ ومغفرۃ ورحمۃ از آنِ
خدائے تعالیٰ پس حاصل معنی اینست کہ
مجاہداں بر اولی الضرر بیک درجہ فاضل
اند وبر غیر اولی الضرر بمرتبہا فاضل اند پس
چوں خدائے تعالیٰ غیر اولی الضرر را مرتبہ اولی
الضرر برابر نکرد ودر وعدہ حسنیٰ ہم ضم نکرد ومجاہداں
را از ایشاں بدرجات فضل داد معلوم شد کہ ایشاں
را بجائی درجات درکات باشد وبجای مغفرت
گرفتن باشد بہ عذاب وبجائے اجر عظیم عذاب
الیم باشد از خدائے تعالیٰ فصل بد آنکہ حکم نفاق
قاعداں کہ غیر اولی الضرر اند بسبب نقل بندگی
میاں سید خوندمیر رضؓ از حضرت میراں علیہ السلام
اینچنیں معلوم شد واگر از کتاب مجتہداں طلبند

جہاد میں جو بسبب عذر جہاد میں نہیں
جاسکے اور دل وجان سے کفار کے ساتھ جہاد کا
ارادہ رکھتے تھے ولیکن معذور تھے عذر کی وجہ
جہاد میں شریک نہیں ہوسکے پس یہ لوگ۔ مجاہدوں
کے ساتھ درجہ میں برابر نہیں اس لئے کہ جہاد میں
نہیں آئے۔ البتہ وعدۂ حسنیٰ میں شریک ہیں کہ ان کے
دل میں جہاد کا قصد تھا ولیکن بسبب عذر شریک
نہ ہوئے اور اللہ نے ثواب عظیم کے اعتبار سے
مجاہدین کو قاعدین پر بڑی فضیلت دی درجے
ہیں خدا کے ہاں اور اس کی بخشش اور مہر ہے۔
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اللہ نے
ثواب عظیم کے اعتبار سے مجاہدین کو غیر معذور بیٹھ
رہنے والوں پر بڑی فضیلت دی ہے۔ درجے
ہیں اس سے اور بخشش اور مہر ہے۔ خدائے
تعالیٰ کی طرف سے پس حاصل معنا یہ ہیں
کہ مجاہدین صاحبان عذر پر ایک درجہ
کی فضیلت رکھتے ہیں اور غیر معذوروں پر کئی درجوں کی
فضیلت رکھتے ہیں جب خدائے تعالیٰ غیر معذوروں کو ایک
مرتبہ میں معذوروں کے برابر نہیں کیا اور وعدۂ نیک میں بھی
شریک نہیں کیا اور مجاہدوں کو ان پر کئی درجوں کی فضیلت
دی تو معلوم ہوا کہ ان کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے بجای
درجات کے درکات ہیں اور بجای مغفرت کے عقوبت اور بجائے
اجر عظیم کے عذاب سخت ہے فصل جان کہ بلا عذر (جہاد سے) بیٹھ
رہنے والے (مومنین) پر جو نفاق کا حکم ہے بندگی میاں سید
خوندمیر رضؓ نے حضرت مہدیؑ سے جو نقل بیان کی اس کی وجہ
سے اس قدر معلوم ہوا اگر مجتہدوں کی کتاب

پس از تنبیہ معلوم میشود کہ قصۂ وفات ابوذرؓ
است آوردہ است کہ حضرت پیغمبرؑ برای
حرب بیرون آمدہ بودند چند اصحاب نبیؐ
پس ماندہ بودند چونکہ لشکر پیغمبرؑ بجای رسید
وفرود آمد اصحاب پیغمبرؑ را خبر کردند کہ یا
رسول اللہؐ فلاں کس از لشکر باز ماندہ است
پیغمبرؑ بلفظ گہربار در نثار فرمودند ان علم
اللہ فیہ خیرا سیجئ باز خبر
کردند یا رسول اللہؐ فلاں کس باز ماندہ است
باز فرمودند ان علم اللہ فیہ خیرا
سیلحقنا انشاء اللہ تعالیٰ باز
خبر کردند یا رسول اللہؐ ابوذرؓ پس ماندہ است
باز فرمودند ان علم اللہ فیہ خیرا
سیلحقنا انشاء اللہ تعالیٰ پس
یاران نبیؑ بعد ساعتی نگاہ از دور کردند دیدند
کہ مردی دوان می آید گفتند یا رسول اللہؐ
مردی دوان می آید دانستہ نمی شود کہ کیست
پیغمبرؑ فرمودند ابوذرؓ است باز یارانؓ
گفتند واللہ ہذا ابوذرؓ
چونکہ نزدیک آمدند یاران پیغمبرؑ دیدند
کہ پای برہنہ شدہ و بار شتر بر گردن نہادہ
دوان و افتان و خیزان آمد چونکہ پیغمبرؑ
دید فرمودند لاغریب ابوذر یمشی
وحدہ ویحیی وحدہ و
یموت وحدہ و یبعث وحدہ
پس پیغمبرؑ فرمودند یا اباذر چرا

سے طلب کرتے ہو تو پس رسالۂ تنبیہ کے معائنہ
سے واضح ہوگا کہ اس میں ابوذرؓ کی وفات کا
قصہ ہے۔ لکھا ہے کہ جب حضرت پیغمبرؑ
جہاد کے لیئے باہر تشریف لائے تو آنحضرتؐ کے
چند صحابہؓ پیچھے رہ گئے تھے چونکہ پیغمبرؑ کا لشکر
مقام جنگ پہ پہونچا اور سواریوں سے اترے
تو صحابہؓ نے پیغمبرؑ کو خبر دی کہ یا رسول اللہ فلاں شخص
لشکر سے باقی رہ گیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ تحقیق اللہ کا علم اس میں خیر ہے قریب میں
آئے گا۔ پھر خبر دی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں
شخص باقی رہ گیا ہے پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ کا علم
اس میں خیر ہے قریب میں ہمارے ساتھ شریک ہو
جائے گا۔ اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر خبر دی یا رسول
اللہؐ ابوذر باقیؓ رہ گئے ہیں پھر فرمایا تحقیق اللہ
کا علم اس میں خیر ہے قریب میں ہمارے ساتھ شریک
ہو جائے گا اگر چاہے اللہ تعالیٰ پس نبیؐ کے
یاروں نے ایک ساعت کے بعد دور سے
نظر کی تو دیکھا کہ ایک مرد دوڑتا آتا ہے کہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد دوڑتے آتا
ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ کون ہے پیغمبرؑ نے
فرمایا کہ ابوذرؓ ہے پھر یاروں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی یہ
ابوذر ہے چونکہ نزدیک آئے تو یاران پیغمبرؑ نے دیکھا
کہ ننگے پاؤں ہیں اور اونٹ کا بوجھ گردن پہ رکھے ہوئے
دوڑتے گرتے پڑتے چلے آرہے ہیں جونہی پیغمبرؑ نے دیکھا
فرمایا آہ غریب ابوذر چلتا ہے تنہا، زندہ رہے گا تنہا مریگا
تنہا اور اٹھے گا تنہا۔ پس پیغمبرؑ نے فرمایا کہ ای ابوذرؓ

شتابی کردی ابوذرؓ گفت یا رسول اللہؐ شتر من بسبب ہوای گرم وگرانی بار مشی کردن نتوانست ودر دل من گزشت کہ پیغمبرؐ پس ماندگان را داغ نفاق دادہ است ومن بر خود ترسیدم ولرزیدم کہ مبادا مرا تاخیر شود وپیغمبرؐ مرا منافق پندارد یا رسول اللہؐ ازین سبب من از اشتر فرود آمدم بار شتر بر گردن خود نہادم وشتر را گذاشتم وپیش تو آمدم پس ازین سبب معلوم میشود آنکہ در وقت حرب از پیغمبرؐ باز ماند بغیر عذر از منافقان باشد وہمچنان حکم نفاق بر تارکان ہجرت کردند ودر مکہ معظمہ پیغمبرؐ را بسیار کسان بزبانی قبول کردہ بودند ودر اطاعت کاہلی می نمودند فرمان حضرت سبحانہٗ در رسید کہ اے محمدؐ از مکہ بمدینہ ہجرت کن تا مطیعان ومنافقان پیدا شوند حضرت پیغمبرؐ ہجرت کردند بسیار کسان از ہجرت باز ماندند باز پیغمبرؐ فرمودند من ھاجر معی فہو مومن ومن لم یہاجر معی فہو منافق کما قال سبحانہ وتعالیٰ ان الذین توفّٰہم الملٰئکۃ ظالمی انفسہم قالو فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا فاولئک ماوٰہم

تو نے کس لئے جلدی کی ابوذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا اونٹ گرم ہوا بوجھ کی وجہ چل نہیں سکتا تھا اور میرے دل میں آیا کہ پیغمبرؐ نے جہاد سے باز رہنے والوں کو منافقی کا داغ لگایا ہے اور میں اپنی ذات پر ڈرا اور مجھے لرزہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھ سے دیر ہو جائے اور پیغمبرؐ مجھ کو منافق سمجھیں یا رسول اللہؐ میں اسی وجہ اونٹ سے اتر گیا اور اونٹ کا بوجھ گردن پر لے لیا اور اونٹ کو چھوڑ دیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا پس اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ جو شخص جہاد کے وقت بلا عذر پیغمبر علیہ سے الگ رہا وہ منافقوں سے ہے اور اس طرح تارکان ہجرت پر حکم نفاق کئے ہیں اور مکہ معظمہ میں بہت سے لوگ پیغمبرؐ کو زبان سے قبول کر لئے تھے اور آپ کی پیروی میں سستی کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ ای محمد مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر تا کہ مطیعان اور منافقان ظاہر ہو جائیں حضرت پیغمبرؐ نے ہجرت کی بہت سے لوگ ہجرت سے باز رہے پھر پیغمبرؐ نے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ ہجرت کی پس وہ مومن ہے اور جس نے میرے ساتھ ہجرت نہ کی پس وہ منافق ہے جیسا کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ کہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ایسی حالت میں کہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم ناتوان تھے اس زمین میں فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں کسی طرف کو ہجرت کر جاتے تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ

جہنم وساءت مصیرا الا
المستضعفین من الرجال
والنساء والولدان لایستطیعون
حیلۃ ولا یہتدون سبیلا ۝
فاولٰئک عسی اللہ ان یعفو
عنہم وکان اللہ عفوا غفورا
ومن یہاجر فی سبیل اللہ
یجد فی الارض مراغما کثیرا
وسعۃ ومن یخرج من
بیتہ مہاجرا الی اللہ و
رسولہ ثم یدرکہ الموت
فقد وقع اجرہ علی اللہ و
کان اللہ غفورا رحیما (جزء ۵ رکوع ۱۱)
ونیز **نقلست** کہ بندگی ملک معروف رضؓ را در
شہر نہر والہ زحمت بسیار شدہ بود خدائے تعالیٰ
آں سال حیات بخشید بعد از یکسال ملک معروف رضؓ
از شہر نہر والہ ہجرت کردند و در جالور رفتند آنجا
رحلت فرمودند بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ فرمودند
کہ برادر ملک معروف رضؓ را خدائے تعالیٰ یکسال
مردہ را زندہ داشت از جہت آنکہ از وطن
گاہ کشیدہ ہجرت کنانیدہ در جالور نقل شدند
ملک معروف رضی اللہ عنہ مہاجر و مبشر
مہدی علیہ السلام بودند ونیز **نقلست**
بندگی سید خوندمیر رضؓ از آیت الا
المستضعفین من الرجال
والنساء والولدان لایستطیعون

ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے مگر جو واقع میں
ناتواں ہیں مرد اور عورتیں اور بچے جو نہ کوئی
حیلہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں تو ایسے
لوگوں کو امید ہے کہ اللہ معاف کرے اور اللہ
معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ اور جو ہجرت
کرے گا اللہ کی راہ میں تو پائے گا زمین میں
وافر جگہ اور کشایش اور جو نکلے اپنے گھر سے
ہجرت کر کے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھر
اس کو موت آ پکڑے تو اس کا ثواب اللہ
کے ذمہ ثابت ہو چکا اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے اور نیز نقل ہے کہ بندگی ملک
معروف رضی اللہ عنہ کو شہر نہر والہ میں
بہت تکلیف ہوئی تھی خدائے تعالیٰ
نے اس سال زندہ رکھا ایک سال کے
بعد ملک معروف رضی اللہ عنہ شہر نہر والہ
سے ہجرت کر کے جالور گئے وہیں رحلت
کی بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ برادر ملک معروف رضؓ کو خدائے تعالیٰ
نے ایک سال مردہ کو زندہ رکھا اس وجہ
سے کہ مقام وطن سے نکالکر ہجرت کرایا جالور
میں منتقل ہوئے ملک معروف رضؓ مہاجر اور مبشر
مہدی علیہ السلام تھے اور نیز نقل ہے کہ بندگی
میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے اس آیت
سے مگر جو بے بس ہیں مردوں عورتوں اور
بچوں سے تدبیر نہیں کر سکتے ہیں اور راہ نہیں
جانتے ہیں۔ فرمایا کہ نابالغ بچوں اور عورتوں پر (جو

تحیلۃ ولا یہتدون سبیلا فرمودند ہجرت برکودکان نابالغ وبر زنان فرض است و نیز حضرت میراںؑ فرمودند و نیز این نقل ہم از سید خوندمیرؓ ہست کسیکہ مہدیؑ را قبول کردہ است واز ہجرت وصحبت وی بازماندہ است او را حکم منافقی کردہ اند و در مدارک تفسیر این آیت فالذین ہاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقٰتلوا وقتلوا الآیۃ گفتہ است فالھجرۃ کائنۃ فی اٰخر الزمان کما کانت فی اول الاسلام و در تفسیر زاہدی زیر این آیت گفتہ است ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولٰئک یرجون رحمت اللہ واللہ غفور رحیم (جز ۲ رکوع ۱۱) الھجرۃ غیر منسوخۃ احتجوا بقولہ علیہ السلام الھجرۃ باقیۃ الیٰ یوم القیٰمۃ و در مشکوٰۃ قال النبیؐ لا تنقطع الھجرۃ حتی تنقطع التوبۃ ولا تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا پس بدان ای عزیز قرآن منسوخ نہ شدہ است تا قیامت و پس روی قرآن تا قیامت فرض است و عین فرض است تا این آیتہا

غیر معذور رہیں) ہجرت فرض ہے اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اور یہ نقل بھی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس نے مہدی علیہ السلام کو قبول کیا ہجرت اور صحبت سے آپ کی (مہدی علیہ السلام کی) باز رہا اس پر منافقی کا حکم فرمایا ہے اور مدارک میں اس آیت کی تفسیر میں پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور تکلیف دیئے گئے میرے راستہ میں اور قتال کیا اور قتل کئے گئے۔ کہا ہے کہ ہجرت جس طرح ابتداء اسلام میں تھی زمانہ آخر میں بھی رہے گی اور تفسیر زاہدی میں اس آیت کے تحت میں کہا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہوسکتے ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ہجرت منسوخ نہیں ہوئی انہوں نے دلیل دلائی ہے قول علیہ السلام سے ہجرت یوم قیامت تک باقی ہے۔ اور مشکوٰۃ میں ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت نہیں منقطع ہوگی جب تک توبہ نہ منقطع ہو اور توبہ نہیں منقطع ہوگی جب تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع نہ ہو۔ پس جان اے عزیز کہ قیامت تک قرآن منسوخ نہیں اور قرآن کی پیروی قیامت تک فرض اور عین فرض ہے جب تک یہ آیتیں منسوخ نہ ہوں گی ہجرت باقی رہے گی اور اپنی طرف سے یہ کہنا روا نہیں کہ مصطفیٰ علیہ السلام کے بعد قرآن کی بعض آیتیں منسوخ ہو جائیں گی اور بعض لوگ کہتے

منسوخ نشدہ اند ہجرت باقی است واین
خود گفتن روا نیست کہ بعد از مصطفیٰ ؑ
از قرآن بعضی آیات منسوخ شود و بعضی
کساں می گفتند کہ ہجرت بوقت رسول ؑ
فرض بود و در وقت مہدی علیہ السلام فرض
نیست پس از ایشاں دو کساں برای ملاقات
آمدند برادری از دائرہ خبر آورد کہ فلاں
فلاں کساں از احمد آباد آمدہ اند بعدہ میاں
سید خوندمیر رض بندگی میاں نظام رضی اللہ را فرمودند
کہ میاں نظام رض چونست کلا نؤمن ببعض
ونکفر ببعض ویریدون
ان یتخذوا بین ذالك
سبیلا الایة (جزء ۶ رکوع ۱)
دراں مجلس اکثر مہاجران مہدی ؑ حاضر
بودند در حوض برکہ می کاویدند وخلیس
بیروں می انداختند واین ناقل دراں
مجلس حاضر بود ونیز بندگی سید خوندمیر ؑ
کرات ومرات فرمودند کہ حضرت میراں ؑ
در قرآن ہیچ آیت منسوخ نداشتند قال
اللہ تعالیٰ ما ننسخ
من آیة او ننسہا
نات بخیر منہا او مثلہا
ونیز نقلست حضرت میراں ؑ در قرآن
جملۂ معترضہ ومتانفہ واستثناء منقطع
وحذف روا نداشتند وہیچ آیت بتاویل
بیان نکردند بلکہ بامر اللہ بیان کردند کما

ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہجرت فرض
تھی اور مہدی علیہ السلام کے وقت فرض نہیں ہے پس
ان میں سے دو شخص ملاقات کے لئے آئے دائرہ
کے ایک برادر نے خبر لائی کہ فلاں فلاں اشخاص
احمد آباد سے آئے ہیں اس کے بعد میاں سید
خوندمیر رضی اللہ عنہ نے بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ
سے فرمایا کہ میاں نظام رضی اللہ عنہ کیا حال ہے
کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض
پر ایمان نہیں لاتے اور وہ چاہتے
ہیں کہ ایمان اور کفر کے بیچ میں ایک
راہ نکال لیں۔ اس مجلس میں اکثر
مہاجران مہدی علیہ السلام حاضر تھے
حوض کھودتے تھے اور کچرا باہر ڈالتے تھے
اور یہ ناقل اس مجلس میں حاضر تھا اور
نیز بندگی سید خوندمیر رض نے کئی بار فرمایا کہ حضرت
مہدی علیہ السلام نے قرآن میں کسی آیت کو
منسوخ نہیں رکھا فرمان خدا ہے کہ منسوخ
جو کر دیتے ہیں ہم کسی آیت (کے عمل) کو یا
بھلا دیتے ہیں تو نازل کر دیتے ہیں اس سے
بہتر یا اس جیسی۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت
مہدی ؑ نے قرآن میں جملہ معترضہ اور متانفہ
استثناء منقطع اور حذف کو روا نہیں
رکھا اور کسی آیت کی تاویل (ذات
سے) کر کے بیان نہیں کیا بلکہ خدا
کے حکم سے بیان کیا جیسا کہ فرمان
خدا ہے کہ پھر تحقیق ہم پر ہے بیان

قال اللّٰہ تعالیٰ ثم ان علینا بیانہ پس ہر کہ تاویل کند خلاف بیان مہدیؑ کردہ باشد و نیز بندگی سید خوندمیر رضؓ ہمچناں فرمودند اگر در قرآن مشکلی افتادی و از میراںؑ چیزی یاد نیامدی بیان نہ کردندی اگرچہ در خاطر معنی مفہوم شدی و گفتندی کہ پیشتر شوید دیانت نباشد کہ از خود چیزی بگویم و نیز نقلست از بندگی میاں سید خوندمیرؓ کرات و مرات فرمودند کہ حضرت میراںؑ در قرآن ہیچ آیت منسوخ نداشتہ اند و نیز نقلست از بندگی سید خوندمیر رضؓ فرمودند کہ از میانِ ما ذکر خدائے تعالیٰ رفتہ است مگر آنکہ خدائے تعالیٰ بصدقہ مہدی موعودؑ و ہجرت چیزی روزی کند قال اللّٰہ تعالیٰ والذین ھاجروا فی سبیل اللّٰہ ثم قتلوا او ماتوا لیرزقنھم اللّٰہ رزقا حسنا وان اللّٰہ لھو خیر الرازقین لیدخلنھم مدخلا یرضونہ وان اللّٰہ لعلیم حلیم (جزء ۱۷ رکوع ۱۵)

اس کا (قرآن کا) پس جو شخص کہ تاویل کرے مہدی علیہ السلام کے بیان کا مخالف ہے، اور نیز بندگی سید خوندمیر رضی اللّٰہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا اگر قرآن میں کوئی مشکل پیش آتی اور مہدی علیہ السلام سے کوئی بات یاد نہیں رہتی تو بیان نہیں کیا اگرچہ آپ کے دل میں معنی سمجھ میں آجاتے اور کہتے کہ آگے بڑھو کیونکہ دیانت نہیں ہے کہ میں از خود کوئی چیز کہوں اور نیز بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے منقول ہے آپ نے کئی بار فرمایا کہ حضرت مہدیؑ نے قرآن میں کوئی آیت منسوخ نہیں رکھا اور نیز بندگی سید خوندمیر رضؓ سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ ہمارے درمیان سے خدائے تعالیٰ کا ذکر چلا گیا ہے مگر یہ کہ خدائے تعالیٰ مہدی موعودؑ کے صدقے اور ہجرت کے سبب سے (ذکر خدا) عطا کرے فرمان خدا ہے کہ جن لوگوں نے اللّٰہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کئے گئے یا مر گئے تو البتہ ضرور اللّٰہ ان کو رزق حسن پہونچائے گا اور تحقیق اللّٰہ بے شک وہ رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے البتہ ضرور ان کو ایک ایسے مقام میں داخل کرے گا جس سے وہ خوش ہو جائیں گے اور تحقیق اللّٰہ جاننے والا بردبار ہے۔

باب ہشتم

میل کردن و دوستی کردن با تارکان ہجرت وصحبت گزاشتہ سوی ایشان آمدن وآنچہ حضرت میراںؑ درحق ایشاں فرمودند ہمہ کسانرا معلوم است نقل است ازحضرت میراںؑ اگر کسی ہجرت کردہ از گجرات بخراسان رفتہ باشد وقرابتانِ او در گجرات باشند و میل دل او سوی قرابتاں باشد آنکس از ظالمان است و این نقل راطائفہ است وحضرت میراںؑ درحق ایشاں این آیتہا خواندہ اند یا ایہا الذین امنوا لاتتخذوا اٰباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم منکم فاولٰئک ہم الظٰلمون (جزء ۱۰ رکوع ۹) وقال اللہ تعالیٰ والذین امنوا ولم یہاجروا مالکم من ولایتہم من شیٔ حتی یہاجروا (جزء ۱۰ رکوع ۶) وایضاً قولہ تعالیٰ فلاتتخذوا منہم اولیاء حتی یہاجروا

آٹھواں باب

تارکانِ ہجرت سے میل جول کرنے اور مصادقین کی صحبت کو چھوڑ کر تارکان ہجرت کی طرف آنے کے بیان میں، اور مہدیؑ نے ان کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے تمام اشخاص کو معلوم ہے حضرت مہدیؑ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص ہجرت کرکے گجرات سے خراسان کو جائے اور اس کے قرابتدار گجرات میں ہوں اور اس کی دلی توجہ قرابت داروں کی طرف ہو تو وہ شخص ظالموں سے ہے اور اس نقل کی راوی ایک جماعت ہے اور حضرت مہدیؑ نے ان کے حق میں یہ آیتیں پڑھی ہیں۔ مومنو! اپنے آباد داجداد اور بھائیوں کو اپنے دوست مت بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو دوست رکھتے ہیں اور جو ان کو اپنا دوست تم میں سے بنائیں گے۔ تو وہی ظالم ہیں اور فرمانِ خدا ہے کہ جنھوں نے ایمان لایا اور ہجرت نہیں کی تو تمہارے لئے ان کی ولایت نہیں ہے کسی چیز میں بھی حتیٰ کہ وہ ہجرت کریں اور نیز قولہ تعالیٰ تو تم ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائے

فی سبیل اللہ (جزء ٥ رکوع ٩)

نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہزار طالبان خدائے تعالیٰ دنیا گذاشتہ راہ خدائے تعالیٰ اختیار کردند فرمان شد فرشتگانرا کہ چنانچہ دنیا ہست مزین کردہ بنمائید چونکہ نمودند یعنی رجوع و فتوح بسیار ایشان را شد از ہزار نہصد سوی دنیا میل کردند و چفسیدند پس بر سر راہ خدائے تعالیٰ صد طالبان ماندند باز فرمان شد کہ ایشانرا آخرت چنانکہ ہست بنمائید چونکہ نمودند نود طالبان آخرت را اختیار کردند دہ کساں بر خدائے تعالیٰ ماندند گفتند ما را بدنیا و آخرت کار و حاجت نیست ما طالبان خدا ہستیم فرمان شد کہ بر ایشاں بلاہا نامزد کنید کما قال علیہ السلام ان اللّٰہ یجرب المومنین بالبلاء کما یجرب احدکم الذہب بالنار ؎

بلائے ہر دو عالم وام کردند
پس آنرا عشق بازی نام کردند

چوں بلاہا نامزد کردند نہ کساں از بلا گریختند پس از ہزار طالبان یک کس بر خدائے تعالیٰ بماند۔ **نقلست** از بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ و از بندگی میاں نظام رضؓ آنروز کہ بی بی شکر خاتون و چند کساں دیگر از کاہہ ولایت ٹھٹھہ باز گشتند و بر لب آب

تعالیٰ کے ہزار طالبوں نے ترک دنیا کرکے خدائے تعالیٰ کی راہ اختیار کی فرشتوں کو (خدا کا) فرمان ہوا کہ دنیا جیسی کچھ ہے آراستہ کرکے دکھلاؤ جب دکھلائے یعنی فتوح اور رجوع ان کو بہت ہونے لگی تو ہزار میں نوسو دنیا کی طرف متوجہ ہوئے اور لپٹ گئے پس خدائے تعالیٰ کی راہ پر سو طالب رہے پھر فرمان (خدا) ہوا کہ ان کو آخرت جیسی کچھ ہے۔ دکھلاؤ جب دکھلائے تو نود طالبوں نے آخرت کو پسند کیا دس اشخاص خدائے تعالیٰ پر رہے انہوں نے کہا کہ ہم کو دنیا اور آخرت سے کام نہیں ہم خدا کے طالب ہیں فرمان ہوا کہ ان پہ بلائیں مقرر کرو چنانچہ فرمایا علیہ السلام نے تحقیق اللہ تعالیٰ آزماتا ہے مومنوں کو بلا نازل کرکے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص سونے کو آگ پر رکھ کر کھوٹے یا کھرے کو پرکھتا ہے ؎

(عاشقوں نے اولاً) دونوں عالم کی بلاؤنکو قرض کرلیا
اس کے بعد اس کا نام عشق بازی رکھا

جب ان پہ بلائیں مقرر کی گئیں تو اشخاص بلا سے بھاگ گئے پس ہزار طالبوں میں سے ایک شخص خدائے تعالیٰ پر رہا۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ اور بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جس روز بی بی شکر خاتون اور دوسرے چند اشخاص شہر کاہہ پایۂ تخت ٹھٹھہ سے

رسیدند بندگی میاں نظام رض فرمودند کہ بندۂ برابر رفتہ بود تا ایشاں را کرایہ کردہ در سفینہ نشانند وایشاں چند ڈوکرہ برای کرایہ بندہ را دادہ بودند بندہ کشتی کرایہ کردہ ایشانرا دادہ و ازاں ڈوکرہ پیش بندہ بفراموشی ماندہ بودند بندہ وقت مغرب بازگشتہ بخانہ آمد چوں سپر از کتف خود فرو کردم ڈوکرہ جنبیدند بندہ را یاد آمد ڈوکرہای ایشاں پیش ما ماند چوں صباح شد و دو سہ ساعت روز برآمد بندہ مستعد شدہ از حجرہ بیروں آمد تا ڈوکرہاے ایشاں بدیشاں رفتہ برسانند چوں از خانہ بدر آمدم بندگی میراں ع نیز ہماں وقت بیروں آمدند و بندہ را دیدند کہ مستعد شدہ میرود دست جنبانیدہ اشارت کردند کہ کجا میروید بندہ پیش بندگی میراں ع آمد و گفت کہ میراں جیو چند ڈوکرۂ شکر خاتوں کہ برائے کرایہ کردن دادہ بودند بفراموشی پیش بندہ ماندہ اند میروم تا ایشانرا برسانم بندگی میراں ع فرمودند کہ میاں نظام رض ڈوکرہا بخورید اگر حق تعالیٰ بپرسد دامن ما بگیرید ایشاں از خدا روی گردانیدہ میروند اگر حق تعالیٰ قوت دہد از ایشاں آنچہ ہست زدہ بستانم ای عزیز۔ ایشاں از مہدیت سید محمد برنگشتہ بودند فاما صحبت مہدی ع گذاشتہ سوی گجرات از جہت قرابتاں میرفتند ایشانرا ایں چنیں گفتند و نقلست کہ چوں سید

واپس ہوے اور دریا کے کنارے پہونچے بندگی میاں نظام رض نے فرمایا کہ بندہ بھی ہمراہ گیا تھا تاکہ ان کو کرایہ کر کے کشتی میں بٹھائے اور انہوں نے کرایہ کے لئے بندہ کو تھوڑے پیسے دیئے تھے میں نے ان کے لئے کرایہ کی کشتی کر دی اور ان پیسوں میں سے بندہ کے پاس فراموشی سے کچھ رہ گئے تھے بندہ مغرب کے وقت گھر واپس ہوا جب مونڈھے سے سپر اتارا تو پیسے ہلنے لگے بندہ کو خیال ہوا کہ ان کے پیسے میرے پاس رہ گئے ہیں جب صبح ہوئی اور (صبح کے) دو یا تین بجے ہوں گے بندہ مستعد ہو کر حجرہ سے باہر آیا تاکہ انکے پیسے ان کو جا کر دیدوں جب گھر سے باہر آیا تو حضرت مہدی ع بھی اسی وقت باہر تشریف لائے اور بندہ کو دیکھے کہ مستعد ہو کر جاتا ہے تو ہاتھ ہلا کر اشارہ فرمائے کہ کہاں جاتے ہو بندہ حضرت مہدی ع کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میراں جیو شکر خاتون کے تھوڑے پیسے جو کرایہ کے لئے دیئے گئے تھے فراموشی سے بندہ کے پاس رہ گئے ہیں جاتا ہوں تاکہ ان کے پیسے ان کو پہونچاوں حضرت مہدی ع نے فرمایا میاں نظام رض پیسے خرچ کر لو اگر حق تعالیٰ پوچھے تو ہمارا دامن پکڑو یہ لوگ خدا سے منہ پھیر کر جارہے ہیں اگر حق تعالیٰ قوت دے (امر رب ہو) تو جو کچھ ان کے پاس ہے مار کر لوں اے عزیز یہ لوگ سید محمد کی مہدیت سے پھرے نہ تھے ولیکن مہدی ع کی صحبت چھوڑ کر گجرات کی طرف قرابت داروں کے لئے جاتے تھے ان کو (مہدی ع نے) اس طرح فرمایا اور نقل ہے کہ جب سید السادات بندگی سید خوندمیر رض پہلی مرتبہ دائرہ

السادات بندگی سید خوندمیر رض اول بار کہ با
دائرہ بہم از جالور بموضع بھدری والی آمدند
و در موضع مذکور چند روز مقیم شدند بعضی
خیلخانۂ برادران برای ملاقات قرابتان
کہ ایشان موافق بودند و گاہ گاہی چند ماہ
با خیلخانہ خویش در دائرہ می ماندند و بذل
ایشان بسیار کسان را معلوم است در شہر
نہروالہ آمدند با چندین موافقت بندگی سید
خوندمیر رضی اللہ عنہ خویش نکردند و از میاں
شہاب الدین بن قطب الدین و میاں
قطب الدین بن یعقوب و میاں علاء الدین
بن رفیع مشورت کردند و فرمودند کہ فلاں
اشتر را فلاں جای در راہ بدارید تا ماہم
سفر کنیم ایشاں جائیکہ میاں رض فرمودہ
بودند رفتند بندگی میاں رض آخر شب
سوی ایشاں رواں شدند و بندگی میاں رض
با کنیزک مرجانہ چند بار اشارت کردند
مرجانہ برنخاست بسبب آں کہ روی
بی بی عائشہ رض طرف مرجانہ بود بعدہ
بندگی میاں رض از دائرہ بیروں شدند ملک حماد رح
ہم بیروں شدند دنبال میاں رض رفتند
میاں رض بہ ہیچ طرف مائل نشدند بسبب
مستی حق نداشتند فرق کردن از راہ
و غیر راہ چونکہ مقدار یک کشت و دو کشتہ
سوی برادران مذکور رفتند کہ اشتر آوردہ
بودند برادران میاں رض را و ملک حماد رح

کے ساتھ جالور سے موضع بھدری والی تشریف
لائے اور موضع مذکور میں چند روز مقیم رہے تو برادران
دائرہ کے بعض گھر والے اپنے عزیزوں کی ملاقات
کے لئے کہ یہ لوگ موافق مہدی علیہ السلام
تھے اور کبھی کبھی دائرہ میں مع اپنے قبیلہ کے آکر چند ماہ
رہتے تھے اور ان کی سخاوت بہت لوگوں کو معلوم ہے
شہر نہروالہ میں گئے باوجود اتنی موافقت کے شاہ خوندمیر رض
نے ان کو قرابتدار نہیں جانا اور میاں شہاب الدین
بن قطب الدین اور میاں قطب الدین بن یعقوب
اور میاں علاء الدین بن رفیع سے مشورت کی
اور فرمایا کہ فلاں اونٹ کو فلاں جگہ راہ میں
ٹہراؤ تاکہ ہم بھی سفر کریں جس جگہ میاں رض نے
جانے کے لئے فرمایا تھا وہ لوگ گئے بندگی میاں
پچھلی رات کو ان کی طرف روانہ ہوئے اور بندگی
میاں رض نے روانگی کے وقت مرجانہ کنیزک کی طرف
اشارہ کیا مرجانہ نہیں اٹھی اس لئے کہ بی بی عائشہ رض
کا رخ مرجانہ کی طرف تھا۔ اس کے بعد بندگی
میاں رضی اللہ عنہ دائرہ سے باہر ہوئے
ملک حماد رح بھی باہر ہوئے میاں رضی اللہ عنہ کے
پیچھے گئے میاں رضی اللہ عنہ کسی طرف متوجہ نہ تھے
جذبۂ حق کی وجہ راہ بے راہ میں فرق نہیں
کر سکتے تھے جب برادران مذکور کی طرف
ایک کھیت یا دو کھیت کے فاصلہ
پر جہاں اونٹ لایا گیا تھا پہنچے تو برادروں
نے میاں رض اور ملک حماد رض کو دیکھا اور سمجھا
کہ برادران دائرہ کو اطلاع ہو چکی ہے

را دیدند و دانستند کہ برادرانِ دائرہ خبردار شدند ایشاں پیش پیش از جہت آں می آیند ایشاں از آنجا شتاب شتاب رواں شدند ایشاں پیش پیش و بندگی میاں رضؓ پس ایشاں می رفتند تا بجائیکہ جامۂ بندگی میاں رضؓ بدرختی خار دار بہم چفسید بعدہ میاں رضؓ در آنجا نشستند و حکایت حال خود شروع کردند کہ الہٰی ایں بندہ لائق مرشدی نیست و بجای سید محمدؑ نشستن و پسخوردہ سویت کردن مرا سزا وار نیست بعدہ از حق تعالیٰ ندا آمد کہ ای سید خوندمیر رضؓ ترا بہ گزیدیم و ترا لائق جای نشستن سید محمدؑ گردانیدیم و چندیں خلعتہا ترا دادیم و معانی قرآن عطا کردیم بعدہ بندگی میاں رضؓ بار دیگر عذر کردند بعد ازاں ندائے دیگر آمد کہ با تو بسیار کار است تو کجا میروی بعد ازاں بندگی میاں رضؓ ہشیار شدند و ملک حمادؒ را پیش خود طلبیدند و پرسیدند کہ راہ دائرہ کدام است بعدہ ملک حمادؒ راہ دائرہ نمودند و ملک حمادؒ بندگی میاں رضؓ را پرسیدند کہ یک آواز میاں رضؓ شنیدیم و آواز دوم از آن کہ بود میاں رضؓ فرمودند کہ آواز دوم از خدائے تعالیٰ و از مصطفیٰؑ بود سبحان اللہ خلعتہا ایں چنیں و نیستی اینچنیں کہ دیدید و ایں نیستی جز لائق مرضیہ شدن محال است بعدہ بندگی میاں رضؓ در دائرہ واپس آمدند بعد از روز شدن در خیمہ و

اسی لئے یہ لوگ بڑھ کر آ رہے ہیں۔ پس انہوں نے وہاں سے جلد جلد قدم بڑھایا یہ لوگ آگے آگے اور بندگی میاں رضؓ ان کے پیچھے جا رہے تھے یہاں تک کہ ایک مقام پر بندگی میاں رضؓ کا جامہ خار دار درخت سے لپٹ گیا اس کے بعد میاں رضؓ وہاں بیٹھ گئے اور اپنے حال کی حکایت شروع کی کہ الہٰی یہ بندہ مرشدی کے لائق نہیں اور مہدی موعودؑ کی جائے پر بیٹھنا پسخوردہ اور سویت کرنی میرے لئے سزاوار نہیں اس کے بعد حق تعالیٰ سے صدا آئی کہ ای سید خوندمیر رضؓ تو ہمارا مقبول ہے اور ہم نے تجھ کو سید محمدؑ کی جائے نشینی کے لائق کیا ہے اور کئی خلعتیں تجھ کو سرفراز کی ہیں اور ہم نے تجھ کو قرآن کا معنی عطا کیا ہے اس کے بعد بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے مکرر عذر کیا بعد ازاں پھر صدا آئی کہ تجھ سے بہت کام ہے تو کہاں جاتا ہے بعد ازاں بندگی میاں رضؓ ہشیار ہوئے اور ملک حمادؒ کو اپنے پاس طلب کئے اور پوچھا کہ دائرہ کا راستہ کونسا ہے اس کے بعد ملک حمادؒ نے دائرہ کا راستہ دکھلایا اور ملک حمادؒ نے بندگی میاں رضؓ سے پوچھا کہ میں نے ایک آواز میاں رضؓ کی سنی اور دوسری آواز کس کی تھی میاں رضؓ نے فرمایا کہ دوسری آواز خدائے تعالیٰ اور مصطفیٰؑ کی طرف سے تھی سبحان اللہ خلعتیں ایسی اور نیستی ایسی جو تم نے دیکھا اور یہ نیستی خدا کی مرضی کے موافق جینے کے بغیر محال ہے۔ اس کے بعد بندگی میاں رضؓ دائرہ میں واپس آئے دن نکلنے کے بعد میاں خاجخو

یک چوبی از آن میان خانجبو نشستند و آن کسان را کہ خیلخانہای ایشان سوی قرابتان رفتہ بودند طلبیدہ حاضر کردند بر ایشان بسیار زجر کردند فرمودند کہ بندہ درمیان شما برای چہ کار ماند شما طرف دنیا داران میل کردید و خیلخانہا را طرف دنیاداران رفتن دادید و این آیتہا برایشان خواندند یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا اباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظلمون ۝ قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفسقین (جزء ۱۰ رکوع ۹) و نیز این آیت خواندند لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من

کے ایک چوبی ڈیرہ میں بیٹھے اور ان اشخاص کو کہ جن کے قبیلہ والے اپنے عزیزوں کے یہاں گئے تھے اپنے پاس بلوائے اور ان کو بہت دھمکی دی اور فرمایا کہ بندہ تمہارے درمیان کس کام کے لئے رہے کیونکہ تم نے دنیا داروں کی طرف توجہ کی اور اپنے قبیلہ والوں کو دنیا داروں کی طرف جانے دیا اور ان پر یہ آیتیں پڑھیں۔ اے مومنو نہ بناؤ اپنے باپ اور بھائیوں کو رفیق اگر وہ عزیز رکھیں کفر کو ایمان کے مقابلہ میں اور جو تم میں سے ان کی رفاقت کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ کہدے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بی بیاں اور تمہاری برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سود اگری جس کے گھاٹے سے ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو۔ یہ چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو منتظر رہو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ نہیں ہدایت دیتا نافرمان لوگوں کو۔ اور نیز یہ آیت پڑھی۔ تو نہ پائیگا ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور روز آخرت پر کہ وہ ایسوں سے دوستی کریں جو مخالف ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے گو وہ ان کے

حاد الله و رسوله ولو
كانوا اباءهم او ابناءهم
او اخوانهم او عشيرتهم
اولئك كتب في قلوبهم
الايمان وايدهم
بروح منه ويدخلهم
جنت تجري من تحتها
الانهار خلدين فيها
رضي الله عنهم ورضوا عنه
اولئك حزب الله الا ان
حزب الله هم المفلحون
(جزء ۲۸ رکوع ۲) ونیز این آیت هم
خواندند لن تنفعكم ارحامكم
ولا اولادكم يوم القيمة يفصل
بينكم والله بما تعملون
بصير۔ قد كانت لكم اسوة
حسنة في ابراهيم والذين
معه اذ قالوا لقومهم
انا برءؤا منكم ومما
تعبدون من دون الله
كفرنا بكم وبدا بيننا
وبينكم العداوة و
البغضاء ابدا حتى تؤ
منوا بالله وحده (جزء ۲۸
رکوع ۷) وبدین مانند آیتها بسیار خواندند
وتا یک پاس روز برادران خاص را

باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی
ہوں یا ان کے قبیلہ کے یہی ہیں جن
کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھدیا ہے
اور ان کی تائید کی اپنے فیضانِ غیبی سے
اور ان کو داخل فرمائے گا ایسے
باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں
ہمیشہ وہیں رہیں گے اللہ ان سے راضی
اور وہ اس سے راضی یہ اللہ کی جماعت
ہے خبردار ہو جاؤ اللہ کی جماعت ہی
فلاح پانے والی ہے۔ اور یہ آیت بھی
پڑھی ہرگز تمہارے کام نہ آئیں گے تمہارے
ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے
دن اللہ فیصلہ فرمائے گا تم میں اور
اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے
تمہارے لئے نیک پیروی موجود ہے
ابراہیم میں اور ان لوگوں میں
جو ابراہیم کے ساتھ تھے جب انہوں نے
کہا اپنی قوم سے کہ ہم بے تعلق ہیں تم سے
اور اون چیزوں سے جن کو تم پوجتے ہو
اللہ کے سوائے ہم منکر ہوئے تم سے اور
ظاہر ہو پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور
بغض ہمیشہ کے لئے جب تک
کہ تم ایمان نہ لاؤ ایک اللہ
پر۔ اور ایسی بہت سی آیتیں پڑھیں
اور ایک پہر دن تک مخصوص برادروں
کو جلال میں آکر ملامت کی اس کے بعد

بطریق جلاوطنی زجر کردند بعدہ برادراں
رجوع کردند و گفتند از ما خطا افتاد کہ خیلخانہا
را رفتن دادیم بعدہ شتاب طلبیدند و ایں
ناقل حاضر بود پس اگر میل سوئے قرابتان
دنیا داراں کند باید کہ با ایشاں چیزی
یاری نکنند و اگر بکنند روش مہدیؑ
و یاران او نباشد بلکہ بدعت است
کما قال اللہ تعالیٰ وتعاو
نوا علی البر والتقوی
ولا تعاونوا علی الاثم
والعدوان واتقوا اللہ ان
اللہ شدید العقاب (اگر یاری
کند تحت ایں آیت بیاید) و اگر در راہ خدائے
تعالیٰ بیایند و ایشاں یاری طلبند شما
یاری دہید کما قال اللہ تعالیٰ
وان استنصروکم فی الدین
فعلیکم النصر الآیۃ (جزو ۱۰
رکوع ۶) خوشنودی بندگی میراںؑ و بندگی
سید خوندمیرؓ و بندگی میاں نعمتؓ بلکہ اکثر
مہاجراںؓ نبود کہ ایشاں بخانہ قرابتان
دنیا داراں بروند چنانچہ نقلہا ری
شہر کاہہ و شہر نہر والہ و موضع بھدری
والی کہ بالا مسطور است برادرانِ مذکور
را ازیں جہت زجر بسیار کردند۔ و نیز
نقلست وقتی کہ ملک الہدادؓ با دائرہ
از جالور نزدیک شہر نہر والہ چند روز ماندند

برادروں نے رجوع کی اور کہا کہ ہم سے
خطا ہوئی کہ گھر والوں کو جانے دیا اس کے
بعد برادروں نے گھر والوں کو جلد بلوا لیا اور
یہ ناقل حاضر تھا پس اگر (اہل دائرہ) دنیا دار
قرابت داروں کی طرف میل کریں تو (صاحبان
دائرہ) کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی معاونت
نہ کریں اور اگر مدد کریں تو مہدیؑ اور یاران مہدیؑ
کی روش کے خلاف بلکہ بدعت ہے۔ چنانچہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ بایکدیگر مدد کرو تم نیکی
اور تقویٰ پر اور بایکدیگر مدد نہ کرو گناہ
اور دشمنی پر اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق
اللہ سخت عذاب دینے والا ہے (اگر
مدد کرے تو اس آیت کے تحت میں
داخل ہو جائے) اور اگر خدا کی راہ میں آئیں
اور مدد طلب کریں تو تم ان کی مدد کرو چنانچہ فرمان
خدا ہے کہ اور اگر تم سے دین میں مدد چاہیں تو تم پر
مدد کرنا واجب ہے۔ الخ حضرت مہدیؑ بندگی
سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں نعمتؓ بلکہ اکثر
مہاجروںؓ کی خوشنودی نہ تھی کہ اہل دائرہ
کے باہر رہنے والے دنیا دار قرابت داروں
کے گھر جائیں چنانچہ شہر کاہہ اور شہر نہر والہ اور موضع
بھدری والی کی نقلیں اوپر مذکور ہوئی ہیں اسی
وجہ برادران مذکور کو بہت تنبیہ کی۔ اور نیز نقل
ہے جس وقت کہ ملک الہدادؓ جالور سے دائرہ
کے ساتھ گئے اور شہر نہر والہ کے قریب چند
روز رہے اور فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص

وفرمودند کہ مبادا کسی برای ملاقات قرابتان در شہر روند و اگر ملاقات ایشان کنید و یا شما روید در دائرہ نیائید ہر جا کہ خواہید بروید یا ہمانجا بمانید و نیز معلوم باد در انوقت کہ بعضی یاران از کاہہ بازگشتند و بندگی میاں سید خوندمیرؓ ہم بطرف گجرات آمدند بعضی برادران پیش حضرت میراںؑ عرض کردند میرا بجیو سید خوندمیرؓ را رفتن مدہید قرابتان ایشاں دنیا دار اند مبادا آمدن ندہند حضرت میراںؑ فرمودند بندہ می فرستد خدائے تعالیٰ دین خود را زیادہ خواہد کرد و نیز نقلست از بندگی سید خوندمیرؓ کہ وقتی ملک معروفؓ پیش حضرت میراںؑ عرض کردند کہ مادر بندہ مکتوب فرستادہ است کہ یکبار این جا بیائید اگر رضای خوندکار باشد این بندہ برود حضرت میراںؑ جواب فرمودند کہ ملک معروفؓ مادر خود را جواب نوشتہ بفرستید کہ ملک معروف مرد۔ و نیز نقلست کہ میاں علی دھولخنیہ در شہر ناگور در دائرہ بندگی میاں نعمتؓ نقل شد و پنجاہ فیروزی ترکہ گذاشتہ میاں نعمتؓ سویت کردہ تمام دائرہ را دادند و پسر و دختر میاں علی در دھولخنہ بودند ایشانرا نفرستادند کہ این حق از آں فقیران دائرہ ہست و نیز نقلست کہ در قصبہ بڑلی میاں فقیہ محمد بدست راجپوت شہید شدند بندگی میاں نظامؓ قرابتانِ میاں مذکور

شہر میں عزیزوں کی ملاقات کے لئے جائے اور اگر ان سے ملاقات کرے یا تم جاؤ تو پھر دائرہ میں نہ آؤ جہاں چاہو چلے جاؤ یا وہیں رہو اور نیز واضح ہو جس وقت کہ بعضے یاراں کاہہ سے واپس ہوے بندگی میاں سید خوندمیرؓ بھی گجرات کی طرف آئے بعضے برادروں نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ میرا بجیوؑ سید خوندمیرؓ کو جانے نہ دو کہ ان کے رشتہ دار دنیا دار ہیں ایسا نہ ہو کہ آنے نہ دیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ بھیجتا ہے خدا تعالیٰ اپنے دین کو زیادہ کرے گا اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ ایک وقت ملک معروفؓ نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ میری والدہ نے خط بھیجا ہے کہ ایک بار یہاں آؤ اگر خوندکار کی رضا ہو تو یہ بندہ جاتا ہے حضرت مہدیؑ نے جواب فرمایا کہ اے ملک معروف اپنی والدہ کو لکھ بھیجو کہ ملک معروف مر گیا۔ اور نیز نقل ہے کہ میاں علی دھولخنیہ نے شہر ناگور میں بندگی میاں نعمتؓ کے دائرہ میں انتقال کیا اور پچاس فیروزی ان کے ترکہ سے تھے میاں نعمتؓ نے تمام دائرہ میں سویت کر دی اور میاں علی کا لڑکا اور لڑکی دھولخنیہ میں تھے ان کو نہیں بھیجا کہ یہ حق دائرہ کے فقیروں کا ہے اور نیز نقل ہے کہ قصبہ بڑلی میں میاں فقیہ محمد راجپوت کے ہاتھ سے شہید ہوئے بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ نے میاں مذکور کے رشتہ داروں کو اطلاع

راخبر کردند وانچہ ترکہ گزاشتہ بود تسلیم قرابتان کردند چونکہ بندگی سید خوندمیر رضؓ شنیدند فرمودند کہ نیک نہ کردند کہ قرابتان را دادند این حق نقیران و مہاجران بود پس اگر ایشان ہجرت وجہاد کنند ایشان از شما ہستند با ایشان حق صلہ رحم بجا باید آورد کما قال سبحانہ و تعالیٰ والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولٰئک ھم المؤمنون حقا لھم مغفرۃ ورزق کریم والذین امنوا من بعد وھاجروا وجاھدوا معکم فاولٰئک منکم واولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتٰب اللہ ان اللہ بکل شیٔ علیم (جزء ۱۰ رکوع ۶)

پس اگر ہجرت کنند و با خدای و با مومنان صلح کنند آنگہ ایشان پس روان مومنان باشند بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ از زبان گوجری فرمودند کہ کیرہ دائیاں مومنان باشند پس اگر ایشان ہجرت کنند با مہاجران پیشتیان برابر درجات نباشند ومہاجران پیشینیان را درجات و مغفرت واجر بزرگ باشد کما قال اللہ تعالیٰ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح

کی اور جو کچھ ترکہ موجود تھا رشتہ داروں کے حوالہ کیا۔ جب یہ خبر بندگی میاں رضؓ نے سنی تو فرمایا کہ اچھا نہیں کئے جو قرابت داروں کو دیئے یہ حق فقیروں اور مہاجروں کا تھا پس اگر یہ لوگ ہجرت اور جہاد کریں (اس وقت) یہ لوگ تم سے ہیں پس ان کے ساتھ حق صلہ رحم بجالانا چاہیئے جیسا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ، اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی لوگ مومنین ہیں برحق ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا تمہارے شریک حال ہوکر تو وہ تم ہی میں داخل ہیں اور رشتہ دار آپس میں زیادہ حق دار ہیں ایک دوسرے کے اللہ کے حکم میں تحقیق اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ پس اگر ہجرت کریں اور خدا اور مومنوں کے ساتھ صلح کریں تو اس وقت یہ لوگ مومنوں کے پیرو ہوں گے بندگی میاں سید خوندمیر نے گوجری زبان میں فرمایا کہ پس روی کرنے والے مومن ہوتے ہیں پس اگر یہ لوگ ہجرت کریں تو اگلے مہاجروں کے درجات کے برابر نہ ہوں گے اور اگلے مہاجرین کے درجات اور مغفرت اور اجر بڑے ہیں چنانچہ فرمان خدا ہے کہ فتح (فتح مکہ) سے پہلے جنھوں نے تم میں سے خرچ کیا اور قتال کیا

وقاتل اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا وكلا وعد الله الحسنىٰ (جزء ۲۷ رکوع ۱۷)

وہر یکی را وعدہ حسنیٰ باشد لیکن مہاجران پیشنیان را درجات بزرگ باشد ونیز **نقلست** کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ یک نظر بندہ بہتر است از عبادت ہزار سال کہ مقبول است ؎

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند

نقلست از میاں بھائی مہاجر رضؓ کہ حضرت میراںؑ فرمودند ہر کہ صحبت مہدیؑ ایں مقدار بکند کہ از پا افراز خاک بیند از وانچہ گناہان پیشیں کردہ بود ہمہ عفو شوند چنانچہ حدیث مسطور است در تمہید عین القضات کہ رسولؐ صفت گروہ مہدیؑ ایں چنیں فرمودہ اند کہ یا اباذر[1] الخ۔ **نقلست** کہ حضرت میراں علیہ السلام

یہ لوگ درجہ میں زیادہ بڑے ہیں ان لوگوں سے جنھوں نے بعد میں خرچ کیا اور قتال کیا اور ہر ایک سے وعدہ کیا ہے اللہ نے بھلائی کا ہر ایک کے لئے وعدۂ نیک ہے لیکن اگلے مہاجرین کے درجے بڑے ہیں اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کی ایک نظر ہزار سال کی مقبولہ عبادت سے بہتر ہے ؎

جو لوگ مٹی کو ایک نظر میں کیمیا بنا دیتے ہیں
کیا ایسا بھی ہوگا کہ ایک نظر ہم پر بھی ڈالیں

میاں بھائی مہاجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو شخص کہ مہدیؑ کی صحبت میں اتنی دیر رہا جتنی کہ جوتیوں کی گرد جھاڑنے میں لگتی ہے تو پہلے اس نے جو کچھ گناہ کیا تھا سب معاف ہوجائیں گے چنانچہ تمہید عین القضات میں حدیث شریف مرقوم ہے کہ رسولؐ نے مہدیؑ کے گروہ کی صفت اس طرح بیان فرمائی ہے کہ ای ابوذر الخ

---

[1] یا اباذر اتدری ماغمی وفکری والیٰ ای شئی اشتیاقی فقال اصحابہ خبرنا یا رسول اللہؐ بغمك وفكرك ثم قال الاواشوقا الیٰ لقاء اخوانی

(باقی صفحہ ۱۷۶ پر)

یا ابوذر کیا تو جانتا ہے کہ میں کس غم اور فکر میں ہوں اور کس شئے کی طرف میرا اشتیاق ہے پس اصحابؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم کو اپنے غم اور فکر سے آگاہ فرمائیے پھر آپؐ نے فرمایا آہ میرے بھائیوں کی ملاقات کا شوق ہے جو میرے بعد

(باقی صفحہ ۱۷۶ پر)

فرمودند کہ یکہ اول روز ہجرت کردہ در راہ خدائے تعالیٰ آمدہ است آنکس مرشد کسی است کہ آخر روز ہجرت کردہ در راہ خدائے تعالیٰ آمد یعنی وقت عصر

فرمایا کہ جو شخص صبح میں ہجرت کر کے خدائے تعالیٰ کی راہ میں آیا ہے وہ شخص اس کا مرشد ہے جو شام میں ہجرت کر کے خدائے تعالیٰ کی راہ میں آیا یعنی عصر کے وقت

بسلسلہ صفحہ (۱۷۵) سے یکونون من بعدی شانہم کشان الانبیاء وہم عند اللہ بمنزلۃ الشہداء یفرون من الآباء والامہات والاخوات والاخوال والابناء ابتغاء لمرضات اللہ وہم یترکون المال للہ ویذلون انفسہم بالتواضع لایرغبون فی الشہوات وفضول الدنیا ویجتمعون فی بیت ... ... من بیوت اللہ تعالیٰ مغمومین محزونین من حب اللہ قلوبہم الی اللہ وروحہم من اللہ وعملہم للہ۔

وایں حدیث در تمہید مذکور است۔

(از مکتوب ملتانی مطبوعہ صفحہ ۲۱)

بسلسلہ صفحہ (۱۷۵) سے۔

ہونے والے ہیں کہ ان کی شان انبیاء کے مانند ہے اور وہ خدا کے پاس شہدا کے ہم مقام ہیں خدا کی خوشنودی کے لئے وہ اپنے ماں باپ اور بھائی بہن اور بچوں سے بھاگیں گے اور وہ خدا کے لئے مال کو ترک کر دیں گے اور اپنے نفس کو تواضع سے ذلیل کر دیں گے شہوتوں اور فضولیات دنیا میں نہ ڈوبیں گے اور کسی ایک مسجد میں جمع ہوں گے خدا کی محبت میں مغموم اور محزون ہوں گے ان کے دل خدا کی طرف ہوں گے ان کی روح خدا سے واصل اور ان کا سارا کام خالص اللہ کے لئے ہو گا۔ اور یہ حدیث تمہید میں مذکور ہے۔

(از مکتوب ملتانی صفحہ ۲۱)

ہجرت کردہ آمدزیراکہ آخر کسیکہ ہست اول کس رادیدہ آمدہ است پس ناچار اول مرشد آخر است ونیز **نقلست** از سید الشہداء بندگی میاں سید خوندمیرؓ در عقیدۂ خود نبشتہ اند کہ حضرت میرانؑ چنیں فرمودند کہ پیش ایں بندہ تصحیح میشود و فرمان میشود کہ ای سید محمد ہر کہ پیش تو صحیح شد او مقبول حضرت ماست و ہر کہ پیش تو صحیح نشد او عند اللہ مردود است ونیز سید الشہداء فرمودند ایں زماں کسانیکہ ہجرت کردہ می آیند ہماں کسانند کہ ارواحہای ایشاں پیش آں ذات صحیح شدہ اند نہ بمجرد واسطہ بیان ما می آیند پس پسیناں را باید کہ مہاجران پیشنیاں را غل و غش نکنند و نیک خواہان ایشاں باشند کما قال اللہ تعالیٰ والذین جاؤ من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک روف رحیم (جز ۲۸ رکوع ۴) ونیز **نقلست** در نین پور کہ پورہ ایست از احمد آباد نزدیک قبر میاں عبد المجید رضی اللہ عنہ اکثر مہاجرانؓ محضر کردہ بودند ہمچو میاں سید خوندمیرؓ و میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ و میاں نعمتؓ

ہجرت کر کے آیا اس لئے کہ جو شخص آخر میں آیا ہے پہلے شخص کو دیکھ کر آیا ہے پس ناچار پہلا مرشد آخر کا ہے اور نیز سید الشہداء بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے اپنے رسالہ عقیدہ شریفہ میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایسا فرمایا ہے کہ اس بندہ کے سامنے تصحیح ہوتی ہے اور فرمان ہوتا ہے کہ ای سید محمد جو تیرے سامنے صحیح ہوا وہ ہماری درگاہ میں مقبول ہے اور جو تیرے سامنے صحیح نہ ہوا وہ اللہ کے پاس مردود ہے اور نیز بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں جو اشخاص ہجرت کر کے آتے ہیں وہی اشخاص ہیں کہ جن کی روحیں مہدی علیہ السلام کے حضور میں صحیح ہو چکی ہیں نہ صرف ہمارے بیان کے واسطے سے آتے ہیں پس بعد والوں کو چاہیئے کہ اگلے مہاجرین سے کدورت نہ رکھیں اور اُن کی بھلائی کے خواہاں رہیں جیسا کہ فرمان خدا ہے کہ اور جو لوگ آئے ان کے بعد کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار بخش دے ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور پیدا نہ کر ہمارے دلوں میں کینہ ایمان والوں کی بابتہ اے ہمارے پروردگار تو ہی شفیق مہربان ہے۔ اور نیز نقل ہے کہ نین پور میں جو احمد آباد کا ایک محلہ ہے میاں عبد المجید رضؓ کی قبر کے پاس اکثر مہاجروں نے محضر کیا تھا مثلاً میاں سید خوندمیرؓ میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ میاں نعمت رضی اللہ عنہ و میاں ملک جیو رضی اللہ عنہ

ومیاں ملک جیو رضؓ و میاں دلاور رضؓ و میاں
لاڑ امام رضؓ و میاں ملک معروف رضؓ و ورای ایشان
دراں مجلس بعضی قاعداں ہم نشستہ بودند
سید الشہداء فرمودند کہ از مجلس مہاجراں
رضی اللہ عنہ قاعداں را استادہ کنید بعد از
اتفاق خواہم طلبید و این ناقل حاضر بود و نیز
بندگی سید الشہداء در انوقتی کہ سوی شہر
نہروالہ رفتند مشورت با ملک فخر الدین و با
ملک لطیف کردہ بودند ایشاں خلاف
مشورت کردند بعدہ بندگی میاں رضی اللہ عنہ
فرمودند کہ بندہ مشورت بعد ازیں با قاعداں
نکند چرا کہ ایشاں سوی خویش خواہند
کشید و معلوم باد تا زمانیکہ مردمانِ
دائرہ در دائرہ نیامدہ بودند ایشانرا بندگی
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ قاعداں و لسانیاں
و دنیا داراں فرمودند وقتیکہ در دائرہ آمدند
و ہم در دائرہ نقل شدند ایشاں را بشارت
ہا دادند چنانچہ در وقت رسول ؑ دہ کساں
مخلصاں مشورت با قاعداں کردہ بودند از
رسول ؑ علیحدہ ماندند و کسانیکہ از رسول ؑ پس
ماندند در حق ایشاں آیتہای نفاق نازل شدہ
بعدہ آں دہ کساں مخلصاں پشیمان شدند
ہفت کساں خود را در بستہ کنانیدند و سہ
کساں بکوہہا رفتند و چنداں زاری کردند
کہ توبہ ایشاں قبول شد کما قال
اللہ تعالیٰ لقد تاب اللہ

میاں دلاور رضی اللہ عنہ میاں لاڑ امام رضی اللہ عنہ
اور میاں ملک معروف رضی اللہ عنہ اور اس مجلس میں انکے
سوائے بعضے قاعدین بھی بیٹھے ہوئے تھے سید الشہداء
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مہاجرینؓ کی مجلس سے قاعدین
کو اٹھادو اتفاق کے بعد طلب کرلوں گا اور یہ ناقل حاضر
تھا اور نیز بندگی سید الشہداء رضی اللہ عنہ نے اس
وقت جبکہ آپ شہر نہروالہ گئے تھے ملک فخر الدین
اور ملک لطیف کے ساتھ مشورت کی تھی انہوں نے
مشورہ میں مخالفت کی اس کے بعد بندگی میاں
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بندہ بعد ازیں قاعدوں سے
مشورہ نہیں کرے گا اس لئے کہ یہ لوگ اپنی طرف کھینچیں گے
اور واضح ہو کہ جب تک دائرہ کے لوگ دائرہ میں
نہیں آئے ان کو بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
نے قاعداں اور لسانیاں اور دنیا داراں فرمایا اور
جب دائرہ میں آگئے اور دائرہ ہی میں انتقال کئے
تو ان کو بشارتیں دیں چنانچہ رسول ؐ کے وقت میں دس
مخلص اشخاص نے قاعدوں سے مشورت
کی اور رسول ؑ سے الگ رہے جو لوگ (بوقت ہجرت)
رسول ؐ سے الگ رہے ان کے حق میں نفاق کی آیتیں
نازل ہوئیں اس کے بعد یہ دس مخلص اشخاص پشیمان
ہوئے سات اشخاص اپنے دروازے بند کر لئے
اور تین اشخاص پہاڑوں پر چلے گئے اور
اس قدر زاری کی کہ ان کی توبہ قبول ہوئی
چنانچہ فرمان خدا ہے کہ البتہ تحقیق توبہ
قبول کی اللہ نے نبی ؐ کی اور مہاجرین
کی اور انصار کی جنھوں نے پیروی کی اس کی

على النبي والمهجرين والا
نصار الذين اتبعوه في
ساعة العسرة من بعد
ما كاد يزيغ قلوب فريق
منهم ثم تاب عليهم
انه بهم رءوف رحيم ٥
على الثلثة الذين خلفوا
حتى اذا ضاقت عليهم
الارض بما رحبت وضاقت
عليهم انفسهم وظنوا ان
لا ملجا من الله الا اليه
ثم تاب عليهم ليتوبوا
ان الله هو التواب الرحيم
(جز ۱۱ رکوع ۳) فرمان شد کہ با قاعدان مشورت
مکنید با مہاجران رض و صادقان مشورت کنید
کما قال الله تعالیٰ یا ایها الذین
امنوا اتقوا الله وکونوا مع
الصادقین و صادق ایشانند کہ
خدائے تعالیٰ گفتہ است للفقراء
المهجرين الذين اخرجوا
من ديارهم واموالهم
يبتغون فضلا من الله
ورضوانا وينصرون الله
ورسوله اولئك هم
الصدقون ونیز معلوم باد کہ در احمد آباد
در دائرہ نین پور در دائرہ بی بی بون رض و بندگی

تنگی کے وقت میں من بعد اس
کے کہ قریب تھا کہ کج ہو جاتے دل ان میں
سے ایک فریق کے پھر توبہ قبول کرلی اللہ
نے ان کی تحقیق کہ اللہ ان پر رافت والا
مہربان ہے اور توبہ قبول کی تین آدمیوں کی جو
پیچھے رہ گئے اس وقت تک کہ تنگ ہو گئی
ان پر زمین باوجود کشادگی کے اور تنگ
آگئیں ان پر ان کی جانیں اور گمان کیا
انہوں نے کہ نہیں پناہ اللہ کے غصہ سے
مگر اس کی طرف پھر جب اللہ نے انہیں
توبہ کی توفیق دی تاکہ وہ توبہ کریں
تحقیق اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان
ہے فرمان ہوا کہ قاعدوں سے مشورہ
مت کرو اور مہاجرین اور صادقین سے
مشورہ کرو۔ چنانچہ فرمان خدا ہے کہ اے
مومنو ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ تم صادقین
کے ساتھ اور صادق یہی لوگ ہیں کہ جن کے متعلق
خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مہاجر فقیروں کے لئے
ہے جو نکالے گئے ان کے گھروں سے اور
ان کے اموال سے چاہتے ہیں وہ فضل
کو اللہ کے اور رضا مندی اور مدد
کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول
کی وہی لوگ صادق ہیں اور نیز
واضح ہو کہ احمد آباد میں نین پور
کے دائرہ میں یعنی بی بی بون رضی اللہ عنہ
اور بندگی سید ابراہیم ۔ ن

سید ابراہیم رضؓ بن میراں سید محمد مہدیؑ در مسجد ایشاں محضر شدہ بود و بعضی قاعداں دریں محضر نشستہ بودند بندگی سید خوندمیر رضؓ فرمودند کہ از مجلس مہاجراں رضؓ قاعداں را استادہ کنید۔ بعدہ برادراں دست احمد شہ خدن و محمود ملتانی گرفتہ استادہ گردانیدند میاں عبدالحلیم پیش ایں بندہ ولی یوسف گفتند کہ میاں شیر ملک رضؓ ہم خواستند کہ از مجلس استادہ شوند بندگی سید خوندمیر رضؓ فرمودند کہ شما چرا استادہ می شوید شما برابر آنحضرتؑ بودید بعدہ نشستند و نیز بندگی سید خوندمیر رضؓ فرمودند باید کہ در مسجد جامع و در نماز عید مستعد شدہ و جامہ نیک پوشیدہ و باسلاح و جمعیت بردیم تا مخالفاں خشم خورند و سوختہ شوند و بگویند کہ ایشاں ایں چنیں بسیار ہستند و از مومناں تبرسند پس کسانِ مہدویاں را ایں چنیں باید کرد کہ در مسجد جامع و نماز عید بدیں طریق بروند و ہیچ کیفیت نہ کنند۔ کما قال اللہ تعالیٰ ما کان لاھل المدینۃ ومن حولھم من الاعراب ان یتخلفوا عن رسول اللہ ولا یرغبوا بانفسھم عن نفسہ ذٰلک بانھم لا یصیبھم ظما ولا نصب

میراں سید محمد مہدی علیہ السلام کے دائرہ کی مسجد میں جمع ہوئے تھے اور بعضے قاعدین اس مجلس میں بیٹھے تھے بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مہاجروں کی مجلس سے قاعدوں کو اٹھا دو اس کے بعد برادروں نے احمد شہ خدن اور محمود ملتانی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیا میاں عبدالحلیم نے اس بندہ ولی ابن یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میاں شیر ملک رضی اللہ عنہ بھی چاہتے تھے کہ مجلس سے اٹھ جائیں بندگی سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا کہ تم کس لئے اٹھتے ہو کیونکہ تم حضرت مہدیؑ کے ساتھ تھے اس کے بعد بیٹھ گئے اور نیز بندگی سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا کہ چاہیئے کہ جامع مسجد اور عیدگاہ کو (الغرض تبلیغ) مستعد ہو کہ اچھا لباس پہنے ہوئے باتھیار جمعیت کے ساتھ جائیں تاکہ مخالفین غصہ کی آگ میں جلیں اور کہیں کہ یہ لوگ اتنے بہت ہیں اور مومنوں سے ڈریں پس مہدیوں کو ایسا ہی کرنا چاہیئے کہ جامع مسجد اور عیدگاہ کو اسی طرح جائیں اور کوئی کیفیت نہ کریں جیسا کہ فرمان خدا ہے کہ مناسب نہ تھا اہل مدینہ اور ان کے گرد و نواح کے گنواروں کو کہ پیچھے رہ جائیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی ہمراہی سے اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو زیادہ چاہیں رسولؐ کی جان سے یہ اس لئے کہ ان جہاد کرنے والوں کو نہیں پہنچتی پیاس اور نہ رنج اور نہ بھوک اللہ کی راہ میں اور نہ چلتے ہیں

ولا مخمصة فی سبیل اللہ
ولا یطؤن موطئا یغیظ الکفار
ولا ینالون من عدو نیلا
الا کتب لھم بہ عمل صالح
ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین
ولا ینفقون نفقة صغیرة
ولا کبیرة ولا یقطعون
وادیا الا کتب لھم لیجز
یھم اللہ احسن ما کانوا یعملون

(جزو ۱۱ رکوع ۴) پس باید کہ اکثر صفتہای مومنان خدائے تعالیٰ دریں ذکر کردہ است تمام آن درعمل آرد چوں تمام آں درعمل آوردہ باشد آنگہ عمل صالح تمام گردد و مرتب شود نہ بمجرد ذکر و نماز و روزہ تمام شود

نقلست از بندگی سید خوندمیر رضؓ حضرت میراں ؑ فرمودند کسانیکہ از گجرات بخراسان می روند و در راہ خدائے تعالیٰ ہیزم و آب می آرند و دیگدانہا می کاوند ہمہ فعل عمل صالح است چراکہ ایں ہمہ فعلہا برائے خدائے تعالیٰ اختیار کردہ اند و برابر کودکاں لعب کردن تمام عمل صالح است

ایسے مقام پر جو غصہ دلائے کافروں کو اور نہ حاصل کرتے ہیں دشمن سے کوئی چیز مگر کہ ان کے لئے لکھا جاتا ہے ہر کام کے بدلے بے شک اللہ نہیں ضائع کرتا اجر نیک کام کرنے والوں کا اور نہ خرچ کرتے ہیں کوئی خرچ چھوٹا اور نہ بڑا اور نہ طے کرتے ہیں کوئی میدان مگر کہ یہ سب ان کے نام لکھ لیا جاتا ہے تاکہ ان کو اللہ بدلہ دے بہتر سے بہتر ان کے اعمال کا پس خدائے تعالیٰ نے مومنوں کی جو صفتیں اس آیت میں بیان کی ہیں ان تمام پر عمل کرے جب ان تمام پر عمل کیا جائے اس وقت عمل صالح کامل و مکمل ہوتا ہے نہ صرف ذکر اور نماز و روزہ سے مکمل ہوتا ہے۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے منقول ہے حضرت مہدی ؑ نے فرمایا جو لوگ گجرات سے خراسان جاتے ہیں (ہجرت کرتے ہیں) اور خدائے تعالیٰ کی راہ میں لکڑی اور پانی لاتے ہیں اور چولھے کھودتے ہیں یہ سب کام عمل صالح ہیں اس لئے کہ یہ سب کام خدائے تعالیٰ کے لئے اختیار کئے ہیں اور بچوں کے ساتھ کھیلنا[1] تمام عمل صالح ہے مومنوں کے کاموں سے ہے اور نقل ہے کہ

---

[1] حضرت مہدی علیہ السلام نے خدا کے حکم اور خدا کی کتاب سے آٹھ پہر کے ذکر کو فرض فرمایا ہے اور سلطان اللیل سلطان النہار کی حفاظت کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ لہٰذا دائرہ میں نماز فجر و مغرب کے بعد کوئی شخص قرآن شریف بھی بلند آواز سے نہیں پڑھتا تھا اگر کسی طالب مولیٰ کا بچہ گڑبڑ کرتا تو وہ طالب اس مقصد سے کہ دوسرے طالبین ذاکرین کے ذکر میں خلل نہ ہو اپنے بچے کو دائرہ

باقی صفحہ ۱۸۲ پر

امور منان است و **نقلست** کہ حضرت میرانؑ فرمودند در وقت رسولؐ بعضی مہاجرانؓ بودند و بعضے انصار و در وقت مہدیؑ انصار نباشند کہ میرانؑ فرمودند ناصر مہدیؑ خدا است و مہدیؑ را جز مہاجرانؓ نباشند و تارکان ہجرت را حضرت میرانؑ منافقان فرمودند پس کسانیکہ در حق ایشان منافقان فرمودند سوی ایشان میل نباید کرد و در خانہ ایشان نباید رفت و نیز خوشنودی میران سید محمودؓ و میاں سید خوند میرؓ و میاں نعمتؓ نبود کہ با قاعدان سابقہ کنند و با اہل فراغ و اغنیا مصاہرت کردن منع فرمودند و نیز **نقلست** کہ در دائرہ مہدیؑ روش یاران مہدیؑ ایں بود کہ اگر کسی طالب نو آمدی تا کہ یکسال در دائرہ نماندی دختر دائرہ ندادی اول طریق او میدیدند اگر طالب صادق و مشغول با خدائے تعالیٰ بودی و ثابت قدم در دائرہ ماندے آنگہ دختر دائرہ نکاح کردہ دادندی و در وقت نکاح شرط ایں چنیں

حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بعضے مہاجرین تھے اور بعضے انصار اور مہدیؑ کے زمانے میں انصار نہ ہوں گے کیوں کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدیؑ کا ناصر خدا ہے اور مہدی علیہ السلام کے لئے مہاجرین کے سوائے دوسرے نہ ہوں گے اور ہجرت ترک کرنے والوں کو حضرت مہدیؑ نے منافق فرمایا پس جن لوگوں کے حق میں منافق فرمایا ہے ان کی طرف رغبت نہیں کرنی چاہیئے اور ان کے گھر نہیں جانا چاہیئے اور نیز قاعدین سے سابقہ کرنے میں میراں سید محمود رضی اللہ عنہ، میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ، اور میاں نعمت رضی اللہ عنہ کی خوشنودی نہ تھی اور توانگروں اور مالداروں کے بیٹا بیٹی سے عقد کرنے کو منع فرمایا اور نیز نقل ہے کہ مہدیؑ کے دائرہ میں یاران مہدیؑ کی روش یہ تھی کہ اگر کوئی نیا طالب مولیٰ آتا جب تک ایک سال دائرہ میں نہ رہتا دائرہ کی لڑکی سے عقد نہیں کرتے اول اس کا طریق دیکھتے تھے اگر طالب صادق اور خدائے تعالیٰ کی یاد میں مشغول اور دائرہ میں ثابت قدم رہتا تو اس وقت دائرہ کی لڑکی سے عقد کر دیتے

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ ۱۸۱ سے) سے باہر لے جا کر کھیل میں لگاتا اسی کے متعلق حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بچوں کے ساتھ کھیلنا عمل صالح ہے مومنوں کے کاموں سے ہے چنانچہ حضرت بندگی میاں ولیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ مہدیؑ اور یاران مہدیؑ کے زمانے میں نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کوئی شخص قرآن شریف بلند آواز سے نہیں پڑھتا اور اگر کسی (طالب مولیٰ) کا بچہ روتا تو باپ اس کو اٹھا لے کر دائرہ کے باہر لے جاتا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ ہمسایہ کے حضرات رونے کی آواز سنیں اور ان کے ذکر میں خلل پیدا ہو۔ (از انصاف نامہ باب ۱۱)

می کردند کہ دختر دائرہ از دائرہ بیرون نہ بری و در میان طالبان دنیا نہ روی و واضح باد کہ بندگی میاں نعمت رضؓ را دختری بود شخصی از دائرہ کہ پدر او در اقرابت بود بندگی میاں نعمت رضؓ را گویا بندہ کہ دختر شما را با فلاں کس نکاح کردہ بدہید بندگی میاں نعمت رضؓ جواب فرمودند کہ دختر خود کسی را خواہم داد کہ بر ازار او سہ پیوند بالا باشد بر یکدیگر و ایں چنیں طالبان خدائے تعالیٰ باشند و نیز حضرت میراںؑ ملک برہان الدین مہاجر رضؓ را دختر خود نکاح کردہ دادہ بودند و بندگی سید خوندمیر رضؓ یکی دختر را با میاں ملک جیو بن خواجہ طٰہٗ مہاجر رضؓ را نکاح کردہ دادہ بودند و میاں مذکور سید نبودند و لیکن اشراف بودند و دومی دختر را با ملک اسمٰعیل نکاح کردہ دادند و سیومی دختر ملک اسمٰعیل بن ملک حماد را نکاح کردہ دادند ایشاں ہر سہ سید نبودند فاما طالبان خدا و تارکانِ دنیا بودند و نیز بندگی میاں نعمت رضؓ ہر دو دختران فقیراں را نکاح کردہ دادند بعضی یارانِ میراںؑ ملامت کردند کہ غیر کفو را دادند بندگی میاں نعمت رضؓ فرمودند کہ بندہ طالبان خدای را دیدہ دادیم و بریں آیت عمل کردیم قال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم و نیز خوشنودی بندگی میاں رضؓ نبود کہ دختر میاں سید عطن با ملک میاں بادیوال نکاح کنند با ایں ہم کہ جدہ مادری آں دختر را عیش ایشاں

اور عقد کے وقت (اس سے) یہ شرط کرتے تھے کہ دائرہ کی لڑکی دائرہ سے باہر نہ لے جائے اور طالبان دنیا کے پاس نہ جائے اور واضح ہو کہ بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی تھی دائرہ کا ایک شخص کہ اس کا باپ قرابت دار تھا بندگی میاں نعمت رضؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ اپنی لڑکی کو فلاں کے ساتھ نکاح کر دو تو بندگی میاں نعمت رضؓ نے جواب دیا کہ میں اپنی لڑکی ایسے شخص کو دوں گا جس کے پائیجامہ پر ایک پر ایک تین پیوند ہوں خدائے تعالیٰ کے طالب ایسے ہوتے ہیں اور نیز حضرت مہدیؑ نے ملک برہان الدین مہاجر رضؓ سے اپنی لڑکی کا عقد کر دیا اور بندگی سید خوندمیر رضؓ نے اپنی لڑکی کو میاں ملک جیو ابن خواجہ طٰہٗ مہاجر رضؓ سے نکاح کر دیا حالانکہ میاں مذکور سید نہ تھے ولیکن اشرف تھے اور دوسری لڑکی کو ملک اسمٰعیل سے نکاح کر دیا اور تیسری لڑکی کو ملک اسمٰعیل ابن ملک حماد سے نکاح کر دیا یہ تینوں (حضرات) سید نہ تھے مگر خدا کے طالب اور تارک دنیا تھے اور نیز بندگی میاں نعمت رضؓ نے اپنی دونوں لڑکیوں کو فقراء سے عقد کر دیا (اس پر) مہدی علیہ السلام کے بعض صحابہ رضؓ نے ملامت کی کہ غیر کفو (شخص) کو دیدیئے۔ بندگی میاں نعمت رضؓ نے فرمایا کہ بندہ طالبان خدا کو دیکھ کر دیا ہے اور اس آیت پر عمل کیا ہے فرمان خدا ہے کہ تحقیق زیادہ شریف تم میں کا وہ ہے نزدیک اللہ کے جو تم میں کا سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہے اور نیز میاں سید عطن کی لڑکی ملک میاں باڑی والی سے نکاح کرنے میں بندگی میاںؓ کی خوشنودی نہ تھی باوجودیکہ اس لڑکی کو اس کی نانی نے

صغیر گرفتہ بود و دختر خود کردہ بود و نیز بندگی میاںؓ بر میاں عادلشہ بسیار زجر کردند بلکہ از دائرہ کشیدند کہ دختر خود را از قرابتان دنیادار دادہ بود۔ و نیز بر میاں قطب الدین یعقوب بسیار زجر کردند بلکہ چندہ ماہ با میاں قطب الدین میاںؓ حکایت نکردند طرف روی ایشاں ندیدند کہ زن ایشاں دختر خود را در میان طالبان دنیا دادہ بود و نیز دختران ایشاں نکاح کردہ در دائرہ می آوردند ولیکن خوشنودی دریں نبود کہ دختران دائرہ با طالبان دنیا نکاح کنند بندگی سید خوندمیرؓ را ازیں جہت خوشنودی نبود کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ ہر کہ وجود حیات دنیا بہ طلبد او کافر است و ایں نقل مشہور است فصل در بیان آں کہ بخانہای موافقاں برای طعام خوردن رفتن کہ اکثر نہ رفتہ اند نقلست از بندگی میاں لاڈ شاہؓ کہ حضرت میرانؑ در خراسان از مسجد جامع سوی دائرہ می آمدند یکی خراسانی کہ خانہ در راہ بود بسیار عرض کرد حضرت میرانؑ را کہ خوندکار کرم فرمایند و در خانہ بندہ بیایند میران علیہ السلام فرمودند کہ عفو فرمائید آں خراسانی چند بار پیش میرانؑ عرض کرد کہ کرم کنید بیائید میرانؑ ہمیں جواب فرمودند کہ عفو فرمائید حضرت میرانؑ نرفتند و برادراں را رضا دادند کہ شما بروید بعضی یاراں رفتند و نیز نقلست از بندگی میاں دلاورؓ کہ حضرت میرانؑ را در خراسان

ان کے سامنے چھوٹپن سے لیکر اپنی لڑکی بنالیا تھا اور نیز بندگی میاںؓ نے میاں عادلشہ پر بہت ملامت کی بلکہ دائرہ سے چلادیا کیونکہ انہوں نے اپنی لڑکی دنیادار عزیزوں کو دی تھی اور نیز میاں قطب الدین یعقوب کو بہت دھمکایا بلکہ چند ماہ میاں قطب الدین سے میاںؓ نے بات موقوف کر دی اور ان کا منھ نہیں دیکھا اس لئے کہ ان کی عورت نے اپنی لڑکی طالبان دنیا میں دی تھی اور نیز ان کی لڑکیوں کو نکاح کرکے دائرہ میں لاتے تھے ولیکن خوشنودی اس میں نہ تھی کہ دائرہ کی لڑکی طالبان دنیا کے ساتھ بیاہی جائے اور بندگی سید خوندمیرؓ کی خوشنودی اس وجہ سے نہ تھی کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص حیات دنیا کے وجود کو طلب کرے وہ کافر ہے۔ اور یہ نقل مشہور ہے فصل موافقوں کے گھروں کو کھانا کھانے کے لئے جانے کے بیان میں کہ اکثر نہیں گئے بندگی میاں لاڈ شاہؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ خراسان میں جامع مسجد سے دائرہ کی طرف آرہے تھے ایک خراسانی کہ اس کا مکان راستہ میں تھا حضرت مہدیؑ سے بہت عرض کیا کہ خوندکار کرم فرما کر بندہ کے گھر آئیں مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ معاف فرمائے اس خراسانی نے مہدیؑ کی حضور میں چند بار عرض کیا کہ کرم کرکے تشریف لائیں مہدیؑ نے یہی جواب دیا کہ معاف فرمائے حضرت مہدیؑ نہیں گئے اور برادروں کو اجازت دی کہ تم جاؤ بعضے اصحاب گئے اور نیز بندگی میاں دلاورؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ کو خراسان میں کسی نے دعوت دی مہدیؑ نہیں گئے اور میاں دلاورؓ کو اور برادروں کو اجازت

کسی مہمان طلبیدہ بود میراںؑ نرفتند ومیاں دلاور رضؓ را و برادران را رضا داد ند برادراں رفتند ومیاں دلاور رضؓ نرفتند بعد ازاں میاں سید سلام اللہ رضؓ بسیار گفتگو کردند کہ ہمہ کساں رفتند وایشاں نیامدند میراںؑ شنیدند و پرسیدند کہ میاں سید سلام اللہ چہ شور می کنید یاراں چنانکہ قصہ بود عرض کردند میراںؑ فرمودند کسانیکہ نرفتند بسیار خوب کردند وایں نقل از میاں رکن بن حسن است وایشاں از میاں عبدالملک شنیدہ اند۔ **نقلست** کہ بندگی میاں نعمت رضؓ فرمودند کسیکہ ایں بندہ را مہمان میکند آں از جہت اللہ نیست مقصود او آنیست کہ بندہ خوشنود شود وکسیکہ فقیراں را مہمان می کند آں از جہت اللہ است چراکہ ایں بندہ در خانہ می خورد **نقلست** کہ اگر طالبی را خدائے تعالیٰ ہمت بخشیدی و چیزی حضرت میراںؑ را آوردی از بعضی کساں قبول کردند وبعضی کسانرا فرمودند کہ شما بخورید ودر دائرہ بمانید وقوت بگیرید وچوں قوت ماندن بر خدائے تعالیٰ آید آنگہ بدہید ونیز **نقلست** کہ میاں الہداد حمید رضؓ را چیزے مال بود پیش حضرت میراںؑ گذرانید ند حضرت میراںؑ فرمودند کہ بدارید پیش شما میاں الہداد حمید رضؓ بطریق امانت نزدیک خود داشتند فاما دائم فرمودند کہ بندہ درمیان فقیراں آنچناں است کہ مردار خوار باوجود

دی برادراں گئے اور میاں دلاور رضؓ نہیں گئے بعد ازاں میاں سید سلام اللہ رضؓ نے بہت گفتگو کی کہ سب اشخاص گئے اور یہ نہیں آے اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے سنا اور دریافت فرمایا کہ میاں سید سلام اللہ کیا شور کرتے ہیں تو جو کچھ قصہ تھا صحابہ رضؓ عرض کئے مہدیؑ نے فرمایا جو اشخاص نہیں گئے بہت اچھا کئے اور یہ نقل میاں رکن ابن حسن سے منقول ہے اور انہوں نے میاں عبدالملک سے سنا ہے نقل ہے کہ بندگی میاں نعمت رضؓ نے فرمایا جو شخص کہ اس بندہ کو مہمان کرتا ہے وہ خدا کے لئے نہیں ہے اس کا مقصود یہ ہے کہ بندہ خوشنود ہو اور جو شخص کہ فقیروں کی دعوت کرتا ہے وہ خدا کے لئے ہے اس لئے کہ یہ بندہ گھر میں کھاتا ہے۔ نقل ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ کسی طالب کو ہمت بخشتا اور کوئی چیز حضرت مہدیؑ کو لادیتا تو بعض کی چیز کو قبول فرمایا اور بعض کو فرمایا کہ تم کھاؤ اور دائرہ میں رہو اور قوت پکڑو اور جب خدائے تعالیٰ پر رہنے کی قوت پیدا ہو تو اس وقت دو اور نیز نقل ہے کہ میاں الہداد حمید رضؓ کے پاس کچھ مال تھا حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پیش کئے تو حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تم اپنے پاس رکھو میاں الہداد حمید رضؓ امانت کے طور پر اپنے پاس رکھے ولیکن ہمیشہ فرماتے تھے کہ بندہ فقرا کے درمیان مردار خوار کے مانند ہے باوجودیکہ مہدیؑ ایک روز میاں الہداد رضی اللہ عنہ کے پاس سے سب مال لے لئے اور بطریق امانت پھر تسلیم کئے اور نیز نقل ہے کہ میاں

آنکہ میراں؏ ہمہ مال را روزی از نزدیک
میاں الہداد رض گرفتند و بطریق امانت
باز تسلیم کردند و نیز نقلست کہ میاں الہداد
حمید رض را چوں یاراں دیدندی ہمہ گریختندی
چوں کمان را زاغ بہ بیند و بگریزد و ہر گاہ
کہ مال خود را تسلیم میراں؏ کردند بعدہ ہمہ
خوشنود شدند پیش از تسلیم کردن گفتند
کہ نزد شما بوی مردار می آید میاں الہداد
حمید رض بارہا فرمودی در میان فقراں بندہ
مردار خوار است و نیز معلوم باد کہ روزی
بندگی میاں سید خوندمیر رض و این بندہ دلی
یوسف بہ در خانہ بی بی فاطمہ رضی اللہ بنت
امام مہدی موعود؏ ایستادہ بودیم برادری
آمدہ عرض کرد کہ بندہ پیش میاں میراں جیو
گفت کہ شما چرا برابر میاں حسان می روید
میاں میرانجیو گفت کہ بزرگان شما میروند بعدہ
میاں رض اورا طلبیدہ فرمودند کہ بندہ برابر
کدام دنیا داراں رفتہ است میرانجیو گفت
کہ من شما را نگفتم بعدہ میاں رض فرمودند
کہ بزرگ ایشاں کدام کس است بعدہ
میاں رض فرمودند کہ ای فلاں چاپلوسی دنیا
داراں مکن برو چاکری کن و اگر در ترک
چاپلوسی ترا زیانی باشد دامن بندہ
بگیر و نیز معلوم باد کہ بعضی کساں از دائرہ
بندگی میاں نعمت رض در خانہ موافقاں میرفتند
بندگی میاں نعمت رض راہ خرچ دادہ اند

الہداد حمید رضی اللہ عنہ کو جب یاراں رضی اللہ عنہم
دیکھتے تو سب بھاگ جاتے جس طرح سے کہ کوا
کمان کو دیکھ کر بھاگتا ہے اور جس وقت کہ اپنا مال
مہدی؏ کے حوالہ کیے

اس وقت سب خوشنود
ہوئے حوالہ کرنے سے پہلے کہتے تھے کہ تمہارے
نزدیک مردار کی بو آتی ہے میاں الہداد حمید رض
اکثر فرماتے کہ بندہ فقراء کے درمیان مردار خوار ہے۔
اور نیز واضح ہو کہ ایک روز بندگی میاں سید
خوندمیر رض اور یہ بندہ دلی ابن یوسف رض بی بی فاطمہ رض
بنت امام مہدی موعود رض کے گھر کے دروازہ پہ کھڑے
ہوئے تھے ایک برادر نے آکر عرض کیا کہ میں
نے میرانجیو سے کہا کہ تم کس لیے میاں
حسان کے برابر جاتے ہو تو میرانجیو نے
کہا کہ تمہارے بزرگاں جاتے ہیں بندگی میاں
رضی اللہ عنہ نے اوسکو بلوا کر فرمایا کہ بندہ
کونسے دنیا داروں کے ساتھ گیا ہے۔ میراں
جیو نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں کہا
اس کے بعد میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ ان کا (برادران دائرہ کا) بزرگ
کون شخص ہے اس کے بعد میاں رض نے فرمایا کہ
ای فلاں دنیا داروں کی چاپلوسی مت
کر جا نوکری کر اور اگر چاپلوسی ترک کرنے میں
تیرا نقصان ہو تو بندہ کا دامن پکڑ اور نیز
واضح ہو کہ بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ
کے دائرہ سے بعضے اشخاص موافقوں کے

دائرہ بندگی میاں نعمت رضؓ درخانہ موافقان
میرفتند بندگی میاں نعمت رضؓ راہ خرچ
دادہ از دائرہ بیروں کشیدند وفرمودند کہ
اشتر گرگین را علیحدہ باید کرد تا اشتران دیگر
را نہ چسپد **نقلست** از بندگی میاں سید
خوندمیر رضؓ کہ باری والا نرا وبعضی موافقان
را منع کردند کہ کسانیکہ درخانہ شما می
آیند چیزے مدہید وایشانرا خوار مکنید ایشاں
گفتند چہ کنیم گلو گرفتہ میگیرند بندگی میاں
سید خوندمیر رضی اللہ فرمودند کہ ایں حق کسانست
کہ ذات خودرا در راہ خدائے تعالیٰ حبس
کردہ اند قال اللہ تعالیٰ للفقراء
الذین احصروا فی سبیل
اللہ لا یستطیعون ضربا فی
الارض یحسبہم الجاہل
اغنیاء من التعفف تعرفہم
بسیماہم لا یسئلون الناس
الحافا وما تنفقوا من
خیر فان اللہ بہ علیم
(جز ۳ رکوع ۵) وہمہ مہاجران رضؓ را
خوشنودی نبود کہ ایں چنیں کسانرا
بدہند ونیز **نقلست** کہ بندگی
سید خوندمیر رضؓ را چہار صد تنکہ خدائے
تعالیٰ رسانید وکسی برای میاں رضؓ می آورد
وبندگی میاں یوسف از دست آوردہ
ستد میاں رضؓ نہ طلبیدند بلکہ بعضی صدقہ

گھر جاتے تھے تو بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ
نے (اون کو) راستہ کا خرچ دے کر دائرہ سے
باہر کر دیا اور فرمایا کہ کھجلی بھرے اونٹ کو علیحدہ
کر دینا چاہیئے تاکہ دوسرے اونٹوں کو نہ لپٹے بندگی
میاں سید خوندمیر رضؓ سے منقول ہے کہ آپ
باڑی والوں کو اور بعض موافقین کو منع کیا کہ جو
لوگ تمہارے گھر آتے ہیں ان کو کوئی چیز مت دو اور
اونکو ذلیل مت کرو انہوں نے کہا ہم کیا کریں گلہ پکڑ کر لیتے
ہیں بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حق ان
اشخاص کا ہے جنھوں نے اپنی ذات کو خدا کی راہ
میں قید کر دیا ہے فرمانِ خدا ہے کہ (خیرات)
ان فقیروں کے لئے ہے جو قید کئے ہوئے
ہیں اللہ کے راستہ میں جو ملک میں
چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کی بے
نیازی دیکھ کر ان کو غنی سمجھتے ہیں تو
ان کو پیشانی سے پہچان لے گا وہ
لوگوں سے لپٹ کر سینے سے نہیں
مانگتے اور تم کسب حلال سے آیا ہوا جو
مال خرچ کروگے تو پس تحقیق اللہ اس
کو جاننے والا ہے اور ایسے اشخاص
کو (جو دنیا داروں کے گھر جاتے ہیں)
سلوک کرنے میں تمام مہاجروں
کی خوشنودی نہ تھی۔ اور نیز نقل ہے کہ خدائے
تعالیٰ نے بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
کو چار سو تنکے بھیجا اور ایک
شخص میاں رضی اللہ عنہ کے لئے

خواران میاں رضؓ این چنیں ہستند کہ از چند جا مبلغ خدائے تعالیٰ رسانیدہ بود و آنرا غیر طالباں گرفتند و با او، ہیچ دعوی نکردند بلکہ سیزدہ کلسی امانت تسلیم بود ہمہ بغیر اذن خرچ کردند و ہیچ دعوئی باو نکردند و نیز در وقت بندگی سید خوندمیر رضؓ در قصبہ سلکھن پور بغیر اذن نرفتیم این زماں حال ما این چنیں شدہ است کہ چنانچہ چہار پایہ ہر کجا کہ خواہد برود اگر مرشد منع کند یا نہ نہ مانیم **نقلست** از میاں عبد القادر کہ برادری از احمد آباد آمد و از سید مصطفیٰ عرف غالب خاں میراں سید محمود رضؓ را سلام آورد بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بر آنکس بسیار زجر کردند کہ آنجا چرا رفتی و سلام دنیاداراں آوردی **نقلست**

میراں سید محمود رضؓ را دختر سلطان (محمود) کتابت فرستادہ بود میراں سید محمود رضؓ بسیار گریستند و فرمودند کہ در مکتوب دنیاداران نام من نوشتہ شد داد موافق مہدی عؑ بود و نیز اگر کسے در خانہ موافق رفتے داد بندگی میراں رضؓ را سلام گفتی خوف مرشد چناں بود کہ فی الحال جواب دادے کہ اگر بندہ سلام رساند بندہ را فضیحت کنند کہ چرا آنجا رفتید و سلام آوردید و نیز بعضی آنچناں بودند کہ اگر بہ ضرورت می رفتند و یا مرشد فرستادی و اگر اہل فراغ

لاتا تھا اور بندگی میاں یوسف رضؓ نے لانے والے کے ہاتھ سے لے لیا لیکن میاں رضی اللہ عنہ نے طلب نہیں فرمایا بلکہ میاں رضؓ کے بعضے صدقہ خوار ایسے تھے کہ کبھی جگہ سے خدائے تعالیٰ روپے بھیجا تھا اور ان روپوں کو غیر طالبوں نے لے لیا اور ان پر کوئی دعویٰ نہیں کئے بلکہ تیرہ کلسی امانت حوالہ کی ہوئی تھی سب بغیر حکم کے خرچ کر لئے اور کوئی دعویٰ اون پر نہیں کئے اور بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ کے وقت میں قصبہ سلکھن پور میں ہم بغیر اجازت کہیں نہیں گئے اس زمانے میں ہمارا حال ایسا ہو گیا ہے کہ جس طرح جانور جہاں کہیں جاہتا ہے چلے جاتا ہے اور اگر مرشد منع کرے تو رکتے نہیں میاں عبد القادر سے منقول ہے کہ ایک برادر احمد آباد سے آیا اور سید مصطفیٰ عرف غالب خاں کا سلام میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کو پہونچایا بندگی میراں سید محمود رضؓ اوس پر بہت خفا ہوئے کہ وہاں کس لئے گیا تھا۔ اور دنیا دار کا سلام کیوں لایا نقل ہے کہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کو سلطان محمود کی لڑکی نے خط بھیجا تھا میراں سید محمود رضؓ نے بہت زاری کی اور فرمایا کہ دنیا دار کے مکتوب میں میرا نام لکھا گیا حالانکہ وہ مہدی عؑ کے موافقین سے تھی اور نیز اگر کوئی شخص موافق کے گھر جاتا اور وہ بندگی میراں سید محمود رضؓ کو سلام کہتا تو مرشد کا خوف ایسا تھا کہ اسی وقت جواب دیتے کہ اگر میں سلام پہنچاؤں تو مجھ کو فضیحت کریں گے کہ کیوں وہاں گئے اور سلام لائے اور نیز بعضی طالب مولیٰ ایسے تھے کہ اگر کہیں ضرورت پر جاتے اور یا مرشد کہیں روانہ

او را چیزی گزرانیدی قبول نہ کردندے ازاں کہ نفس را صفت سگ است اگر کسی او را نوالہ اندازد باز آنجا میل می کند و خانہ او میر ود و سر فرود میآرد و دم جنباند۔ **نقلست** کہ در وقت خلافت ابابکرؓ یکی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش ابابکرؓ آمد با گریہ و زاری و بر سر خود خاک انداختہ آمد و گفت یا خلیفۂ ما در وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زنے جوان و مست را با نداال در خلوت یافتہ و تمام شب پاسبانی آں زن کردیم چوں صبح شد آں زن را بخانہ آں سپردم اکنون ازاں خطرہ در دل چناں میگذرد کہ آں زر ایں چرا نگرفتی بعد شنیدن ایں حکایت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم گریستند و فرمودند کہ ای برادر آں وقت رسولؑ بود کہ ترا خطرہ نیامد ایں وقت ماست کہ ایں خطرہ درون دلت گذشت **نقلست** از حضرت میرانؑ و بندگی سید محمودؓ و بندگی سید خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ و میاں نظامؓ و میاں دلاورؓ کہ درخانہ کسی نہ از جہت مہمانی و نہ در مرض و نہ معذرت رفتند مگر درون دائرہ میرفتند۔ و نیز **نقلست** کہ بندگی سید محمودؓ در موضع بھیلوٹ با دائرہ ہم بودند دیہی بموازنہ سہ کروہ بود و دراں دیہ موافقان مہدیؑ بودند و دراں دیہ ملک **لطیف** بود ہر روز میاں سید سلام اللہؓ را طلبیدی کہ درخانہ ما مہمان بیائید میاں مذکور بسیار عذر کردند

کرتے اور اگر کوئی تونگران کو کوئی چیز خدا کی راہ میں دیتا تو قبول نہیں کرتے اس لئے کہ نفس کی صفت کتے کی ہے اگر کوئی شخص اس کو ایک لقمہ ڈالتا ہے تو پھر اسی طرف توجہ کرتا ہے اور اوس کے گھر پر جاتا ہے سر جھکاتا ہے اور دم ہلاتا ہے نقل ہے کہ ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ نے گریہ و زاری کے ساتھ خاک سر پر ڈالے ہوے ابابکر رضی اللہ عنہ کے حضور میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے حضرت رسول اللہؐ کے زمانہ میں ایک رات کو ایک جوان اور مست عورت کو زیور میں لدی ہوئی تنہائی میں پایا تھا تمام رات ہم نے اس کی نگہبانی کی جب صبح ہوئی تو اس عورت کو اس کے گھر پہنچا دیا اب اس کے متعلق دل میں ایسا خیال آتا ہے کہ تو وہ زیور کیوں نہیں لے لیا۔ یہ حکایت سن کر ابابکر صدیق رضؓ نے بھی زاری کی اور فرمایا کہ اے بھائی وہ زمانہ رسولؐ کا تھا جو تجھ کو خطرہ نہیں آیا یہ ہمارا زمانہ ہے جو تیرے دل میں یہ خطرہ آیا۔ حضرت مہدیؑ بندگی سید محمودؓ بندگی سید خوندمیرؓ میاں نعمتؓ میاں نظامؓ اور میاں دلاورؓ سے منقول ہے کہ (دائرہ کے باہر) کسی کے گھر نہ مہمان گئے اور نہ عیادت و معذرت کے لئے گئے مگر دائرہ میں جاتے تھے اور نیز نقل ہے کہ بندگی سید محمودؓ موضع بھیلوٹ میں مع اہلیان دائرہ تشریف رکھتے تھے اس مقام سے) تین کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ تھا اور اس میں موافقان مہدی علیہ السلام رہتے تھے اسی قصبہ میں ملک لطیف نامی موافق تھا ہر روز میاں سید سلام رضی اللہ عنہ اللہ کو اپنے گھر مہمان آنے کے لئے کہتا

مبادا میراں سید محمود رضؓ بشنوند ومارا فضیحت کنند حاصل الامر روزی بعد از مغرب رفتند ووقت عشاء در دائرہ آمدند بعد از آمدن بندگی سید محمود را خبر شد بسیار زجر کردند وگفتند چرا رفتید خانہ پارہ پارہ خواہم کرد واز دائرہ دست گرفتہ خواہم کشید وفرمودند کہ ماموجب حرمت شما نہ خواہم داشت بعدہ میاں سید سلام اللہ دستار در گلو کردہ بر پائی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ افتادند وفرمودند کہ از ما گناہ افتاد ببخشید ویک ونیم ماہ بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ را روی خود نہ نمودند ومیاں مذکور نیاء میراں رضؓ بودند مہاجر مہدیؑ بودند ونیز بندگی میاں نعمت رضؓ چند کساں را شہر بند کردہ بودند از جہت آنکہ در جالور برای سودا خرید کردن میرفتند موافقاں ایشاں را درون خانہ خود می بردند ومی خورانیدند میاں نعمت رضؓ بر ایشاں بسیار زجر کردند فرمودند کہ سودای ایشاں دیگر کساں بیارند خاطر ایشاں بجز رفتن خانہ مردماں نمی ماند بلکہ چند کساں را راہ خرچ دادہ از دائرہ بیرون کشیدند کہ ایشاں در خانہ موافقاں مہدیؑ میرفتند ونیز شخصی پیش فتح خاں رفت وگفت کہ بندہ از بھیلوٹ می آید فتح خاں گفت کہ بزنید وخود ہم دوید ونعلین چوبی کشیدہ زدن گرفت بعضے کساں گفتند کہ نفیر را چرا می زنند فتح خاں گفت کہ از آں ہیزم کہ

میاں مذکور بہت عذر کرتے (اس خوف سے کہ) ایسا نہ ہو کہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سن لیں اور ہم کو فضیحت کریں حاصل کلام ایک روز مغرب کے بعد گئے اور عشاء کے وقت دائرہ میں واپس آگئے آپ کے آنے کے بعد بندگی میاں سید محمود رضؓ کو خبر ہوئی تو آپ نے دھمکی دی اور کہا کہ کس لئے گئے تھے تمہارا گھر پارہ پارہ کردوں گا اور ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر کردوں گا اور فرمایا کہ ماموجب میں تمہاری عزت نہیں کروں گا اس کے بعد میاں سلام اللہ رضؓ پگڑی گلے میں ڈالے ہوئے میراں سید محمود رضؓ کے قدموں پر گر پڑے اور فرمایا کہ ہم سے خطا ہوئی معاف فرمایئے اور آپ نے ڈیڑھ مہینہ تک بندگی میراں سید محمود رضؓ کو اپنی صورت نہیں دکھائی حالانکہ میاں مذکور میراں (سید محمود رضؓ) کے ماموں تھے اور مہاجر مہدیؑ تھے اور نیز بندگی میاں نعمت رضؓ نے چند اشخاص کو قید کر دیا تھا اس لئے کہ وہ لوگ جالور میں سودا خریدنے جاتے تھے تو موافقین ان کو اپنے گھروں کو لے جاتے اور کھانا کھلاتے تھے میاں نعمت رضؓ نے ان کو بہت دھمکی دی اور فرمایا کہ ان کا سودا دوسرے اشخاص لائیں (اس لئے کہ) ان کا دل لوگوں کے گھروں کو گئے بغیر نہیں رہتا بلکہ چند اشخاص کو اسی لئے راہ خرچ دے کر دائرہ کے باہر کر دیئے کہ یہ لوگ (دائرہ کے باہر) موافقان مہدیؑ کے گھروں کو جاتے تھے اور نیز ایک شخص فتح خاں کے پاس گیا اور کہا کہ میں بھیلوٹ (کے دائرہ) سے آیا ہوں فتح خاں نے کہا کہ مارو، اور خود بھی اوس پر دوڑا اور کھڑاویں لے کر مارنے لگا بعض اشخاص

کسی بعد ازیں نام آنجا بار دروغ نگیرد و نیز **معلوم باد** کہ میاں سید خوندمیر رضؓ و میاں نعمت رضؓ و میاں ملک جیو رضؓ و میاں دلاور رضؓ و ملک الہداد رضی اللہ عنہ چند سال در جالور بودند در خانہ کسی مہمان نہ رفتند و خوشنودی ہم نبود کہ کسی طالب خدای در خانہ موافقاں برای خوردن طعام بروہ و نیز **معلوم باد** کہ بندگی سید الشہداء از مرض ملک معروف رضؓ در شہر نہروالہ برای پرسیدن رفتہ بودند چند روز در آنجا ماندند فاما در خانہ کسی مہمان نرفتند اگر کسی مہمان گرفتی ہم آنجا طعام آوردی و نیز بندگی سید خوندمیر رضؓ برای نماز عید از کھانبیل بشہر نہروالہ رفتند ملک شرف الدین و باری والاں استقبال کردہ پیش آمدند و در خانہ ملک شرف الدین آوردند تا آں زمانکہ ہمانجا ماندند کسیکہ مہمانداری کردی ہمانجا طعام آوردی و در خانہ ہیچ کس نہ رفتندے۔ و نیز بندگی سید خوندمیر رضؓ از قلعہ جالور در کھنبات رفتند موافقاں آنجا مبلغ گزرانیدند قبول نہ کردند و فرمودند کہ بندہ برای تحصیل نہ آمدہ بودم از جہت اللہ آمدم **نقلست** کہ حضرت میراں عؑ فرمودند کہ درون دائرہ مہدی عؑ مومنان و منافقاں و کافراں ہستند چنانچہ در دائرہ مصطفیٰ بودند و لیکن ایشاں را خدائے تعالیٰ در دائرہ نہ میراند پس مارا بسیار باید ترسید **نقلست** از

نے کہا کہ فقیر کو کس لئے مارتے ہو تو فتح خاں نے کہا اس لئے مارتا ہوں کہ اس کے بعد کوئی شخص وہاں کا نام غلطی سے نہ لے اور نیز واضح ہو کہ میاں سید خوندمیر رضؓ میاں نعمت رضؓ میاں ملک جیو رضؓ میاں دلاور رضؓ اور ملک الہداد رضؓ چند سال تک جالور میں رہے کسی کے گھر مہمان نہیں گئے اور خوشنودی بھی نہ تھی کہ کوئی خدا کا طالب موافقین کے گھر کھانا کھانے کے لئے جائے اور نیز واضح ہو کہ بندگی سید الشہداء رضی اللہ عنہ (ملک معروف رضی اللہ عنہ کی بیماری کی وجہ سے عیادت کے لئے شہر نہروالہ گئے چند روز وہاں مقیم رہے ولیکن کسی کے گھر مہمان نہیں گئے اگر کوئی شخص مہمانی کرتا تو اسی جگہ کھانا لاتا اور نیز بندگی سید خوندمیر رضؓ عید کی نماز کے لئے کھانبیل سے شہر نہروالہ گئے ملک شرف الدین اور باڑی وال استقبال کر کے آگے آئے اور ملک شرف الدین کے گھر میں (میاں رضؓ کو) لائے جب تک کہ آپ وہاں رہے جو کوئی مہمانداری کرتا وہیں کھانا لاتا اور آپ (کھانا کھانے کے لئے) کسی کے گھر نہیں جاتے تھے۔ اور نیز بندگی سید خوندمیر رضؓ قلعہ جالور سے کھنبات تشریف لے گئے تو وہاں کے موافقوں نے آپ کی خدمت میں روپئے پیش کئے تو قبول نہیں فرمایا اور فرمایا کہ میں (روپئے) وصول کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں خدا کے لئے آیا ہوں۔ نقل ہے کہ حضرت مہدی عؑ نے فرمایا کہ مہدی عؑ کے دائرہ میں مومناں منافقاں اور کافراں ہیں جس طرح کہ مصطفیٰ صلعم کے دائرہ میں تھے لیکن خدائے تعالیٰ ان کو (منافقوں اور کافروں کو) دائرہ میں موت عطا نہیں کرے گا پس ہم کو بہت ڈرنا چاہئے۔ نقل ہے کہ کوئی شخص حضرت

حضرت میراںؑ کسی جامہ یا کفش طلبیدی میراںؑ فرمودندی بگیرید جامۂ بندہ بپوشید و برای برکت درون خانہ مدارید اگر پوست بندہ بپوشید نجات نیابید تا آنزمانکہ عمل نکنید آنچہ بندہ می گوید قال النبیؐ یا فاطمۃؓ اعملی ولا تتکئی علی انک ابنتی قال سبحانہ و تعالیٰ یوم ینفخ فی الصور فلا انساب بینھم نیز حضرت میراںؑ فرمودند کہ خدائے تعالیٰ ہمچناں نخواہد پرسید کہ پسر احمد است یا محمد است حق تعالیٰ عمل با محبت خواہد پرسید پس ای برادر بہ بیں و تکیہ مکن کہ ما درون دائرہ ہستیم و مارا بصدقۂ مہدیؑ نجات خواہد شد۔ و نیز کسی را کہ بعد از مصطفیٰؐ و بعد از مہدی علیہ السلام محبت با خدائے تعالیٰ باشد صحبت ایشاں فرض است یا ملکوتی یا جبروتی یا لاہوتی باشد قال اللہ تعالیٰ ثم اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات (جزء ۲۲ رکوع ۱۶) پس کسیکہ صحبت ایشاں گذاشتہ از دائرہ بیروں رود و طالب حیات دنیا باشد و در طلب آں بمیرد

حضرت مہدی علیہ السلام سے لباس یا پوش طلب کرتا تو مہدی علیہ السلام فرماتے کہ لو بندہ کا جامہ پہنو اور برکت کے لئے گھر میں مت رکھو اگر بندہ کا پوست پہنو گے (تو بھی) جو کچھ بندہ کہتا ہے (اوس پر) جب تک عمل نہ کرو گے نجات نہ پاؤ گے فرمایا نبیؐ نے اے فاطمہؓ عمل کر اور تکیہ مت کر اس پر کہ تو میری لڑکی ہے فرمایا خدائے پاک نے جس دن صور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان نسب نہیں رہیں گے نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ اس طرح نہ پوچھیگا کہ احمدؐ کا بیٹا ہے یا مہدی علیہ السلام کا حق تعالیٰ عمل با محبت پوچھے گا۔ پس اے برادر زمان کو دیکھ اور تکیہ مت کر کہ ہم دائرہ کے اندر ہیں اور ہم کو مہدی علیہ السلام کے صدقہ سے نجات ہوگی اور نیز جس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدیؑ کے بعد خدائے تعالیٰ کے ساتھ محبت ہو ان کی صحبت فرض ہے یا ملکوتی ہوں یا جبروتی یا لاہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔ پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو کہ جنھیں ہم نے منتخب کیا اپنے بندوں میں سے تو ان میں سے کوئی تو اپنے اوپر ظلم کرنے والا ہے اور ان میں سے کوئی بیچ کی چال چلنے والا ہے اور ان میں سے کوئی آگے گیا نیکیاں لے کر۔ پس جو شخص کہ ان کی صحبت چھوڑ کر دائرہ کے باہر جائے اور حیات دنیا کا طالب رہے اور اسی کی طلب میں مر جائے تو کافر اور منافق مرے گا اور جس شخص کو خدا اور

ولیس کافر و منافق مردہ باشد و اگر کسی را کہ دوستی باخدا و با مصطفیٰؑ و با یاران مصطفیٰؑ و با مہدیؑ و بایاران مہدیؑ باشد و قصد میکند کہ امروز فردا از دنیا و از خانہ و از ہستی خود بیرون آید و درین طلب صادق تمام باشد بران حکم منافقی و کافری نباید کرد و نباید گفت کہ از دائرہ علیحدہ مرد حضرت میران علیہ السلام بعضی کسانرا بشارت ایمان دادہ اند ایشان ہجرت نکردہ بودند پس این چنین کسان نادر و اندک باشند این عطاے باری تعالیٰ است و با این حجت نباید کرد۔ **نقلست** کہ پیش میاں ملک جیو مہاجرؓ چند صد طالبان خدا دنیا گذاشتہ ماندہ بودند بندگی میراں سید محمودؓ فرمودند کہ میاں مذکور را باید کہ پیش مہاجرانؓ بمانند با این ہم کہ از میاں ملک جیو رضی اللہ عنہ بارہا شنیدیم کہ کسی ہر روز خبر نواز خدائے تعالیٰ معلوم نکند او از آن خدا نباشد پس این چنین کس را میراں سید محمودؓ چنین فرمودند دیگر کسی کدام کس است کہ دائرہ بکند و آن دائرہ را نام دائرہ مہدی علیہ السلام نہد۔

اور مصطفیٰؑ اور یاران مصطفیٰ صلی اللہ علیہ السلام کے ساتھ مہدیؑ اور یارانِ مہدی علیہ السلام کے ساتھ بہت دوستی ہو دنیا سے گھر سے اور اپنی ہستی سے آجکل میں باہر آنے کا قصد کرتا ہے اور اس طلب میں کامل صادق ہے ایسے شخص پر کفر و نفاق کا حکم نہیں کرنا چاہئے اور نہیں کہنا چاہئے کہ دائرہ سے علیحدہ مرگیا اس لئے کہ حضرت مہدیؑ نے بعض اشخاص کو ایمان کی بشارت دی ہے انہوں نے ہجرت نہیں کی تھی پس ایسے لوگ نادر اور تھوڑے ہوئے ہیں یہ خدائے تعالیٰ کی سرفرازی ہے اس کو دلیل نہیں گردانا چاہئے۔ نقل ہے کہ میاں ملک جیوؓ مہاجر کے پاس کئی سو خدا کے طالب دنیا چھوڑ کر رہ گئے تھے بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ میاں مذکور کو چاہئے کہ مہاجروں کے پاس رہیں باوجودیکہ میاں ملک جیو رضی اللہ عنہ سے ہم نے اکثر سنا ہے کہ جو شخص ہر روز نئی خبر خدائے تعالیٰ سے معلوم نہ کرے وہ خدا کا نہیں ہے پس ایسی ذات کو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے ایسا فرمایا تو دوسرا شخص کون ہے کہ دائرہ بنائے اور اس دائرہ کا نام دائرہ مہدی علیہ السلام رکھے۔

باب نہم

دربیان آنکہ میراںؑ تعین را لعین فرمودند

ونیز تحقیق کردہ بدانید کہ ہیچ یکی از مہاجرانؓ نہ شنیدم کہ حضرت میراںؑ تعین را لعین مراتبی فرمودند و این بندہ با اصحاب کبارؓ ہم نشنیدہ کہ کسی را امری کردند کہ تعین را بخورید لعین است **نقلست** کہ بندگی میاں نعمتؓ بہ بندگی سید خوندمیرؓ چند بار فرمودند کہ شما یاراں را از خلاف میراںؑ منع کنید بندگی سید خوندمیرؓ فرمودند کہ بندہ کو توال نیست کار بندہ ہمیں است کہ بیان قرآن کنیم کسی را جای وظیفہ بودی و پیش بندگی سید خوندمیرؓ اذن طلبیدی کہ آنجا بردیم اگر رضای خوندکار باشد بیاریم رضا دادند و نیز اگر کسی پیش میراںؑ ہم و یاراںؓ رضا طلبیدی کہ تعین را ترک دہم فرمودند خدای را بخواہید فاما در بیان ہمیشہ تعین را لعین فرمودند و تعین خورندگاں دائم بر ذات خود ملامت میکردند و نیز برادران دائرہ ہم تعین خواراں را ملامت بسیار می کردند و ایشاں ہیچ رنجش نہ کردند و نیز حضرت میراں علیہ السلام

باب نہم

اس بیان میں کہ مہدیؑ نے تعین کو لعین فرمایا ہے

اور نیز تحقیق کے ساتھ جانو کہ میں نے مہاجرینؓ میں سے کسی مہاجرؓ سے نہیں سنا کہ حضرت مہدیؑ نے تعین کو لعین مراتبی فرمایا ہے اور یہ بندہ نے صحابہؓ کرامؓ سے بھی کس کو یہ حکم کرتے ہوئے نہیں سنا کہ تم تعین کھاؤ (کیونکہ تعین کھانے والا) لعین ہے۔ نقل ہے کہ بندگی میاں نعمتؓ نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے چند بار فرمایا کہ تم یاروں کو مہدی علیہ السلام کے خلاف (عمل کرنے) سے منع کرو تو بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ کوتوال نہیں ہے بندہ کا کام یہی ہے کہ قرآن کا بیان کروں اگر کسی شخص کا کہیں وظیفہ ہوتا اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی حضور میں اجازت طلب کرتا کہ وہاں جاتا ہوں اگر خوندکار رضا دیں تو لاتا ہوں تو آپ رضا دیتے اور نیز اگر کوئی شخص مہدیؑ اور یارانِ (مہدیؑ) سے بھی رضا طلب کرتا کہ میں تعین کو ترک کردوں تو فرماتے کہ خدا کو چاہو لیکن ہمیشہ بیان میں تعین کو لعین فرمایا اور تعین کھانے والے ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرتے تھے اور نیز برادران دائرہ بھی تعین خواروں کو بہت ملامت کرتے

تعین را تعین فرمودند اگر کسی گوید بعضے مہاجراں
را بود و میاں یوسف سہیت رضؓ و میاں تاج محمدؓ تعین
میخوردند و حضرت میراںؑ ایشاں را بشارتہا دادہ
اند و ضیافت ایشاں قبول کردہ اند و کرات و مرات
بخانہ ایشاں قدوم سادت فرمودہ اند گویم کہ ایں
را حجت نباید کرد چراکہ حضرت میراںؑ ہرچہ کردند
ہرجاکہ رفتند بامراللہ کردند و رفتند پس اینجا
ذاتہای میاں یوسف سہیت رضؓ و میاں تاج محمد رضؓ
بیان کردن و حکایت نجاشی بادشاہ حبش و سلطان
غیاث الدین بادشاہ مانڈو بعضی از ازواج و دختران
سلطان محمود کہ بادشاہ گجرات بود ایں ہمہ را حجت
نباید کرد چراکہ ایشاں را بشارتہا دادہ اند بامراللہ
دادہ اند و یاراں رضؓ را فرستادہ اند چنانچہ
بیت فرمودہ اند۔

گر یمنی در یمنی پیش منی
در پے منی پیش منی در یمنی

نقلست کہ در موضع بھیلوٹ یک ملاّسی تنکہ
کہنہ پیش میراں سید محمود رضؓ آورد قبول کردند
بعد ازاں ہماں شخص بعد از یکماہ باز سی تنکہ
آورد باز قبول کردند باز سیوم کرت آورد
بعد از یکماہ حضرت میراں سید محمود رضؓ قبول
نہ کردند و فرمودند مگر فتح خاں ما را تعین گرداند
و نیز اکثر درویشاں تعین را ترک کردہ اند
آنکسا نراکہ نبود اختیار نکردند اگرچہ بعضی
نقلہا یک دو کساں می آرند کہ اختیار کردہ
اند الشاد دکالمعدوم ہمہ

تھے اور یہ (حضرات) کچھ رنج نہیں کرتے تھے اور نیز
حضرت مہدی علیہ السلام نے تعین کو تعین فرمایا اگر کوئی شخص
کہے کہ بعضے مہاجروں کو (تعین) تھا اور میاں یوسف
سہیت رضؓ اور میاں تاج محمد رضؓ تعین کھاتے تھے اور
حضرت مہدی عؑ نے ان کو بشارتیں دی ہیں اور ان کی
ضیافت قبول کی ہے اور کئی بار ان کے گھروں کو تشریف لے
گئے تو میں کہتا ہوں کہ اس کو حجت نہیں گردانا چاہیئے
اس لئے کہ حضرت مہدیؑ نے جو کچھ کیا اور جہاں کہیں گئے اللہ
کے حکم سے کئے اور گئے پس یہاں میاں یوسف سہیت رضؓ اور
میاں تاج محمد رضؓ کی ذاتوں کو پیش کرنا اور حبش کا بادشاہ
نجاشی اور مانڈو کا بادشاہ سلطان غیاث الدین اور سلطان محمود جو
گجرات کا بادشاہ تھا اس کی بعض عورتوں اور لڑکیوں کی حکایت
تھی ان سب کو دلیل نہیں گردانا چاہیئے اس لئے کہ ان کو (مہدیؑ نے)
اللہ کے حکم سے بشارتیں دی ہیں اور اپنے اصحاب رضؓ کو انکے پاس بھیجا ہے چنانچہ بیت فرمایا ہے کہ

اگر تو مجھ سے ہے یمن میں ہے تو تو میرے پاس ہے
اور اگر مجھ سے نہیں ہے اور میرے پاس ہے تو تو یمن میں ہے

نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں ایک ملانے تیس تنکے کہنہ میراں سید محمود رضؓ
کی خدمت میں پیش کئے قبول فرمایا اور بعد ازاں اسی شخص
نے ایک ماہ کے بعد تیس تنکلے لائے پھر قبول فرمایا پھر تیسرے بار
ایک ماہ کے بعد لایا حضرت میراں سید محمود رضؓ نے قبول نہیں کیا اور
فرمایا شاید فتح خاں ہمارے لئے تعین مقرر کرتا ہے اور نیز اکثر
فقراء نے تعین کو ترک فرمایا اور جن کو (تعین) نہ تھا اختیار
نہیں کئے اگرچہ ایک دو شخص بعضی نقول پیش
کرتے ہیں کہ اختیار کیا ہے نادر معدوم کے موافق
ہے تمام فقراء نے تعین کو ترک فرمایا ہے اور
قصہ بیان کیا ہے کہ ایک فقیر نے ایک مسجد میں امام

درویشاں تعین را شرک گفتہ اند قصہ آوردہ اند کہ درویشی در مسجدی بدنبال امام نماز عصر ادا کرد و بعد از نماز امام درویش را پرسید کہ از کجا آمدید درویش گفت از زمین خدا آمدم امام گفت کہ قوت از کجا می شود درویش گفت از خانہ خدا امام گفت سببی می باید درویش فی الحال نماز باز گردانید امام گفت کہ بعد عصر چہ ادا کردی درویش گفت نماز عصر امام گفت رسول ؑ فرمودہ اند کہ

صلوا خلف کل بر و فاجر

درویش گفت آری تحقیق است ولیکن بدنبال مشرک نماز گزاردن روا نباشد از یں سبب نماز باز گردانیدم و ترا بر خدائے تعالیٰ یقین نیست۔ قولہ تعالیٰ

وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا

فصل

در نقل ہائے متفرقات **نقلست** کہ بی بی الہدتی رض وقتیکہ نقل شدند از درون بقچہ بی بی یک تنکہ زرین بیرون آمد حضرت میراں ؑ را اعلام کردند میراں ؑ فرمودند در آتش گرم کنید و بی بی رض را داغ دہید میاں سید سلام اللہ رض برای مستعد کنانیدن قبر رفتہ بودند چونکہ خبر شنیدند از انجا شتاب پیش میراں ؑ آمدند و گفتند کہ بندہ را بہ تحقیق معلوم است کہ ایں تنکہ زرین بی بی فاطمہ رض است و از آن بی بی الہدتی رض

کے پیچھے عصر کی نماز ادا کی اور نماز کے بعد امام نے درویش سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے درویش نے کہا کہ میں خدا کی زمین سے آیا امام نے کہا کہ غذا کہاں سے میسر ہوتی ہے درویش نے کہا کہ خدا کے گھر سے امام نے کہا کہ سبب چاہئے درویش نے اسی وقت نماز لوٹا کر پڑھی امام نے کہا کہ عصر کے بعد تم نے کیا ادا کیا درویش نے کہا کہ عصر کی نماز امام نے کہا کہ رسول ؑ نے فرمایا ہے کہ ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھو۔ درویش نے کہا کہ ہاں ٹھیک ہے ولیکن مشرک کے پیچھے نماز پڑھنی روا نہیں۔ اسی سبب سے میں نے نماز لوٹا کر پڑھی اور تجھ کو خدائے تعالیٰ پر یقین نہیں چنانچہ فرمان خدا ہے کہ اور نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ تعالیٰ پر ہے رزق اس کا۔ فصل متفرق نقلوں کے بیان میں نقل ہے کہ جب بی بی الہدتی رض نے وفات پائی تو بی بی رض کی گٹھری سے ایک سونے کا تنکہ نکلا حضرت مہدی علیہ السلام کو اطلاع کئے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ آگ میں گرم کرو اور بی بی رض کو داغ دو سید سلام اللہ رض قبر تیار کروانے گئے تھے جوں ہی آپ نے یہ خبر سنی وہاں سے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں فوراً حاضر ہو کر عرض کیا کہ بندہ کو تحقیق کے ساتھ معلوم ہے کہ یہ سونے کا تنکہ بی بی فاطمہ رض کا ہے اور بی بی الہدتی رض کی ملک سے نہیں ہے اس کے بعد مہدی ؑ نے فرمایا کہ جس کسی کی ملک سے ہو اس کو

نیست بعدہ میراںؑ فرمودند کہ از آں کسیکہ باشد آمدہ باید ہیدی بی فاطمہؓ را دادند نقلست کہ در وقت مصطفیٰؐ یکی از اصحابؓ نقل شد از جامۂ او یک محلف یا دو بیروں آمد پیش حضرت مصطفیٰؐ عرض کردند حضرتؐ فرمودند کہ داغ دہید یاراںؓ داغ دادند نقلست کہ در موضع بھیلوٹ بندگی میراں سید محمودؓ را ازار پازہ پارہ شدہ بود و میاں باینؓ سویت می کردند عشر ہم تسلیم میاں باینؓ بود روزی ازار نو پیش میراں سید محمودؓ آوردند میراںؑ پرسیدند از کجا آوردند میاں مذکور گفت از درہاے عشر جامہ خرید کردہ ازار کنانیدم بندگی میراں سید محمودؓ بسیار خشم شدند و فرمودند کہ ایں پوشیدن روا نیست نخواہم پوشید کہ حق مضطران است و نقلست کہ بی بی کد بانوؓ با بندگی میاں دلاورؓ فرمودند کہ میراں سید محمودؓ را بگوئید کہ چند سویت ما را زیادت بدہید از جہت مہماناں کہ خرچ بسیار میشود میاں دلاورؓ عرض کردند میراں سید محمودؓ چشمہا پر آب کردند و فرمودند کہ میاں دلاورؓ شما از خود نمی گوئید گویا بندہ کسی می گوئید بی بی کد بانوؓ پیش ایں بندہ نصیب دنیوی طلبیدند بہ گوئید کہ حضرت میراںؑ ایں بندہ را دہ سویت دادہ بودند ہماں بس است بعد

وہ بی بی فاطمہؓ کے حوالے کئے۔ نقل ہے کہ مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صحابیؓ نے وفات پائی آپ کے لباس سے ایک یا دو محلف نکلے آنحضرتؐ سے (یاروںؓ) نے عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ داغ دو یاروں نے داغ دیا نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں بندگی میراں سید محمودؓ کا پائجامہ پارہ پارہ ہوگیا تھا اور میاں باینؓ (مہاجر) سویت کرتے تھے اور عشر بھی میاں باین کے تفویض تھا ایک روز نیا پائجامہ میراں سید محمودؓ کی خدمت میں لائے۔ میراں سید محمودؓ نے پوچھا کہ کہاں سے لائے میاں مذکور نے کہا عشر کے پیسوں میں کپڑا خرید کر پائجامہ بنوایا ہوں بندگی میاں سید محمودؓ بہت خفا ہوئے اور فرمایا کہ یہ پہننا جائز نہیں میں نہیں پہنوں گا کیونکہ (یہ) حق مضطروں کا (جنکے پاس ستر عورت کے لئے جامہ نہ ہو اس کا) ہے اور نقل ہے کہ بی بی کد بانوؓ نے بندگی میاں دلاورؓ سے فرمایا کہ میراں سید محمودؓ سے کہو کہ چند سویت ہم کو زیادہ دیں مہمانوں کی وجہ سے خرچ زیادہ ہوگیا ہے میاں دلاورؓ نے عرض کیا تو میراں سید محمودؓ آنکھوں میں پانی لائے اور فرمایا کہ میاں دلاورؓ آپ از خود نہیں کہتے ہو کسی کے کہنے پر کہتے ہو بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا اس بندہ کے پاس دنیا کی چیز طلب کرتے ہیں کہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس بندہ کو دس سویتیں عطا فرمائی تھیں وہی بس ہیں بعد ازاں آپ کو چند فرزند ہوئے

ازاں چند فرزند تولد شدند میراں سید محمود رض زیادہ نگرفتند **نقلست** از ہمہ مہاجران رض کہ حضرت میراں سویت بہ حضور خود می کنانیدند روزے سید علاء الدین مہاجر رض بطرف روی سویت گیرندہ دیدند و پرسیدند کہ شمارا چند سویت ہست حضرت میراں ع منع کردند کہ میاں طرف روی کسی مبینید چشم فرد کردہ بپرسید کہ چند سویت شمار است چراکہ مردم چوں روی کسی می بیند بہ ضرورت رعایت او میشود و نیز **نقلست** از میاں نعمت رض کہ حضرت میراں ع عشر راہم در بعض اوقات ہمانجا بہ مضطران دادند و پرسیدند کہ از عشر چیزے ماندہ است جواب گفتند کہ میراں جیو ہیچ نماندہ است بعدہ میراں ع ایستادہ می شدند و میاں نعمت رض ہمچنیں بعضی وقت کردہ اند و نیز معلوم باد کہ در بھیلوٹ میراں سید محمود رض بہ سویت خودی نشستند اگرچہ در پای مبارکش درد بود میاں قطب الدین رض و میاں باین رض سناکھوری سویت کردند برایشاں میاں لاڑ الام را نشانیدند خود ہم نشستند و اکثر میاں علاء الدین مہاجر رض سویت میکردند و بندگی میراں سید محمود رض بلکہ ہمہ مہاجران رض ہیچ تکلیف نہ کردند ہرچہ حاضر بودی مہمان را خورانیدندی فاما گندم و روغن گاؤ بزرگاں را خورانیدندی و باقی فقیراں را جوار یا باجرہ روغن کنجد

میراں سید محمود رض نے زیادہ (سویتیں) نہیں لیں تمام مہاجرین رض سے منقول ہے کہ حضرت مہدی ع اپنی حضور میں سویت کراتے تھے ایک روز سید علاء الدین مہاجر رض نے سویت لینے والے (بزرگ کے) منھ کو دیکھا اور پوچھا کہ تمہاری سویتیں کتنی ہیں (بناءً علیہ) حضرت مہدی ع نے منع فرمایا کہ میاں (علاء الدین) کسی کے منھ کی طرف مت دیکھو آنکھیں نیچے کئے ہوئے پوچھو کہ تمہاری سویتیں کتنی ہیں اس لئے کہ لوگ جب کسی کا منھ دیکھتے ہیں تو بلحاظ ضرورت اس کی رعایت (دامنگیر) ہوتی ہے اور نیز میاں نعمت رض سے منقول ہے کہ حضرت مہدی ع عشر کو بھی بعض اوقات وہیں مضطروں کو دیتے اور پوچھتے کہ کیا عشر میں سے کچھ بچ گیا ہے تو (یاراں رض) جواباً عرض کرتے کہ میراں جیو کچھ نہیں اس کے بعد مہدی ع کھڑے ہو جاتے تھے اور میاں نعمت رضی اللہ نے بھی بعض وقت ایسا ہی کیا ہے اور نیز واضح ہو کہ بھیلوٹ میں میراں سید محمود رض خود سویت کے لئے بیٹھتے تھے اگرچہ آپ کے قدم مبارک میں درد تھا اور میاں قطب الدین اور میاں باین رض ساکھوری سویت کرتے تھے ان پر میاں لاڑ الام رض کو مقرر فرمایا اور خود بھی بیٹھتے تھے اور اکثر میاں علاء الدین مہاجر رض سویت کرتے تھے اور بندگی میراں سید محمود رض بلکہ تمام مہاجرین رض کوئی تکلف نہیں کرتے جو کچھ موجود رہتا مہمان کو کھلا دیتے لیکن گیہوں اور گائے کا گھی بزرگوں کو کھلاتے اور باقی فقیروں کو جوار یا باجری میٹھے تیل کے ساتھ

خورانیدی واگر آدمیاں بسیار بودی بزرگاں
راطلبیدہ چیزے خوب رانیدند باقی مردماں
راہماں جای فرستادند و مہاجراں رضؓ کہ برای
ملاقات یابرای اجماع حاضر آمدہ بودند
دو سہ روز ماندہ ہمہ رواں شدند واگر کسی
بسیار روز ماندی سویت اومی فرستادندے
وگفتندے ہرچہ رضا باشد بخورید او راہر روز
مہمان نگرفتندی مگر سہ روز ونیز معلوم باد
کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ خود بر سویت
می نشستند وبعضی اوقات نانہا بدست
خود دادند وبر سویت کنندگاں ملک اسماعیل رضؓ
داماد میاں نشستند ونیز در وقت میاں نعمت رضؓ
میاں بابو رضؓ سویت می کردند وقتیکہ میاں نعمت رضؓ
حاضر نبودی وسویت شدی آنچہ باقی ماندی
میاں نعمت رضؓ مضطراں را جابجا میدادند و
بعضی برادراں میاں نعمت رضؓ را عرض کردند
کہ از ایشاں خیانت میشود بعدہ میاں رضؓ
فرمودند ہر وقتیکہ سویت میشود باید کہ بر ایشاں
چہار کساں برائے جاسوسی بنشینند اگر
تنگ خواہند آمد معلوم خواہد شد کہ ایشاں
خیانت می کردند بعدہ چونکہ چہار کساں
نشستند تنگ آمدند وسویت کردن گذاشتند
وبدائرہ میاں ملک جیو رضؓ رفتند **نقل است**
کہ در قصبہ بڑلی میاں نظام رضؓ باچند طالباں
بودند خدائے تعالیٰ گندم رسانیدہ بود ملک الہداد رضؓ
عامل بر سویت بودند ومیاں نظام رضؓ بر سویت

کھلاتے اور اگر لوگ بہت ہوتے تو بزرگوں
کو بلاکر اچھی چیز کھلاتے باقی لوگوں کو اسی جگہ
بھیجدیتے اور جو مہاجرینؓ کہ ملاقات یا اجماع کے لئے
حاضر ہوتے دو تین روز رہ کر سب چلے جاتے اور اگر
کوئی (مہاجرؓ) زیادہ روز رہتے تو ان کو سویت
بھیجی جاتی اور کہتے کہ جو کچھ رضا ہو کھاؤ اس کو ہر روز مہمان
نہیں کرتے مگر تین روز اور نیز واضح ہو کہ بندگی میاں
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ خود سویت کے لئے بیٹھتے
تھے اور بعض وقت اپنے ہاتھ سے روٹی تقسیم
کرتے اور سویت کرنے والوں (کی نگرانی) کے لئے
بندگی میاں رضؓ کے داماد ملک اسمٰعیل رضی اللہ عنہ
بیٹھتے اور نیز میاں نعمت رضؓ کے وقت میں میاں
بابو رضی اللہ عنہ سویت کرتے تھے جس وقت کہ میاں نعمت رضؓ
موجود نہ ہوتے اور سویت ہوتی تو جو کچھ باقی رہتا (اس کو)
میاں نعمت رضؓ مضطروں کو جابجا تقسیم کرتے اور بعض
برادروں نے میاں نعمت رضؓ سے عرض کیا کہ ان سے خیانت
ہوتی ہے اس کے بعد میاں نعمت رضؓ نے فرمایا کہ جس وقت
سویت ہوتی ہے ان پر چار شخص تحقیق کے لئے
بیٹھیں اگر تنگ آئیں تو معلوم ہوجائے گا کہ یہ لوگ خیانت
کرتے تھے اس کے بعد جب چار شخص بیٹھے تو وہ تنگ آگئے
اور سویت کرنی چھوڑ دی اور میاں ملک جیو رضؓ کے دائرہ
کو چلے گئے۔ نقل ہے کہ قصبہ بڑلی میں میاں
نظام رضؓ کئی سو طالبوں کے ساتھ تشریف رکھتے
تھے۔ خدائے تعالیٰ گیہوں بھیجا تھا ملک
الہداد رضؓ سویت پر عامل تھے اور میاں نظام رضؓ سویت
کے لئے بیٹھے اور فرمایا کہ ملک الہداد رضؓ تم ایک

نشستند فرمودند کہ ملک الہدادؓ شما یک سویت زیادہ بگیرید ملکؓ فرمودند کہ بندہ حق فقیراں چوں بگیرد میاں نظامؓ فرمودند کہ بندہ را می آید بندہ میدہد ملکؓ فرمودند کہ فقیراں را می آید چند بار ایں سخن تکرار شد ونیز ملک الہداد سویت زیادہ نہ گرفتند **نقلست** کہ خدائے تعالیٰ حضرت میرانؑ را انگور رسانیدہ بود و میاں سید سلام اللہؓ یک خوشہ بدست میراں سید حمیدؓ دادند میرانؑ فرمودند کہ حق فقیراں چرا دادی برادراں گفتند میراں جیو عفو کنید میرانؑ فرمودند کہ حق فقیران است پیش ہمہ فقیراں عفو کنانید فقال ؑ الہدایا مشترکۃ ونیز **نقلست** از حاجی عبداللہ مہاجر مہدیؑ کہ فتح خاں یک ہزار تنکہ گذرانیدہ بود بندگی میاں نظامؓ سویت میکردند ملک الہدادؓ عامل بر سویت بودند میاں نظامؓ ملک را فرمودند کہ شما یک سویت زیادہ بگیرید ملک الہدادؓ عرض کردند کہ حق فقیراں چگونہ زیادہ بگیرم بعدہ میاںؓ فرمودند کہ مارا می آید اگر خواہیم بدہیم و اگر نخواہیم ندہیم ملک الہدادؓ فرمودند کہ فقیراں را می آید بعد از چند روز ملک الہدادؓ از دائرہ میاں نظامؓ پیش بندگی سید خوندمیرؓ رفتند و **نقلست** کہ میاں نعمتؓ را برادران دائرہ عرض کردند کہ اینجا لیس روی میرانؑ تمام

سویت زیادہ لو ملکؓ نے فرمایا کہ بندہ فقیروں کا حق کیوں کر لے گا میاں نظام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بندہ کو آتا ہے بندہ دیتا ہے ملکؓ نے فرمایا کہ فقیروں کے لئے آتا ہے چند بار اس بات میں تکرار ہوئی اور نیز ملک الہدادؓ نے سویت زیادہ نہیں لی۔ نقل ہے کہ خدائے تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو انگور بھیجا تھا اور میاں سید سلام اللہؓ نے ایک خوشہ میراں سید حمیدؓ کے ہاتھ میں دیا مہدیؑ نے فرمایا کہ فقیروں کا حق کس لئے دیئے برادروں نے کہا کہ میراں جیو معاف فرمائیں مہدیؑ نے فرمایا کہ فقیروں کا حق ہے سب فقراء کے پاس معاف کراؤ نبیؐ نے فرمایا کہ تحفے مشترک ہیں اور نیز حاجی عبداللہ مہاجر مہدیؑ سے منقول ہے کہ فتح خاں نے ایک ہزار تنکے بھیجے تھے بندگی میاں نظامؓ سویت فرماتے تھے ملک الہدادؓ سویت پر عامل تھے میاں نظامؓ نے ملکؓ کو فرمایا کہ تم ایک سویت زیادہ لو ملک الہدادؓ نے عرض کیا کہ فقیروں کا حق کیونکر زیادہ لوں اس کے بعد میاں نظامؓ نے فرمایا کہ ہم کو آتا ہے اگر ہم چاہیں گے تو دیں گے اور نہیں چاہیں گے تو نہیں دیں گے ملک الہدادؓ نے فرمایا کہ فقیروں کو آتا ہے چند روز کے بعد ملک الہدادؓ میاں نظامؓ کے دائرہ سے بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلے گئے اور نقل ہے کہ میاں نعمت رضی اللہ عنہ سے برادران دائرہ نے عرض کیا کہ یہاں مہدی علیہ السلام کی پیروی کامل ہے مہدی علیہ السلام کی

است یک پس روی میراںؑ چرا می کنید میراںؑ بی بی ملکانؓ را سہ سویت میدادند شما در خانہ چرا نمی دہید میاں نعمتؓ فرمودند کہ ہمہ یارانِ مہدیؑ اتفاق کردہ دہانیدہ اند از جہت آنکہ مہمان بسیار می آمدند برادراں میاں نعمتؓ را گفتند ما ہمہ راضی ہستیم پس روی میراںؑ بکنید میاں نعمتؓ فرمودند میراںؑ مرشد بودند و ما طالب ہستیم میراںؑ بندہ را ایک سویت دادہ بودند ہمیں یک سویت بسند است بعدہ ہمہ یاراں کوشش کردند و اتفاق کردہ دادند یک روز گذشت دوم روز شد برادراں را فاقہ افتاد آں سویت کہ برادراں دادہ بودند ہمہ پیش برادراں آوردند و سویت کنانیدند و نیز روش میراں السید محمودؓ بن سید محمد مہدی موعودؑ این چنیں دیدیم کہ وقتی درون دائرہ اضطرار شدی و میراں سید محمودؓ را خبر شدے اگر دراں وقت طعام خوردی طعام را گذاشتی و فرمودی کہ طعام بردارید برادراں گرسنہ ہستند بندہ چگونہ خورد بعد ازاں بی بی کد بانوؓ چیزی گذرانیدی آنگہ چیزی می خوردی۔ و نیز وقتی میاں سومار مہاجرؓ بر در میراں سید محمودؓ ایستادہ آواز بلند کرد۔ وگفت میراںؓ دایہ رتنی را فرستادہ پرسیدند کہ چہ می گوئید میاں مذکور گفت فقیراں دائرہ بسیار گرسنہ

ایک پیروی کس لئے نہیں کرتے کہ مہدی علیہ السلام نے بی بی ملکانؓ کو تین سویتیں عطا کی ہیں آپ (اپنے) گھر میں کس لئے نہیں دیتے میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کے تمام یاروں نے اتفاق کرکے دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مہمان زیادہ آتے تھے برادروں نے میاں نعمتؓ سے کہا کہ ہم سب راضی ہیں مہدیؑ کی پیروی فرمائے میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ مرشد تھے اور ہم طالب ہیں مہدیؑ نے بندہ کو ایک سویت دی تھی یہی ایک سویت کافی ہے اس کے بعد تمام یاروں نے کوشش کی اور اتفاق کرکے دیا ایک روز گذرا دوسرا روز ہوا برادروں پر فاقہ پڑا جو سویت کہ برادروں نے دی تھی وہ سب برادروں کے پاس لائے اور سویت کروا دیا اور نیز میراں سید محمودؓ ابن سید محمد مہدی موعودؑ کی روش ہم نے ایسی دیکھی ہے کہ جس وقت دائرہ میں اضطرار (فاقہ پر فاقہ) ہوتا اور میراں سید محمودؓ کو خبر ہوتی اگر اوس وقت کھاتے رہتے تو کھانا چھوڑ دیتے اور فرماتے کہ کھانا اٹھالو برادراں بھوکے ہیں بندہ کیونکر کھائے اس کے بعد بی بی کد بانوؓ کوئی چیز گذرانتے تو اس وقت کچھ کھاتے تھے اور نیز ایک وقت میاں سومار مہاجرؓ نے میراں سید محمودؓ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے آواز دی اور کہا۔ میراںؓ نے دایہ رتنی کو بھیج کر دریافت کروایا کہ کیا کہتے ہو میاں مذکور نے کہا دائرہ کے فقراء بہت بھوکے ہیں اور بعضے حضرات پر فاقہ ہے دائی نے کہا میراں رضی اللہ عنہ کھانا

ہستند وبعضی کسا نرا فاقہ شدہ است دائیؒ
گفت میرانؓ طعام می خورند مگوئید بعدہ بگوئیم
میران سید محمودؓ گفت کہ چہ میگوئید میاں
سومار را آواز از درون خانہ کردند و فرمودند
کہ میاں سومار چہ میگوئید میاں سومار گفت
میراں جیو ہیچ نیست می پرسم کہ میرانؓ چہ
می کنند بعد ازاں تاکید کردہ پرسیدند کہ راست
بگوئید کہ بچہ کار آمدہ بودید بعدہ بسیار
تاکید کردہ پرسیدند راست بگوئید میاں
مذکور گفتند کہ برادراں گرسنہ ہستند بعدہ
میرانؓ چشمہای خود پرآب کردند و فرمودند کہ
طعام را بر دارید کہ ایں بندہ خاک بخورد کہ
برادراں گرسنہ اند و بندہ بخورد بعدہ بی بی
کد بانوؓ چیزی گزرانیدند پس آنگہ میرانؓ طعام
خوردند و از اں غلہ آوردند و آواز در دائرہ بلند
کردند ہر کہ مضطر باشد بگیرد بعضی مضطراں
گرفتند و بعضی برادراں نگرفتند ایشاں را
سویت کنندہ آواز کرد و گفت کہ شما چرا نمی
گیرید ایشاں جواب دادند کہ ما مضطر نہ ایم
سویت کنندہ پرسد کہ شما از کجا خوردید
گفتند کہ امروز ما قرض کردہ خوردیم بعضی
طالبان خدا ایں چنیں دیانت دار بودند
کہ حق مضطراں نخوردند **نقلست**
کہ شیخ صدر الدین سندھی نیم شب دست
درون حجرہ کردہ تا نہا باشارت میدادکہ
ہیچکس نداند کہ کدام میدہد بعد از دو سہ

کھا رہے ہیں (اس وقت) مت کہو اس کے بعد
کہوں گی میراں سید محمودؓ نے کہا کہ کیا کہتے ہو اور
میاں سومارؓ کو گھر میں سے آواز دی اور فرمایا کہ
میاں سومارؓ کیا کہتے ہو میاں سومارؓ نے کہا میراں
جیو کچھ نہیں پوچھتا ہوں کہ میرانؓ کیا کرتے ہیں
بعد ازاں تاکید کر کے پوچھا کہ سچ کہو کہ کس کام
کے لئے آئے تھے اس کے بعد بہت تاکید کر کے پوچھا کہ
سچ کہو میاں مذکور نے کہا کہ برادراں بھوکے ہیں
اس کے بعد میرانؓ نے اپنی آنکھوں میں پانی بھر لایا
اور فرمایا کہ کھانا اٹھاؤ کہ یہ بندہ خاک کھائے
کیونکہ برادراں بھوکے ہیں اور بندہ کھائے اس
کے بعد بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا نے کوئی چیز
گذرانی پس اس وقت میراں رضی اللہ عنہ نے
کھانا کھایا اور اس (چیز) سے غلہ لائے اور دائرہ
میں آواز دی کہ جو شخص مضطر ہو (سویت) سے
بعض مضطروں نے لی اور بعض برادروں نے
نہیں لی ان کو سویت کرنے والے نے آواز دی
اور کہا کہ تم کس لئے نہیں لیتے انہوں نے جواب
دیا کہ ہم مضطر نہیں ہیں سویت کرنے والے نے
پوچھا کہ تم کہاں سے کھائے کہا کہ آج ہم نے قرض کر کے
کھایا بعضے خدا کے طالب ایسے دیانت دار تھے
کہ مضطروں کا حق نہیں کھائے نقل ہے کہ
شیخ صدر الدین سندھی آدھی رات کو حجرہ میں
ہاتھ لمبا کر کے اشارہ سے روٹیاں دیتے تھے
کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ کون دیتا ہے دو تین
روز کے بعد طالبان خدا نے حضرت مہدی علیہ السلام

روز طالبان خدا پیش حضرت میرانؑ فریاد کردند که میرانؑ جی رہزنی میشود میرانؑ فرمودند که چه رہزنی میشود بگویید گفتند میران جیو دو سه شب شده است که کسی دست خود را درون حجره دراز می کند و نانها میدہد و معلوم نمی شود که کدام کس است بعده میرانؑ فرمودند که طالبان خدای را ایذا مدہید میرانؑ و یارانؓ ازین جہت منع کردند و آنرا فرمودند که وقت تبدل کرده بدہید تا در خاطر نگذرد که امشب ہم او خواہد آمد و طالبان خدای را و متوکلان را ہمچناں باید که ندانند که امروز و امشب رزق از کجا خواہد آمد قال الله تعالیٰ ومن یتق الله یجعل له مخرجا و یرزقه من حیث لا یحتسب (جزو ۲۸ رکوع ۱۷) **نقلست** از میاں مصطفی رضؓ حضرت میرانؑ در مانڈو چند روز باندند آنجا حجرہا است کردند یکی برادر چند چوب برای حجرہا استاده کرده بالای آں جامه یا بوریا برای سایه داشته بود شخصی برای ملاقات میرانؑ آمد و درزیر آں ملاقات کرده نشست و چیزی گزرانید بعد استادن حضرت میرانؑ فرمودند که این حجره را ازینجا بردارید جای نیک نیست که اول درینجا چیزی دنیوی آمد ازینجا برداشتند و بجای دیگر کردند نیز **نقلست** حضرت میرانؑ را کسی چند صد تنکه گزرانیده گفت

نے فرمایا کہ کیا رہزنی ہوتی ہے بیان کرو تو کہا کہ میرانؑ جیو دو تین راتیں ہوئی ہیں کہ ایک شخص حجرہ میں اپنا ہاتھ لمبا کرتا ہے اور روٹیاں دیتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ طالبانِ خدا کو ایذا مت دو مہدیؑ اور یاران مہدی علیہ السلام نے اس لئے منع کیا اور اس کو فرمایا کہ وقت بدل کر دو تاکہ دل میں یہ خیال نہ آئے کہ آج رات کو بھی وہ آئے گا اور طالبان خدا کو اور متوکلوں کو ایسا چاہیئے کہ وہ نہ جانیں کہ آج کے دن اور آج کی رات رزق کہاں سے آئے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور جو شخص ڈرتا ہے اللہ سے پیدا کر دے گا اللہ اس کے لئے نجات کی سبیل اور اس کو وہاں سے رزق پہونچے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو۔ میاں مصطفےٰ رضؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ شہر مانڈو میں چند روز رہے اور وہاں حجرے تیار کئے ایک برادر نے حجرہ کے لئے چند لکڑیاں کھڑے کر کے اوپر کپڑا یا بوریا سایہ کے لئے ڈالا تھا ایک شخص مہدیؑ کی ملاقات کے لئے آیا اور اس سایہ کے نیچے ملاقات کر کے بیٹھا اور کچھ فتوح کی اس کے اٹھنے کے بعد حضرت مہدی عمؑ نے فرمایا کہ اس حجرہ کو یہاں سے اٹھالو اچھی جگہ نہیں ہے کیوں کہ اس جگہ اول دنیا کی چیز آئی وہاں سے اٹھا لئے اور دوسری جگہ قائم کئے اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام کو کسی نے چند سو تنکے گزران کر کہا کہ چند تنکے سید حمید رضؓ کو اور

تنکہ سید حمید رضؓ را و چند تنکہ بی بی ملکان رضؓ را و چند تنکہ بی بی بون رضؓ را و چند تنکہ بی بی ہدنجی رضؓ را و چند تنکہ علیحدہ فقیران پیش میراں علیہ السلام عرض کردند حضرت میراں در خشم شدند و فرمودند کہ فلاں غلبا نگاں را از کجا آوردی اگر چیزے خدائے را آوردی بیار و گرنہ ہمہ بہ بر بعدہ آورندہ گفت میراں جی خدای را آوردم ہر چہ رضا باشد بکنید بعدہ حضرت میراں علیہ السلام ہمہ سویت کردند نقلست کہ در جالور میاں نعمت رضؓ را میاں پیارا افغان چند صد فیروزی آوردہ گفت کہ بیست بی بی خونزہ اشتہ رضؓ را و بیست بی بی ملکان رضؓ را و خونزہ فتح را و بی بی خاص ملک را و میاں رفیع را ہر یکی را علیحدہ کردہ گرہ بستہ گذرانید بعدہ میاں نعمت رضؓ نقل میراں علیہ السلام کہ بالا مذکور است بیان کردند بعدہ پیارا گفت کہ برای خدا آوردم ہر چہ رضا باشد بکنید بندگی میاں نعمت رضؓ گرہ وا کردہ بدست خویش ہمہ خلط کردند و سویت کردہ دادند نقلست کہ از قصبہ بڑلی ملک حسین بھٹی مہاجران رضؓ را دو من برتی ہر یک مہاجر رضؓ را علیحدہ فرستادہ بود بندگی میاں دلاور رضؓ فرمودند کہ ما را نباید کہ قبول کنیم پس مہاجراں رضؓ را علیحدہ علیحدہ بیارید فقراں چہ خورند کہ گرد دیگر ما ماندہ اند بعدہ معلوم نیست کہ چہ شدہ چرا کہ بسیار سال شدہ است

چند تنکے بی بی ملکان رضؓ کو اور چند تنکے بی بی بون رضؓ کو اور چند تنکے بی بی ہدنجی رضؓ کو اور چند تنکے علیحدہ فقیروں کو (صحابہ رضؓ کو) مہدی علیہ السلام سے عرض کئے حضرت مہدی علیہ السلام خفا ہوئے اور فرمایا کہ فلاں غائب لوگوں کو کہاں سے لایا ہے اگر کوئی چیز خدا کے لئے لایا ہے تو لاؤ ورنہ سب واپس لے جا اس کے بعد لانے والے نے کہا میراں جی خدا کے لئے لایا ہوں جو آپ کی خوشی ہو کیجئے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے سب سویت کر دی نقل ہے کہ جالور میں میاں پیارا افغان کئی سو فیروزی میاں نعمت رضؓ کے پاس لایا اور کہا کہ بیس بی بی خونزہ اشتہ کو اور بیس بی بی ملکان رضؓ اور خونزہ فتح کو اور بی بی خاص ملک کو اور میاں رفیع کو ہر ایک کے لئے علیحدہ کر کے گرہ باندھ کر گزرانا اس کے بعد میاں نعمت رضؓ نے مہدی علیہ السلام کی نقل کو جو اوپر مذکور ہوئی بیان کیا اس کے بعد پیارا نے کہا کہ خدا کے لئے لایا ہوں جو آپ کی خوشی ہو کیجئے۔ بندگی میاں نعمت رضؓ نے گرہ کھول کر اپنے ہاتھ سے سب ملا دیا اور سویت کر دی نقل ہے کہ قصبہ بڑلی سے ملک حسین بھٹی مہاجروں کو دو من برتی ہر ایک مہاجر رضؓ کو علیحدہ بھیجا تھا بندگی میاں دلاور رضؓ نے فرمایا کہ ہم کو نہیں چاہئے کہ قبول کریں پس (جب) مہاجروں کے لئے علیحدہ علیحدہ لائے ہو تو (دوسرے) فقراء کیا کھائیں جو ہمارے اطراف جمع ہیں اس کے بعد معلوم نہیں کہ کیا ہوا اس لئے کہ بہت سال ہو چکے ہیں اور نقل

و **نقلست** کہ از موضع بجھیلوٹ میاں مصطفیٰ عرف غالب خاں دو ہزار چہار صد تنکہ بندگی میراں سید محمودؓ را گذرانید میاں چاند شحنہ را گفت کہ نصف ایں زماں بدہید و نصف بعد از چند روز بدہید اگر یکبار خواہید داد ہمہ تفریق خواہند کرد پس سید چاند پیش میراں سید محمودؓ عرض کرد کہ فلاں ایں چنیں می گوید بندگی میراں سید محمودؓ قبول نکردند و فرمودند کہ تا ایں زماں خدا خدا می گفتیم بعد ازیں غالب خاں را یاد کنیم کہ تنکہا کی خواہد آمد **نقلست** کہ در کھانبیل بندگی سید خوندمیرؓ را سہ صد من جواری ملک حسین بھٹی بہ دیہ برات نوشتہ فرستاد و گفت کہ کسی را بفرستید کہ ایں جواری بیارد بندگی میاںؓ برات واپس فرستادند و فرمودند کہ بندگان خدای دیہ بدیہ از جہت غلہ نروند ہر چہ نبشتہ است بیواسطہ برسد آں بگیرند **نقلست** کہ بندگی سید خوندمیرؓ از موضع کھانبیل میاں سلیمان جالوری را در شہر نہروالہ با گردون ہم فرستادہ بودند تا چیزی سودا بیارند ملک فخر الدین بر ہماں گردون چیزی غلہ و روغن فرستاد بندگی میاںؓ بر میاں سلیمان بسیار در غضب شدند و از موضع کھانبیل واپس فرستادند و فرمودند کہ بدست کسان ما فرستادہ اند ما را ایں نباید گرفت بعدہ ملک مذکور بر گردون

ہے کہ موضع بجھیلوٹ سے میاں مصطفیٰ عرف غالب خاں نے دو ہزار چار سو تنکے بندگی میراں سید محمودؓ کو گزرانے میاں چاند شحنہ کو کہا کہ نصف اس وقت دو اور نصف چند روز کے بعد دو اگر ایک بار دیدو گے تو سب تقسیم کر دیں گے پس سید چاند نے میراں سید محمودؓ کے حضور میں عرض کیا کہ فلاں اس طرح کہتا ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ ہم اب تک خدا خدا کہتے تھے اس کے بعد غالب خاں کو یاد کریں گے کہ روپے کب آئیں گے نقل ہے کہ کھانبیل میں تین سو من جواری بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو دینے کے لئے ملک حسین بھٹی نے قصبہ کے نام چھٹی لکھ کر (حضرت کی خدمت میں) بھیجا اور کہلا بھیجا کہ کسی کو یہ جواری لانے کے لئے روانہ کیجئے بندگی میاںؓ نے چھٹی واپس بھیجدی اور فرمایا کہ بندگان خدا غلہ کے لئے گاؤں گاؤں نہیں جاتے جو کچھ قسمت کا لکھا ہے بیواسطہ پہونچ جائے تو وہی لیتے ہیں نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے موضع کھانبیل سے میاں سلیمان جالوری کو شہر نہروالہ میں گاڑی کے ساتھ روانہ کیا تھا تا کہ کچھ سودا لائیں ملک فخر الدین نے اسی گاڑی میں کچھ غلہ اور گھی روانہ کیا بندگی میاں میاں سلیمان پر بہت خفا ہوئے اور موضع کھانبیل سے واپس روانہ کئے اور فرمایا کہ تم نے ہمارے اشخاص کے ہاتھ سے بھیجا ہے ہم کو یہ نہیں لینا چاہیئے اس کے بعد ملک مذکور نے اپنی گاڑی پر اپنے آدمیوں کو

خود برابر کسان خود بالحاح بسیار فرستاد انگہ قبول کردند و نیز نقلست کہ از احمد نگر نظام الملک مٹھانہ دار را گفت کہ سہ صد ہون و دو صد کھنڈی گندم میاں نعمت رض را تسلیم کنید و خواص خود را فرستاد و خواص مذکور پیش میاں نعمت رض آمد و گفت کہ یک نوکر شما بفرستید برابر ما تا بدوکان صراف ہون نمودہ بدہیم بعدہ بندگی میاں نعمت رض فرمودند کہ ما را نوکراں نیستند بعدہ خواص گفت پیش شما کدام کساں می مانند فرمودند کہ برادراں می مانند بعدہٗ خواص گفت کہ یک برادر را فرستید تا ایں ہو نہا را بصراف نمودہ بدہیم بندگی میاں نعمت رض فرمودند کہ ہیچ کس نخواہد آمد بعدہ میاں نعمت رض فرمودند مبادا کسی گرفتن برود بعدہ نہ ہون آمد و نہ گندم و نیز نقلست کہ ملک الہداد رض را شخصی گفت کہ بندہ عشر را نیت کردہ است کہ در راہ خدائے تعالیٰ بدہد فاما پیش بندہ نوکران دیانت دار نیستند خوندکار چناں کنند کہ دو کس از بندگان خدا بفرستند کہ آنجا تحصیل کردہ بیارند بعدہ ملک الہداد رض فرمودند کہ لعنت بر تو کہ بندگان خدای برای عشر گرفتن و تحصیل کردن بدیہ روند۔ نقلست کہ از شہر ناگور ملک الہداد رض را چند گردون غلہ دولت شاہ ناگوری کہ وزیر آنجا بود فرستاد قبول نہ کردند واپس فرستادند از جہت آنکہ یک طالب برابر گردون نشستہ آمد و نام

ساتھ دیکر بہت عاجزی کے ساتھ بھیجا اس وقت قبول کئے اور نیز نقل ہے کہ احمد نگر میں نظام الملک نے مٹھانہ دار سے کہا کہ تین سو ہون اور دو سو کھنڈی گیہوں (لے جاکر) میاں نعمت رض کے حوالہ کرو اور اپنے آدمی کو بھیجا اوس آدمی نے میاں نعمت رض کے پاس آکر کہا کہ میرے ساتھ تمہارے ایک نوکر کو بھیجو تاکہ صراف کی دکان میں ہون دکھلا کردوں اس کے بعد بندگی میاں نعمت رض نے فرمایا کہ ہمارے پاس نوکراں نہیں ہیں اس کے بعد اس آدمی نے کہا کہ تمہارے پاس کون لوگ رہتے ہیں فرمایا کہ برادران رہتے ہیں اس کے بعد اس نے کہا کہ ایک برادر کو بھیجو تاکہ یہ ہون صراف کو دکھلا کردوں بندگی میاں نعمت رض نے فرمایا کہ کوئی شخص نہیں آئے گا اس کے بعد میاں نعمت رض نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ کوئی لینے کو جائے اس کے بعد نہ ہون آئے اور نہ گیہوں اور نیز نقل ہے کہ ملک الہداد رض کو ایک شخص نے کہا کہ بندہ نے عشر کے متعلق نیت کی ہے کہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں دوں ولیکن میرے پاس دیانت دار نوکر نہیں ہیں خوندکار ایسا کریں کہ بندگان خدا سے دو اشخاص کو بھیجیں کہ وہاں سے حاصل کرکے لائیں اس کے بعد ملک الہداد رض نے فرمایا کہ تجھ پر لعنت ہو کہ بندگان خدا عشر لینے اور رقم حاصل کرنے کے لئے گاؤں کو جائیں نقل ہے کہ شہر ناگور سے دولت شاہ ناگوری جو وہاں کا وزیر تھا ملک الہداد رض کو چند بنڈی غلہ بھیجا آپ نے قبول نہیں کیا واپس کردیئے اس لئے کہ ایک طالب مولی گاڑی پر بیٹھا ہوا آیا اور اس طالب کا

آں طالب عمر شاہ جالوری بود **نقلست** وقتی کہ ملک الہداد رضؓ از جالور سوی گجرات می آمدند شب در موضع سالہ منزل کردند جمال بلوخ یک نوکر خود باکتبتہ فرستاد کہ برادری من یعقوب در شہر نہروالہ ہست از دو دو صد فیروزی بگیرند چونکہ آں کتابت بدست ملک الہداد رضؓ داد پارہ پارہ کردند و پرتاب کردند چند سخنان باخشم گفتند کہ بندگان خدا ایں چنیں شدند کہ کاغذ برات تو گرفتہ پیش کسی بروند و **نقلست** کہ پیش بندگی میراں بندگی میراں سید محمود رضؓ برادران بی بی کد بانو رضؓ چیزی مبلغ میراں رضؓ را گذرانیدند قبول نہ کردند و فرمودند کہ مارا از جہت قرابتی میدہید واگر از جہت اللہ میدہید پس دائرہ میاں اخوند میر رضؓ و میاں نظام رضؓ و بسیار دائرہ ہستند آنجا چرا نمی دہید بعدہ از میراں رضؓ پنہاں کردہ بی بی کد بانو رضؓ را دادند بی بی رضؓ خرج کردند چوں حضرت میراں رضؓ را معلوم شد فرمودند کہ در خانہ برادران خود بروید و در آنجا خورید **نقلست** از میاں عبدالقادر بن بندگی میاں نظام رضؓ کہ یک برادر سلام از سید مصطفیٰ عرف غالب خاں بندگی میاں نظام رضؓ را آورد میاں نظام رضؓ بر آں برادر بسیار تہدید کردند کہ شما آنجا چرا رفتید کہ سلام آورید **نقلست** کہ غالب خاں چند صد تنکہ بدست میاں حیدر رضؓ میراں

نام عمر شاہ جالوری تھا نقل ہے کہ جس وقت کہ ملک الہداد رضؓ جالور سے گجرات کی طرف آرہے تھے رات کو موضع سالہ میں اقامت کی جمال بلوخ نے اپنے ایک نوکر کو رقعہ دے کر (حضرت رضؓ کی خدمت میں) بھیجا کہ میرا بھائی یعقوب شہر نہروالہ میں ہے اس سے دو سو فیروزی حاصل کر لیں جوں ہی وہ رقعہ ملک الہداد رضؓ کے ہاتھ میں پہونچایا پارہ پارہ کر دیئے اور دور پھینک دیئے اور چند باتیں خشم آمیز کیں کہ بندگان خدا ایسے ہو گئے کہ تیری برات کا کاغذ لے کر لوگوں کے پاس جائیں اور نقل ہے کہ بی بی کد بانو رضؓ کے برادروں نے بندگی میراں سید محمود رضؓ کی خدمت میں کچھ مبلغ پیش کیا آپ نے قبول نہیں کیا فرمایا کہ تم رشتہ داری کی وجہ ہم کو دیتے ہو اگر اللہ کے واسطے دیتے ہو تو پس میاں سید خوندمیر رضؓ اور میاں نظام رضؓ کا دائرہ اور بہت سے دائرے ہیں وہاں کیوں نہیں دیتے اس کے بعد انہوں نے میراں رضؓ سے چھپا کر بی بی کد بانو رضؓ کو دیا اور بی بی رضؓ خرچ کر دیئے جب حضرت میراں رضؓ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ اپنے بھائیوں کے گھر چلے جاؤ اور وہیں کھاؤ۔ میاں عبدالقادر بن بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک برادر دائرہ نے سید مصطفیٰ عرف غالب خاں کا سلام بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ کو پہونچایا میاں نظام رضی اللہ عنہ اس برادر کو بہت دھمکی دی کہ تم وہاں کیوں گئے جو سلام لائے نقل ہے کہ غالب خاں نے کئی سو تنکے میاں حیدر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے

میراں سید محمود رضی اللہ عنہ را فرستاد سید السادات واصل الحق واپس فرستادند از موضع بھیلوٹ ومیاں حیدر را فرمودند کہ میاں شما چرا آوردید۔ **نقلست** کہ در جالور ملک علی شیر سہ ہزار فیروزی توضیح نام کردہ بود تمام باخیل خود ملک الہداد رضؓ شنیدند بعد شنیدن ایں خبر آسودی بلوچینی را فرستادند ملک علی شیر را گویانیدند کہ توضیح نام میرزادی من نام ملت بود آنکس قبول نہ کرد بندہ چگونہ قبول کند روی تو بہ بیں کدام کس ہستی وایں کار کنی بعد ازاں ملک الہداد رضؓ سوگند خوردند کہ در اینجا نخواہم ماند بعد ازاں ملک علی شیر با سبب ترس ملک الہداد رضؓ ازیں حکایت منکر شد ما ایں نکردیم و در تمام خیل گفت کہ شما ہم قبول کنید کہ توضیح نام نکردہ بودیم تا مارا دروغ ندانند بعدہ توبہ کرد و بسیار پشیمان شد۔ **نقلست** کہ بعضی زناں برائے ملاقات زنان میاں نعمت رضؓ آمدند وچیزی پنہاں گزرانیدند بعد شنیدن میاں نعمت فرمودند شما از بندہ پنہاں مدارید آنچہ خدائے تعالیٰ شمارا دادہ است مارا نمائید بعدہ آنچہ زنانرا خدائے تعالیٰ رسانیدہ بود پیش بندگی میاں نعمت رضؓ عرض کردند پس میاں نعمت رضؓ نصف آں زنانرا دادند ونصف آں سویت کردند بعدہ طریق زناں ہمیں بود کہ آنچہ خدائے تعالیٰ تخصیص برای ایشاں رسانیدے نصف آں برادران دائرہ را سویت کردہ می دادند۔

میراں سید محمود رضؓ کو بھیجے سید السادات واصل الحق رضؓ نے موضع بھیلوٹ سے واپس کردیا اور میاں حیدر کو فرمایا کہ میاں تم کس لئے لائے۔ نقل ہے کہ جالور میں ملک علی شیر نے تین ہزار سکۂ فیروزی توجی (علی الحساب تنخواہ دینے کو کہتے ہیں) مقرر کیا تھا اپنے تمام لشکر میں (مشہور بھی کردیا تھا) ملک الہداد رضؓ نے سنا اس خبر کو سننے کے بعد آسودی بلوچینی کو بھجوائے ملک علی شیر سے کہلوائے کہ توجی کو ہمارے ہاں کے میر زادے جو ملت سے تھے قبول نہیں کئے بندہ کس طرح قبول کرے تیرا منھ دیکھ تو کون ہے اور یہ کام کرتا ہے بعد ازاں ملک الہداد رضؓ نے سوگند کھائی کہ میں یہاں نہیں رہونگا بعد ازاں ملک علی شیر نے ملک الہداد رضؓ کے خوف سے اس بات سے انکار کیا کہ ہم نے یہ کام نہیں کیا اور اپنے لشکر میں کہلا بھیجا کہ تم بھی یہی کہو کہ میں نے توجی کا تقرر نہیں کیا تاکہ مجھ کو جھوٹا نہ جانیں توبہ کیا اور بہت پشیمان ہوا۔ نقل ہے کہ بعضے مستورات میاں نعمت رضؓ کی مستورات سے ملنے آئیں اور کوئی چیز پوشیدہ گزرانیں میاں نعمت رضؓ نے سننے کے بعد فرمایا کہ تم بندہ سے پوشیدہ مت رکھو جو کچھ خدائے تعالیٰ نے تم کو دیا ہے دکھاؤ اس کے بعد جو کچھ مستورات کو خدائے تعالیٰ نے بھیجا تھا بندگی میاں نعمت رضؓ سے عرض کیں پس میاں نعمت رضؓ نے نصف ان مستورات کو دیا اور نصف سویت کردی اس کے بعد مستورات کا طریق یہی رہا کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ مخصوص ان کو بھیجتا نصف اس کا برادران دائرہ کو سویت کردیتے تھے۔

باب دہم

حضرت میراں علیہ السلام منع کردند علم خواندن جز ذکر خدائے تعالیٰ

از بندگی میاں نعمت رض **نقلست** کہ پیش حضرت میراںؑ عرض کردند اگر اذن باشد چیزی بخوانیم حضرت میرانؑ منع کردند وفرمودند کہ اگر شما چیزے علم خواندہ بودید ایں بندہ را مہدیؑ کردہ قبول نہ کردید **نقلست** حضرت میرانؑ را از برادراں کسی پرسیدند میراںجیو اگر رضا باشد وقت قیلولہ چیزی بخوانیم حضرت میرانؑ فرمودند ایں وقت ہم مخوانید بخسپید **نقلست** کہ در کھانبیل پیش بندگی میاں سید خوندمیر رض ملک بخن رض پرسید کہ فلاں کس قرآن بسیار می خواند چیزی از خواندن فائدہ می شود بعدہ بندگی میاں رض فرمودند اگر قرآن را بطلوحدے حق تلاوتہ میخوانند ہم پردہ نور میاں بندہ و خدامی شود و از یاد خدا پردہ نور ہم دریدہ شود حضرت عیسیٰؑ گفت کہ من از مردہ زندہ کردن عاجز نیامدم واز معالجۂ احمق عاجز آمدم وایں کسی بود کہ مدتی اندک بطلب علم مشغول شود ونیز **نقلست**

دسواں باب

حضرت مہدی علیہ السلام نے علم پڑھنے سے منع کیا سوائے خدائے تعالیٰ کے ذکر کے

بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو کچھ پڑھوں حضرت مہدی علیہ السلام نے منع کیا اور فرمایا اگر تم کچھ علم پڑھے ہوتے اس بندہ کی مہدیت کو قبول نہ کرتے ۔ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے برادروں میں سے ایک برادر نے پوچھا کہ میراں جیو اگر اجازت ہو تو قیلولہ کے وقت کچھ پڑھوں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت بھی مت پڑھو سو جاؤ نقل ہے کہ کھانبیل میں بندگی میاں سید خوندمیر رض سے ملک بخن رض نے پوچھا کہ فلاں شخص قرآن بہت پڑھتا ہے تو کیا پڑھنے سے کچھ فائدہ ہوگا ۔ اس کے بعد بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر قرآن کو پڑھنے کے طور پر پڑھا جائے تو بھی بندے اور خدا کے درمیان نور کا پردہ پیدا ہوتا ہے اور خدا کے ذکر سے نور کا پردہ بھی پھٹ جاتا ہے حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ میں مردہ کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں آیا احمق کے معالجہ سے عاجز آیا اور یہ (احمق) ایسا شخص ہوتا ہے جو تھوڑی مدت تک علم کی طلب میں مشغول

از میاں ملک جیوین برخوردار کہ بعضی خراسانی پیش بندگی میراں ع گفتند کہ یاران میراں ع نماز گزاردن نمیدانند حضرت میراں ع زجر کردند فرمودند این مقدار ریش از کجا دراز کردید و نماز گزاردن ہم نمیدانید و فرمودند میاں یکدیگر بیاموزید بعدہ بار دیگر آں خراسانی پیش بندگی حضرت میراں ع گفتند کہ ایشاں چہ نماز میگزارند بعدہ میراں ع فرمودند کہ این چنیں نماز شما گزارید چنانچہ ایشاں میگزارند و نیز **نقلست** از میاں لاڈ شہ رض کہ حضرت میراں ع نیز فرمودند کہ علم لابدی می باید تا نماز و روزہ و مانند این افعال در دین رسول ع درست شود و نیز حضرت میراں ع فرمودند کہ برای فہم کردن معانی قرآن وقتیکہ بیان کردہ شود نور ایمان بس است **نقلست** کہ یک روز میراں سید محمود رض تمہید می خواندند حضرت میراں ع پرسیدند چہ می خوانید میراں سید محمود رض عرض کردند کہ تمہید می خوانم بندگی حضرت میراں ع فرمودند بگذارید و کوشش ذکر بکنید تا حالتی پدید آید کہ این را فہم کردن بتواند و نیز **نقلست** میراں سید محمود رض ہر وقت کہ برای مشغولی میرفتند در کوچہ میاں ابوبکر رض و میاں سید سلام اللہ رض ایشاں ہر دو کوشش علم میکردند میراں سید محمود رض پیش میراں ع عرض کردند کہ ایشاں ہمچنیں میگویند حضرت میراں ع فرمودند کہ شما در کوچہ ایشاں مروید

مشغول رہتا ہے اور نیز میاں ملک جیوین برخوردار سے منقول ہے کہ بعض خراسانی نے حضرت مہدی ع سے کہا کہ مہدی ع کے یاراں نماز پڑھنا نہیں جانتے حضرت مہدی ع نے دھمکی دی اور فرمایا کہ اس قدر داڑھی کہاں بڑھائے کہ نماز پڑھنا بھی نہیں جانتے اور فرمایا آپس میں ایک دوسرے سے سیکھو اس کے بعد دوسرے بار اس خراسانی نے حضرت مہدی ع سے کہا کہ یہ لوگ کیا نماز پڑھتے ہیں اس کے بعد مہدی ع نے فرمایا کہ ایسی نماز تم بھی تو پڑھو جیسی کہ یہ پڑھتے ہیں۔ اور نیز میاں لاڈ شہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ لابدی علم چاہیئے تا کہ نماز و روزہ اور مانند اس کے افعال دین رسول ع میں درست ہوں اور نیز حضرت مہدی ع نے فرمایا کہ جس وقت بیان کیا جاتا ہے قرآن کا معنی سمجھنے کے لئے نور ایمان کافی ہے نقل ہے کہ ایک روز میراں سید محمود رض تمہید پڑھتے تھے حضرت مہدی ع نے پوچھا کہ کیا پڑھتے ہو میراں سید محمود رض نے عرض کیا کہ تمہید پڑھتا ہوں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ چھوڑ دو اور ذکر کی کوشش کرو تا کہ ایسی حالت پیدا ہو کہ اس کو (تمہید کو) سمجھ سکو اور نیز نقل ہے کہ میراں سید محمود رض جس وقت کہ میاں ابوبکر رض اور میاں سید سلام اللہ رض کی گلی میں مشغولی (ذکر) کے لئے جاتے تھے یہ ہر دو (بزرگان) علم کی کوشش کرتے تھے میراں سید محمود رض نے مہدی ع کے حضور میں عرض کیا کہ یہ ایسا کہتے ہیں حضرت مہدی ع نے فرمایا کہ تم ان کی گلی میں مت جاؤ اور خدائے تعالیٰ کی یاد میں رہو تا کہ باطن کھلے اور نیز میاں عبد الفتح رض سے منقول ہے کہ

و در یاد خدائے تعالیٰ باشید تا باطن بکشاید
و نیز **نقلست** از میاں عبد الفتح رضی اللہ عنہ
کہ در شہر نہروالہ بدست بندگی میاں نظامؓ کتاب
میزان دیدہ حضرت میراںؑ پرسیدند میاں
نظام رضی اللہ عنہ شما چہ می خوانید میاں مذکور
گفت کہ میراںؑ جیو میزان میخوانیم حضرت
میراںؑ کتاب از دست گرفتند و منع کردند
کہ نخوانید بعد از چند روز کہ در ناگور رفتند
باز میاں نظامؓ بدست کتاب گرفتند بندگی
حضرت میراںؑ باز منع کردند چونکہ حضرت میراںؑ
در خراساں عزم فرمودند بندگی میاں نظامؓ
ہوس تمام خواندن از دل منقطع کردند بعد
از مدتی حضرت میراںؑ میاں نظامؓ را
فرمودند کہ چیزی علم حدیث بخوانید یعنی چونکہ
کامل شد خواندن زیاں ندارد و نیز **نقلست**
کہ حضرت میراںؑ را خدائے تعالیٰ علم ظاہری
ایں چنیں دادہ بود کہ پیش از مہدیت
در علماء ظاہری اسد العلماء گفتند و نیز
نقلست کہ بعد از مہدیت پیش خدائے تعالیٰ
حضرت میراںؑ عرض کردند کہ ای بار خدایا
بعد از مہدیت ایں چنیں علم لدنی عطا کردی
پس آں علم ظاہری را چہ مقصود بود فرمان شد
برای حجت خلق را پیش از آں علم ظاہری
دادیم کہ تا علماء ظاہر ہم ملزم شوند و نیز
نقلست حضرت میراںؑ فرمودند ہر کہ امی
باشد اورا از جانب حق تعالیٰ علم لدنی عطا شود

شہر نہروالہ میں بندگی میاں شاہ نظام
رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں میزان کی کتاب حضرت
مہدیؑ نے دیکھ کر دریافت کیا کہ میاں نظام رضی اللہ عنہ
تم کیا پڑھتے ہو میاں مذکور نے کہا کہ میراںؑ جیو
میزان پڑھتا ہوں حضرت مہدی علیہ السلام
نے کتاب ہاتھ سے لے لی اور منع کیا
کہ مت پڑھو چند روز کے بعد جو ناگور
گئے پھر میاں نظام رضی اللہ عنہ نے کتاب ہاتھ میں
لی حضرت مہدیؑ نے پھر منع کیا جب حضرت مہدیؑ
نے خراسان کا قصد فرمایا۔ بندگی میاں نظامؓ نے
پڑھنے کی ساری ہوس دل سے منقطع کر دی بہت
دنوں کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں نظامؓ
سے فرمایا کہ کچھ علم حدیث پڑھو یعنے چونکہ کامل
ہو چکے پڑھنا نقصان نہیں دیتا۔ اور نیز نقل ہے
کہ حضرت مہدیؑ کو خدائے تعالیٰ نے علم ظاہری
ایسا دیا تھا کہ دعویٰ مہدیت سے پہلے علم ظاہر
نے آپ کو اسرالعلماء کہا اور نیز نقل ہے کہ
بعد از دعویٰ مہدیت خدائے تعالیٰ کے حضور
میں حضرت مہدی علیہ السلام نے عرض کیا کہ
اے باری تعالیٰ تو نے دعوی مہدیت کے بعد اس قدر
علم باطن جو عطا کیا پس اس علم ظاہری کا کیا مقصود
تھا فرمان خدا ہوا کہ ہم نے خلق کی حجت کے لئے
اس سے پہلے علم ظاہر عطا کیا تاکہ علماء ظاہر بھی
ملزم ہوں اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ جو امی ہوتا ہے اس کو حق تعالیٰ کی طرف سے
علم لدنی عطا ہوتا ہے۔ یا اس کو جبلی

یا اور ا جعلی امی کنند انگاہ از جانب حق تعالیٰ علم لدنی عطا شود و نیز **نقلست** کہ حضرت میراں ؑ فرمودند کہ ایں بندہ را پیش از مہدیت علمی کہ ظاہری بود فراموش گردانید انگہ علم لدنی روزی گردانید **نقلست** حضرت میراں ؑ فرمودند کہ غیر امی را از جانب حق تعالیٰ علم لدنی عطا نشود یا امی اصلی باشد یا امی جعلی کنانند امی جعلی آں باشد کہ علماء را کہ علم کسبی باشد آں علم را فراموش کنانند انگاہ از جانب حق تعالیٰ علم لدنی عطا شود۔ قال سبحانہ و تعالیٰ انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا و کما قال سبحانہ و تعالیٰ فمن یعمل (جزء ۲۲ رکوع ۱) مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ مروی است (جزء ۳۰ رکوع ۲۴) کہ مردی از پیغمبر ؑ ایں آیت شنیدہ گفت حسبی حسبی لا ابالی ان لا اسمع غیرھا۔ یعنی بسند است مرا باک ندارم اگر ندانم و گویند کہ مردی پیش پیغمبر ؑ آمد امیر المومنین علی رض را فرمود تا اورا قرآن بیاموزد امیر المومنین علی رض اورا سورت اذا زلزلت الارض آموخت گفت بسند است قرآن آموختم پیغمبر ؑ فرمود دعلی فقد فقہ الرجل بگذار

امی کرتا ہے اس وقت حق تعالیٰ کی طرف سے علم لدنی عطا ہوتا ہے اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس بندہ کو (دعویٰ) مہدیت سے پہلے جو علم کہ ظاہری تھا فراموش کرا دیا گیا اس وقت علم باطن عطا کیا نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ غیر امی کو حق تعالیٰ کی جانب سے علم باطن عطا نہیں ہوتا یا امی اصلی ہوتا ہے یا امی جعلی کر دیا جاتا ہے امی جعلی وہ ہے کہ علماء کا علم جو کسبی ہے اس علم کو فراموش کر دیا جاتا ہے۔ اس وقت حق تعالیٰ کی جانب سے علم باطن عطا ہوتا ہے۔ چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ بس اللہ سے اس کے بندوں میں عالم ہی ڈرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا پس جو ذرہ برابر نیک عمل کرے تو خدا اس کو دیکھتا ہے اور جو ذرہ برابر برائی کرے تو بھی خدا اس کو دیکھتا ہے مروی ہے کہ ایک مرد نے پیغمبر علیہ السلام سے یہ آیت سنی اور کہا کہ مجھے کافی ہے اب دوسری آیت کے سننے کی مجھے حاجت نہیں یعنی کافی ہے میرے لئے خوف نہیں رکھتا ہوں اگر (کچھ) نہیں جانتا ہوں اور کہتے ہیں کہ ایک مرد پیغمبر ؑ کے حضور میں آیا (پیغمبر ؑ نے) امیر المومنین علی رض کو فرمایا کہ اس کو قرآن سکھاؤ امیر المومنین علی رض نے اس کو سورہ اذا زلزلت الارض (جب زلزلہ میں لائی جائے گی زمین) سکھائی اس نے کہا کافی ہے میں قرآن سیکھ لیا

کہ ایں مرد نقیہ شد قﷺ فقطرت قطرۃ فی فمی علمت بہا علم الاولین والاخرین بر تو روشن و پیدا گردد و ایں مقام باشد کما قال سبحانہ وتعالیٰ فوجدا عبدا من عبادنا اتینٰہ رحمۃ من عندنا وعلمنٰہ من لدنا علما (جز ۱۵ رکوع ۲) پدید آید کما قالؑ ان من العلم کھیئۃ المکنون لایعلمہ الا العلماء باللہ۔ ایں باشد کہ آنرا علم لدنی خوانند و ایں علم خدا باشد برہمہ خلق پوشیدہ باشد موؤدب ایں علم خدا باشد کما قالؑ ادبنی ربی و احسن تادیبی و سر کتاب ایں علم الرحمٰن علم القراٰن خلق الانسان علمہ البیان و مراد انہ انسان ذات مہدیؑ است انچہ مہدیؑ بامر اللہ ایں بیان فرمودہ اند ای بلسان المہدی علیہ السلام

ونیز **نقلست** کہ حضرت میرانؑ فرمودند ہر کہ امی ہست تختہ دل او صاف است بر آں دل ہیچ نہ نوشتہ است او ہر چہ لشنود بر دل بہ نشیند۔ ونیز حضرت میرانؑ فرمودند ہر کہ سیاہی لیپارمی بیند دل

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا دعــــہ فقد فقہ الرجل اس کو چھوڑ دو لیس وہ آدمی عالم ہوگیا نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے منہ میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا اس سے میں اولین و آخرین کا علم دیا گیا (یہ علم) تجھ پر روشن اور واضح ہو جائے اور یہ مقام حاصل ہو چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا پس انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا اس کو ہم نے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی اور اس کو ہم نے اپنے پاس سے علم عطا فرمایا۔ وقوع میں آئے۔ چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا بعض علوم پوشیدہ ہیئت میں ہیں جن کو علما باللہ کے سوائے دوسرے نہیں جانتے۔ یہ علم ہے کہ جس کو علم باطن کہتے ہیں اور یہ خدا کا علم ہے تمام مخلوق سے پوشیدہ ہے اس علم کا سکھانے والا خدا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھے میرے رب نے ادب سکھایا اور میری تعلیم اچھی کی۔ اور اس علم کی کتاب کا بھید رحمٰن نے تعلیم دی قرآن کی انسان کو پیدا کیا اس کو بیان سکھایا۔ اور انسان سے مراد مہدیؑ کی ذات ہے جو کچھ کہ مہدی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے یہ بیان فرمایا ہے (وہی اس علم کی کتاب کا بھید ہے) یعنے مہدیؑ کی زبان سے (یہ بھید ظاہر ہوا ہے) اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی امی ہے اس کے دل کا تختہ صاف ہے

او سیاہ میشود۔ کما قال سبحانہ و تعالیٰ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین وّاٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ونیز نقلست از میاں نظام غالب در خراسان حجرۂ ملک معروف رضؓ و میاں مذکور متصل بود میاں نظام رضؓ را ملک معروف رضی اللہ عنہ پرسیدند شما چیزی خواندن می دانید میاں نظام رضؓ گفت اندک خواندن می دانم بعدہ ملک معروف رضؓ فرمودند گاہی بعد از مشغولی چیزی بخوانید میاں مذکور فرمود چرا نہ بعدہ ملک معروف رضؓ فرمودند ما حضرت میراںؑ را بپرسیم وہ حضرت فرمودہ بودند ہر چہ بکنید ایں جانب را پرسیدہ بکنید میاں نظام رضؓ و ملک معروف ہر دو پیش حضرت میراںؑ رفتند بندگی حضرت میراںؑ در خلوت نشستہ بودند پیش حضرت میراںؑ ایں معاملہ ہنوز بسمع مبارک عرض نرسانیدہ

اس دل پر کچھ لکھا ہوا نہیں ہے وہ جو کچھ سنتا ہے دل پر بیٹھ جاتا ہے اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بہت سیاہی دیکھتا ہے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہی ہے جس نے بھیجا ان پڑھ لوگوں میں ایک رسول اُن ہی میں سے وہ اُن پر پڑھتا ہے اس کی آیتیں اور اُن کو پاک صاف بناتا اور ان کو سکھاتا ہے کتاب اور عقل مندی اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے اور بھیجا آخرین میں رسول کو انھیں میں سے جو نہیں ملے امیین سے اور وہی زبردست حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور نیز میاں نظام غالب سے منقول ہے کہ خراسان میں ملک معروف رضؓ اور میاں نظام غالب کا حجرہ متصل تھا میاں نظام رضؓ سے ملک معروف رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کچھ پڑھنا جانتے ہو تو میاں نظام رضی اللہ عنہ نے کہا تھوڑا تھوڑا پڑھنا جانتا ہوں اس کے بعد ملک معروف رضؓ نے فرمایا کبھی بعد از مشغولی (ذکر) کچھ پڑھا کرو میاں نظام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں اس کے بعد ملک معروف رضؓ نے فرمایا کہ ہم حضرت مہدیؑ کو پوچھ لیں اس لئے کہ حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ تم جو کام کرو ہم سے پوچھ کر کیا کرو میاں نظام رضی اللہ عنہ اور ملک معروف رضؓ ہر دو (حضرات) حضرت مہدی کے حضور

بودند کہ حضرت میرانؑ این رباعی خواندند

علمی بطلب کہ با تو ماند
آں دم کہ ترا ز تو رہاند
تا علم فریضہ را نخوانی
تحقیق صفات حق ندانی

و نیز فرمودند کسیکہ بسیار خواند بسیار خواری شود و طلب دنیا می کند و کسیکہ طلب دنیا نمی کند او را عجب بسیار می شود بعدہٗ حضرت میرانؑ فرمودند آنچہ بندہ می گوید ہمچناں بکنید یعنی ذکر خدائے تعالیٰ بکنید تا بینائی خدائے تعالیٰ حاصل شود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویل لاولاد امتی فی اخر الزمان من اٰبائھم قیل یا رسول اللہ من اٰبائھم المشرکین قال لا بل اٰبائھم المومنین فانھم یتعلمون العلم فاذا تعلم اولادھم العلم منعوھم عن تعلم علم الدین ولا یرضون من اولادھم الا بشیٔ من عرض الدنیا فاذا اصلحت لھم دنیاھم لا یبالون ان افسدت اٰخرتھم فھم منی بری

میں گئے حضرت مہدیؑ خلوت میں بیٹھے تھے ابھی یہ معاملہ حضرت مہدیؑ کی سمع مبارک تک نہیں پہونچایا گیا تھا کہ حضرت مہدیؑ نے یہ رباعی پڑھی۔

ایسا علم طلب کر جو تیرے ساتھ رہے
وہ دم جو تجھ کو تجھ سے رہائی دے
جب تک تو علم فریضہ نہیں پڑھے گا
تحقیق حق کے صفات کو تو نہیں جانیگا

اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بہت پڑھتا ہے بہت ذلیل ہوتا ہے اور دنیا طلب کرتا ہے اور جو دنیا کو طلب نہیں کرتا اس کو غرور بہت ہوتا ہے اس کے بعد حضرت مہدیؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ بندہ کہتا ہے ویسا ہی کرو یعنی خدائے تعالیٰ کا ذکر کرو تا کہ خدائے تعالیٰ کی بینائی حاصل ہو فرمایا نبی علیہ السلام نے میری آخری زمانہ کی امت کی اولاد پر ان کے ماں باپ کی طرف سے ویل ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا ان کے مشرک ماں باپ کی طرف سے ہلاکت ہوگی تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ان کے مومن ماں باپ کی طرف سے کیونکہ وہ علم سیکھیں گے اور جب ان کی اولاد علم سیکھے گی تو اس کو علم دین سیکھنے سے منع کریں گے اور وہ اپنی اولاد سے اسباب دنیا کے سوائے کسی اور چیز سے راضی نہ ہوں گے اور جب ان کی دنیا

فانا بری منهم الا ان یتوبوا او لا وقد ورد فی الخبر فضل العالم علی العابد کفضلی علی امتی والاشارة فی هذا العلم لیس الی علم البیع والشری والنکاح والطلاق والعتاق وانما الاشارة الی العلم بالله وقوة الیقین وقد یکون العبد عالما بالله والیقین کاملا ولیس عنده علم من فروض الکفایات وقد کان اصحاب رسول الله اعلم من علماء التابعین بحقایق الدین ودقایق المعرفة چنانچہ شیخ حمید الدین ناگوری صوفی میفرماید رباعی

در نحو و صرف در لغتے ہیچ مپیچ
رو علم خدا خوان کز دنا ید ہیچ
فردا ز تو معرفت چو خواہند طلبید
خواہی تو ز گمرہاں شوی خواہی گیج

قلم بشکن ورق سوز و سیاہی ریز و دم درکش
حمید این قصۂ عشق است در دفتر نمی گنجد

شد موی سرت برفی در نحو و در صرفی
ذو فہم نشد حرفی علمیست کہ ربانی

درست ہو جائے گی تو اپنی اولاد کی آخرت بگڑنے کی پروانہ کریں گے وہ لوگ مجھ سے جدا ہیں اور میں ان سے بیزار ہوں مگر یہ کہ توبہ کر لیں۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ میری فضیلت میری امت پر ہے اشارہ اس علم میں علم بیع و شریٰ و نکاح و طلاق و عتاق کی طرف نہیں ہے اس علم کا اشارہ علم باللہ اور قوت یقین کی طرف ہے کبھی بندہ عالم باللہ صاحب یقین کامل ہوتا ہے اور اس کو فرض کفایہ کا علم نہیں ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب دین کے حقایق اور معرفت کے دقایق میں علماء تابعین سے زیادہ عالم تھے چنانچہ شیخ حمید الدین ناگوری صوفی نے یہ رباعی فرمائی ہے

تو علم صرف و نحو اور علم لغت میں مشغول مت ہو
جا خدا کا علم سیکھ کہ ان علوم صرف و نحو و لغت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا
کل تجھ سے علم معرفت طلب کریں گے تو تو کیا جواب دیگا اب چاہے
تو گمراہ بن جا یا سرگرداں ہو جا (ہم نے تو جو اچھی بات کہنی تھی کہدی)

قلم توڑ دے ورق جلا دے اور سیاہی پھینک دے دم روک لے ای حمید یہ عشق کا قصہ ہے دفتر میں نہیں سما سکتا۔

نحو اور صرف کی تحصیل میں تیرے سر کے بال برف کی مثال سفید ہو گئے
جو علم کہ ربانی ہے تو اسکا ایک حرف بھی نہیں جان سکا

ای عالم نادانی چندانکہ کتب خوانی
حرفیکہ مفید تست دانم کہ نمی دانی
ای عالم نادانی در علم تو مغروری
نزدیک [illegible] حق دوری
در خلوت دل تا نکنی الفت توحید
حق را نشناسی تو بدین کنز و قدوری
علمت زعمل چو بی نصیب است
اسلام بشہر تو غریب است
از علم و عمل مباش مغرور
میدان ہمہ را ہباء منثور
علمت ہمہ رخصت است و حیلہ
این حیلہ شود ترا عقیلہ

ونیز **نقلست** از قاضی قادن یکروز ایشان چیزی تفسیر می خواندند حضرت میراں علیہ السلام یکایک بر سر ایشان آمدند پرسیدند کہ چہ می خوانید ایشان عرض کردند کہ تفسیر میخوانیم میراں علیہ السلام فرمودند کسیکہ تفسیر می خواند خدائی را نہ بیند

رباعی

گوئی کہ بعلم و عقل جوییم
نادیدہ کسی ترا چہ گوییم
آنجا کہ مجال آندم آمد
این ہر دو حجاب اعظم آمد

قال المحققون العلم حجاب اللہ الاکبر وفی

ای نادان عالم تو کتنی کتابیں پڑھیگا
جو حرف کہ تیرے مفید ہے میں جانتا ہوں کہ تو نہیں جانتا
ای نادان عالم تو اپنے علم میں مغرور ہے
تو حق کے نزدیک نہیں ہے سچ تو یہ ہے کہ تو حق سے دور ہے
دل کے گوشہ میں تو جب تک توحید کی الفت پیدا نہ کرے گا۔
اس کنز و قدوری سے حق کو نہیں پہچان سکیگا
جب تیرا علم عمل سے دور ہے
اسلام تیرے شہر میں نادر ہے
علم و عمل سے مغرور مت ہو
اپنی ہر چیز کو پراگندہ غبار سمجھ
تیرا تمام علم رخصت اور حیلہ ہے
یہ حیلہ تیری بیڑی بن جائے گا

اور نیز قاضی قادن سے منقول ہے کہ ایک روز وہ کچھ تفسیر پڑھتے تھے حضرت مہدی علیہ السلام یکایک انکے پاس آئے اور پوچھے کہ کیا پڑھتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ تفسیر پڑھتا ہوں مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کہ تفسیر پڑھتا ہے خدا کو نہیں دیکھتا۔

رباعی

تو کہتا ہے کہ علم اور عقل کے ذریعہ تلاش کرونگا
تو نا دیدہ آدمی ہے میں تجھے کیا کہوں
جہاں کہ ان باتوں کی گنجائش آگئی ہے
تو یہ دونوں (علم اور عقل) بڑا پردہ ہوگئے ہیں

محققین نے کہا ہے کہ علم (بندے اور خدا کے درمیان) بڑا پردہ ہے۔ اور کافی میں ہے کہ علم بڑا ہے اور

فی الکافی العلم قبیح
والجہل محسن ای علم
الریاء والمباحثہ وہر
کہ در علم مشغول شود و ذکر خدائے تعالیٰ
نکند بدعت و ضلالت است و نیز
نقلست کہ چوں طالب چیزی
خواندن و نبشتن شروع کردی بعضی یاران
میراںؑ فرمودند کہ منافق است توشہ می
کند از جہت گریختن از دائرہ می خواہد۔

جہل اچھا ہے یعنی علم ریا و مباحثہ
برا ہے جو شخص علم پڑھنے میں مشغول
ہوا ور خدا کا ذکر نہ کرے تو یہ بدعت اور
گمراہی ہے اور نیز نقل ہے کہ جب طالب
ہوئی لکھنا اور پڑھنا شروع
کرتا تو بعضے یاران مہدی علیہ السلام
نے فرمایا کہ منافق ہے دائرہ
سے بھاگنے کے لئے توشہ
تیار کرتا ہے۔

باب یازدہم

در بیان ذکر خدائے تعالیٰ

اکثر مہاجران مہدی علیہ السلام در موضع کھانبیل اجماع کردہ بودند در کاغذ ہا نبشتند۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ یعنی یاران سید محمد مہدی ؑ از آں ذات تحقیق کردہ اند کہ مومن آنرا گویند کہ بینای حق باشد بچشم سر و بچشم دل و یا در خواب و دیگر کسے کہ ایں صفت ندارد و طلب ایں صفت دارد او را ہم حکم ایمان کردہ اند و نیز فرمودند کہ طالب را چہ چیز فرض است کہ بدال بخدا رسد و باز فرمودند کہ آں چیز عشق است و نیز فرمودند کہ عشق چگونہ حاصل میشود۔ باز فرمودند کہ توجہ دل دائم سوئے خدائے تعالیٰ دارد چنانکہ در دل ہیچ چیز مائل نشود و برای ایں معنی ہمیشہ خلوت

گیارھواں باب

خدائے تعالیٰ کے ذکر کے بیان میں

اکثر مہاجران مہدی علیہ السلام نے موضع لھانبیل میں اجماع کیا تھا اور محضر لکھا تھا۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے اے ہمارے رب تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہم کو ہدایت کی اور تو ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بے شک تو ہی بخشنے والا ہے۔ سید محمد مہدی علیہ السلام کے بعض یاروں نے مہدی ؑ سے تحقیق کی ہے کہ مومن اس کو کہتے ہیں جو سر کی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے اور یا خواب میں خدا کو دیکھتا ہو اور دوسرا وہ شخص جو یہ صفت نہ رکھتا ہو مگر اس صفت کی طلب رکھتا ہو تو اس پر بھی ایمان کا حکم کیا ہے اور نیز فرمایا کہ طالب کے لئے کیا چیز فرض ہے کہ اس سے خدا کو پہونچے اور پھر فرمایا کہ وہ چیز عشق ہے اور نیز فرمایا کہ عشق کیوں کر حاصل ہوتا ہے پھر فرمایا کہ ہمیشہ دل کو خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھے اس طرح کہ دل میں کوئی چیز نہ آئے اور

اختیار کند و با ہیچکس نہ پردازد نہ با یار و نہ با اغیار
ہمہ حال ملاحظہ حق کند در ایستادن و نشستن و غلطیدن
و خوردن و آشامیدن در ہمہ حال ملاحظہ با حق کند

فصل من الرسالة المکیة فی
کیفیة الذکر قال اللہ تعالیٰ واذکر
ربك فی نفسك تضرعا وخیفة
ودون الجهر من القول بالغدو
والاصال ولا تکن من الغفلین
اعلم ان من شرائط الذکر ان
یکون الذاکر علی طهارة کاملة
من الوضوء والغسل وطهارة
البدن وطهارة الثیاب
وطهارة الموضع وان یقعد
متربعا متوجها الی القبلة
واضعا یدیه علی فخذیه
او یاخذ براحة کفه الیمنی
علی ظهر کفه الیسری وباطن
ابهامه الیمنی کما فعل فی
الصلوٰة صلعم اورده الحملیؒ
فی کتابه - ویکون لا اله
الا اللہ بقلب حاضر مع اللہ
تعالیٰ حافظا صوته
غامضا عینیه ویخرج
لا اله من صمیم فواده
بقوة شدیدة مع قطع
کل تعلق من قلبه نافیا

اس بات کے لئے ہمیشہ خلوت اختیار کرے اور کسی کے
ساتھ مشغول نہ ہو نہ ساتھ یار کے اور نہ ساتھ اغیار
کے ہر حالت میں حق کا ملاحظہ کرے کھڑے ہوئے لیٹے ہوئے
اور کھانے پینے کے وقت ہر حالت میں حق کا ملاحظہ کرے

فصل ذکر کے بیان میں رسالہ مکیہ کا انتخاب فرمایا
اللہ تعالیٰ نے تو اپنے جی میں اپنے رب کو عاجزی سے
اور پوشیدہ طور پر بغیر پکار کر کہنے کے صبح شام یاد کر اور
غافلوں سے مت ہو جا تو ذکر کے شرائط یہ ہیں کہ (۱) ذاکر
وضو اور غسل اور طہارت بدنی اور کپڑوں کی طہارت اور مقام
ذکر کی طہارت اچھی طرح کرے (۲) چار زانو ہو کر رو بقبلہ
اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں زانوں پر رکھے
ہوئے بیٹھے یا اپنی سیدھی ہتھیلی اور سیدھے انگوٹھے
کے باطنی حصہ سے بائیں ہاتھ کی پیٹھ کو پکڑے جیسا کہ
نماز میں نبی ؐ کا عمل تھا حملیؒ نے اپنی کتاب میں اس
کا ذکر کیا ہے اور حضور قلب سے اپنی آواز
کی حفاظت کرتے ہوئے دونوں آنکھوں کو بند
کئے ہوئے لا الٰہ الا اللہ کہتا جائے لا الٰہ کو
سخت قوت کے ساتھ خالص دل سے اپنے دل کے
کل تعلقات کو قطع کر کے تمام اچھے برے
واردات قلبی کی نفی کرتے ہوئے نکالے اور
الا اللہ کو سخت قوت سے دلی توجہ
کو خدا کی طرف قائم کر کے اپنے دل میں داخل
کرے تاکہ معنی ذکر کا ماحصل یہ ہو کہ وجود میں
اللہ کے سوائے کوئی اور نہیں ہے

میں چاہتا ہوں کہ اغیار کی صحبت
کی بیخ کنی کر دوں دل کے باغ میں نہال دوست

جمیع خواطر ضرا کان او نفعا ویدخل الا اللہ بالقوۃ الشدیدۃ فی قلبہ مثبتا لتوجہ قلبہ الی اللہ تعالیٰ لیکون جوا مع معنی الذکر ان لیس فی الوجود سوی اللہ۔

خواہم کہ بیخ صحبت اغیار بر کنم
در باغ دل رہا نکنم جز نہال دوست
از دل بروں کنم غم دنیا و آخرت
یا خانہ جای رخت بود یا وصال دوست

مداوما علی الذکر وموا ظبا علیہ مراقبا بقلبہ ـ ف من آداب الذکر ان یکون جمیع اوقاتہ مستغرقا فی ذکر الحبیب بحیث لا یخلو لسانہ وقلبہ من الذکر ومعنا لاحتی بجوہر ذات القلب بجوہر ذات الذکر وترفع الحجب المانعۃ من مشاہدۃ المذکور بفناء الذاکر فی المذکور **فصل** ذکر اللہ تعالیٰ فرض دائم علی المسلمین والمسلمات قال اللہ تعالیٰ افمن شرح اللہ

کے سوائے کوئی پودہ نہ لگاؤں (مجھ کو چاہئے کہ) دنیا اور آخرت کے غم کو دل سے دور کر دوں (اس لئے کہ) یا تو خانہ (دل) اسباب دنیوی کا کوٹھا بنے گا یا وصال دوست کا مسکن۔

دلی مراقبہ کرتے ہوئے ذکر پر مداومت اور مواظبت کرے۔ اور ذکر کے آداب یہ ہیں کہ اپنے تمام اوقات میں ذکر حبیب میں اس طرح مستغرق ہو کر زبان و دل ذکر اور معنی ذکر سے خالی نہ رہے حتیٰ کہ جوہر ذات قلب سے جوہر ذات ذکر کے ساتھ ذکر کرے اور ذاکر مذکور میں فنا ہو کر مشاہدۂ مذکور کے مانع جو پردے ہیں وہ اٹھ جائیں۔ **فصل** مسلمان مردوں اور عورتوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر فرض دوام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا بھلا وہ شخص جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے اسلام کے لئے پس وہ اپنے پروردگار کی جانب سے نور پر ہے (کہیں سخت دل برابر ہوسکتا ہے)

صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ (جزء ۲۳ رکوع ۷) و فیہ اشارۃ الی ان یذکر العبد بقوۃ شدیدۃ لانہ ذکر القلب بصفۃ القسوۃ والقسوۃ صفت الحجر قال اللہ تعالیٰ ثم قست قلوبکم من بعد ذٰلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ (جزء ۱ رکوع ۹) والحجر اذا کان قاسیا لاینکسر الا بضرب شدید لجمود قوی قال اللہ تعالیٰ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطٰنا فھو لہ قرین (جزء ۲۵ رکوع ۱۰) قال علیہ السلام الشیطٰن جاثم علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہ تعالیٰ خنس فتولیٰ واذا غفل قلبہ حدثہ ومناہ

فصل فی اول التصدیق

قائل لا الٰہ الا اللہ یحتاج الی اربعۃ اشیاء تصدیق وتعظیم وحلاوۃ وحرمۃ

ہے، تو ہلاکت ہے ان کے لئے جن کے دل سخت ہو گئے ہیں اللہ کے ذکر کو چھوڑ کر اور اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ بندہ قوت شدیدہ سے ذکر کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دل کو سختی کی صفت سے ذکر فرمایا ہے اور سختی پتھر کی صفت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے اور وہ مانند پتھر کے ہو گئے بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت اور پتھر جب سخت ہو تو سخت مار سے ہی پھوٹتا ہے اور وہ مار بھی کسی سخت گھن کی ہی ہونی چاہیئے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو آدمی ذکر خدا سے غافل ہو کر زندگی کرے تو ہم اس کے لئے شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔ اور وہ اس کے ساتھ رہتا ہے فرمایا نبی علیہ السلام نے شیطان انسان کے دل پر اپنا سینہ رکھا ہوا ہوتا ہے پس جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور منہ پھیر لیتا ہے اور جب اس کا دل ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس میں اس کی آرزوؤں کو پیدا کر دیتا ہے۔

فصل

تصدیق کے اوائل زمانہ میں لا الٰہ الا اللہ کا قائل چار چیزوں کا محتاج ہوتا ہے۔

ومن له تصدیق فهو صادق
فی قول لا اله الا الله والصادق
لا عجب له فینبغی للقائل
ان ینفی وجوده عند قول
لا اله لیکون صادقاً فیما
یقول ومعنی لا اله ای لا وجود
من الموجودات فی مذهب
السالکین والاشیاء کلها
متعلق بوجود القائل
فاذا نفی القائل وجوده لا
لا یبقی اثر من الاشیاء
کلها وذلک تصدیق والثانی
التعظیم فوجب علی القائل
اذا قال لا وجود من الموجودات
ان یثبت الحق لیکون له
تعظیم کتعظیم نفسه فی قوله
تعالی کل شیء هالك الا وجهه
لان اثبات الحق بعد فناء الکل
تعظیم له والثالث الحلاوة کما
هی القائل اذا نفی سوی الله
وثبت الحق فعلیه حق الیقین
ان لا یتکلم به الا هو۔ قیل
فاذا ینفی الذاکر فی المذکور
فیبقی للمذکور خلیفة الذاکر
فاذا حصل هذه الحالة للقائل
یجد الحلاوة کما هی والرابع

تصدیق تعظیم حلاوت اور حرمت جس کو تصدیق
حاصل ہوتی ہے تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے میں
سچا ہوتا ہے اور سچے میں خود پسندی کا مادہ نہیں
ہوتا (جیسا کہ اس زمانہ کے بعض تارکین و
کاسبین کے حال سے واضح ہے) پس قائل کو
چاہیئے کہ لا الہ کہنے کے وقت اپنے وجود
کی نفی کرے تاکہ اپنے قول میں سچا
ہو اور سالکین کے مذہب میں لا الہ کے معنی
موجودات میں سے کوئی وجود نہیں ہے
کے ہیں کل اشیاء کا تعلق قائل کے وجود
سے ہوتا ہے جب قائل اپنے وجود کی نفی
کرے تو کسی شیٔ کا اثر باقی نہیں
رہے گا اور اس کو تصدیق کہتے ہیں۔
ثانی تعظیم ہے قائل پر واجب
ہے کہ جب موجودات سے
کوئی وجود نہیں ہے کہے تو حق کو ثابت کرے تاکہ
اس کی تعظیم ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قول کل شیٔ
ہالک الا وجہہ میں اپنی تعظیم کا اظہار فرمایا ہے کیونکہ کل
کو فانی سمجھنے کے بعد حق کو ثابت سمجھنا حق کی تعظیم
کرنا ہے ثالث حلاوت ہے چنانچہ قائل جب ماسوی
اللہ کی نفی کرے اور حق کو ثابت کرے تو اس کو
واجب ہے کہ یقین کرے کہ اس سے وہی متکلم
ہوتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مذکور میں جب
ذاکر اپنی نفی کر دے تو بجائے ذاکر کے
مذکور ہی رہ جائے گا اور جب یہ حالت
حاصل ہو تو قائل کو حلاوت ملے گی جیسا کہ

الحرمة فينبغي للقائل ان
يعلم علم اليقين ان لا سامع
الا الحق لان الذكر قديم
لا يسمع بسماع الحدث
كقوله تعالى في كلام قدسي
لا يزال العبد يتقرب الي
بالنوافل اي بالطاعة
الخالصة حتى كنت له
سمعا وبصرا ولسانا ويدا
ورجلا الى اخره فمن حصل
هذا المعنى فهو حافظ حد
الحرمة ومن لم يكن له
تصديق فهو منافق لانه
قال باللسان ما ليس
في قلبه. والاية ومن
الناس من يقول امنا بالله
وباليوم الاخر وما هم
بمؤمنين (جزء ۱ رکوع ۲) تدل
على هذا اكذبهم
في قلوبهم امنا بالله
وباليوم الاخر فما منع
الفعل ومن لم يكن
له تعظيم فهو مبتدع ف
من لم يثبت الوحدانية
بعد نفي سوى الله فهو
مبتدع لانه ظهر منه مالم

جیسا کہ چاہیئے۔ رابع حرمت ہے قائل کو چاہیئے
کہ بہ یقین تمام اس امر کو جانے کہ حق کے
سوائے کوئی سامع نہیں ہے کیونکہ ذکر
قدیم ہے جو حادثہ سماعت سے سنا
نہیں جاتا چنانچہ کلام قدسی میں ہے ہمیشہ
بندہ نفل عبادت سے میرے نزدیک
ہوتا ہے یہاں نفل عبادت کے معنی
خالص بندگی کے ہیں حتیٰ کہ میں اس کے
کان اس کی آنکھ اس کی زبان اس
کا ہاتھ یا پاؤں بن جاتا ہوں جس
کو یہ بات حاصل ہو جائے تو وہ
حرمت کی حفاظت کر سکتا ہے اور جس
کو تصدیق نہ ہو وہ منافق ہے کیونکہ
وہ صرف زبان سے قائل ہے اس کے
دل میں کچھ بھی نہیں ہے اور آیت۔ اور بعض
لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم
اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان
لائے اور در اصل وہ مومن نہیں ہیں
اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ وہ دل
میں اللہ اور آخرت پر ایمان لانے کی
تکذیب کرتے ہیں اور جس کو تعظیم حاصل
نہ ہو تو وہ بدعتی ہے اور جو ماسوی اللہ
کی نفی کے بعد وحدانیت کو
ثابت نہ کرے تو وہ بھی بدعتی
ہے کیونکہ اس سے وہ بات
ظاہر ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یصدر عن رسول اللہؐ بل ھو کامل فی اثبات الوحدانیۃ حتی قال انا احمد بلا میم وبھذا الحدیث یفھم تعظیم المذکورۃ ومن لم یحصل لہ ھذہ الحالۃ فھو مبتدع ومن لم یکن لہ حلاوۃ فھو مرائی ای من لم یرا لحق قائلا لا الہ الا اللہ ببصارۃ الحق فھو مرائی لانہ رای نفسہ قائلا فی قولہ لا الہ الا اللہ لم یذق حلاوۃ ذکر اللہ والریاء شرک خفی یبعد عن حلاوۃ ذکر اللہ لقولہ تعالی ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا ومن لم یکن لہ حرمۃ فھو فاسق ای من لم یکن فارغا عن سماع عند قول لا الہ الا اللہ فھو فاسق ومن لم یکن لہ یقینا ان لا یسمع الا اللہ ولا یتکلم بہ الا ھو فھو خارج عن طبقۃ الموحدین فکانہ فی دعوی المقام الوحدانیۃ

سے ظاہر نہ ہوئی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وحدانیت کے ثابت کرنے میں کامل ہیں حتیٰ کہ فرمایا کہ میں احمد بلا میم ہوں یعنی میں احد ہوں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم توحید میں اس قدر کامل تھے کہ اپنی ہستی کی نفی فرما دی اور اس کو احد سے ہی تعبیر فرمائی) اور اسی حدیث سے تعظیم مذکور سمجھ میں آتی ہے اور جس کو یہ حالت حاصل نہ ہو تو وہ ریاکار ہے۔ یعنی جس نے لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے بصارت حق سے حق کو نہ دیکھا تو وہ ریاکار ہے کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے اپنے نفس کو دیکھ رہا ہے ایسے آدمی کو اللہ کے ذکر کی حلاوت نہیں مل سکتی اور ریاکاری شرک خفی ہے جو اللہ کے ذکر کی حلاوت سے دور ڈال دیتی ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے نہ شریک کرے اپنے رب کی عبادت میں کسی کو۔ اور جس کی حرمت حاصل نہ ہو تو وہ فاسق ہے یعنی جو آدمی لا الہ الا اللہ کہتے کے وقت یہ نہ سمجھے کہ حق کے سوائے دوسرا سامع نہیں ہے تو وہ فاسق ہے اور جس کو ایسا یقین نہ ہو کہ اللہ ہی سامع

كاذب فيما يدعى حيا بغير حقيقة فما اسهل الدعوى واعلم ان الطاعات كالصلوٰة والزكوٰة والحج وغير ذلك قد يشوبها الرياء والصدقة يشوبها الشبهات واما كلمة لا اله الا الله فان المؤمن لا يذكرها الا بصميم فؤاده فالاخلاص فيها موجود فلهذا وجب له الاخلاص فلو قالها بغير اخلاص لم يكن مومنا ولا خلاصا من عذاب الآخرة لقوله عليه السلام من قال لا اله الا الله حقا يقينا خالصا مخلصا دخل الجنة بلا حساب ولا عذاب كما قال التستری رح خرج يوم الجمعة من المسجد ونظر الى الناس فقال اهل لا اله الا الله كثير والمخلصون منهم قليل ونیز نقلست کہ حضرت میران ع فرمودند کہ کلمہ لا الہ الا اللہ بر چہار قسم است یکی لا الہ الا اللہ گفتنی [1] است دوم لا الہ الا اللہ دانستنی است

ہے اور اس سے اللہ ہی متکلم ہے تو وہ موحدین کے طبقہ سے خارج ہے گویا کہ وہ مقام وحدانیت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے وہ زندہ ہے مگر زندگی کی حقیقت نہیں رکھتا اور دعویٰ تو ایک آسان بات ہے (مگر دعویٰ کا ثبوت مشکل ہے) اور جانو کہ طاعات مثلاً نماز زکوٰۃ اور حج وغیرہ کبھی ان سے بھی ریا مل جاتی ہے اور صدقہ میں شبہات آجاتے ہیں لیکن کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر مومن خلوص دل ہی سے کرتا ہے اور اس میں اخلاص موجود رہتا ہے لہٰذا ذاکر کے لئے اخلاص واجب ہے اگر بغیر اخلاص کے کہے گا تو مومن نہ رہے گا اور نہ آخرت کے عذاب سے نجات پائے گا۔ بقول علیہ السلام کے جو شخص لا الہ الا اللہ یقین خالص سے کہیگا تو جنت میں بغیر حساب و عذاب کے داخل ہوگا چنانچہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مسجد سے جمعہ کے دن نکلے اور لوگوں کو دیکھا تو کہا لا الہ الا اللہ کہنے والے تو بہت ہیں اور خلوص سے کہنے والے تھوڑے ہیں اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کی چار قسمیں ہیں اول لا الہ الا اللہ گفتنی ہے دوم لا الہ الا اللہ دانستنی ہے سوم

[1] گفتنی مثلاً سنگ در آب دانستنی مثلاً سنگ در آتش چشیدنی مثلاً شمع در آتش شدنی مثلاً نعل در آتش (از بیاض قلمی)

سوم لا الہ الا اللہ چشیدنی است چہارم لا الہ الا اللہ شدنی است این ہر سہ مرتبہ ہمہ انبیاء و اولیاء دارند یعنی علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین ویکی قسم کہ لا الہ الا اللہ گفتنی ماندہ است ازمیان چہارم قسم صفت منافقان است کہ نفس ایمان ہم ندارند وکسیکہ نفس ایمان ہم ندارد از عذاب خدا چگونہ رہد مگر طالب صادق کہ روی دل خود را از غیر حق گردانیدہ است و روی دل خود را سوی مولی آوردہ است وہموارہ مشغول باخدا باشد واز دنیا واز خلق عزلت گرفتہ است وہمت از خود بیرون آمدن میکند این چنین کس راہم حکم ایمان کردہ اند ایمان این ست ای برادر مومن را باید کہ در مقام گفتن لا الہ الا اللہ یعنی لا الہ الا اللہ رود یعنی چنانچہ گویای لا الہ الا اللہ شدہ است دانای لا الہ الا اللہ شود چون دانائی لا الہ الا اللہ شدہ است روا بود کہ بنیادی لا الہ الا اللہ شود ہر کہ بنیادی لا الہ الا اللہ شد در حیرت وویل افتد از گفت و دانش وعلم باز ماند فلا علم ولا حس ولا شوق ولا انس ودر کلمہ لا الہ الا اللہ نفی معبود نیست جز حضرت جلت او و نفی چیز یکہ اثبات آں در عقل محال است

لا الہ الا اللہ چشیدنی ہے چہارم لا الہ الا اللہ شدنی ہے یہ تینوں مرتبے تمام انبیاء اور اولیاء رکھتے ہیں یعنے علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین ان چاروں اقسام میں سے ایک قسم جو لا الہ الا اللہ گفتنی کی ہے وہ منافقوں کی صفت ہے جو نفس ایمان بھی نہیں رکھتے اور جو شخص کہ نفس ایمان بھی نہیں رکھتا ہے خدا کے عذاب سے کیونکر نجات پائے گا مگر طالب صادق جو اپنے دل کے رخ کو غیر حق سے پھیر لیا ہے اور اپنے دل کے رخ کو خدا کی طرف لایا ہے اور ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول رہتا ہے دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کیا ہے اور خود سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہے ایسے شخص پر بھی ایمان کا حکم کئے ہیں ایمان یہ ہے ای بھائی مومن کو چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ کہنے کے مقام میں لا الہ الا اللہ کے معنی کا دھیان رکھے یعنے جیسا کہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہوا ہے (اسی طرح) لا الہ الا اللہ کا دانا ہو جائے اور جب لا الہ الا اللہ کا دانا ہوا ہے تو جائز ہے کہ لا الہ الا اللہ کا بینا ہو جائے جو شخص کہ لا الہ الا اللہ کا بینا ہوتا ہے حیرت وتباہی میں پڑ جاتا ہے کہنے سمجھنے اور جاننے سے باز رہتا ہے پس نہ علم رہتا ہے نہ حس نہ شوق رہتا ہے نہ انس اور لا الہ الا اللہ کے کلمہ میں اس معبود کی نفی کرنا ہے جو خدائے تعالی کے سوائے ہے اور اس چیز کی نفی کرنا ہے جس کا ثبوت عقلاً محال ہے

ای برادر اگر عاشقی و در عشق صادقی نظر از حرف بردار و بر حقیقت آں معنی گمار تا مدّ و قصر از راہ توحید برخیزد و در ذیل وجودت در آوان شہودت نیاویزد و نباید کہ بحرف از معنی محجوب شوی وانچہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم وا فرمود فاعلم انّہ لا الٰہ الا اللہ ترا ایں معنی است یعنی نظر از حرف بردار زیرا کہ حرف در عالم گفتنی بود نہ در عالم علم ای عزیز اگر از نفس کلمہ لبر معنی آں رسیدہ باسرار لاھو الا ھو روا بود کہ مکاشف شوی و نیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند لا الٰہ الا اللہ بر دل کسی ایں مقدار بماند کسیکہ دانہ مونگ بر سر شاخ گاؤ بیندازد و آواز کند کند کار او تمام شود و نیز نقلست حضرت میراںؑ فرمودند کہ اگر لا الٰہ الا اللہ بر دل مومن ایں مقدار بماند چنانچہ خانہ پر پنبہ باشد آنجا ذرۂ آتش باندازند و فی الحال بیروں آرند آنجا کہ آں ذرہ افتادہ باشد آنجا سوختہ گردد ولیکن صفت لا الٰہ الا اللہ ایں چنیں ہست کہ ہمہ محبت ہای غیر حق تعالیٰ را سوختہ کند دای بر ما کہ در تمام عمر خود یک بار ایں چنیں نشد کہ بر دل ما لا الٰہ

اے بھائی اگر تو عاشق ہے اور عشق میں صادق ہے تو حرف پر نظر مت کر اس کے معنی کی حقیقت کو دیکھ تا کہ توحید کے راستہ سے مدّ و قصر اٹھ جائے اور شہود کے وقت تجھے وجود کے دامن میں نہ لٹکادے اور ایسا نہ ہو کہ حرف کے لحاظ سے معنی سے دور ہو جائے اور جو کچھ کہ خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تو لا الٰہ الا اللہ کو جان اسی معنی کا بھید ہے یعنی حرف سے نظر اٹھاوے اس لئے کہ حروف کہنے کے مقام میں ہے نہ کہ علم کے مقام میں۔ ای عزیز اگر تو نفس کلمہ سے اس کے معنی کے بھید کو پہونچ جائے تو جائز ہے کہ تو لاھو الا ھو کے اسرار سے مقام کشف کو پہونچ جائے اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ کسی کے دل پر اتنی مقدار ٹھیر جائے (جس طرح کہ) کوئی شخص مونگ کا دانہ گائے کی سینگھ پر ڈالے اور آواز کرے اس کا کام تمام ہو جائے اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگر لا الٰہ الا اللہ مومن کے دل پر اس قدر ٹھیر جائے جیسا کہ ایک گھر روئی سے بھرا ہوا ہو وہاں ایک چنگاری ڈال دی جائے اور اسی وقت نکال لی جائے تو جس جگہ کہ وہ چنگاری ڈالی جاتی ہے وہ جگہ جل جاتی ہے ولیکن لا الٰہ الا اللہ کی صفت ایسی ہے کہ غیر اللہ کی ساری محبتوں کو جلا دیتی ہے ہم پر

الا اللہ ایں مقدار بماند قولہ تعالیٰ
فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا[1]
فی الارض وابتغوا من فضل
اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم
تفلحون واذا راوا تجارۃ او
لھوا انفضوا الیھا وترکوک
قائما قل ما عند اللہ خیر
من اللھو ومن التجارۃ واللہ
خیر الرازقین (جزء ۲۸ رکوع ۱۲)
وبندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ میر فرمودند
خدائے تعالیٰ تجارت را در قرآن لہو فرمودہ
است اللہ نور السمٰوٰت والارض
مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا
مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ
کانھا کوکب دری یوقد من
شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا
شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتھا
یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نور
علیٰ نور یھدی اللہ لنورہ
من یشاء ویضرب اللہ الامثال
للناس واللہ بکل شیٔ علیم

افسوس ہے کہ ہماری تمام عمر میں ایک بار بھی ایسا نہ ہوا کہ ہمارے دل پر لا الہ الا اللہ اتنی مقدار ٹھیر جائے فرمان خدا ہے کہ اور جب نماز ادا کردی جائے تو زمین پر (مسجد) میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو چاہو (اللہ کی بینائی کو چاہو) اور اللہ کا ذکر کثیر کرو شاید تم کامیاب ہوسکو اور جب وہ کسی تجارت یا لہو کو دیکھتے ہیں تو اوس پر ٹوٹ پڑتے ہیں یا تجھے کھڑا کا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں کہدے کہ اللہ کے پاس لہو اور تجارت کوئی عمدہ چیز نہیں اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ قرآن میں تجارت کو لہو فرمایا ہے اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایک طاقچہ کی ہے جس میں چراغ ہے اور چراغ ایک شیشے میں ہے شیشہ ایسا ہے گویا کہ وہ چمکتا ہوا تارہ ہے وہ چراغ روشن کیا جاتا ہے زیتون کے ایک مبارک درخت سے جو نہ مشرق میں ہے اور نہ مغرب میں قریب ہے کہ اس درخت کا تیل روشن ہوئے اگرچہ اس کو

---

[1] فانتشروا فی الارض - فتفرقوا فی المسجد وابتغوا من فضل اللہ - اطلبوا ما ھو افضل لکم یعنی علم السر والتوحید والزھد والتوکل (ملاحظہ ہو تفسیر ابن عباسؓ) تو زمین پر پھیل جاو - یعنی علیحدہ علیحدہ ہوجاؤ مسجد میں اور اللہ کے فضل کو چاہو اس چیز کو طلب کرو جو تمہارے لئے افضل ہے یعنی علم باطن توحید زہد اور توکل طلب کرو۔

فی بیوت اذن اللّٰہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ یسبح لہ فیہا بالغدو والاصال رجال لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللّٰہ (جزو ۱۸ رکوع ۱۱)

یعنی مرد خدا را بیع مشغول نکند از یاد خدائے تعالیٰ قال علیہ السلام لا الہ الا اللّٰہ ۔ ینبت الایمان کما ینبت الماء البقلۃ ۔

پیش ازیں بود ہزار اندیشہ
اکنوں ہمہ لا الہ الا اللّٰہ

کقولہ تعالیٰ کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون ثم انھم لصالوا الجحیم (جزو ۳۰ رکوع ۸)

انفاس پاسدار اگر مرد عارفی
ملک دو کون ملک تو گردد بیک نفس
ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہر لیست
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کایں خزانہ دہی رائگاں بیاد
انگہ روی بخاک تہیدست وبی نوا

آگ نہ بھی چھوئے تو نور علی نور ہو گیا اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کا راستہ بتا دیتا ہے اللہ لوگوں کے فائدے کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (وہ چراغ روشن ہوتا ہے) ایسے گھروں میں کہ اللہ نے حکم دیا ہے ان کے درست کرنے کا اور اس کا کہ وہاں اس کا نام لیا جائے اس میں اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں صبح وشام ایسے لوگ جن کو نہیں غافل کرتی سوداگری اور نہ خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے

یعنی طالب مولیٰ کو خرید وفروخت خدا کے ذکر سے غافل[1] نہیں کرتی ۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ لا الہ الا اللّٰہ کا ذکر ایمان کو ایسا اگاتا ہے جیسا کہ پانی ترکاری کو ۔

اس سے پہلے ہزار اندیشے تھے
اب سب لا الہ الا اللہ ہو گیا ہے

مانند قول اللہ تعالیٰ کے نہیں نہیں بلکہ زنگ جما دیا ان کے دلوں پر ان اعمال نے جو وہ کیا کرتے تھے نہیں نہیں بیشک وہ اپنے پروردگار سے اس روز محجوب ہوں گے پھر یہ لوگ ضرور دوزخ میں داخل ہوں گے اگر تو مرد عارف ہے تو انفاس کی حفاظت کر (تاکہ

---

[1] یعنی تارک دنیا طالب مولیٰ کو اگر کوئی چیز خدا کی راہ میں آئی اور وہ طالب مولیٰ اس کو بیچ کر کچھ ضرورت کی چیز خریدے تو یہ خرید وفروخت اس کو خدا کے ذکر سے غافل نہیں کرتی ۔ ۱۲

دلی کز یاد مولیٰ نیست خرم
مبادا ہیچگاہے خالی از غم
کس این کند کہ دل از یار خویش بردارد
مگر کسیکہ دل از سنگ سخت تر دارد
تا بجاروب لا نروبی راہ
کی رسی در سرائے الا اللہ

قال علیہ السلام لکل شئی مصقلۃ ومصقلۃ القلب ذکر لا الٰہ الا اللہ۔ قال سبحانہ وتعالیٰ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیٰمۃ اعمیٰ قال رب لم حشرتنی اعمیٰ وقد کنت بصیرا قال کذالک اتتک ایٰتنا فنسیتہا وکذٰلک الیوم تنسیٰ (جز ۱۶ رکوع ۱۶) کلام قدسی یا ابن آدم تفرغ لعبادتی املأ صدرک غنا واسد فقرک وان لم تفعل ملأت یدک شغلا ولم اسد فقرک۔ قول۔ لکل شئی عقوبۃ وعقوبۃ المحبۃ الانقطاع عن الذکر

پس لعنت بر آں حیات کہ دراں تنگی باشد وبغیر ذکر یک دم ہم برود۔

دونوں جہاں کا ملک تیری ایک سانس کی ملک ہے
ہر ایک دم جو عمر سے جاتا ہے وہ ایک ایسا گوہر ہے
کہ اوسکی قیمت دونو جہاں کا محصول ہے
پسند نہ کر کہ یہ خزانہ تو برباد کردے
اس وقت تو خالی ہاتھ اور بغیر توشہ کے خاک میں جائگا
جو دل کہ مولیٰ کی یاد سے خوش نہیں
ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت غم سے خالی رہے
کون یہ کر سکتا ہے کہ اپنے یار سے دل ہٹالے
مگر وہی شخص جو پتھر سے زیادہ سخت دل رکھتا ہے
جبتک کہ تو لا کی جھاڑو سے راستہ صاف نہ کرے
الا اللہ کے محل میں کیونکر پہونچے

نبی علیہ السلام نے فرمایا ہر چیز کا ایک صیقل ہوتا ہے اور دل کا صیقل لا الٰہ الا اللہ کا ذکر ہے اور اللہ پاک فرماتا ہے جو میرے ذکر سے منھ پھیرے تو اوس کے لئے تنگ معیشت ہوگی اور قیامت کے دن ہم اوس کو اندھا اٹھائیں گے وہ کہیگا اے رب میرے تونے مجھے اندھا کرکے کیوں اٹھایا میں تو بینا تھا تو فرمائے گا کہ کیا یوں ہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں جو تو بھول گیا اور اسی طرح آج تو بھولا جائے گا کلام قدسی ہے اے آدم کے بیٹے تو میری عبادت کے لئے وقف ہوجا میں تیرے سینہ کو توانگری سے بھردونگا اور تیری محتاجی کو بند کردونگا۔ اور اگر تو میری عبادت نہیں کریگا تو تیرے ہاتھ کو شغل سے بھردونگا اور تیرے فقر کو بند نہیں کرونگا ایک قول ہے کہ ہر چیز کے لئے عذاب ہے اور محبت کا عذاب معشوق کو یاد نہ کرنا ہے پس لعنت اوس حیات پر کہ جس میں تنگی ہو اور ایک سانس بھی بغیر ذکر کے جائے۔

رباعی

آں روز خود مباد کہ بے یار بگذرد
گرچہ ہزار عیش بود زار بگذرد
افسوس صد ہزار کہ بے تو رود دمے
لعنت بر آں حیات کہ بے یار بگذرد

سعدی چو وصل یار میسر نہ می شود

باری بیاد دوست زمانہ بسر بری
با ما بزبان یاری دل با دگراں داری
انصاف چنیں باشد شاباش زہی یاری
زندگانی نتواں گفت حیاتیکہ مراست
زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد

رباعی

تا دل ز وجود خویش برکندہ نۂ
در بند خودی خدای را بندہ نۂ
گیرم کہ تو جانی و جہاں زندہ بتست
تا زندہ بجاناں نشوی زندہ نۂ
ہر دمی کاں غیر یاد حق رود
اندراں دم غافل و میت بود

انما الذکر روح الذاکرین فانہم ماتوا اذا لم یذکروا مولیہم قال علیہ السلام الانفاس معدودۃ وکل

رباعی

وہ دن ہی نہ آئے کہ بغیر یار کے گزرے
اگرچہ ہزار عیش ہو زاری میں گزرے
افسوس صد ہزار افسوس کہ بغیر تیرے (ذکر کے) ایک دم جائے
اس حیات پر لعنت ہو جو بغیر یار کے گزرتی ہے

اے سعدی جب دوست کا وصل حاصل نہیں ہوتا ہے

تو کم سے کم دوست کی یاد میں تو زندگی بسر کر
زبان سے ہمارے ساتھ دوستی جتاتا ہے دل اغیار سے لگا رکھا ہے
کیا انصاف اسی کو کہتے ہیں شاباش کیا اچھا دوستی جتاتا ہے
جو میری زندگی ہے اس کو زندگی نہیں کہہ سکتے
وہی شخص زندہ ہے جو دوست میں واصل ہے

رباعی

جبتک کہ تو اپنے وجود سے برداشتہ نہ ہو جائے
خودی کے دام میں ہے خدا کا بندہ نہیں ہے تو
میں نے مانا کہ تو سبکی جان ہے اور جہان تجھ سے زندہ ہے
لیکن جب تک تو جاناں کی محبت میں مر کر زندہ نہ ہو تو زندہ نہیں ہے
جو دم کہ غیر اللہ کی یاد میں نکلتا ہے اس وقت غافل اور میت ہے
سوائے اس کے نہیں کہ ذکر ذاکرین کی روح ہے

کیونکہ جب وہ ذکر نہیں کرتے تو مر جاتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا انسان کی سانس گنی ہوئی ہیں جو سانس بغیر یاد الہٰی کے نکلتی ہے وہ مردہ ہے۔ کہتے ہیں کہ آدمی کے وجود میں

نفس یخرج بغیر ذکر اللہ فھو میت
ومیگویند کہ در وجود آدمی در شب و روز بست
و چہار ہزار دم روانست اندراں وجہا یکدم
ہم بغیر ذکر خدائے تعالیٰ برود مردہ است

ایں دم کہ دمی داری دریاب بکن کارے
ایں فرصت یکدم را عمر ابدی گرداں

پس صفت مردگی مومن را نباشد قال علیہ
السلام المؤمن حی فی الدارین
قال علیہ السلام الا ان اولیاء
اللہ لا یموتون بل ینتقلون
من دار الی دار۔ ایں صفت مردگی
از آں کافراں است کما قال اللہ تعالیٰ
انک لا تسمع الموتیٰ ولا تسمع
الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین
الآیۃ وما انت بمسمع من
فی القبور از کلام خدا و از قول رسول
علیہ السلام معلوم شد کہ اگر یکدم بغفلت
برود آنکس مردہ است و غافل تواں گفت
کقولہ تعالیٰ واذکر ربک
فی نفسک تضرعا وخیفۃ
ودون الجہر من القول
بالغدو والآصال ولا تکن
من الغافلین (جزء ۹ رکوع ۴)
وقال سعید بن عبد اللہ
ما من احد ذھب منہ
نفس واحد بغیر ذکر اللہ الا

دن اور رات میں چوبیس ہزار بار سانس چلتی
ہے اونمیں سے ایک سانس بھی جو بغیر ذکر خدا کے
نکلتی ہے مردہ ہے۔

اس وقت جو دم رکھتا ہے ضائع مت کر کوئی کام کر لے
اس ایک دم کی فرصت کو عمر جاوید بنا

پس مردگی کی صفت مومن میں نہیں ہونی چاہئے نبی
علیہ السلام نے فرمایا مومن دارین میں زندہ ہے نبی علیہ السلام
نے فرمایا سنو تحقیق کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک
گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔ یہ مردگی
کی صفت کافروں کی ملک سے ہے چنانچہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نہیں سنا سکتا مُردوں
کو اور نہیں سنا سکتا بہروں کو پکارنا جب
کہ وہ روگردانی کریں منہ پھیر کر نیز جو لوگ قبروں میں
ہیں تو ان کو سنانے والا نہیں ہے خدا کے کلام اور
فرمان رسول علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ اگر ایک دم غفلت
میں (بغیر ذکر خدا) جائے تو وہ شخص مردہ ہے
اور (اوس کو) غافل کہہ سکتے ہیں مانند قول اللہ
تعالیٰ کے تو اپنے رب کو اپنے جی میں عاجزی
سے اور پوشیدہ بغیر پکار کر کہنے کے صبح و شام
یاد کر اور غافلوں سے مت ہو اور سعید ابن عبد اللہ
نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ اوس
کی ایک سانس بغیر یاد الٰہی کے
نکلی ہو مگر وہ غافل ہے پس غفلت
مومن کی صفت نہیں۔ اور
اور حق تعالیٰ نے جہاں کہیں غفلت

وھو غافل پس غفلت صفت
مومن نیست وغفلت ہر جا کہ فرمود در
حق کافراں فرمود بلکہ صفت کافران است
ومصطفیٰ علیہ السلام را نہی کرد کہ مباش
یا محمد از جملہ غافلاں پس ماراچوں باید کہ
درغفلت باشیم پس اگر غفلت ہست
صفت ایمان کجا است پس ایں غفلت
در دوزخ ببرد کما قال اللہ تعالیٰ
ولقد ذرانا لجہنم کثیراً
من الجن والانس لھم قلوب
لایفقھون بھا ولھم
اعین لایبصرون بھا ولھم
اذان لایسمعون بھا اولئک
کالانعام بل ھم اضل
اولئک ھم الغفلون (جزء ۹
رکوع ۱۲) ودر باب غفلت بسیار آیتہا
است ۔ وحق تعالیٰ ہر دو وقت را بہ تخصیص
یاد کرد وفرمود کہ مراد ازیں ہر دو وقت
تمام شب وروز است ونیز نقلست
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کیے وقت
سلطان اللیل ویکے وقت سلطان النہار
است وکلام میراں علیہ السلام است کہ ہر
کہ ایں ہر دو وقت را ضائع کند آنکس فقیر
دین خدا نیست پس از کلام خدا ورسول ؑ
وقول مہدی ؑ معلوم شد کہ بغیر ذکر کثیر
از دوزخ فلاح نیست کقولہ تعالیٰ

کا ذکر فرمایا ہے کافروں کے حق میں فرمایا بلکہ
غفلت کافروں کی صفت ہے اور مصطفیٰ
علیہ السلام کو منع کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم غافلوں سے مت ہو پس ہمارے
لئے کیونکر روا ہوسکتا ہے کہ غفلت میں رہیں
پس اگر غفلت ہے تو ایمان کی صفت
کہاں رہی پس یہ غفلت دوزخ میں لے جائے گی
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم
نے پیدا کئے ہیں جہنم کے لئے
بہتیرے جن اور انسان ان کے دل ہیں کہ ان
سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں کہ ان سے
دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں کہ ان سے سنتے
نہیں وہ لوگ مانند چارپایوں کے ہیں بلکہ ان
سے بھی زیادہ گمراہ ہیں وہی لوگ غافل ہیں
اور غفلت کے باب میں بہت سی آیتیں ہیں۔
اور حق تعالیٰ نے دونوں وقتوں (صبح وشام)
کو بہ تخصیص یاد کیا اور فرمایا ان دونوں
وقت سے مراد تمام رات اور تمام دن ہے۔
اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام
نے فرمایا ایک وقت سلطان اللیل ہے اور ایک وقت
سلطان النہار ہے اور حضرت مہدی ؑ کا کلام ہے کہ
جو شخص کہ ان دونوں وقتوں کو ضائع کرے
وہ دین خدا کا فقیر نہیں۔ پس کلام خدا ورسول ؑ
اور قول مہدی علیہ السلام سے معلوم ہوا
کہ ذکر کثیر کے بغیر دوزخ سے نجات
نہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے تم اللہ

و اذکروا اللّٰہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ پس ہر کہ بعد از فارغ شدن از ہر نمازی پراگندہ نشود و در زمین فضل خدائے تعالیٰ بجوید یعنی بینائی و ذکر کثیر نکند تحقیق از عذاب خدا فلاح نیابد وایں نشستن دو کسال بعد از ہر نمازی و حکایت لایعنی کردن خلاف کلام خدائے تعالیٰ وخلاف رسول علیہ السلام وخلاف مہدی علیہ السلام است و نیز نقلست حضرت مہدی علیہ السلام ذکر پنج پاس را ذکر کثیر فرمودند و ذکر کثیر بدیں ترتیب فرمودند کہ از اول صبح تا یک و نیم پاس و بعد از ظہر تا وقت عشاء در یاد خدا باشند تا شب و روز ازو ضائع نرود و ذکر قلیل را صفت منافقاں فرمودند قولہ تعالیٰ ان المنٰفقین یخٰدعون اللّٰہ و ھو خادعھم و اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراءٓون الناس ولا یذکرون اللّٰہ الا قلیلا (جزء ۵ رکوع ۱۸) و میراں جیو سہ پاس را ذکر قلیل فرمودند و چہار پاس ذکر مشرکاں فرمودند یعنی چہار پاس در یاد حق باشد و چہار پاس بغیر حق مشغول شود یعنی دوستی حق و دوستی شیطان برابر کند کقولہ تعالیٰ ومن الناس من یتخذ من

کا بہت ذکر کرو شاید تم کامیاب ہو۔ پس جو شخص کہ ہر ایک نماز سے فارغ ہونے کے بعد پراگندہ نہ ہو اور خدائے تعالیٰ کی زمین میں فضل نہ ڈھونڈے یعنی بینائی (طلب نہ کرے) اور ذکر کثیر نہ کرے تحقیق کہ وہ خدا کے عذاب سے نجات نہ پائے اور یہ دو اشخاص کا ہر نماز کے بعد بیٹھنا اور لایعنی حکایتیں بیان کرنا خدائے تعالیٰ کے کلام اور رسول و مہدی علیہما السلام کے خلاف ہے اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے پانچ پہر کے ذکر کو ذکر کثیر فرمایا ہے اور ذکر کثیر اس ترتیب سے فرمایا کہ اول صبح سے ڈیڑھ پہر تک اور ظہر کے بعد سے عشاء کے وقت تک خدا کی یاد میں رہیں تاکہ اس سے رات دن ضائع نہ ہوں اور ذکر قلیل کو منافقوں کی صفت فرمایا (چنانچہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تحقیق منافقین اللہ سے دغا بازی کرتے ہیں اور اللہ بھی ان کو دغا دے گا اور جب نماز پڑھنے اٹھتے ہیں تو سست و کاہل ہو کر کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھانے کی نماز پڑھتے ہیں۔ اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام نے تین پہر کے ذکر کو ذکر قلیل فرمایا اور چار پہر کے ذکر کو ذکر مشرکاں فرمایا یعنی چار پہر خدا کی یاد اور چار پہر غیر خدا کی یاد میں مشغول رہتے ہیں یعنی حق کی اور شیطان کی دوستی کو مساوی کرتے ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے

ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونھم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حبا للہ (جزء ۲ رکوع ۴) پس ہر کسیکہ دوستی بسیار باشد ذکر او بسیار تر باشد قال علیہ السلام من احب شیئا اکثر ذکرہ قال اللہ تعالیٰ واذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یؤمنون بالآخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون ہیچ یکی از مہاجران رضی اللہ عنہ نہ شنیدیم نہ از بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ و نہ از مہاجران رض دیگر کہ این نفاق را نفاق مراتبی گویند و بعضی کسان این را نفاق مراتبی میگویند پس او بیان میراں ع را تاویل و تحویل کردہ با حال خود موافق میکنند و این بیان از مہدی علیہ السلام نیست و نیز نقلست کہ در موضع بھیلوٹ میراں سید محمود رض بعد از یک دو ہفتہ محضر میکردند روزیکہ این محضر شدہ بود در انجا اکثر مہاجران رض حاضر بودند ہمچو میراں سید محمود رض و میاں دلاور رض و ملک معروف و میاں لاڑا امام رض و میاں سید سلام اللہ رض بلکہ اکثر مہاجران رض و چند طالبان خدا در دائرہ بودند و میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نام ہر یک مہاجر رض را علیحدہ علیحدہ بزبان مبارک گرفتہ

اور لوگوں میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو غیر اللہ کو شریک ٹھیراتے ہیں اور غیر اللہ سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے رکھنا چاہیئے اور مومنوں کو سب سے زیادہ محبت خدا ہی سے ہوتی ہے پس جس کسی کے ساتھ دوستی بہت ہوتی ہے اوس کا ذکر بھی زیادہ تر ہوتا ہے نبی ع نے فرمایا جس کو کسی چیز کی زیادہ محبت ہوتی ہے تو اس کو اس کی یاد بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب خدائے واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو سخت ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جب غیر اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو یکایک وہ خوش ہو جاتے ہیں ہم نے مہاجرین رضی اللہ عنہ میں سے نہ کسی ایک مہاجر رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی نہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے اور نہ دوسرے مہاجرین سے کہ اس نفاق کو نفاق مراتبی کہتے ہیں اور بعض اس کو نفاق مراتبی کہتے ہیں پس وہ مہدی علیہ السلام کے بیان میں تاویل اور تحویل کرکے اپنے حال کے مطابق کرتے ہیں حالانکہ یہ بات مہدی ع کے بیان سے نہیں ہے اور نیز نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں میراں سید محمود رض ایک یا دو ہفتہ کے بعد محضر کرتے تھے جس روز کہ یہ محضر ہوا تھا وہاں اکثر مہاجرین حاضر تھے مثلاً میراں سید محمود رض و میاں دلاور رض ملک معروف رض و میاں لاڑا امام رض میاں سید سلام اللہ رض بلکہ اکثر مہاجرین رض و چند طالبان خدا دائرہ میں تھے اور میراں سید محمود رض نے ہر ایک مہاجر رضی اللہ عنہ کا نام علیحدہ علیحدہ

فرمودند کہ ایں بندہ درمیان شما برادر خردتر ہستم
انچہ از میراں علیہ السلام معلوم کردید شما بگوئید
بعدہ مہاجراں رضؓ فرمودند کہ خوندکار بفرمائید تا چند
بار میاں ہمدیگر ایں سخن تکرار شد۔ میراں السید محمودؓ
فرمودند کہ حضرت میراں علیہ السلام چنیں فرمودند
کہ ذکر کثیر کنید حضرت میراںؑ ذکر کثیر بکدام ترتیب
فرمودند ہمہ مہاجراں رضؓ عرض کردند بدیں ترتیب
کہ از اول صبح تا یک و نیم پاس در حجرہ باشید
و دو کس یکجا ننشینید و بعد از ظہر تا وقت عصر مشغول
باشید بعد عصر تا وقت مغرب بیان بشنوید بعد
از مغرب تا وقت عشاء ذکر کنید و اگر کسی از حجرہ
درمیان یک و نیم پاس بیرون آید حجرہ را پارہ
پارہ کنید و دست گرفتہ از دائرہ بکشید اگر
چہ ایں بندہ باشد ہمچناں بکنید ہمہ یاراں رضؓ قبول
کردند بعدہ میراں سید محمود رضؓ دیگر روز در حجرۂ میاں
خوند شیخ رضؓ پنہاں نشستند کہ تا بہ بینم کہ کدام کس
از حجرہ پیش از یک و نیم پاس بیروں خواہد آمد
بعد از چند ساعت یک مہاجر رضؓ از حجرۂ خود
آہستہ آہستہ بیروں آمد میراں سید محمود رضؓ
دیدند و فرمودند کہ دست گرفتہ بیارید میاں
خوند شیخ رضی اللہ عنہ اورا دست گرفت و گفت
کہ بیا کہ میراں سید محمود رضؓ می طلبند او گفت
کہ میراں رضؓ کجا اند میاں خوند شیخ رضؓ گفت
کہ در حجرۂ بندہ نشستہ اند آں برادر ہر دو
انگشت خود در دہاں آورد و گفت کہ مرا مبرید
میاں مذکور پیش میراں رضؓ آورد میراں رضؓ فرمودند

زبان مبارک سے لے کر فرمایا کہ یہ بندہ تمہارے درمیان
بہت چھوٹا بھائی ہے تم نے مہدی علیہ السلام سے
جو کچھ تعلیم پائی ہے بیان کرو اس کے بعد تمام مہاجرین
رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ خوندکار فرمائیں یہی گفتگو چند
بار آپس میں ہوئی (بالآخر) میراں سید محمود رضؓ نے فرمایا کہ
حضرت مہدی عؑ نے ایسا فرمایا کہ ذکر کثیر کرو حضرت مہدی
علیہ السلام نے ذکر کثیر کس ترتیب سے بیان فرمایا تمام
مہاجرین رضؓ عرض کئے اس ترتیب سے کہ اول صبح سے ڈیڑھ پہر
تک حجرہ میں رہیں اور دو شخص ایک جگہ نہ بیٹھیں اور
ظہر کے بعد سے عصر کے وقت تک خدا کی یاد میں مشغول
رہیں بعد نماز عصر مغرب تک بیان سنیں بعد نماز مغرب
عشاء تک ذکر کریں اور اگر کوئی شخص ڈیڑھ پہر کے درمیان
اپنے حجرہ سے باہر آئے تو اس کے حجرہ کو پارہ پارہ کریں اور اس کا
ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر کر دیں اگرچہ یہ بندہ ہو ایسا ہی کریں تمام
یاروں نے قبول کیا اس کے بعد میراں سید محمود رضؓ دوسرے
روز میاں خوند شیخ رضی اللہ عنہ کے حجرہ میں پوشیدہ بیٹھے
یہ دیکھنے کے لئے کہ ڈیڑھ پہر کے درمیان کون شخص حجرہ سے باہر
آتا ہے چند ساعت کے بعد ایک مہاجر رضؓ آہستہ آہستہ اپنے
حجرہ سے باہر آئے اور میراں سید محمود رضؓ نے دیکھا اور فرمایا کہ
ہاتھ پکڑ کر لاؤ۔ میاں خوند شیخ رضؓ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ چلو
میراں سید محمود رضؓ نے بلایا ہے انہوں نے کہا کہ میراں رضؓ کہاں
ہیں میاں خوند شیخ رضؓ نے کہا کہ بندہ کے حجرہ میں بیٹھے
ہیں اس برادر نے دو انگلیاں منہ کے
پاس لائے اور کہا کہ مجھ کو مت
لے جاؤ (لیکن) میاں مذکور میراں
رضی اللہ عنہ کے حضور میں لائے میراں رضؓ

کہ ای فلاں کس ما و شما ہمہ برادراں چہ محضر کردہ بودیم بعدہ آنکس گفت کہ میراں جیو ہیزم دیروز یکجا کردہ گذاشتہ بودم کہ مبادا آنرا کسے بردازیں جہت شتاب بیروں آمدم میراں رضی اللہ عنہ فرمودند کہ واپس بروید کہ ہیچکس ہیزم شما نخواہد برد فائدہ جمعیت اینست وجمعیت ایں را میگویند. ونیز

نقلست کہ حضرت میراںؑ در حجرۂ میاں سید امین محمدؓ ومیاں یوسفؓ از جہت نماز فجر بسرما چوں بہ تنور گرم شدہ رفتند چہ بینند کہ در تنور نانہا چسپانیدہ اند حضرت میراںؑ فرمودند کہ میاں امین محمد ومیاں یوسف ایں کار شما نیست کہ دریں وقت نان بپزید ایشاں گفتند کہ میرانجیو تنور گرم شدہ بود ازیں جہت نان چفسانیدیم حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ دریں وقت نباید پخت پس حضرت میراںؑ را مادام ایں کوشش بود کہ شب وروز دریاد حق تعالی باشید وہر دو کس یکجا منشینید وحکایت ہای دینوی بلکہ قرآن خواندن مبتدی را منع کردند فرمودند کہ دل غافل میشود و باید دانست کہ حدیث لایعنی بغایت زشت است ہر چیز یکہ دراں غایت دین ونیت تیمار دین تو ندارد آں ہمہ لایعنی است وہر قول وفعل کہ برای حق است وسوی حق راہ دارد آں لایعنی نیست کقولہ تعالی

نے فرمایا کہ اے فلاں شخص ہم اور سب بھائیوں نے کیا اتفاق کیا تھا اس کے بعد اس برادر نے کہا کہ میراں جیو گذشتہ روز میں نے لکڑیاں ایک جگہ رکھ چھوڑی تھیں اس خیال سے کہ کوئی نہ لے جائے جلد باہر آگیا میراں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واپس جاؤ تمہاری لکڑیاں کوئی نہیں لے جائے گا جمعیت کا فائدہ یہ ہے اور جمعیت (خدا کی جمعیت کا اجماعی اتفاق) اس کو کہتے ہیں اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام موسم سرما میں فجر کی نماز کے لئے میاں سید امین محمدؓ اور میاں یوسفؓ کے حجرہ میں گرم تنور کے پاس گئے تو آپ نے دیکھا کہ تنور میں روٹیاں لگائی گئی ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں امین محمد و میاں یوسف یہ تمہارا کام نہیں کہ اس وقت روٹیاں پکائیں انہوں نے کہا کہ میراں جیو تنور گرم ہو چکا تھا اس لئے روٹیاں لگائی گئیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس وقت نہیں پکانا چاہیئے پس حضرت مہدیؑ کی ہمیشہ یہ کوشش تھی کہ رات دن حق تعالی کی یاد میں رہیں اور دو شخص ایک جگہ نہ بیٹھیں اور دنیا کے قصوں بلکہ قرآن پڑھنے سے مبتدی کو منع کیا اور فرمایا کہ دل غافل ہوتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ بیکار باتیں بیحد بری ہیں ہر وہ چیز کہ جس میں دین کا مقصد اور تیرے دین کے معالجہ کی نیت نہ رکھتی ہو وہ سب فضول ہے اور جو قول و فعل کہ خدا کے لئے ہے اور خدا کے راستہ پہ ہے وہ فضول نہیں ہے مانند قول اللہ تعالی کے کہ کہدے

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لاشریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین (جزء ۸ رکوع ۷) اعلم ان علامۃ اعراض اللہ عن العبد اشتغالہ بما لا یعنیہ وان امرءً ذہبت ساعۃ من عمرہ فی غیر ما خلق لہ لخسر وطالت حسرتہ ومن جاوز الاربعین ولم یغلب خیرہ علی شرہ فلیستحضر الی النار ومن عمرہ اللہ ستین سنۃ فقد اعذر فی العمر۔ پس از تفکر باید کرد کہ دعوی ما ہمچنان است کہ از ہمہ بازایم وخلایق را ہم گذاشتیم باایں ہم دنبالہ کار نباشیم و ذکر خدا نکنیم اگر در لایعنی عمر گذرانیم نہ دین باشد نہ دنیا۔ کقولہ تعالی خسر الدنیا والاخرۃ ذالک ہو الخسران المبین (جزء ۱۷ رکوع ۹)

از نکتہ مقصود نشد فہم حدیثی
لادین ولا دنیا بیکار ماندہ ایم

قولہ تعالی فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم فاذا اطمانتم

کہ میری نماز اور سب عبادتیں اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی توحید کا مجھ کو حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ جان کہ بندے سے خدا کی روگردانی کی علامت اس کا لایعنی کاموں میں مشغول ہونا ہے اگر آدمی کی عمر کی ایک ساعت بھی بیکار کاموں میں صرف ہو تو خسارہ میں آیا اور اس کی حسرت دراز ہو گئی اور جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہو اور اس کی نیکی اس کی برائی پر غالب نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ دوزخ میں جلنے کے لئے تیار رہے اور جس کی عمر خدا نے ساٹھ برس کی ہو تو وہ عمر میں معذور ہو گیا ہے پس ہم کو فکر کرنی چاہیئے کہ ہمارا دعویٰ تو ایسا ہے کہ ہم نے ساری چیزوں کو ترک کر دیا اور اخلایق کو بھی چھوڑ دیئے اس پر بھی ہم کام کے درپے نہیں ہوتے اور خدا کا ذکر نہیں کرتے اگر ہم بیکاری میں عمر صرف کریں تو نہ دین رہے گا نہ دنیا مانند قولہ اللہ تعالی کے اس نے گنوائی دنیا اور آخرت۔ یہی ہے کھلا گھاٹا۔

مقصود کے نکتہ کی کوئی بات سمجھ میں نہ آئی
نہ دین ہے نہ دنیا بیکار ہی رہے

فرمان خدا ہے کہ پس تم اللہ کا ذکر کرتے رہو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو نماز

فاقیموا الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتٰبًا موقوتا (جزء ۵ رکوع ۱۲) پس ذکر اللہ فرض دوام است کسیکہ فرض دوام ادا نہ کند فرض وقت از و قبول نشود والا ہم للمبتدی قولہ لا الٰہ الا اللہ وھی دوام الذکر القوی الخفی بشرط النفی والاثبات بحیث ینفی بلا الٰہ الا اللہ ۔ الخواطر خیر کانت اوشرا ویثبت باللہ ویحضر بقلبہ قال علیہ السلام من لم یود فرضا دائما لم یقبل منہ الفرض الموقت ذکر اللہ فرض دوام است و ہیچ حالتی ساقط نہ شود زیرا کہ مشروط بہ شرطی نیست پس ازیں جہت ہم معلوم میشود کہ ذکر اللہ در جمیع فرائض اہم مطلوب است کما قال اللہ تعالیٰ اتل ما اوحی الیک من الکتٰب واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر واللہ یعلم ما تصنعون (جزء ۲۱ رکوع ۱) عن الفحشاء یعنی از اخلاق ذمیمہ کہ تعلق با قالب دارند والمنکر یعنی از اخلاق ذمیمہ کے تعلق با باطن دارند و ہر آئینہ ذکر اللہ بزرگ تر است از روی تاثیر و تزکیہ نفس از آں نماز کہ مخصوص

قائم کر دے بے شک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں فرض ہے پس اللہ کا ذکر فرض دائم ہے جو شخص کہ فرض دائم کو ادا نہ کرے اس سے وقتیہ فرض قبول نہ ہوگا ۔ اور مبتدی کے لئے اہم لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے اور یہ ذکر دوام قوی اور خفی ہے بشرط نفی اور اثبات کے اس طرح کہ لا الٰہ الا اللہ سے خواطر کی نفی کرے خواہ خواطر اچھے ہوں یا برے اور اللہ کو ثابت کرے اور حضور قلب رکھے فرمایا نبی علیہ السلام نے جس نے فرض دائمی کو ادا نہیں کیا تو اوس کا فرض موقت بھی قبول نہ ہوا ۔ اللہ کا ذکر ہمیشہ کا فرض ہے اور کسی حالت میں ساقط نہ ہوگا اس لئے کہ کسی شرط سے مشروط نہیں پس اس جہت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ذکر اللہ تمام فرائض میں اہم مطلوب ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھ پر جو کتاب نازل ہوئی تو اوس کو پڑھ دے اور نماز کو قائم کر تحقیق نماز فحش اور بری باتوں سے باز رکھتی ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو فحش سے یعنی برے اخلاق سے جو جسم سے تعلق رکھتے ہیں والمنکر یعنی برے اخلاق سے جو باطن سے تعلق رکھتے ہیں اور البتہ اللہ کا ذکر تاثیر اور تزکیۂ نفس کے اعتبار سے زیادہ بزرگ ہے اس نماز سے جو مخصوص ہے پس جان اے

است ۔ پس بداں ای عزیز بغیر ذکر دوام تزکیہ نفس وتجرید وتفرید حاصل نشود و تفرقہ از دل نرود و جمعیت دست ندہد واز وسواس شیطانی واز مرادات ومطلوبات نفسانی بیروں نیاید پس باید کہ دریاد حق چنداں مداومت نماید کہ ہر وقتی از اوقات و ہیچ حالی از حالات خالی از یاد حق نباشد چہ در آمدن و رفتن و چہ در خوردن و خفتن و چہ در شنیدن و گفتن بلکہ در جمیع حرکات و سکنات حاضر وقت باید بود تا بہ بطالت نگذرد بلکہ واقف دم باشد تا بغفلت بر نیاید و طالب یک ساعت از یاد حق خالی نباشد ۔ قال علیہ السلام کل نفس یخرج بغیر ذکر اللہ فھو میت وقال علیہ السلام من ادعی محبۃ اللہ ونسی ذکرہ طرفۃ العین فھو کذاب مفتر علی اللہ تعالیٰ ۔ پس ہر کہ افترا بہ خدا کند او کافر باشد چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ۔

ہر آنکو غائب از وی یک زمانست
در آندم کافر است اما نہانست
اگر خود غائبی پیوستہ باشد
در اسلام بر وی بستہ باشد

عزیز کہ ذکر دوام کے بغیر تزکیۂ نفس تجرید اور تفرید حاصل نہ ہوں گے اور دل سے تفرقہ دور نہ ہوگا اور جمعیت میسر نہ ہوگی اور شیطانی وسواس اور نفسانی مرادات و مطلوبات سے باہر نہیں آئے گا ۔ پس چاہئے کہ حق کی یاد میں اتنی مداومت کرے کہ ہر وقت اوقات سے اور ہر حال حالات سے حق کی یاد سے خالی نہ رہے خواہ آنا جانا ہو اور خواہ کھانا سونا اور خواہ سننا اور کہنا ہو بلکہ تمام حرکات و سکنات میں ہشیار رہنا چاہیئے تاکہ بے کاری میں نہ گزرے بلکہ سانس سے آگاہ رہے کہ غفلت میں نہ جائے اور طالب مولیٰ (کا فرض ہے کہ) ایک ساعت حق کی یاد سے خالی نہ رہے چنانچہ فرمایا نبی علیہ السلام نے جو سانس بغیر ذکر اللہ کے نکلتی ہے وہ مردہ ہے اور فرمایا نبی علیہ السلام نے جس نے خدا کی محبت کا دعویٰ کیا اور اس کے ذکر کو بھول گیا ایک چشم زدن کے عرصہ برابر بھی تو وہ جھوٹا ہے اللہ پر بہتان لینے والا ہے پس جو شخص کہ خدا پر افترا کرے وہ کافر ہے چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ

ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ایک وقت غافل ہے
تو اس دم میں کافر ہے لیکن اس کا کفر پوشیدہ ہے
اگر خود ہمیشہ غافل رہے گا تو
اس پر اسلام کا دروازہ بند ہو جائے گا

و فرمود کہ طالب خاشاکِ غیرِ حق از دل برکند چنانچہ مثنوی۔

پاسبانِ دل باش اندر کل حال
تا نیاید ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
ایں ریاضت مومنانرا فرض خوان
نقد ہستی محو کن در لاالہ
تا بیابی دار ملک بادشاہ
لا کہ غیرش پردہ را می درد
از فنا سوی بقا رہ می برد
غیر حق ہر ذرہ کاں مقصود تست
تیغ لا[1] بر کش کہ آں معبود تست

پس حضرت میراں علیہ السلام اینچنیں فرمودند آنچہ درونِ دل خطرۂ غیر حق آید آنرا نفی کند و حالِ ما اینست کہ یک ساعت ہم ذکر حق نمی کنیم پس حالِ ما چہ خواہد شد و بندگی میراں ؑ را چہ روی خواہیم نمود

فصل بندگی سید الشہداؓ در رسالۂ خود نبشتہ اند کہ طالب حق را باید کہ آنچہ ورای ذاتِ خداست آنرا پس پشت انداز دو بغیر خدا بچیزی مشغول نشود زیرا چہ قوت وحیات و آرام و قرار از آں محب محبوب است قال علیہ السلام لا

اور (مہدی ؑ نے) فرمایا کہ طالب (مولیٰ کو چاہئے کہ) غیر حق کے کچرے کو دل سے نکال دے جیسا کہ مثنوی (میں مذکور ہے)

ہر حالت میں دل کا محافظ بنا رہ
تاکہ کسی چور کو وہاں آنے کی قدرت نہ ہو
غیر حق کے ہر خیال کو چور سمجھ
اس ریاضت کو مومنوں کے لئے فرض جان
اپنی ہستی کی پونجی کو لا الہ (کے ذکر) میں فنا کر دے
تاکہ تجھ کو بادشاہ کے ملک کا گھر (مقام قرب) نصیب ہو
لا (کا ذکر ایسا ہے) کہ اپنے غیر کے پردہ کو پھاڑ دیتا ہے
فنا سے بقا کی طرف لے جاتا ہے
ماسوی اللہ کے ہر اس ذرہ پر جسکو تو نے اپنا مطلوب بنایا ہے
لا کی تیغ پھیر دے اس لئے کہ وہ تیرا معبود بن گیا ہے

پس حضرت مہدی علیہ السلام نے ایسا فرمایا کہ دل میں جو کچھ غیر حق کا خطرہ آئے اس کی نفی کرے اور ہمارا حال یہ ہے ایک ساعت بھی ذکر حق نہیں کرتے پس ہمارا کیا حال ہوگا اور حضرت مہدی علیہ السلام کو کیا منہ دکھائیں گے۔

فصل بندگی سید الشہداؓ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ طالب حق کو چاہئے کہ ماسوی اللہ کو پیٹھ کے پیچھے ڈال دے اور خدا کے سوا کسی چیز میں مشغول نہ ہو اس لئے کہ قوت وحیات و آرام و قرار اس محب کا محبوب کی ذات سے ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں ہے راحت

[1] لا ترا از تو رہائی میدہد۔ با خدایت آشنائی میدہد۔ لا تجھ کو تیری خودی سے نجات دیتا ہے خدا کے ساتھ تجھ کو آشنائی کرا دیتا ہے۔

راحة للمؤمنين دون
لقاء الله تعالیٰ وچوں حال محب
اینچنیں است کہ ہمیشہ از برائے محبوب خود
در پریشانی وسرگردانی می باشد چگونہ بچیزے
مشغول شود پس معلوم شد کہ مومن بغیر
حق تعالیٰ بہ ہیچ چیز مشغول نشود واز جہت
طلب قوت از حضور خدائے تعالیٰ باز نماند
پس طالب حق را باید کہ در ہر کاریکہ مشغول
باشد بانصاف نظر کند اگر آں کار ذکر حق
را وتوجہ سوی حق را مانع آید آنرا ترک
دہد وحرام داند بلکہ بت خود پندارد
کما قال علیہ السلام ما
تشغلك عن الله فهو صنمك
ای فهو طاغوتك ونیز نقلست
کہ حضرت میراںؑ فرمودند کہ طالبانِ خدای
را حکایت ہای خدائے تعالیٰ زیاں کند
بلکہ قرآن خواندن وعلم خواندن ہم منع کردند
جز ذکر وکسانیکہ حکایت ہای دنیا و
دنیا داراں بر زبان ایشاں جاری شدی
بغیر حکایت دینی بلکہ ہیچ وقت از اوقات
ایں حکایت نکردند اگر کسی حکایت دنیا
ودنیا داراں شروع کردی حضرت میراںؑ
ویاراںؓ آں حکایت را منقطع کردندے
وفرمودندے کہ ایشاں را فراموش کنید
در یاد حق باشید در ہمہ حال ونیز نقلست
کہ خوشنودی حضرت میراںؑ وہمہ مہاجراںؓ

مومنین کے لئے سوائے اللہ تعالیٰ کے
دیدار کے اور جب محب کا حال ایسا ہے کہ ہمیشہ
اپنے محبوب کے لئے پریشانی اور سرگردانی میں
رہتا ہے تو وہ دوسری چیز میں کیونکر مشغول
ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ مومن حق تعالیٰ کے
سوائے دوسری چیز میں مشغول نہیں ہوتا اور غذا
کی طلب کے سبب سے خدائے تعالیٰ کی درگہ سے منہ
نہیں پھیرتا پس طالب حق کو چاہئے کہ جس کام میں کہ مشغول
ہے اس کو انصاف سے دیکھے اگر وہ کام اللہ کے ذکر
اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے منع کرے تو
اس کام کو ترک کرے اور حرام جانے بلکہ اپنا بت
سمجھے چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز تجھے
اللہ سے پھیرے وہ تیرا بت ہے یعنی وہ تیرا
طاغوت ہے اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی
علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے طالبوں کو خدا کی
حکایتیں نقصان دیتی ہیں بلکہ قرآن پڑھنے اور
علم پڑھنے سے بھی منع فرمایا سوائے ذکر کے اور
ان لوگوں کو جن کی زبان پر دین کی حکایت کے بغیر
دنیا اور دنیا داروں کی حکایتیں جاری ہوئیں (تو
منع کرتے) بلکہ کسی ایک وقت بھی یہ حکایت نہیں
کی اگر کوئی شخص دنیا اور دنیا داروں کی حکایت
شروع کرتا تو حضرت مہدی علیہ السلام اور آپ کے
صحابہ رضؓ اس حکایت کو منقطع فرما دیتے اور فرماتے
کہ ان (حکایتوں) کو بھلا دو اور ہر حال
میں اللہ کی یاد میں رہو اور نیز نقل ہے
کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور تمام

نبود کہ طالبان خدا دو چہار کس یکجا نشستہ حکایت لایعنی کنید و نیز **نقلست** از میاں شیخ محمد کبیرؓ مہاجر مہدیؑ بودند گفتند کہ یک روز این بندہ غلہ باجری می کوفت حضرت میرانؑ برسر این بندہ آمدند و فرمودند کہ چہ کار می کنید گفتم میراں جیو باجری می کوبم حضرت میرانؑ فرمودند کہ میاں اگر یکمشت دانہ دادندی این کار میشود وقت خود را ضائع نباید کرد یک مشت بدہید و خود بیاد خدائے تعالیٰ باشید

یا دل از خانماں خود بر کن
یا تمنائے عشق کمتر کن
گر مرادی ز وصل می طلبی
ہمہ تدبیر خویش ابتر کن
تو نہ مرد عشق بازی را
برو ای خواجہ کار دیگر کن
ای مخنث رو کہ این جا باز نیست
عشق حق را با مخنث کار نیست
عاشق نہ صادق نہ دعوی کنی جاں باختن
این ختم شد پروانہ را ہم سوختن ہم ساختن
عشق با ما می کنی و من ترا رسوا کنم
بی تن و بیجاں کنم بی مسکن و ماوا کنم

نقلست از بندگی میاں نعمتؓ در ولایت سندہ با دائرہ بودند بعضی زناں کشیدہ می کشیدند از جہت قوت خود بندگی میاں نعمت رضؓ فرمودند کہ این فتوح حق آنکس است

مہاجروں کی خوشنودی نہ تھی کہ دو چار طالبان خدا ایک جگہ بیٹھ کر بیکار حکایتیں بیان کریں اور نیز میاں شیخ محمد کبیرؓ مہاجر مہدیؑ سے منقول ہے آپ نے کہا کہ ایک روز یہ بندہ باجرہ کوٹتا تھا حضرت مہدی علیہ السلام بندہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ کیا کام کرتے ہو میں نے کہا میراں جیو باجرہ کوٹتا ہوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میاں ایک مٹھی دانے (کسی کو مزدوری) دیدیتے تو یہ کام ہو جاتا اپنے وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہئے ایک مٹھی دیدو اور خود خدائے تعالیٰ کی یاد میں لگے رہو۔

یا تو تو دل گھر بار سے اٹھالے
یا عشق کی تمنا مت کر
اگر تجھ کو وصل درکار ہے
تو اپنی ساری تدبیروں کو چھوڑ دے
تو مرد نہیں ہے عشق بازی کے لئے
جا اے خواجہ کوئی دوسرا کام کر
اے مخنث جا تیری یہاں رسائی نہیں ہے
عشق حق کو مخنث سے کام نہیں
نہ تو عاشق ہے نہ عشق میں سچا ہے جانبازی کا دعویٰ کرتا ہے
جلنا بھی جلنے کے ساتھ موافقت کرنا بھی یہ پروانہ پر ختم ہو چکا ہے
تو میرے ساتھ عشق کرتا ہے اور میں تجھ کو رسوا کروں گا
بے تن اور بے جان کروں گا بے گھر اور بے ٹھکانہ کروں گا

بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ولایت سندھ میں دائرہ کے ساتھ رہتے تھے بعض عورتیں اپنی قوت بسری کے لئے کشیدہ نکالتی تھیں بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ یہ فتوح

کہ بر خدائے تعالیٰ بماند کما قال اللہ تعالیٰ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لایستطیعون ضربًا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیماھم لایسئلون الناس الحافًا وما تنفقوا من خیر فان اللہ بہ علیم (جزء ۳ رکوع ۵) کسانیکہ کشیدہ کشیدند آنکسانرا قسمت نداد ندو از دائرہ بیرون کردند

فصل در بیان خلوت و ذکر و بینائی است

کہ از زکریا علیہ السلام قال اللہ تعالیٰ فنادتہ الملٰئکۃ وھو قائم یصلی فی المحراب ولم یقل یدور فی الاسواق کلما سئل السائل ولازم الباب اتتہ الاجابت وفیہ اشارۃ الیٰ ان من لہ الی الملوک حاجۃ فعلیہ بملازمۃ الباب الیٰ وقت الاجابۃ ویقال حکم اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہ لم یقبل بالاجابۃ الا من لہ موافقۃ للخدمۃ فاما من اعرض عن طاعۃ القاہ فی ذل الوحشۃ قولہ تعالیٰ

(جو خدا کی راہ میں آتی ہے) ان کا حق ہے جو خدا کے ہو رہتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فتوح ان فقیروں کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں قید ہیں زمین پر چل پھر نہیں سکتے جاہل ان کو بے نیازی کی وجہ سے تو انگر سمجھتے ہیں تو ان کو ان کی پیشانی سے پہچان لیگا جو لوگوں سے اصرار کرکے نہیں مانگتے تم جو مال خرچ کرتے ہو بے شک اس کو اللہ جانتا ہے جو لوگ کشیدہ نکالتے تھے ان کو سویت نہیں دی اور دائرہ سے باہر کر دیئے

فصل خلوت اور ذکر اور بینائی کے بیان میں

چنانچہ زکریا علیہ السلام کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس اس کو فرشتوں نے ندا کی اس حال میں کہ وہ مسجد میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا یہ نہیں کہا کہ بازاروں میں پھر رہا تھا جب کوئی سائل سوال کرے اور دروازہ نہ چھوڑے تو اس کی درخواست قبول ہوتی ہے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بادشاہوں کے پاس جب کوئی آدمی حاجت لے جاتا ہے تو حاجت برآری تک بادشاہ کے دروازہ پر پڑا رہنا لازم ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ وہ صرف اپنے خدمت گزار بندہ کی دعا کو قبول کرتا ہے پس لیکن جس نے اللہ تعالیٰ کی طاعت سے روگردانی کی تو اس کو وحشت کی ذلت میں ڈالدیتا ہے فرمان خدا ہے کہ جو آدمی میرے ذکر سے روگردانی کرے تو تحقیق

ومن اعرض عن ذکری فان
لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ
یوم القیٰمۃ اعمیٰ قال رب
لم حشرتنی اعمیٰ وقد
کنت بصیرا (جزو ۱۶ رکوع ۱۶)
ونیز **نقلست** از میاں بھائی مہاجر رض
کہ حضرت میراں عم دو سہ بار آمدہ دید
تاکہ برادران دو سہ کس یکجا نشستہ اند دیدہ
فرمودند کہ شما چہ نشستہ اید برادراں عرض
کردند کہ میراں جیو چیزی حکایت دینی میکنیم
حضرت میراں ع فرمودند ای بھایاں خدائی
را بہ حکایت نخواہید یافت بجز ذکر لقولہ
تعالیٰ یا ایہا الرسل
کلوا من الطیبٰت واعملوا
صالحًا انی بما تعملون
علیم (جزو ۱۸ رکوع ۴) والثانی
شرع لکم من الدین ما
وصی بہ نوحًا والذی
اوحینا الیک وما وصینا
بہ ابراہیم وموسیٰ ان
اقیموا الدین ولا تتفرقوا
فیہ کبر علی المشرکین
ما تدعوہم الیہ اللہ
یجتبی الیہ من یشاء و
یہدی الیہ من ینیب
ونیز میاں سید خوندمیر رض فرمودند کہ خدائے تعالیٰ

ان کے لئے تنگ معیشت ہے اور قیامت
کے دن ہم اس کو نابینا بناکر اٹھائیں گے
تو کہیگا اے رب میرے تو نے مجھے نابینا
بناکر کیوں اٹھایا میں تو بینا تھا۔ اور نیز میاں
بھائی مہاجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ
حضرت مہدی علیہ السلام نے دو تین بار
آکر دیکھا کہ دو تین برادر ایک جگہ بیٹھے
ہوئے ہیں دیکھ کر فرمایا کہ تم کیوں بیٹھے
ہو برادروں نے عرض کیا کہ میراں جیو کچھ
دین کی حکایت کر رہے ہیں۔ حضرت مہدی عم
نے فرمایا اے بھائیو ذکر خدا کے بغیر خدا کو دینی
حکایت کرنے سے نہ پاؤ گے چنانچہ فرمان خدا ہے
کہ اے پیغمبرو طیب کھانے کھاؤ اور عمل صالح
کرو تحقیق میں تمہارے اعمال کو جاننے والا
ہوں۔ ثانی یہ کہ اللہ نے وہی رستہ مقرر کر دیا
تمہارے لئے دین کا جس کا حکم فرمایا
تھا نوح کو اور جو ہم نے وحی بھیجی تیری طرف اور وہ کہ جس کا ہم نے حکم دیا تھا
ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کہ قائم رکھو
دین کو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو
شاق گزرتا ہے مشرکین پر وہ (دین) جس کی
طرف تو ان کو بلاتا ہے اللہ کھینچ لیتا
ہے اپنی طرف جس کو چاہتا ہے اور راہ
دیتا ہے اپنی طرف اس شخص کو
جو رجوع لاتا ہے اور نیز میاں
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام میں

شریعت در کلام خود این چنین فرموده بعضی
مردمان شریعت چنانچه کشت و زمین و
اجارت[1] و مضاربت[2] و تجارت فهم کردند
قوله تعالیٰ یعلمون ظاهرا
من الحیوٰة الدنیا وهم
عن الاخرة هم غفلون
(جزو ۲۱ رکوع ۴) قال سلیمان
ذکر الله اکبر من کل شیٔ
وافضل فقد قال علیه
السلام الا انبئکم بخیر
اعمالکم وازکاها عند
ملیککم وارفعها فی
درجاتکم وخیر من
اعطاء الذهب والفضة
وان تلقوا عدوکم فتضر
بوا اعناقهم ویضربوا اعنا
قکم قالوا ما ذلک یا
رسول اللهؐ قال علیه السلام
ذکر الله سید الاعمال
افضل وقال تفارق الدنیا
ولسانک رطب بذکر الله
این نقل در مدارک است در زمانه
میراں علیه السلام و یاران وی بعد از فجر
و بعد از مغرب کسی قرآن را بلند نخواندی و

شریعت (کے متعلق) اس طرح فرمایا (جو
اوپر مذکور ہوا) بعضے لوگوں نے جیسا کہ
زراعت اور زمین اور اجارت اور مضاربت
اور تجارت کو شریعت سمجھ لیا ہے (صحیح
نہیں چنانچہ) فرمان خدا ہے کہ وہ ظاہری
حیات کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل
ہیں کہا سلیمانؑ نے اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑھا اور
افضل ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تم کو
ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو تمہارے مالک کے
پاس سب سے اچھا اور سب اعمال سے زیادہ پاک
اور تمہارے درجوں کو بڑھانے والا اور سونے
چاندی کی خیرات اور دشمن سے ملکر تم ان کی گردنیں
مارتے اور وہ تمہاری گردنوں کے مارنے سے
بھی اچھا ہے صحابہؓ عرض کئے یا رسول اللہؐ
وہ کیا عمل ہے تو آپؐ نے فرمایا اللہ کا ذکر ہے
جو سب اعمال کا سردار اور سب اعمال سے
افضل ہے اور فرمایا جب تیری زبان
یاد خدا میں تر رہتی ہے تو تو دنیا سے
علیحدہ رہتا ہے یہ نقل مدارک میں
ہے اور مہدی علیہ السلام اور یاران
مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں نماز فجر
اور نماز مغرب کے بعد کوئی
شخص قرآن شریف بلند آواز
سے نہیں پڑھتا تھا اور اگر کسی طالب

---

[1] کرایہ پر دینا [2] کسی کو مال تجارت کے لئے دینا جس کا نفع شرکت میں ہو۔

اگر بچہ کسی گریہ کردی پدر بر داشتے و بیرون دائرہ بردی مبادا کہ ہمسایہ ایں را شنود و در شغل او خلل پیدا آید و ایں زمان در خانہای ما دریں وقت چناں شور و غوغا میشود گویا کہ زنان ماہی گیراں ایں محض خلاف کلام خدا و رسول ؑ و مہدی ؑ ہست و بعد از مغرب ہمچناں بود و نیز نقلست کہ حضرت میراں ؑ فرمودند بزبان ہندی۔

ہمپاٹا پہریں ٹوٹکا کھائیں
راول دیول کہیں نہ جائیں
ہمرے آئی یا ہی ریت
پانی لوریں اور مسیت

قال علیہ السلام حاکیا عن اللہ تعالیٰ من ادعی محبتی ثم ینسانی فقد کذب ومن ادعی محبتی ویذکر بلسانہ غیری فقد کذب ومن ادعی محبتی ویتلذذ بالطعام فقد کذب۔ واز شیخ جنید رح حکی است کہ سی سال در دہلیز شیخ عبداللہ سری سقطی رح پاسبانی دل کردم و غیر خدا در دل نگذرانیدم و سی سال نماز عشاء و فجر بیک وضو گذاردم و در دل من گذشتہ بود کہ بمقامی رسیدم ہاتف آواز داد کہ ای جنید وقت آمد کہ گوشۂ زنار بتو بنمائیم گفتم گناہ

مولیٰ) کا۔ بچہ روتا تو باپ اس کو اٹھا لے کر دائرہ کے باہر لے جاتا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ ہمسایہ کے حضرات رونے کی آواز سنیں اور ان کے ذکر میں خلل پیدا ہو اور اب ہمارے گھروں میں اس وقت ایسا شور و غوغا ہوتا ہے گویا کہ مچھلیاروں کی عورتیں گڑ بڑ کر رہی ہیں۔ یہ محض کلام خدا اور رسول ؑ و مہدی ؑ کے خلاف ہے اور مغرب کے بعد بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور نیز نقل ہے حضرت مہدی ؑ نے ہندی زبان میں فرمایا کہ

پھٹا پرانا کپڑا پہن لیں روکھا سوکھا کھائیں
امیروں کے گھروں اور خانوں کو نہ جائیں
ہمارا طریق یہی ہے کہ (سفر اور حضر میں)
پانی اور مسجد (یہ دو چیزیں) رکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے پھر مجھ کو بھول جائے تو وہ جھوٹا ہے اور جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے اور اپنی زبان سے غیر کا تذکرہ کرے تو وہ جھوٹا ہے اور جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے اور کھانے کی لذت حاصل کرے تو وہ جھوٹا ہے اور شیخ جنید رح سے حکایت کی گئی ہے آپ ؑ نے فرمایا کہ میں نے تیس سال شیخ عبداللہ سری سقطی رح کی دہلیز پر دل کی پاسبانی کی اور غیر خدا کو دل میں آنے نہ دیا اور تیس سال عشاء اور فجر کی نماز ایک وضو سے ادا کی تو میرے دل میں یہ خطرہ آیا کہ میں ایک مقام کو پہونچ گیا ہاتف نے آواز دی کہ اے جنید رح وقت ہے کہ زنار گوشہ تجھ

من چیست جواب آمد وجودک
ذنب لا یقاس بہا
ذنب۔ یعنی ہنوز ہستی خود می بینی و
در ما فانی نہ شدی ؎

چناں در اسم او کن جسم پنہاں
کہ چوں گردد الف در بسم پنہاں

لقولہ تعالیٰ واذکر ربک
اذا نسیت (جزء ۱۵ رکوع ۱۶) ای اذا
نسیت نفسک لغیر
اللہ ونیز **نقلست** کہ میاں سید خوندمیرؓ
فرمود نداین سوداگری چنانچہ فاقہ شد ابریق
یا آوند از خانہ فروخت و یا چیزی آوند
خرید کرد این سوداگری مشغول نکند از یاد
حق الکہ قال اللہ تعالیٰ
رجال لا تلہیہم تجارۃ
ولا بیع عن ذکر اللہ الآیۃ
نہ کہ در شہر از شہر ہا برای سوداگری و یا
برای رزق پریشان شوند از یاد خدا
غافل باشند و نیز **نقلست** مشہور کہ
در دائرہ حضرت میراںؑ سگی بود یکپاس
روز بدو زانوی خود بتوجہ نشستے ذکر خفی
میکردی کرات و مرات علی الخصوص میاں
ربع روز پیش او طعام داشتہ آزمودند
فاما میاں ربع روز سگ روی خود در طعام
نیاوردی خدائے تعالیٰ بصدقہ مہدی علیہ السلام
صفت آں سگ روزی کند و نیز **نقلست**

بتائیں گے میں نے کہا کہ میری خطا کیا ہے جواب آیا
کہ تیری ہستی خود ایک ایسا گناہ ہے جس کے مقابلہ میں کوئی
گناہ نہیں یعنی تو بھی اپنی ہستی دیکھتا ہے اور ہم
میں فنا نہیں ہوا۔

تو اس کے اسم (اللہ) میں اپنے جسم کو طرح چھپا دے
کہ جس طرح بسم میں الف چھپا ہوا ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور تو اپنے رب کو یاد
کر جب بھول جائے یعنی جب تو اپنے نفس کو غیر اللہ
کے لئے بھول جائے اور نیز نقل ہے کہ میاں سید
خوندمیر رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ یہ سودا
گری چنانچہ فاقہ پڑا تو چھاگل یا برتن گھر کا بیچ دیا
اور یا کوئی برتن خرید لیا تو یہ سوداگری خدا کی یاد
سے غافل نہیں کرتی چنانچہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو نہ تجارت
اور نہ بیع اللہ کے ذکر سے بھیرتی ہے الخ
نہ کہ ایک شہر سے دوسرے شہروں کو سودا
گری کے لئے اور یا رزق کے لئے پریشان
پھریں (ایسی سوداگری میں) خدا کی یاد سے غافل رہتے
رہیں اور نیز مشہور نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کے دائرہ میں ایک کتا
تھا ایک پہر دن چڑھے تک دوزانو توجہ الی اللہ کیا تھا
بیٹھ کر ذکر خفی کرتا تھا ربع روز کے درمیان خصوصاً
اس کے سامنے کھانا رکھ کر بار بار آزمائے ولیکن ربع
روز کے درمیان وہ کتا کھانے کی طرف
رخ نہیں کرتا خدائے تعالیٰ مہدیؑ کے صدقہ سے
اس کتے کی صفت عطا کرے اور نیز نقل ہے کہ

کہ حجرۂ میاں سید خوندمیرؓ ومیاں مخدومؓ متصل بود میاں سید خوندمیرؓ میاں مخدومؓ را پرسیدند کہ حضرت میراں علیہ السلام بیان ایں آیت راچہ فرمودند یعنی بالغدو والاصال بعدہ میاں سید خوندمیرؓ آہ کردند کہ چہ وقت ضائع کردیم کہ بعد از مغرب سخن لایعنی گفتیم و پرسیدیم پس ہر کہ بعد از مغرب لایعنی کند جز ذکر ایں خلاف مہدی علیہ السلام است

ونیز **نقلست** کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بر چاہ زمزم نشستہ بودند یکبار یا دو بار انگشتری بگردانیدند فرمان شد وما خلقنا السموات والارض وما بینہما لاعبین (جزء ۲۵ رکوع ۱۵)

ونیز **نقلست** از ملک پیر محمدؒ بن ملک الہدادؓ یک روز حضرت میراںؑ دیدند کہ یک برادر خاشاک را دو پارہ کرد میراںؑ فرمودند یک لمحہ فرشتگان را فرصت بادہید ونیز **نقلست** کہ یک خراسانی برائے آزمودن حلم حضرت میراںؑ آدند شراب در آستین خود آورد بعضی کساں عرض کردند اگر رضائے میراںؑ باشد آدند ایں بشکنیم بعدہ میراںؑ فرمودند شما ایں چنیں فہم کردید ایں مستی شراب بعد از دو ساعت دور خواہد شد پیش ایں بندہ مستان دنیا می آیند گذاشتہ بروند قال علیہ السلام من سکر بالدنیا ساعۃ لم یفق ابدا الماقال اللہ

میاں سید خوندمیرؓ اور میاں مخدومؓ کا حجرہ متصل تھا میاں سید خوندمیرؓ نے میاں مخدوم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس دیہ آیت کا بیان کیا فرمایا یعنی بالغدو والاصال (صبح وشام) اس کے میاں سید خوندمیرؓ نے افسوس کیا کہ ہم نے کس قدر وقت ضائع کیا جو بعد مغرب لایعنی گفتگو کی اور پوچھا پس جو شخص کہ مغرب کے بعد ذکر کے سوائے لایعنی گفتگو کرتا ہے یہ مہدی علیہ السلام کے خلاف ہے اور نیز نقل ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہ زمزم پر بیٹھے ہوئے تھے ایک بار یا دو بار انگوٹھی پھرائی فرمان خدا ہوا کہ اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان میں ہیں کھیلنے کے لئے اور نیز ملک پیر محمدؒ بن ملک الہدادؓ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت مہدیؑ نے دیکھا کہ ایک برادر (صحابی رضی اللہ عنہ) نے گھاس کی کاڑی کے دو ٹکڑے کئے تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک لمحہ فرشتوں کو فرصت دو اور نیز نقل ہے کہ ایک خراسانی نے حضرت مہدیؑ کا حلم آزمانے کے لئے اپنی آستین میں شراب کا پیالہ لایا بعضے برادروں نے عرض کیا اگر آپ کی اجازت ہو تو اس کی شراب کا پیالہ توڑ دیتے ہیں اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ تمہاری سمجھ کی بات ہے یہ شراب کی مستی دو ساعت کے بعد دور ہو جائے گی اس بندہ کے پاس مستان دنیا آتے ہیں دنیا کی مستی چھوڑ جاتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو آدمی ایک ساعت بھی دنیا کا متوالا ہوا تو کبھی ہوش میں نہ آیا

تعالیٰ ولا تکونوا کالذین
نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم
اولٰئک ھم الفسقون (جزو ۲۸
رکوع ۶) پس فراموش گردانیدند ایشانرا
نفسہای ایشان پس از ذات خویش خبر
ندارند وکسانیکہ بدنیا مشغول شدند نمید
انند کہ در نماز چند رکعت نماز گزاردیم و
چہ خواندیم و دل شما کجا می رود۔

مست می ہشیار گردد تا سحر
مست دنیا تا قیامت بے خبر

کقولہ تعالیٰ یا یھا
الذین امنوا لا تقربوا
الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ
حتیٰ تعلموا ما تقولون
(جزو ۵ رکوع ۴) ونیز نقلست کہ حضرت
میراں علیہ السلام مراد مستی دنیا داشتند و
کسانیکہ یاد خدا فراموش کردند شیطان لگام
در دہان شان کردہ۔ کقولہ تعالیٰ
لاحتنکن ذریتہ الا قلیلا
(جزو ۱۵ رکوع ۷) ونیز نقلست کہ حضرت
میراں علیہ السلام بیان عشق بدیں عبارت
فرمودند کہ شہباز عشق از لامکان پرواز
کرد و بر آسمان رسید جای خود ندید درگذشت
و بر کوہستان رسید جای خود ندید درگذشت
و بر خاک رسید جای خود یافت و نشست و
گفت من محبتم میان محبت و محنت فرق (

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ان لوگوں کے مانند مت
ہو جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے خود ان کو ان
کے نفسوں سے فراموش کر دیا وہی لوگ فاسق ہیں
اُن کے نفسوں نے ان کو بھلا دیا پس یہ اپنی
ذات کی خبر نہیں رکھتے اور جو لوگ دنیا میں مشغول
ہو گئے نہیں جانتے کہ نماز میں کتنی رکعتیں
گزاریں اور کیا پڑھے اور دل کہاں
کہاں جاتا ہے۔

شراب کی مستی رکھنے والا صبح تک ہشیار ہوجاتا ہے
دنیا کی مستی رکھنے والا قیامت تک بے خبر رہتا ہے

مانند قول اللہ تعالیٰ کے مومنو! نماز کے پاس نہ
جاؤ ایسی حالت میں کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ
سمجھنے لگو جو کچھ تم کہتے ہو۔ اور نیز نقل ہے حضرت
مہدیؑ نے سکاری سے دنیا کی مستی مراد لی ہے اور
جن اشخاص نے خدا کی یاد فراموش کر دی شیطان ان
کے منھ میں لگام دیا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ
کے البتہ لبتھیہ (لگام) ڈالدوں گا میں اس
کی اولاد کو مگر تھوڑوں کو اور نیز نقل ہے کہ
حضرت مہدی علیہ السلام نے عشق کا بیان اس
عبارت میں فرمایا کہ عشق کا شہباز لامکاں سے
اڑا آسمان پر پہنچا اپنی جگہ نہ دیکھا آگے بڑھ
گیا اور پہاڑوں پر پہنچا اپنی جگہ نہ دیکھا آگے
بڑھ گیا اور خاک پر پہنچا اپنی جگہ پایا اور
بیٹھا اور کہا میں محبت ہوں محبت
اور محنت میں فرق نہیں ہے
مگر ایک نقطہ کا جب نیچے کا نقطہ

نیست مگر یک نقطہ چوں نقطۂ زیر زبر شود ہماں محبت محنت شود کقولہ تعالیٰ انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان (جزء ۲۲ رکوع ۶) ونیز **نقلست** کہ حضرت میراں علیہ السلام یک روز بیان بود حدیث عشق فرمود ملا درویش خراسانی نعرہ زد و گریبان خود چاک کرد و گفت کہ عشق از کجا بیاریم بعدہ حضرت میراں ؑ فرمودند بندہ عشق کسبی میگوید کار کنید و در عمل کوشش نمائید چیزی کار کنید تا بواسطہ آں عشق آید عشق عطائی مر انبیا را است کہ بغیر کسب آید و دیگراں را کسب باید کرد کما قال علیہ السلام تجوع ترانی تجرد تصل اجیعوا البطونکم واظمئوا اکبادکم واعروا اجسادکم لعلکم ترون اللہ فی الدنیا عیانا۔

فصل در بیان بینائی روی عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ ؐ کان فی غار حرا شہرا فلا یخرج من خلوتہ لازالۃ سآمتہ وملالتہ

اوپر ہو جائے تو وہی محبت محنت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تحقیق ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا پس ان سب نے اس کو اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور اس کو اٹھا لیا انسان نے۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک روز بیان کے موقع میں عشق کی بات فرمائی ملا درویش خراسانی نے نعرہ مارا اور اپنے گریبان کو چاک کیا اور کہا کہ عشق کہاں سے لائیں اس کے بعد حضرت حضرت مہدی ؑ نے فرمایا کہ بندہ کسبی عشق کہتا ہے کام کرو اور عمل میں کوشش کرو۔ کچھ کام کرو تاکہ اس کے واسطہ سے عشق پیدا ہو انبیاء کا عشق عطائی ہے جو بغیر کسب کے حاصل ہوا ہے اور دوسروں کو کسب کرنا چاہیئے چنانچہ نبی ؑ نے فرمایا تو بھوکا رہے گا تو مجھے دیکھے گا تو (دنیا سے) تجرد اختیار کر تو وصال حاصل کرے گا تم اپنے شکموں کو بھوکے رکھو اور اپنے جگروں کو پیاسے رکھو اور برہنہ رکھو اپنے اجساد کی شاید تم اللہ کو دنیا میں عیاں دیکھو فصل بینائی کے بیان میں حضرت جابر ابن عبد اللہ رح سے مروی ہے کہ حضرت رسول ؐ غار حرا میں ایک مہینہ تک رہے نہیں نکلتے تھے اپنے خلوت سے تھکن اور رنج دور کرنے کے لئے اور نہ کسی

ولا داعیه من دواعی الشهوات
والهوی بل کان خروجه من
ضرورة فی الدین کالوضوء وصلوٰة
الجمعة والجماعة وقال
النووی فی شرح المسلم اما
الخلاء فممدود وهی الخلوة
وهو شان الصالحین
وعباد الله العارفین وقال
ابومسلم الخطاب حبب
العزلة صلعم لان بالفراغ
بها وهو تعینه علی التفکر
وبها ینقطع عن مالوفات
البشر ویخشع قلبه ثم ان
النبی صلعم جاوز فی حراء
علی ما روی جابر بن عبد الله
رضی الله عنهما وقوله تعالی
عن ابراهیم۔ وقال انی
ذاهب الی ربی سیهدین
(جزء ۲۳ رکوع ۷) فالذهاب
الی الله تعالی هو الخلوة فی
ذالک هو ترک الاخوان ومفارقة
الاوطان فکذالک اصحاب
الکهف قوله تعالی واذ
اعتزلتموهم وما یعبدون
الا الله فأوٗا الی الکهف
(جزء ۱۵ رکوع ۱۴)

کسی باعث کے واسطے جو اسباب شہوت
و خواہش نفسانی سے ہو بلکہ آپ نکلتے تھے دینی
ضرورت پر مثلاً وضو نماز جمعہ اور نماز جماعت
کے لئے۔ اور نووی نے شرح مسلم میں فرمایا کہ خلاء ایک
محدود چیز ہے اور اسی کو خلوت کہتے ہیں اور یہ
صالحین اور اللہ کے عارف بندوں کی شان
ہے ابومسلم کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عزلت کو دوست رکھتے تھے کیونکہ آپ
کو فارغ البالی اسی سے ہوا کرتی تھی اور
آپ کی فارغ البالی یہی ہوتی تھی کہ آپ
ذکر فکر میں متعین ہو جاتے تھے اور اسی
سے مالوفات بشری سے منقطع ہو جاتے
تھے اور آپ کا قلب مبارک خشوع
وخضوع میں آجاتا تھا پھر اس کے بعد
نبیؐ غار حرا میں تشریف لے گئے موافق
روایت جابر بن عبد اللہ کے رضی اللہ
عنہما۔ اور قول اللہ تعالیٰ کا ابراہیمؑ کے
قول کو نقل کرتے ہوئے یہ ہے کہ ابراہیم
علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کے
پاس جارہا ہوں قریب میں وہ میری
ہدایت کرے گا اللہ کے پاس جانے کے معنیٰ
خلوت میں رہنے کے ہیں اور خلوت
بھائی برادروں کو چھوڑنا اور وطن
سے جدا ہونا ہے اور اصحاب کہف
کا حال بھی یہی تھا قول اللہ تعالیٰ
کا ہے کہ جب تم کنارہ کش ہوئے

وهو الخلوة - وفی قصة مریم قوله تعالیٰ کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقًا (جزء ۳ رکوع ۱۲) (المحراب هی الخلوة) وذٰلک تیعذر علیٰ اکثر الخلق بدون منع الخلوة - وکل مسلم یعلم ان الخلوة والعزلة امر جائز فی الشرع ولیس بحرام وقوله تعالیٰ وٰعدنا موسیٰ ثلٰثین لیلةً و اتممنٰها بعشر فتم میقات ربه اربعین (جزء ۹ رکوع ۷) هی الخلوة وکذا داؤد وقوله تعالیٰ وخر راکعًا واناب (جزء ۲۳ رکوع ۱) وفی حق سلیمان علیه السلام فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المهین (جزء ۲۲ رکوع ۸) وذٰلک رأ انه متی حین موته الیٰ ان خر کان میتا فلو لم یکن له عادة الخلوة والعزلة لا یطلبه علیٰ ذلک وهذا یدل علیٰ انه کانت الخلوة والعزلة عادة له کمن الانبیاء

ان کافروں سے اور ان معبودوں سے جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں تو اب چل بیٹھو فلاں غار میں اسی کا نام خلوت ہے اور مریم علیہ السلام کے قصہ میں ہے کہ جب کبھی بی بی مریم علیہ السلام کے پاس حجرہ میں ذکریا آتے تو موجود پاتے تھے بی بی مریم علیہ السلام کے پاس کچھ کھانا (یہ محراب ہی خلوت ہے) اور یہ اکثر مخلوق پر بغیر عمل خلوت کے مشکل ہے اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ خلوت اور عزلت شریعت میں ایک امر جائز ہے اور حرام نہیں ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس رات کا وعدہ ٹھیرایا اور ہم نے اس کو پورا کر دیا دس (دس رات کے اضافہ) سے تب پورا ہوگیا اس کے پروردگار کا وعدہ چالیس رات کا اسی کا نام خلوت ہے اور اسی طرح داؤد علیہ السلام کے حق میں ہے) قول اللہ تعالیٰ کا اور گر پڑا سجدہ میں اور اللہ کی طرف رجوع ہوا اور سلیمان کے حق میں ہے کہ پھر جب گر پڑے (سلیمان علیہ السلام) تو جان لیا جنات نے کہ اگر ہم غیب جانتے ہوتے تو نہ رہتے ذلت کی تکلیف میں واقعہ یہ تھا کہ سلیمان عؑ نے دیکھ لیا تھا کہ ان کی موت کا وقت کب ہے - یہاں تک کہ گر گئے میت ہو کر پس اگر خلوت اور عزلت کی عادت نہ ہوتی تو وہ (موت سے پہلے) اپنے کو اس طرح کھڑا نہ رکھتے اور یہ بات دلالت کرتی ہے کہ عزلت اور خلوت ان کی

پس ہمہ انبیاء را خلوت بود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را دائم خلوت بود و یاران مصطفیٰؑ و مہدیؑ را و تابعان را خلوت بود تا بینائی و وصال حق شد نہ ہمچو ما بیکارگان را۔ **فصل** النبوۃ والولایۃ کانتا فی النبی قال علیہ السلام کنت بنیاد'ادم بین الجسد والروح فیحتاج ظہورہا فی عالم الشہادۃ الی الخلوۃ والعزلۃ والانقطاع عن الخلق الی الخالق وکذالک الولایۃ فی الاولیاء کائنۃ یحتاج ظہورہا الی العزلۃ والخلوۃ قال علیہ السلام الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ فیحتاج الی کثرۃ ذکر وتلاوۃ ودوام الوضوء والصوم والصلوۃ وترک الشہوات واللذات ودوام المراقبۃ و فی الخضوع والخشوع مع اللہ تعالی والمناجات معہ عزوجل وذالک یتعذر علی اکثر الخلق بدون صنع الخلوۃ وکل مسلم یعلم ان الخلوۃ والعزلۃ امر جائز فی الشرع ولیس بحرام۔ **نقلست** کہ حضرت میراں علیہ السلام درون حجرہای طالبان می رفتند اگر درون حجرہا مشغول یافتی بسیار

تھی پس تمام انبیاء کے لئے خلوت تھی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمیشہ خلوت تھی اور یاران مصطفیٰؑ و مہدی علیہ السلام کے لئے اور (نبیؑ و مہدی علیہ السلام) کے تابعین کے لئے خلوت تھی یہاں تک کہ (ان کو خدا کی) بینائی اور حق کا وصال (نصیب) ہوا نہ کہ ہم جیسے بیکاروں کو **فصل** نبیؑ میں نبوت اور ولایت دونوں تھیں فرمایاؑ نے میں نبی تھا اس حال میں کہ آدم جسد اور روح کے درمیان تھے پس اس کا ظہور عالم شہادت میں خلوت عزلت اور خلق سے منقطع اور خالق سے متصل ہونے کا محتاج ہوتا ہے اور اسی طرح اولیاء میں ولایت ہوتی ہے جس کا ظہور عزلت اور خلوت کا محتاج ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا لوگ معدن ہیں سونے اور چاندی کے معدنوں کے مانند پس کثرت ذکر تلاوت اور ہمیشہ باوضو رہنے روزے نماز ترک شہوت ولذت ہمیشہ مراقبہ خضوع وخشوع مع اللہ اور مناجات کے محتاج ہیں یہ باتیں اکثر مخلوق کو بدون خلوت کے حاصل نہیں ہوتیں اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ خلوت اور عزلت امر جائز ہے شریعت میں حرام نہیں۔

نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام طالبوں کے حجروں میں جاتے تھے اگر حجروں میں (خدا کی یاد میں) مشغول پاتے تو بہت مہربانی فرماتے اور اگر لیٹے ہوئے پاتے تو گوجری زبان میں فرماتے اچھے جی اچھے۔ اور اگر نہ پاتے تو فرماتے کہ بے ڈھنگے ہیں حجروں میں نہیں رہتے

لطف فرمودی واگر غلطیدہ یافتی فرمودی
گوجری اچھے جی اچھے واگر نیافتی فرمودی
بے ڈھنگے ہستند کہ در حجرہ ہاہمی مانند وہم فرمودند
کہ دو سہ کساں یکجا منشینند اگر کسی گفتی
دو سہ کساں یکجا نشستہ اند زجر فرمودی
وگفتندی کہ چوبہا بزنید کسانے راکہ نشستہ
اند وخوشنودی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ
ومیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ وہمہ مہاجران رض
ایں بود کہ کسی حکایت بجز ذکر خدائے تعالیٰ
کردی زجر فرمودی مگر امر ذکر کردی۔ قولہ
تعالیٰ یذکرون اللہ قیاما
وقعودا وعلیٰ جنوبہم ویتفکرون
فی خلق السموات والارض
ربنا ما خلقت ہذا باطلاً
سبحانک فقنا عذاب
النار (جزء ۴ رکوع ۱۱) وحضرت میراں
علیہ السلام بامر اللہ فرمودند کہ ایں صفت
مہدی ؑ ومہدویان است کہ ایستادہ و
غلطیدہ ونشستہ فی ذکر اللہ باشند واکثر
مہدویاں در طعام خوردن غفلت نہ کردند
کما قال اللہ تعالیٰ یایہا
الذین امنوا لاتحرموا طیبت
ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا
ان اللہ لایحب المعتدین
(جزء ۷ رکوع ۲) ایضاً قولہ تعالیٰ
فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ

اور یہ بھی فرماتے کہ دو تین اشخاص ایک جگہ مت
بیٹھو اگر کوئی کہتا کہ دو تین اشخاص ایک جگہ بیٹھے
ہیں تو دھمکی دیتے اور کہتے کہ جو اشخاص ایک
جگہ بیٹھے ہیں ان کو لکڑی سے مارو اور میراں
سید محمود رضی اللہ عنہ اور میاں سید
خوندمیر رضی اللہ عنہ اور تمام مہاجرین رض کی
خوشنودی اس میں تھی کہ اگر کوئی شخص خدائے
تعالیٰ کے ذکر کے سوائے دوسری باتیں کرتا تو
دھمکی دیتے مگر ذکر کا حکم فرماتے فرمان خدا ہے
کہ وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے
اور لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمین کی خلقت
میں غور کرتے ہیں (تو کہتے ہیں) اے ہمارے رب
تو نے اس کو بیکار نہیں پیدا کیا ہم تیری پاکی
کا اعتراف کرتے ہیں پس تو ہم کو دوزخ کے
عذاب سے بچا اور حضرت مہدی علیہ السلام نے
اللہ کے حکم سے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام اور
مہدویوں کی یہ صفت ہے کہ کھڑے لیٹے اور بیٹھے
ہوئے خدا کے ذکر میں لگے رہتے ہیں اور اکثر
مہدویوں نے کھانے کے وقت بھی غفلت نہیں کی۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے مومنو اللہ کی حلال
کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام نہ بنالو اور حد
سے تجاوز نہ کرو تحقیق اللہ حد سے بڑھنے والوں
کو دوست نہیں رکھتا (نیز قولہ تعالیٰ) جس چیز پر
اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کو کھالو اگر تم اللہ
کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔ اور نیز نقل
ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے

ان کنتم بآیتہ مومنین (جزء ۸ رکوع ۶) ونیز نقلست در وقت خویش حضرت میراں علیہ السلام پرسیدند کہ چند سویت میشود برادراں عرض کردند چہار صد سویت حضرت میراں ؑ فرمودند بسیار خواری شد ونیز معلوم باد کہ در موضع بھیلوٹ در دائرہ میراں سید محمود رضؓ دو صد و پنجاہ سویت شد ہر وقت کہ یکصد زیادت شد میراں سید محمود رضؓ فرمودند بسیار خواری شد ونیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام بعد از بانگ نماز یک نوالہ طعام نخوردند بلکہ فرو کردند در صحنک ونیز میاں سید خوند میر رضؓ طعام خوردن نشستہ بودند پیش موذن خبر کنانیدند کہ قلیلے تاخیر کنید ونیز میاں نظام رضؓ در قصبہ بڑلی با دائرہ بودند جماعت وقت ظہر شدہ بود شاید یک رکعت یا دو رکعت از میاں خوند ملک مہاجر رضؓ از جماعت فوت شد میاں نظام رضؓ بعد از فارغ شدن از نماز فی الحال گفتند کہ میاں خوند ملک رضؓ در شما صفت منافقی می نماید میاں مذکور رضؓ گفت چرا ہمچو می گوئید گفتند کہ از شما دو رکعت نماز جماعت فوت شد بعدہ میاں مذکور رضؓ عذر خواہی کردہ گفتند کہ ایں بندہ بطعام خوردن نشستہ بود ازاں جہت تکبیر اولیٰ از ما فوت شد بعدہ میاں نظام رضؓ فرمودند کہ شما ایچنیں متابعت میراں علیہ السلام

وقت میں دریافت فرمایا کہ کتنی سویتیں ہوتی ہیں برادروں نے عرض کیا چار سو سویتیں ہوتی ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بہت خواری ہوئی اور نیز واضح ہو کہ موضع بھیلوٹ میں میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کے دائرہ میں دو سو پچاس سویتیں ہوئیں جس وقت کہ ایک سو (سویت) زیادہ ہوئی تو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہت خواری ہوئی اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اذاں ہونے کے بعد کھانے کا ایک لقمہ نہیں کھایا بلکہ لقمہ ہاتھ سے صحنک میں ڈال دیئے اور نیز میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کھانے کے لئے بیٹھتے تھے تو پہلے موذن کو اطلاع کرا دیتے کہ (اذاں دینے میں) تھوڑی تاخیر کرو۔ اور میاں نظام رضی اللہ عنہ قصبہ بڑلی میں دائرہ کے ساتھ تھے نماز ظہر کی جماعت کا وقت تھا شاید ایک رکعت یا دو رکعت جماعت کے میاں خوند ملک مہاجر رضی اللہ عنہ سے فوت ہوئے تھے میاں نظام رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسی وقت کہا کہ میاں خوند ملک رضؓ تم میں منافقی کی صفت دکھائی دیتی ہے۔ میاں مذکور رضؓ نے کہا کیوں ایسا فرماتے ہو کہا کہ تم سے جماعت کی نماز کے دو رکعت فوت ہوئے اس کے بعد میاں مذکور رضؓ نے عذر خواہی کر کے کہا کہ یہ بندہ کھانے کے لئے بیٹھا تھا اس لئے تکبیر اولیٰ ہم سے فوت ہوئی اس کے بعد میاں نظام رضؓ نے فرمایا کہ تم مہدی علیہ السلام کی اتباع ایسی کرتے ہو کہ مہدی علیہ السلام اذاں کی آواز

می کنید کہ بعد از شنیدن بانگ نماز میراں علیہ السلام نوالۂ دست فروگذاشتہ در صحنک کردند و بہ نماز رسیدہ اند و نیز حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ قبول مہدی ایں است کہ اتباع کند و گر بہ بے عمل[له] قبول مردود است و نیز سلف چوں یکدیگر را دیدندی حال دنیا نپرسیدندی بلکہ حال دین پرسیدندی و نیز نقلست در موضع بھیلوٹ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بعد از بیان وقت عصر فارغ شدند بعد از مغرب ملک معروف رضؓ و میاں لاڈ رضؓ انچہ بیان شدہ بود آنرا تکرار کردہ تفہیم شدند میراں سید محمود رضؓ ایشاں را فرمودند کہ ملک معروف رضؓ جمعیت را بشکنید و پراگندہ شوید کقولہ تعالیٰ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون (جزء ۲۸ رکوع ۱۲) پس ہر کہ بعد از ادائی نماز پراگندہ نشود و فضل خدائے تعالیٰ نجوید او فلاح نیابد و حکایت لایعنی کردن خلاف خدا و رسولؐ و مہدیؑ است۔ قال علیہ السلام لاتکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ تمیت

سننے کے بعد ہاتھ میں کا لقمہ صحنک میں ڈال کر نماز کے لئے تشریف لاتے تھے اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی کو قبول کرنا یہ ہے کہ (مہدیؑ کی) اتباع کرے وگرنہ بغیر عمل کے قبول کرنا مردود ہے۔ اور نیز سلف صالحین کی یہ روشن تھی کہ) جب ایک دوسرے سے ملتے تو دنیا کی کیفیت نہ پوچھتے بلکہ دین کی خیریت پوچھتے اور نیز نقل ہے موضع بھیلوٹ میں میراں سید محمود رضؓ عصر کے وقت کے بیان سے فارغ ہونے کے بعد مغرب کی نماز کے بعد ملک معروف رضؓ اور میاں لاڈ رضؓ جو کچھ کہ بیان ہو چکا تھا اس کے متعلق تکرار کر کے سمجھتے تھے میراں سید محمود رضؓ نے ان کو فرمایا کہ ملک معروف رضؓ جمعیت کو توڑ دو اور پراگندہ ہو جاؤ (ذکر خدا کے لئے خلوت اختیار کرو) مانند قول اللہ تعالیٰ کے پس جب نماز پڑھ لی جائے تو زمین پر (مسجد میں) پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (بینائی) چاہو اور ذکر کثیر کرو شاید تم کامیاب ہو سکو پس جو شخص کہ نماز ادا کرنے کے بعد پراگندہ نہ ہو اور خدائے تعالیٰ کا فضل نہ ڈھونڈھے (خدا کی بینائی نہ چاہے) تو وہ نجات نہ پائے اور بیکار باتیں کرنا خدا اور رسولؐ و مہدی علیہما السلام کے خلاف ہے۔ نبیؐ نے فرمایا بغیر اللہ کے ذکر کے کلام زیادہ نہ کرو کیونکہ بغیر ذکر خدا کے کلام کی کثرت دل کو مارتی ہے اور جب مومن کا دل مرجاتا ہے تو نعوذ باللہ پتھر بن جاتا ہے اور ڈھیلا ہو جاتا ہے نبیؐ نے فرمایا زیادہ باتیں نہ کرو

[له] قال علیہ السلام لایقبل ایمان بلا عمل ولا عمل بلا ایمان عن ابن عمر رضؓ (ح) جامع الصغیر جزء دوم صفحہ ۲۰۳ ابن عمر سے مروی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایمان بغیر عمل اور عمل بغیر ایمان مقبول نہیں ۱۲

القلب فاذا امات قلب المومن
نعوذ باللہ منها صار احجرا
و مدار قال علیہ السلام لاتکثروا
الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرۃ
الکلام بغیر ذکر اللہ قسوۃ للقلب
وان البعد الناس من اللہ القلب
القاسی کقولہ تعالیٰ الم یان
للذین امنوا ان تخشع قلوبھم
لذکر اللہ وما نزل من الحق ولا
یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من
قبل فطال علیھم الامد فقست
قلوبھم وکثیرٌ منھم فسقون
(جزء ۲۷ رکوع ۱۸) ونیز معلوم باد کہ بعضی
طالبان خیال بودند کہ بعد از فجر درون حجرہ
می رفتند وبظہر بیرون می آمدند این زمان
حال ما این چنین شدہ است یکپاس چہ یکساعت
درون حجرہ ماندن نمی توانیم ای وای برما ونیز
نقلست از میاں نعمت رضؓ کہ میراں علیہ السلام
راکسی از یاران دائرہ عرض کرد کہ بعد از نماز
فجر بعضی کساں خواب می کنند میراں علیہ السلام
بسیار زجر کردند فرمودند کہ خواب نباید کرد
درین وقت کسی گفت کہ میراں علیہ السلام
ہم می خسپند میراںؑ تبسم کردند وبہ سخن
گوجری فرمودند کہ بندہ لوٹ پوٹ می کند
وبندہ بعد ازاں نخواہد خسپید پس میراں
علیہ السلام بعد از فجر چند روز درجماعت

بغیر ذکر خدا کے کیوں کہ بغیر ذکر خدا کے زیادہ
باتیں کرنا دل کی سختی ہے اور اللہ سے
سب سے زیادہ دور وہ آدمی ہوتا ہے
جس کا دل سخت ہوتا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ
کے کیا وقت نہیں آیا مومنوں کے لئے
اس بات کا کہ ان کے دل عاجزی
کریں اللہ کے ذکر کے وقت اور
اس چیز کے ذکر کے وقت جو
نازل ہوا امر حق اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوں
جن کو کتاب عطا ہوئی تھی اس سے پہلے پھر
ان پر دراز ہوگئی مدت تو ان کے دل سخت ہوگئے
اور بہتیرے ان میں فاسق ہیں اور نیز واضح
ہو کہ بعض طالبین ایسے تھے کہ نماز فجر کے
بعد حجرہ میں جاتے تھے اور ظہر کے وقت باہر آتے
تھے اس وقت ہمارا حال ایسا ہوگیا ہے ایک
پہر تو کیا ایک گھنٹہ بھی حجرہ میں نہیں ٹھیر
سکتے ہماری حالت پر افسوس ہے اور نیز میاں
نعمت رضؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ سے یاران
دائرہ میں سے کسی نے عرض کیا کہ بعض اشخاص نماز
فجر کے بعد سوتے ہیں مہدی علیہ السلام نے بہت دھمکی
دی اور فرمایا کہ اس وقت نہیں سونا چاہئے کسی
نے کہا کہ مہدی علیہ السلام بھی سوتے ہیں تو مہدیؑ مسکرائے
اور گوجری زبان میں فرمائے کہ بندہ لوٹ پوٹ کرتا ہے
اس کے بعد بندہ نہیں سوئے گا پس مہدیؑ فجر کی نماز
کے بعد چند روز جماعت خانہ میں خاص کر
بیٹھتے تھے اور قرآن کی طرف متوجہ ہوتے

خانہ تخصیص نشستند وسوی قرآن التماس
کردند و فرمودند کہ بندہ را نشستن نمید ہد
می افتاند و می غلطاند ازیں جہت
برقرآن نظر کردہ می شود و نیز معلوم باد
کہ ہمہ مہاجران مہدی ؑ را ندیدیم کہ بعد از
بیان قرآن ہمہ یکجا ایستادہ یا نشستہ
جز بیان دینِ خدا چیزی دیگر حکایت
کنند قال علیہ السلام النوم
یمیت القلب قال ؑ النوم
عقوبۃ بعد صلوٰۃ الفجر
قال اللہ تعالیٰ استحوذ علیھم
الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ
اولٰئک حزب الشیطٰن الا
ان حزب الشیطٰن ھم
الخٰسرون (جزء ۲۸ رکوع ۳) و دیگر
ومن یعش عن ذکر الرحمٰن
نقیض لہ شیطٰنا فھو لہ
قرین وانھم لیصدونھم
عن السبیل ویحسبون
انھم مھتدون (جز ۲۵ رکوع
۱۰) وآں از سیر باطنی باز داشت کقولہ
تعالیٰ حتی اذا جاءنا قال
یٰلیت بینی و بینک بعد
المشرقین فبئس القرین۔
ولن ینفعکم الیوم اذ ظلمتم
انکم فی العذاب مشترکون (جزء ۲۵ رکوع ۱۰)

اور فرماتے کہ بندہ کو بیٹھنے نہیں دیتا
گراتا ہے اور لٹاتا ہے اسی سبب سے
قرآن پر نظر کی جاتی ہے۔ اور نیز واضح
ہو کہ ہم نے تمام مہاجران مہدی ؑ کو نہیں دیکھا
کہ قرآن کے بیان کے بعد سب ایک جا کھڑے
ہوئے یا بیٹھے ہوئے سوائے دین خدا کے بیان
کے کوئی دوسری بات کرتے ہوں نبی ؑ
نے فرمایا نیند دل کو مردہ کر دیتی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نماز فجر کے بعد سونا عذاب
ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان پر قابو کر لیا ہے
شیطان نے پس ان کو بھلا دیا اللہ کے ذکر
کو یہ شیطانی گروہ ہے خبردار ہو جاؤ بے شک
شیطانی گروہ وہی گھاٹا پانے والے ہیں۔ اور
نیز قولہ تعالیٰ اور جو آدمی ذکر خدا سے
غافل رہ کر زندگی بسر کرے تو ہم اس کے لئے
شیطان مقرر کر دیتے ہیں اور وہ اس کا
ہم نشین ہو جاتا ہے اور البتہ شیطان ان کو
راستہ سے پھیر دیتے ہیں اور لوگ سمجھتے
ہیں کہ خود راستہ پر ہیں اور وہ سیر باطنی
سے باز رکھا مانند قول اللہ تعالیٰ کے
یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئے گا کہیگا
کاش میرے اور تیرے درمیان پورب اور
پچھم کا فاصلہ ہوتا تو کیا برا ساتھی ہے
اور تم کو کچھ بھی فائدہ نہ دیگا آج جب کہ
تم ظالم ٹھہرے۔ تحقیق کہ تم سب عذاب میں
ایک دوسرے کے شریک ہو نیز جس کسی کو شیطان

پس ہر کرا شیطان از راہ حق باز داشت فردائے قیامت فریاد کند۔ کقولہ تعالیٰ ویوم یعض الظالم علیٰ یدیہ یقول یٰلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلاً یٰویلتیٰ لیتنی لم اتخذ فلاناً خلیلاً لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جآءنی و کان الشیطٰن للانسان خذولاً (جزء ۱۹ رکوع ۱)

حق کے راستہ سے باز رکھا قیامت کے دن فریاد کریگا مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور جس دن کاٹ کاٹ کھائے گا۔ نافرمان اپنے ہاتھوں کو کہیگا کہ اے کاش میں نے رسولؐ کے ساتھ راہ پکڑی ہوتی ہائے میری کمبختی کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا اس نے تو مجھ کو بہکا دیا نصیحت سے اس کے بعد کہ وہ مجھ تک پہنچ چکی تھی اور شیطان تو انسان کو دغا دینے والا ہے۔

باب دوازدہم

دربیان بینائی حق تعالیٰ

بعضی یاران سید محمد مہدی علیہ السلام آزآں ذات تحقیق کردہ اند کہ مومن آنرا گویند کہ بینائی حق باشد یا بہ چشم سر و یا بہ چشم دل ویا در خواب و دیگر کسیکہ ایں صفت ندارد و طلب ایں دارد او را ہم حکم ایمان کردند و نیز فرمودند کہ بر طالب خدا چہ چیز فرض است کہ بدال بخدا برسد بعدہ فرمودند کہ آں چیز عشق است و نیز فرمودند کہ عشق چگونہ حاصل میشود باز فرمودند کہ توجہ دل دائم بسوئے حق دارد چنانچہ در دل ہیچ چیز مائل نشود و برائے ایں معنی ہمیشہ خلوت اختیار کند و با ہیچکس نہ پرداز د نہ با یار و نہ با اغیار و در ہمہ حال در ایستادن و نشستن و غلطیدن و خوردن و آشامیدن در ہمہ حال ملاحظہ با حق کند قال علیہ السلام ما من عبد دوام علی ذکر اللہ الا فتح اللہ بہ ابوابا و نور اللہ قلبہ بتجلیات انوارہ و اسرارہ و یہ ترفع الحجب بینہ

بارھواں باب

حق تعالیٰ کی بینائی کے بیان میں

سید محمد مہدی علیہ السلام کے بعض یاروں نے آپ کی ذات (مبارک) سے تحقیق کی ہے کہ مومن اس کو کہتے ہیں کہ خدا کو دیکھتا ہو یا سر کی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے اور یا خواب میں اور دیگر یہ کہ جو شخص یہ صفت (مذکورہ) نہ رکھتا ہو لیکن اس صفت کی طلب رکھتا ہو تو اس پر بھی ایمان کا حکم فرمایا ہے اور نیز فرمایا کہ طالب خدا پر کیا چیز فرض ہے کہ اس سے خدا کو پہونچے اس کے بعد فرمایا کہ وہ چیز عشق ہے اور نیز فرمایا کہ عشق کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ دل کی توجہ ہمیشہ خدا کی طرف رکھے اس طرح کہ دل میں کوئی چیز مائل نہ ہو اور اس معنی کے لئے ہمیشہ خلوت اختیار کرے اور کسی کے ساتھ مشغول نہ ہو نہ دوست کے ساتھ اور نہ اغیار کے ساتھ ہر حالت میں یعنے کھڑے رہنے بیٹھنے لیٹنے کھانے اور پینے (کی حالت) میں (خدا کی یاد میں رہے) اور ہر حالت میں خدا کی طرف متوجہ رہے نبیؐ نے فرمایا جو بندہ ذکر دوام کرتا ہے اللہ اس پر (معرفت کے) دروازے کھول دیتا ہے اور اس کے دل کو اپنے انوار و اسرار کی تجلیوں سے منور کر دیتا ہے

و بين الله تعالى حتى يراه
عيانا في الدنيا قال عليه
السلام حاكيا عن الله اذا كان
الغالب على عبدي الاشتغال
بي جعلت همه ولذته في
ذكري فاذا جعلت همه ولذته
في ذكري عشقني وعشقته ورفعت
الحجاب ما بيني وبينه وقال
عليه السلام فيما يرويه عن
ربه لاطلع على قلب عبدي
واجد الغالب عليه ذكري
الا كنت سمعه الذي يسمع
به وبصره الذي يبصر به ويده
التي يبطش به ورجله التي
يمشي بها ولئن سألني لاعطيته
ولئن دعاني لاجبته قال
عليه السلام ولو علم المشتغلون
بذكري ما فاتهم عن
قربي فليضحكوا قليلا وليبكوا
كثيرا ولو علم المشتغلون بقربي
ما فاتهم عن انسي ليبكوا
دما ولو علم المشتغلون عن
انسي ما فاتهم عني لقطعوا
اوداجهم

مثنوی

مذکور طلب چہ خواہی از ذکر
این است ہمہ خلاصہ فکر

اور اللہ کے اور اس کے درمیانی پردے اٹھ
جاتے ہیں حتیٰ کہ خدا کو دنیا میں عیاں دیکھتا ہے
اللہ سے حکایت کرتے ہوئے نبی ؐ نے فرمایا جب میرے
بندے پر میرا ذکر و شغل غالب ہو جاتا ہے تو میں اس
کو اپنے ذکر ہی میں لذت عطا کرتا ہوں جب
اس کو میرے ذکر میں لذت ملتی ہے تو میرا
عاشق ہو جاتا ہے اور میں اس کا عاشق ہو
جاتا ہوں اور میرے اور اس کے درمیانی
پردے اٹھا دیتا ہوں خدا سے حکایت کرتے
ہوئے نبی ؐ نے فرمایا میں اپنے بندے کے دل میں
جھانکتا ہوں اور میرا ذکر اس دل
پر غالب پاتا ہوں تو میں اس کی سماعت
بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور
اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا
ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا
پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا
ہے تو اس کو عطا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہے تو قبول کرتا ہوں
آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ اگر میرے ذاکروں کو معلوم ہوتا کہ
میرا قرب نہ ہونے سے وہ کس نعمت سے محروم رہے تو تھوڑا
ہنستے اور بہت روتے اور اگر میرے مقربوں کو معلوم
ہوتا کہ میرا انس انکو نہ ہونے سے وہ کس نعمت سے محروم رہے تو
خون روتے اور اگر میرے غافلین انس کو معلوم ہوتا کہ میری
ذات انہیں نہ ملنے سے وہ کس نعمت سے محروم ہے
تو اپنی شہ رگوں کو کاٹ لیتے۔

مذکور طلب کو ذکر سے کیا چاہتا ہے
یہی تمام فکر کا خلاصہ ہے

فکر تو ہنوز خار خار است
چوں فکر نماند اصل کار است
تا چہل صبح بیا تو بر در من
گر کارِ تو بر نیاید انگہ گلہ کن

و نیز حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ خدائے را بچشم سر دیدنی است باید دید رویت حق تعالیٰ را خود ہم گواہی داد بامر اللہ و بجہت مصطفیٰ ع و نیز حکم کردہ است کہ بر ہر یکی مرد و زن طلب دیدار خدا فرض است تا آں کہ بچشم سر یا بچشم دل یا در خواب خدای را نہ بیند مومن نباشد مگر طالب صادق کہ روی دل خود را از غیر حق گردانیدہ و روی دل خود را سوی مولیٰ آوردہ و ہموارہ مشغول بہ خدا است و از دنیا و از خلق عزلت گرفتہ است و ہمت از خود بیرون آمدن می کند ایں چنیں کس را ہم حکم ایمان کردہ اند و نیز فرمودند کہ ایمان ذات خدا است

بخود ش کس شناخت نتوانست
ذات او ہم بدو تواں دانست
با تقاضای نفس و عقل و حواس
کے تواں بود کردگار شناس

قطعہ

در دیدن خدا بخدا نیست ہیچ شک
لیکن ز بہر دیدن شرط است دو سہ چار

تیری فکر ابھی تکلیف دہ ہے
جب فکر نہ رہی تو اصل کام وہی ہے
چالیس صبح تک تو میرے دروازہ پر آ
اگر تیرا کام نہ نکلے تو اس وقت میرا گلہ کر

اور نیز مہدی ع نے فرمایا کہ خدا کو سر کی آنکھ سے دیکھنا ہے دیکھنا چاہیئے اور آپ نے بھی اللہ کے حکم اور مصطفیٰ ع کی طرف سے حق تعالیٰ کی رویت کی گواہی دی اور نیز حکم کیا کہ ہر ایک مرد اور عورت کے لئے خدا کے دیدار کی طلب فرض ہے جب تک کہ سر کی آنکھ یا دل کی آنکھ سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے مومن نہ ہوگا مگر طالب صادق کہ اپنے دل کے منہ کو غیر حق سے پھیر دیا ہے اور اپنے دل کے منہ کو مولیٰ کی طرف کر دیا ہے اور ہمیشہ خدا کی یاد میں مشغول رہتا ہے اور دنیا و خلق سے عزلت اختیار کیا ہے اور اپنے سے باہر ہونے کی ہمت کرتا ہے ایسے شخص پر بھی ایمان کا حکم کیا ہے اور نیز فرمایا کہ ایمان خدا کی ذات ہے۔

اپنی ذات سے کوئی شخص اُس کو (خدا کو) نہیں پہچان سکتا
اس کی ذات کو اسی کی ذات سے جان سکتا
نفس اور عقل اور حواس کی خواہشات کے ساتھ
تو کیوں کر خدا شناس ہو سکتا ہے

قطعہ

خدا کو دیکھنے میں خدا کی قسم کوئی شک نہیں
لیکن (خدا کو) دیکھنے کے لئے دو تین چار شرطیں ہیں

پیش از اجل بمیری و در گورت افگنند
زندہ کنند و باز بمحشر دہند بار
پس در حساب و وزن روی پس بہ پلصراط
پس در جناں در آئی و بینی خدا جہار
آری اگر نصیر شود فضل آں بصیر
حقا کہ بنگری بحق ایں قول حق شمار
خدا دیدن کسی را نیست دشوار
خدا خواہی خودی خویش بگذار
یک صبح باخلاص بیا بر درمن
گر کار تو بر نیاید آنگہ گلہ کن
یکقدم بر نفس خود نہ دیگری در کوی دوست
ہر چہ بینی دوست بین بالایں و آنت کار نیست
تو راہ نرفتۂ ازانت نہ نمود
ورنہ کہ زد ایں در کہ بر و در نکشود

و نیز فرمودند کہ مارا حق تعالیٰ فرستادہ است مخصوص برائے انبیت کہ آں احکام وبیان کہ تعلق با ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم دارد بواسطہ مہدی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شود و نیز فرمودند ثم علینا بیانہ - بلسان المہدی ع

نقلست از ملک پیر محمد رح کہ بندگی حضرت میراں علیہ السلام بدیں عبارت فرمودہ اند کہ آدم صفی اللہ گندم کاشت و نوح نجی اللہ آب داد و ابراہیم خلیل اللہ کشت پاک کرد و خاشاک را

مرنے سے پہلے مرجا اور تجھکو قبر میں ڈالدیں (مرنے بعد)
زندہ کریں اور پھر محشر میں لے جائیں
اس کے بعد تیرا حساب لیا جائیگا اور تیرے اعمال تولے جائیں گے اسکے بعد پھر تجھے پلصراط سے گذرنا ہوگا
اس کے بعد تو جنت میں آئے گا اور خدا کو آشکارا دیکھے گا
ہاں اگر اس بصیر کا (خدا کا) فضل مدد فرمائے تو
خدا کی قسم تو خدا کو دیکھیگا تو اس بات کو حق جان
کسی کے لئے خدا کا دیکھنا مشکل نہیں
تو خدا کو چاہتا ہے تو اپنی خودی کو چھوڑ دے
ایک صبح کو خلوص کے ساتھ میرے دروازہ پر آ
اگر تیرا کام نہ نکلے تو اس وقت گلہ کر
تو اپنے نفس پر ایک قدم رکھ اور دوسرا دوست کے کوچہ میں
جو کچھ دیکھتا ہے دوست کو دیکھ ایں و آں سے تجھے کام نہیں
تو اس کے راستہ پر نہیں گیا اس لئے وہ تجھ کو نظر نہیں آیا
ورنہ کون ایسا شخص ہے جو اس دروازہ کو مارا اور اس پر دروازہ نہیں کھلا

اور نیز امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم کو حق تعالیٰ نے مخصوص اس لئے بھیجا ہے کہ جو احکام اور بیان کہ ولایت محمدی سے تعلق رکھتے ہیں مہدی کے واسطہ سے ظاہر ہوں اور نیز فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) پھر بے شک ہم پر قرآن کا بیان یعنی مہدی علیہ السلام کی زبان سے، ایک پیر محمد رح سے منقول ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس عبارت میں فرمایا ہے کہ آدم صفی اللہ نے گیہوں بویا اور نوح نجی اللہ نے پانی دیا اور ابراہیم خلیل اللہ نے کھیتی پاک کی اور کچرا دور کیا اور موسیٰ کلیم اللہ

بیرون آورد و موسیٰ کلیم اللہ درودی کرد و عیسیٰ
روح اللہ خرمن کرد و محمد رسول اللہ ؐ آرد کرد
و نان پختہ خود چشید و برای فرزند داشت
آں فرزند مہدی ؑ است و مہدی ؑ مہاجران رض
را و سید خوندمیر رض را چشانید۔ و در کشف الحقائق
قال اهل السلوك والحقائق
بيان القرآن بلسان المحمدين
فهما النبي والمهدي صلى الله
عليهما وسلم۔ اي يبين الله
بلسان النبي اكثر الايمان
والاسلام والمعرفة الصفاتية
وقلة المحبة الاسمية والمعرفة
الذاتية والعشق والحقيقة
والانس الابدية والفصول
الاتحادية اذ لواخذ الاستقامة
في العبودية فيرجع الى الوصول
الالوهية وان لم يستقم
في العبودية فكيف يرجع الى
الوصول الالوهية لان اكثر
الناس يميلون الى المعيشة
والدنيا وينسون ذكر الله
ويبين بلسان المهدي ؑ اكثر
المحبة الاسمية والمعرفة
الذاتية والعشق والحقيقة
والانس الابدية والفصول
الاتحادية وقلة الاسلام

کھیت کاٹا اور عیسیٰ روح اللہ نے ڈھیر لگایا
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹا بنایا
اور روٹی پکائی خود چکھی اور اپنے فرزند کے لئے
رکھا وہ فرزند مہدی علیہ السلام ہے اور مہدی ؑ نے
مہاجروں رض کو اور سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کو چکھایا۔ اور
کشف الحقائق میں ہے اہل سلوک اور اہل حقائق
نے کہا ہے ہر دو محمدوں کی زبان سے قرآن
کا بیان ہوگا اور وہ دونوں نبی و مہدی ہیں
صلی اللہ علیہما وسلم یعنی اللہ تعالیٰ نبی کی زبان
سے ایمان اسلام اور معرفت صفاتی کی اکثریت
محبت اسمیہ کی قلت ذاتی معرفت
عشق حقیقت ابدی انس اور اتحادی فصول
کا بیان فرمائے گا کیوں کہ جب عبودیت
میں استقامت حاصل کرے گا۔ تو پھر
وصول الوہیت کی طرف رجوع کرسکے گا اور اگر
عبودیت میں مستقیم نہ ہوگا تو کس طرح وصول
الوہیت کی طرف رجوع ہوسکے گا کیونکہ اکثر
لوگ معیشت اور دنیا کی طرف میل رکھتے
ہیں اللہ کے ذکر کو بھول جاتے ہیں اور مہدی ؑ
کی زبان سے محبت اسمیہ کی اکثریت ذاتی
معرفت عشق حقیقت انس ابدی اتحادی
فصول اسلام ایمان معرفت صفاتیہ کی
قلت کا بیان فرمائے گا کیونکہ جو لوگ نبی ؑ
اور توابع نبی علیہ السلام کی رہنمائی
سے مستفید نہ ہوسکے تو مہدی علیہ السلام
زمانہ آخر میں ان کی رہنمائی کرے گا۔

ق الایمان والمعرفۃ الصفاتیۃ
لان الذین لم یلحقوا
بارشاد النبیؐ وتوابعہ
یرشدھم المھدیؑ فی
آخر الزمان - وقال صاحب
المدارک ان علینا جمعہ
فی الصدور وقرائتہ فی اللسان
فاذا قرانٰہ فاتبع قرانہ
ای اتبع فی الامور - ثم ان
علینا بیانہ - ای اذا اشکل
بشئی من معانیہ - قل
ھٰذہ سبیلی ادعو الی
اللہ علی بصیرۃ انا ومن
اتبعنی ویفھم منہ ای من
اتبعنی مھدی وفیہ نظر لان
لفظ من عام یطلق علی
کل الامۃ ولا یصدق علیہ
بالعمومیۃ واجیب
بان لفظ من اسم موصول
بمعنی الذی ومعرفۃ فالمعرفۃ
خاصۃ علی الاتفاق فلا
یصدق علی غیرہ - اعلم
ان ھذا القول کنایۃ عن
المھدیؑ کشجرۃ مبارکۃ
کنایۃ للنبیؐ کقولہ تعالیٰ
اللہ نور السمٰوات والارض

اور صاحب مدارک کہتے ہیں (قولہ تعالیٰ)
ان علینا جمعہ سے مراد یہ ہے کہ
پھر سینوں میں قرآن کا جمع کر دینا اور زبان
سے اس کا پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے جب
ہم اس کو پڑھتے ہیں تو تو اس کی قراءت
کی اتباع کر یعنی امور میں اتباع کر پھر
اس کا بیان ہمارے ذمہ ہے یعنی جب
اس کی معانی میں اشکال واقع ہو کہ - یہ
میرا راستہ ہے میں اور میرا تابع بصیرت
پر اللہ کی طرف دعوت کرتے ہیں - اس سے
یہی سمجھ میں آتا ہے کہ من اتبعنی سے
مراد مہدی علیہ السلام ہیں یہاں ایک اعتراض
بھی کیا گیا ہے وہ یہ کہ لفظ من عام ہے
تمام امت پر اس کا اطلاق آتا ہے
باوجود عمومیت کے مہدی علیہ السلام
پر صادق نہیں آئے گا اور اس کا جواب
یہ دیا گیا ہے کہ لفظ من اسم موصول
ہے اور الذی کے معنی میں ہے
اور یہ معرفہ ہے اور معرفہ بالاتفاق
خاص ہوا کرتا ہے لہٰذا غیر پر صادق نہیں
آئے گا واضح ہو کہ اس قول میں مہدی علیہ السلام
سے کنایہ کیا گیا ہے جس طرح شجرہ مبارکہ
سے کنایہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ
آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس
کے نور کی مثال ایک طاقچہ کی ہے

مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا
مصباح المصباح فی زجاجۃ
الزجاجۃ کانہا کوکب دری
یوقد من شجرۃ مبٰرکۃ
زیتونۃ لاشرقیۃ و لاغربیۃ
فالمراد من الشجرۃ المبارکۃ
النبی ؑ ونیز بندگی سید خوندمیر رضؓ فرمودہ
اند وقتیکہ حضرت میراں علیہ السلام را
رحلت نزدیک آمدہ بود برزانوی میاں
سید امین محمد رضؓ سر خود داشتہ بودند در
آں وقت بندگی سید خوندمیر رضؓ پیش میراں
علیہ السلام آمدند پرسیدند کہ کدام کس است
میاں رضؓ فرمودند بندہ خوندمیر است میراں ؑ
فرمودند بیائید چون نزدیک آمدہ نشستند
بندگی حضرت میراں ؑ سر خود برزانوے
میاں سید خوندمیر رضؓ داشتند بعدہ ایں آیت
قرآن خواندند قل ھٰذہ سبیلی
ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ
انا ومن اتبعنی ۔ بعدہ ترجمہ
فارسی و گوجری ہم فرمودند کہ میاں سید
خوندمیر رضی اللہ عنہ شمارا فہم میشود آنچہ
بندہ می گوید واضح گفتن نمی توانم اند کی
زبان بندہ بستہ شدہ است ۔ وسبحٰن
اللہ وما انا من المشرکین
و فرمودند ہر کہ خدای را مقید بیند او مشرک
است ۔ ای مشرک بشرک خفی و نیز بندگی

جس میں چراغ ہے چراغ ایک شیشہ کے اندر
ہے شیشہ ایسا چمک رہا ہے گویا کہ وہ شیشہ
ایک روشن ستارہ ہے یہ چراغ زیتون کے
ایک مبارکہ جھاڑ سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ
مشرق میں ہے نہ مغرب میں اس مبارک
درخت سے مراد نبی علیہ السلام کی ذات ہے اور
نیز بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب
حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کا وقت
قریب آیا تو آپ میاں سید امین محمد رضی اللہ عنہ کے
زانو پر اپنا سر رکھے تھے اس وقت بندگی
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ مہدی علیہ السلام کے حضور
میں آئے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے پوچھا کہ
کون شخص ہے ۔ میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا بندہ
خوندمیر (رضی اللہ عنہ) ہے مہدی ؑ نے فرمایا آؤ جب
نزدیک آکر بیٹھے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے
سر کو میاں سید خوندمیر رضؓ کے زانو پر رکھا اس کے بعد قرآن شریف
کی یہ آیت پڑھی کہدو اے محمد یہ میری راہ ہے
بلاتا ہوں مخلوق کو خالق کی طرف بینائی پر
میں اور میرا قائم مقام (مہدی موعود علیہ السلام)
اس کے بعد فارسی اور گوجری ترجمہ بھی فرمایا (اور فرمایا)
کہ میاں سید خوندمیر رضؓ بندہ جو کچھ کہتا ہے تم سمجھ سکتے ہو
میں واضح طور پر نہیں کہہ سکتا زبان کس قدر رکی ہوئی
ہے میں خدا کی پاکی بیان کرتا ہوں اور میں مشرکین
سے نہیں ہوں اور (حضرت علیہ السلام نے)
فرمایا کہ جو شخص خدا کو مقید دیکھے وہ
مشرک ہے یعنی مشرک ہے ساتھ شرک

سید خوندمیر رض معنی اینچنیں فرمودند کہ اکثر مومنان مشرک اند کقولہ تعالیٰ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون (جز ۱۳، رکوع ٦) و نیز بندگی میراں علیہ السلام بامر اللہ ایں آیت در حق گروہ خود داشتند قال اللہ تعالیٰ ثم اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات باذن اللہ ذالک ھو الفضل الکبیر یعنی پس دادیم ما کتاب آں کسانی را کہ برگزیدیم از بندگان ما پس بعضی از ایشاں ظالم نفس باشند یعنی ملکوتی میل اندک و باقی از ناسوت ماندہ باشند و بعضی از ایشاں مقتصد باشند یعنی جبروتی باشند میل اندک و باقی از ملکوت ماندہ باشند و بعضی از ایشاں سابق بالخیرات باشند یعنی لاہوتی باشند و ایں ہمہ مراتب مذکور بسبب ایراث و اصطفا از حق تعالےٰ فضلی بزرگ تر است و ایشاں ہم گروہ مہدی آخر زماں علیہ السلام اند فمنھم ظالم لنفسہ فناء اندک چشیدہ باشند ومنھم مقتصد نیم فنا چشیدہ باشند ومنھم سابق بالخیرات تمام فنا شدہ باشند یعنی ازیں سہ فرقہ یکی

خفی کے اور نیز بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے معنی اس طرح فرمایا کہ اکثر مومنین مشرک ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور نہیں ایمان لاتے بہتیرے لوگ اللہ پر مگر ساتھ شرک بھی کرتے جاتے ہیں۔ اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اس آیت کو اپنے گروہ کے حق میں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کرلیا ہے پس ان میں سے بعض ظالم لنفسہ ہیں اور بعض متوسط ہیں اور ان میں بعض نیکوں میں سبقت لے جانے والے ہیں اللہ کے حکم سے یہی بڑا فضل ہے یعنی پس ہم نے کتاب دی ان اشخاص کو کہ جن کو ہم نے اپنے بندوں میں برگزیدہ کرلیا ہے بعض ان میں سے ظالم نفس ہیں یعنی ملکوتی مقام سے کچھ تعلق ہوگا۔ اور باقی مقام ناسوت میں ہوں گے بعض ان میں سے مقتصد یعنی میانہ رو ہوں گے ان کو جبروت سے اندک میلان ہوگا اور باقی ملکوت سے ہوں گے اور بعض ان میں سے سابق بالخیرات ہوں گے یعنی لاہوتی ہوں گے اور یہ سبب ایراث و اصطفا کے خطاب منجانب اللہ ہونے سے مراتب بالا کا اللہ کی طرف سے فضل بزرگ ہے اور یہ بھی مہدی آخر الزماں ؑ کے گروہ سے ہیں اور بعض ان میں کے ظالم لنفسہ ہیں یعنی تھوڑی سی فنا چکھے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض ان میں کے مقتصد ہیں یعنی آدھی فنا چکھے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض ان میں کے

علم الیقین دارند و ایں مرتبہ ملکوتی است
ودوم عین الیقین دارند و ایں مرتبہ
جبروتی است وسوم حق الیقین دارند و ایں
مرتبہ لاہوتی است پس بہ بین وبدانکہ تو ازیں
سہ قسم بکدام قسم می مانی اگر ملکوتی ہستی پس
ایں مرتبہ خود ادنیٰ مرتبہ مومن است واگر جبروتی
ہستی خود نعمت است واگر لاہوتی ہستی پس ایں
مرتبۂ سلطان السلاطین است واگر ازیں سہ
مقام بیرون ہستی ناسوتی ہستی ناسوتی نیست
مگر کافر دریں ہیچ شک نیست وبدانکہ
ناسوتی چہ چیز است ھی نسیان الحق
ونسیان الحق ھی النفس الامارۃ
بالسوء۔ وآنہا کہ بدیں صفت موصوف
باشند وشب وروز طلب ایں ہمہ ندارند
ایشاں از مہدی علیہ السلام نباشند واز
مدعیان وکذابان باشند نہ از مہدی عم و
نہ از یاران مہدی باشند ونیز **نقلست**
کہ حضرت میراں سید محمد مہدی عم فرمودند کہ
کلمہ لا الہ الا اللہ بر چہار قسم است
یکے لا الہ الا اللہ گفتنی دوم لا الہ
الا اللہ دانستنی سوم لا الہ الا اللہ
چشیدنی چہارم لا الہ الا اللہ شدنی
است و ایں ہر سہ مرتبۂ انبیاء اولیاء ہستند
ویک قسم لا الہ الا اللہ گفتنی ماندہ
است صفت منافقاں است کہ نفس ایمان
ہم ندارند دریغا ہزار وای بر مثل ماکہ تمام عمر

سالو، بالخیرات ہیں یعنی پورے فانی ہوتے
ہیں یعنی اُن تینوں فرقوں میں سے ایک علم الیقین
رکھتا ہے اور یہ مرتبہ ملکوتی کا ہے اور دوسرا عین الیقین
رکھتا ہے اور یہ مرتبہ جبروتی کا ہے اور تیسرا حق الیقین رکھتا
ہے اور یہ مرتبہ لاہوتی کا ہے پس تو دیکھ اور یہ غور کر کہ تو
ان تینوں قسموں سے کونسی قسم میں داخل ہے اگر ملکوتی
ہے تو پس یہ مرتبہ بذاتہ مومن کا ادنیٰ مرتبہ ہے اور
اگر جبروتی ہے تو خود نعمت ہے اور اگر لاہوتی ہے تو
پس یہ مرتبہ سلطان السلاطین کا ہے اور اگر ان تینوں مقام
سے باہر ہے تو تو ناسوتی ہے ناسوتی نہیں ہے مگر کافر اور اس
میں کچھ شک نہیں ہے اور جان کہ ناسوتی کیا چیز ہے وہ
اللہ کو بھولنا ہے اور اللہ کو بھولنا نفس امارہ ہے اور جو لوگ
کہ صفت (ناسوتی) سے موصوف ہیں اور شب و روز
ان سب کی (ملکوتی، جبروتی، لاہوتی کی) طلب بھی
نہیں رکھتے تو یہ لوگ مہدی علیہ السلام سے نہیں
ہیں اور جھوٹا دعویٰ کرنے والے ہیں نہ مہدی علیہ السلام
سے ہیں اور نہ یاران مہدی علیہ السلام سے اور
نیز نقل ہے کہ حضرت میراں سید محمد مہدی علیہ السلام نے
فرمایا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کی چار قسمیں ہیں اول لا
الہ الا اللہ گفتنی دوم لا الہ الا اللہ دانستنی
سوم لا الہ الا اللہ چشیدنی چہارم لا الہ
الا اللہ شدنی اور یہ تینوں مرتبے انبیاء اور اولیاء کے
ہیں اور ایک قسم لا الہ الا اللہ گفتنی کی جو
باقی ہے وہ منافقوں کی صفت ہے جو نفس
ایمان بھی نہیں رکھتے افسوس ہزار افسوس
ہم جیسوں پر کہ تمام عمر ضائع ہوئی اور

ضائع گذشت ویکبارہم ازیں صفت در ما ظہور نیافت ونیز نقلست حضرت میرانؑ فرمودند کہ خدائے تعالیٰ ایں بندہ را مہدی کردہ فرستادہ است برای ایں راہ کہ حق تعالیٰ امر نبی علیہ السلام را امر کردہ است کقولہ تعالیٰ قل ھٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی ونیز حدیث است انہ یقفو اثری ولا یخطی۔ ای یتابعنی کل المتابعۃ ظاھرا وباطنا چنانچہ بندگی میرانؑ فرمودند بندہ قدم بر قدم رسولؑ است چنانچہ میرانؑ در خراسان ودر شہر فرہ در میان مجمع بیان کردند کہ فرمان میشود کہ ای سید محمد خدای را بچشم دل دیدہ فرمود آرے دیدیم باز فرمان شد کہ ای سید محمد خدای را بچشم سر دیدہ فرمود آری دیدیم باز فرمان شد کہ ای سید محمد بموی بموی دیدہ فرمود آری دیدیم ونیز ایں ہم فرمودند کہ اینک رسولؑ ایستادہ گواہ اند بعدہ بعضی خراسانی گفتند ہمیں یک گواہ بسند است یعنی مولانا درویش وبندگی میرانؑ بدیں اعتبار خود را مہدی موعود گفتند کہ ذات او لا الٰہ الا اللہ شدہ است یعنی آئینہ تمام متابعت پیغمبر علیہ السلام ونیز قوم خود را بہ ہمیں خواند وتحقیق راہ محمدیؑ ومہدیؑ کہ خدائے تعالیٰ

ایک بار بھی ان صفتوں میں سے کوئی صفت ہم میں ظاہر نہ ہوئی اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے اس بندہ کو مہدیؑ کرکے بھیجا ہے اس راستہ کی دعوت کے لئے جو حق تعالیٰ نے خاص کر نبی علیہ السلام کو حکم کیا ہے مانند اللہ تعالیٰ کے قول کے کہدو اے محمد یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو خالق کی طرف۔ بینائی پر میں اور میرا تابع تام اور نیز حدیث ہے کہ وہ میرے نقش قدم پر چلے گا اور خطا نہیں کرے گا یعنی ظاہر و باطن میں وہ میری پوری پوری اتباع کرے گا۔ چنانچہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ رسول علیہ السلام کے قدم بر قدم ہے جیسا کہ مہدیؑ نے خراسان اور شہر فرہ میں مجمع کے درمیان بیان فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد کیا تو نے خدا کو دل کی آنکھ سے دیکھا فرمایا ہاں ہم نے دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد کیا تو نے خدا کو سر کی آنکھ سے دیکھا فرمایا ہاں ہم نے دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد کیا تو نے خدا کو بال بال سے (ہمہ تن سے) دیکھا فرمایا ہاں ہم نے دیکھا اور نیز یہ بھی فرمایا کہ یہ لو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے گواہ ہیں اس کے بعد بعض خراسانیوں نے کہا کہ یہی ایک گواہ کافی ہے یعنی مولانا درویش نے کہا اور حضرت مہدی علیہ السلام نے اس اعتبار سے خود کو مہدی موعودؑ کہا کہ مہدیؑ کی ذات لا الٰہ الا اللہ ہوگئی ہے یعنی پیغمبر کی کامل متابعت کا آئینہ ہے اور نیز اپنی قوم کو اسی پر بلایا اور تحقیق کہ محمدؐ اور مہدی علیہ السلام

مصطفیٰ را امر کردہ است (ہمیں است) و نیز نقلست کہ بزرگی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مہدی علیہ السلام چندیں بیان کردند کہ ایشاں سروران دین و مصاحبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بودند و برابر ایشان ہیچکس نباشد اگرچہ اکمل باشد ولیکن بدیں مرتبہ بینائی نبودند چنانکہ خاتم الاولیاء بودند چرا کہ بار امانت تمام ہمیں دو تن ادا کردند یکی خاتم النبی ؐ دوم خاتم الولی ؑ پس ہر کہ از محمد ؐ و مہدی ؑ باشد شب و روز بدیں صفت خدای را بہ بیند یا طالب صادق باشد اگر خدای را ندیدہ است و طلبہ ہم ندارد پس از آں مہدی ؑ نباشد مدعی و کذاب باشد پس گو کہ بر سر خاک انداز و ایں آیت شب و روز بخواند من کان فی ہذہٖ اعمیٰ فہو فی الآخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا (جزو ۵ رکوع ۸) و نیز نقلست وقتیکہ حضرت بندگی میراں ؑ در ٹھٹھہ رفتند بادشاہ مخالف بود عداوت کردن گرفت بحدیکہ خواست کہ لشکر نامزد کند و در دائرہ حضرت میراں ؑ یک لشکری طالب شدہ بود و با تہیہ ہم بود و چیزی بینائی ہم داشت چوں شنید کہ لشکر نامزد میشود در دلش ہیبت گرفت و گفت چندیں جوانگاں و خوردگاں ہستند میگویند

کاراستہ جو خدائے تعالیٰ نے مصطفیٰ کو حکم کیا ہے (یہی ہے) اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اصحاب رسول کی بزرگی ایسی بیان کی کہ یہ دین کے سردار اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحبین تھے اور کوئی شخص ان کے برابر نہ ہوگا۔ اگرچہ وہ اکمل ہو ولیکن خدا کی بینائی کے مرتبہ میں ایسے نہ تھے جیسے کہ خاتم الاولیاء تھے اس لئے کہ بار امانت کامل طور پر یہی دو تن ادا کئے ایک تو خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے خاتم الولی علیہ السلام پس جو شخص کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی ؑ سے ہے رات دن اس صفت سے خدا کو دیکھے یا طالب صادق ہے اور اگر خدا کو نہیں دیکھا ہے اور طلب بھی نہیں رکھتا ہے تو وہ آں مہدی علیہ السلام سے نہ ہوگا۔ مدعی اور بڑا کاذب ہوگا۔ پس اس سے کہدے کہ خاک سر پہ ڈالے اور یہ آیت رات دن پڑھا کرے جو کوئی اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہا اور راہ سے بہت دور بھٹکا ہوا ہے اور نیز نقل ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام شہر ٹھٹھہ گئے (وہاں کا) بادشاہ مخالف تھا عداوت کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے لشکر کا تعین کرنا چاہا اور حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں ایک سپاہی طالب (مولیٰ) ہوا تھا اور مستعد بھی تھا اور کچھ بینائی بھی رکھتا تھا

کہ ما جنگ خواہیم کرد بالشکر بادشاہ چگونہ مقابلہ خواہند کرد چوں شب شد بگریخت حضرت میراںؑ شنیدند و فرمودند کہ بعد ازیں بندہ جیبیری چو ندلی کو نیٹ کری کہ جیو و آں نابینا ہم نیک است کہ وقت ابتلا ثابت قدم بماند و نیز بندگی سید خوندمیرؓ فرمودند کہ حقایق در بیان نیاید ہرچہ در بیان آید آں ہمہ شریعت است قال علیہ السلام الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی و نیز نقلست کہ ملایاں گفتند کہ سید محمدؑ حقایق بیان می کنند بر بادشاہ گراں است بعدہ حضرت میراںؑ فرمودند کہ اگر بندہ حقایق بیان کند شما سوختہ گردید بندہ شریعت محمدؐ بیان می کند حقایق در بیان نیاید کما قال علیہ السلام افشاء سر الربوبیۃ کفر و نیز نقلست کہ حضرت میراںؑ طالبان حق را تمثیل ایں بیان کرد کہ کسے میخواہد کہ نکاح کند یا نکاح من شود طلب مشاطہ کند و مشاطہ را دوست دارد بعد ازاں تا نکاح شروع میشود بعد عروس آمدن جلوہ میشود تا ایں جا حاجت مشاطہ است و حکایت آں ہر دو دانند۔ کقولہ تعالیٰ والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی

جب سنا کہ لشکر کا تعین ہو رہا ہے تو اس کے دل میں ہیبت ہوئی اور کہا کہ اتنے چھوٹے اور بڑے ہیں کہتے ہیں کہ ہم بادشاہ کے لشکر کے ساتھ جنگ کریں گے کیونکر مقابلہ ہوسکیگا جب رات ہوئی بھاگ گیا حضرت مہدی علیہ السلام نے سنا اور فرمایا اور وہ اندھا بھی اچھا ہے جو بلا کے وقت ثابت قدم رہتا ہے۔ اور نیز بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حقایق بیان میں نہیں آتے جو کچھ بیان میں آتا ہے وہ سب شریعت ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا شریعت میرے اقوال ہیں اور طریقت میرے افعال ہیں اور حقیقت میرے احوال ہیں اور نیز نقل ہے کہ ملاؤں نے کہا کہ سید محمد حقایق بیان کرتے ہیں (یہ بات) بادشاہ پر گراں ہے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر بندہ حقایق بیان کرے تو تم جل جاؤگے بندہ محمدؐ کی شریعت بیان کرتا ہے۔ حقایق بیان میں نہیں آتے چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ربوبیت کا راز فاش کرنا کفر ہے اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے طالبان حق کی مثال یہ بیان فرمائی کہ جو شخص چاہتا ہے کہ نکاح کرے یا میرا نکاح ہو جائے تو مشاطہ کو طلب کرتا ہے اور مشاطہ کو دوست رکھتا ہے بعد ازاں نکاح شروع ہوتا ہے اور دلہن آنے کے بعد جلوہ ہوتا ہے یہاں تک تو مشاطہ کی ضرورت ہے اور اسکی حکایت ہر دو جانتے ہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے قسم ہے نجم کی جب کہ وہ طلوع ہو نہ گمراہ ہوا صاحب (محمد) تمہارا اور نہ اس نے خطا کی اور وہ خواہش نفسانی

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی علمہ شدید القوی ذو مرۃ فاستوی و ھو بالافق الاعلی ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رای افتمرونہ علی ما یری ولقد راہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتھی عندھا جنۃ الماوی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی ما زاغ البصر وما طغی لقد رای من ایت ربہ الکبری (جزء ۲۷ رکوع ۵) و استغرق فی بحر الذات ولم یبق معہ من عملہ شئ ولا من بصرہ شئ ولا من سمعہ شئ ولا من ادراکہ شئ فالبسہ اللہ تعالی نورا من سمعہ وبصرہ فرأی الحق بنور الحق وسمع من سمع الحق فظن انہ وصل ولا قرب ولا بعد فان ساحۃ الکبریاء منزہ عن ھذہ العلل ونیز حضرت میران ہر دو انگشت خود یکدیگر خلط کردند و فرمودند کہ محمد و خدا ہمچناں شدند قال سبحانہ وتعالی ثم دنی فتدلی فکان

نہیں کہتا ہے نہیں ہے وہ مگر ایک وحی ہے جو وحی کی جاتی ہے سکھایا سخت قوتوں والے نے جو طاقت والا ہے پھر سیدھا کھڑا ہوا اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا پھر قریب ہوا اور پھر اور قریب ہو گیا پس دو کمانوں کا فاصلہ باقی رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ قریب پس اس نے اپنے بندہ پر وحی کی جو وحی کی ضمیر نے (قلب محمدؐ نے) دیکھی ہوئی چیز کے متعلق جھوٹ نہیں کہا کیا تم اس کی دیکھی ہوئی بات پر شک کرتے ہو اور تحقیق کہ اس نے اس کو دوسری مرتبہ دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس وہاں جنت الماویٰ ہے جبکہ ڈھانک لیتی ہے بصر میں نہ چکا چوند ہوئی اور نہ اس نے غلطی کی اس نے اپنے رب کی بڑی نشانیوں کو دیکھا اور بحر ذات میں مستغرق ہو گیا اور اس کے ساتھ اس کے عمل سے کوئی چیز نہ رہی اور نہ اس کے بصر و سمع سے کوئی چیز رہی اور نہ ادراک رہا اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنی سماعت اور اپنی بصر کے نور کا لباس پہنا دیا تو اس نے حق کو نور حق سے دیکھا اور حق کی سماعت سے سنا تو گمان کیا کہ وصال ہو گیا نہ قریب ہوا اور نہ دور ہوا کیوں کہ میدان کبریا دوری اور نزدیکی کی علتوں سے پاک ہے اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی دونوں انگلیاں ایک دوسری میں ملائیں اور فرمایا کہ محمد اور خدا ایسے (وصل) ہو گئے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر نزدیک ہوا اور پھر اور نزدیک ہوا پس دو کمانوں یا اس سے بھی قریب کا فاصلہ رہ گیا اور حضرت مہدیؑ

قاب قوسین اوادنیٰ وحضرت میرانؑ
ہمچناں شدند کہ در بیان نیاید) ونیز نقلست
کہ حضرت میرانؑ را سرما بسیار می شدی
یک سر او ندا آتش پیش و دیگر او ندا آتش پس
گذاشتی کسی حضرت میرانؑ را پرسید خوندکار
صفت عاشق ہمچناں باشد کہ ہمیشہ در سوز
عشق بود بعدہ حضرت میرانؑ جواب فرمودند
ہر وقت کہ عروس برائے سلام کردن می آید و
سلام می کند آں را جواب می گویند کہ خنک
ونیک بخت باش یعنی ہمیشہ سہاگن باش
حضرت میرانؑ را بعضی کساں پرسیدند کہ ایں
چیست ہر لحظہ می خندید و می گریید بعدہ حضرت
میرانؑ فرمودند کہ ہر وقت کہ نوشہ و عروس یکجا
می باشند میاں یکدیگر چہ ناز بازی می شود
گوجری فرمودند کہ جھنکاٹ می شود۔ کقولہ
تعالیٰ ثم دنیٰ فتدلیٰ من
الفرح بوجدانہا یضحکون
ویبکون ویرقصون ویصیحون
من لذۃ ما وصل الیہم
من عرفانہا ویسترون
تلک الاسرار عن الاغیار۔

قطعہ

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

ایسے ہی ہو گئے کہ بیان میں نہیں آسکتا۔ اور نیز
نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو سردی بہت
ہوتی تھی ایک انگیٹھی سامنے اور دوسری پیچھے رکھتے
تھے کسی نے حضرت مہدیؑ سے پوچھا کہ خوندکار عاشق
کی صفت ایسی ہی ہونی چاہئے کہ ہمیشہ عشق کی جلن
میں رہے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے جواب فرمایا کہ
جس وقت عروس سلام کے لئے آتی ہے اور سلام کرتی ہے
تو اس کو جواب میں کہتے ہیں کہ خنک اور نیک بخت رہ
یعنی ہمیشہ سہاگن رہ حضرت مہدیؑ سے بعض اشخاص
نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہ آپ ہر لحظہ ہنستے ہو اور روتے ہو
اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ
جس وقت کہ عاشق و معشوق ایک جگہ ہوتے
ہیں تو ایک دوسرے کے درمیان کس قدر ناز بازی
ہوتی ہے گوجری زبان میں فرمایا کہ جھنکاٹ ہوتا
ہے۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے پھر قریب اور
قریب ہو گیا وجدان اسرار کی فرحت سے ہنستے
ہیں اور روتے ہیں اور رقص کرتے ہیں اور لذت
حاصل کرتے ہیں اسرار کے معلوم کرنے سے
اور ان اسرار کو اغیار سے پوشیدہ
رکھتے ہیں۔

قطعہ

میں تیری ذات بن گیا اور تو میری ذات بنا
میں تن بنا تو جان بنا
تا کہ اس کے بعد کوئی یہ نہ کہے
کہ میں اور ہوں تو اور ہے

ونیز نقلست از تمہیدات عین القضات رحؒ فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ چہ دانی کہ چہ گفتہ است چوں عاشق معشوق را در کنار گیرد چہ بیہوش نشود و خرّ موسیٰ صعقا۔ ایں معنی باشد ایں حدیث نیز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گفت شب معراج چوں بحضرت عزت رسیدم و چوں بمقام قرب رسیدم فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ وضع یدہ علیٰ کتفی فوجدت بردانا ملہ ونیز نقلست از بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ چند بار شنیدیم فرمودند کہ یک روز پیش بندگی حضرت میرانؑ عرض کردم کہ در تمام عالم دو مسلمان معلوم می شوند بعدہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ سید خوندمیر رضؓ شما چہ میگوئید ایں سخن بندگی میاں رضؓ فرمودند آری میراں جیوؑ ہمچنین است بعدہ میرانؑ فرمودند از کجا معلوم می شود بعدہ میاں رضؓ فرمودند کہ از میراں جیؑ معلوم می شود حضرت میرانؑ فرمودند کہ کدام دو کساں میاں رضؓ فرمودند یکی محمد رسول اللہؐ ثانی محمد مہدی مراد اللہؑ بعدہ میرانؑ فرمودند آری ہمچناں است بعضی انبیاء را سر مسلمان شدہ بود و بعضی تا ناف و بعضی را تا پہلوی راست و بعضی را ہر دو پہلو مگر ہمیں دو تن سر تا پا مسلمان شدند ونیز نقلست کہ با حضرت میراں علیہ السلام یک ملّا در بینائی حق بحث میکرد و گفت کہ رویت

اور نیز تمہیدات عین القضات سے منقول ہے کہ پس تھا فاصلہ دو کمانوں کا یا زیادہ قریب پس وحی کی اپنے بندہ پر جو کرنا تھا۔ کیا جانتا ہے تو کہ کیا کہا ہے جب عاشق معشوق کو کنار میں لیتا ہے تو کیا بے ہوش نہیں ہوتا ہے اور گر گئے موسیٰ بے ہوش ہو کر یہ معنیٰ ہوتے ہیں نیز مصطفیٰؐ نے یہ حدیث فرمائی ہے کہ جب میں معراج کی رات میں خدا کی درگاہ میں پہنچا اور جب مقام قرب کو پہنچ گیا تو پس وحی کی اپنے بندہ پر جو وحی کی اپنے ہاتھ کو میرے شانے پر رکھا میں نے اس کی انگلیوں کی سردی پائی۔ اور نیز نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے میں نے کئی بار سنا ہے آپؓ نے فرمایا کہ ایک روز میں نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ تمام عالم میں دو مسلمان معلوم ہوتے ہیں اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ سید خوندمیر رضی اللہ عنہ تم یہ بات کیا کہتے ہو بندگی میاں رضؓ نے فرمایا ہاں میراں جیوؑ ایسا ہی ہے اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ کہاں سے معلوم ہوا اس کے بعد میاں رضؓ نے فرمایا کہ میراں جی رضؑ سے معلوم ہوا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کون دو کس ہیں میاں رضؓ نے فرمایا ایک محمد رسول اللہؐ اور دوسرے محمد مہدی مراد اللہؑ اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے۔ بعض انبیاء کا سر مسلمان ہوا تھا اور بعض ناف تک اور بعض سیدھے پہلو تک اور بعض کے دونو پہلو مسلمان ہوئے مگر یہی دو تن سر تا پا مسلمان ہیں اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ سے ایک ملّا نے حق کی بینائی کے متعلق بحث کی

اللہ در دنیا جائز نیست بعدہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ کسی جائز داشتہ است بعدہ ملا گفت آری بعدہ حضرت میراں؈ فرمودند کہ ما مذہب بصیراں اختیار کردیم شما مذہب اعمیٰ اختیار کنید۔ نیز نقلست از رسالہ محبت نامہ الٰہی آوردہ است کہ رسول؏ برائے مشغولی در غار حرا بیروں آمدند در میان راہ شخصی ملاقات نمود و گفت۔ السلام علیک یا محمد رسول اللہ؏ گفت علیک السلام پرسید من انت او گفت انا انا و انت انت و از پیش غائب شد بیشتر شد صورتی دیگر ملاقات شد و گفت السلام علیک یا رسول اللہ و یا حبیب اللہ و یا خاتم النبیین و یا سید المرسلین گفت و علیک السلام و پرسید من انت او گفت انا صاحب العرش والکرسی و انا ہادی الجیش و انا الرب و از پیش غائب شد باز بیشتر شد ذاتی دیگر ملاقات شد و گفت السلام علیک یا ذات الرب و یا رسول اللہ و انا حبیب اللہ و انت حبیب اللہ پرسید انت الرب گفت انا رب و انت رسول اللہ و انت حبیب اللہ او پرسید معنی دعوت چیست حضرت رسول؏ فرمود خلق را بحق رسانید

اور کہا کہ دنیا میں اللہ کی رویت جائز نہیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی نے جائز بھی رکھا ہے اس کے بعد ملا نے کہا کہ ہاں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے بصیروں کا مذہب اختیار کیا ہے تم اندھوں کا مذہب اختیار کرو۔ نیز رسالہ محبت نامہ الٰہی سے منقول ہے کہ رسول؏ غار حرا میں ذکر خدا میں مشغول ہونے کے لئے گھر سے نکلے راستہ میں ایک شخص نے ملاقات کی اور کہا السلام علیک یا محمد رسول اللہ رسول؏ نے کہا علیک السلام پوچھا کہ کون ہے تو اس نے کہا میں میں ہوں اور تو تو ہے اور سامنے سے غائب ہوا آگے بڑھ گیا صورت بدل کر ملاقات کی اور کہا السلام علیک اے رسول اللہ اور اے حبیب اللہ اور اے خاتم النبیین اور اے سید المرسلین پیغمبر علیہ السلام نے کہا و علیک السلام اور پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ میں عرش و کرسی کا مالک ہوں اور میں ہی جیش کا ہادی ہوں اور میں ہی رب ہوں اور سامنے سے غائب ہوا پھر آگے بڑھا ایک دوسرا ہی شخص ملا اور کہا سلام ہے آپ پر اے اللہ والے اور اے رسول اللہ؏ اور میں اللہ کا حبیب ہوں اور آپ بھی اللہ کے حبیب ہیں آپ نے پوچھا کہ تو رب ہے تو کہا کہ میں رب ہوں اور تو اللہ کا رسول ہے اور تو اللہ کا حبیب ہے اس نے پوچھا کہ دعوت کا معنی کیا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلق کو حق کی

او گفت در پردہ چہ میگوئی ہمچنیں گو کہ خلق را
حق گردانیدن کنارہ گرفت واز پیش غائب شد
رسول اللہ ع پیشتر شد و در غار حرا آمد خدای
را با جمیع موجودات بہ عرش و کرسی وغیر ذالک
ہمہ در غار حرا دید و در خود نظر کرد و دانست
آنچہ در خود بود ظہور یافت قال علیہ
السلام من طلب شیئا وجد
فوجد قال علیہ السلام من
دق بابا ولج و لج ونیز نقلست حضرت
میران ع ترک وجود را عمل صالح فرمودند درویشے
را در حال نزاع پرسیدند ہیچ آرزو داری تا بیارم
گفت عدمیکہ او را وجود نبود تا بدانی کہ فساد
ہمیں وجود است قال علیہ السلام
موتوا قبل ان تموتوا حاصل
کنید ایضا قال ع لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی
مرسل کہ ولایت نبی فضل دارد از
نبوت و اینجا رمزیست کہ در ولایت یعنی ولایت
لی مع اللہ نبوت نباشد و در ولایت شدہ است
از رسالہ جام جہاں اے عزیز صفت نبوت
ظاہر بود وضع صورت می کرد و صورت آشکارا
میکرد ایں چندیں ہزار پیغمبر کہ بیامدند جملہ وضع
صورت میکردند و وضع صورت تمام شد اکنون
ولایت است کہ حقایق آشکارا می کند صاحب
زماں گفتہ شد ولی است چوں بیروں آید

طرف پہونچانا اس نے کہا کہ تو در پردہ کیا کہتا
ہے ویسا ہی کہہ کہ خلق کو حق گردانا (یہ کہکر) بازو
ہوا اور سامنے سے غائب ہوگیا حضرت رسول ع آگے
بڑھے اور غار حرا میں آئے خدا کو تمام موجودات
عرش کرسی وغیرہم کے ساتھ غار حرا میں دیکھے اور
خود پر نظر کی اور جانا جو کچھ کہ خود میں تھا ظہور
پایا فرمایا نبی علیہ السلام نے جس نے کسی چیز کو طلب
کیا اور کوشش کی تو پا لیا۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس نے کسی دروازہ کو ٹھوکا اور اصرار تو داخل
ہوگیا۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام
نے ترک وجود کو عمل صالح فرمایا ایک درویش کو نزع
کی حالت میں لوگوں نے پوچھا کہ کیا تو کچھ آرزو رکھتا
ہے (بیان کر) تاکہ ہم لائیں کہا کہ ایسا عدم (چاہتا ہوں)
کہ اس کے لئے وجود نہ ہوتا جانے تو کہ یہی وجود فساد
ہے نبی ع نے فرمایا مرنے سے پہلے مرو حاصل کرو۔ نیز نبی ع
نے فرمایا مجھے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں
کوئی مقرب فرشتہ سما سکتا ہے نہ نبی مرسل کہ نبی کی ولایت
نبی کی نبوت پر فضیلت رکھتی ہے اور یہاں ایک راز
ہے کہ ولایت میں یعنی ولایت لی مع اللہ میں نبوت
نہ ہوگی اس میں ولایت ہی رہے گی از رسالہ جام جہاں
اے عزیز نبوت کی صفت ظاہر تھی وضع صورت
کرتی تھی اور صورت ظاہر کرتی تھی یہ کئی ہزار
پیغمبر جو آئے ان سبھوں نے وضع صورت کی
اور وضع صورت تمام ہو چکی اب ولایت
ہے جو حقائق کو ظاہر کرتی ہے (اس
ولایت کے خاتم کو) صاحب زماں

ولایت ظاہر شود و حقائق آشکارا بود و
صورت پنہاں شود و نیز در مرأۃ العارفین
چنیں گفتہ است کہ النبوۃ جزء
من الولایۃ قال علیہ
السلام انی لاعرف اقواما ھم
بمنزلتی عند اللہ لیسوا بانبیاء
ولاشھداء ولکن یغبطھم
الانبیاء والشھداء و در مرأۃ
العارفین آوردہ است کہ بعضی گویند
الولایۃ افضل من النبوۃ و
نیز نقلست از بندگی سید خوندمیر رضؓ و میاں
نعمت رضؓ و میاں دلاور رضؓ و از بسیار مہاجراں
شنیدیم کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند
کہ ہمہ انبیاء را انتہا و مصطفےٰ ؐ را ابتداء
و ختم نبوت محمدؐ را انتہا و ختم ولایت محمدؑ را
ابتداء و نیز نقلست از بندگی سید خوندمیر رضؓ
و اکثر مہاجراں رضؓ شنیدیم کہ حضرت میراں عؑ
تابع محمد رسول اللہؐ است در شریعت
و متبوع در معنی و نیز نقلست کہ ہمہ انبیاء
صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین منتہی و محمد رسول اللہؐ
و محمد مہدیؑ مبتدی و نیز صاحب فصوص چنیں
می گوید ان کان خاتم الاولیاء
تابعا فی الحکم لما جاء بہ
خاتم الرسل من التشریع
فذلک لا یقدح فی مقامہ

کہا گیا ہے وہی ولی ہے (وہی ختم ولی ہے) جب
مبعوث ہو تو ولایت ظاہر ہوگی۔ اور حقایق آشکارا
ہوں گے اور صورت (نبوت) پنہاں ہوگی اور نیز مراۃ
العارفین میں اس طرح لکھا ہے کہ نبوت جز
ہے ولایت کی نبی علیہ السلام نے فرمایا میں ایسی قوموں
کو پہچانتا ہوں جو اللہ کے پاس میرے درجہ میں رہیں گے
وہ نہ نبی ہیں نہ شہید لیکن انبیاء اور شہداء
ان پر رشک کریں گے اور مرأۃ العارفین میں منقول
ہے بعض نے کہا ہے کہ ولایت نبوت سے افضل
ہے اور نیز نقل ہے ہم نے (یہ نقل) بندگی سید
خوندمیر رضی اللہ عنہ میاں نعمت رضی اللہ عنہ میاں
دلاور رضؓ اور بہت سے مہاجرین سے سنی ہے کہ
حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام انبیاء کی انتہاء
اور مصطفےٰ ؐ کی ابتداء اور ختم نبوت محمدؐ کی انتہا
اور ختم ولایت محمدؑ کی ابتداء اور نیز نقل
ہے بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ اور اکثر مہاجرین رضؓ
سے ہم نے سنا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں شریعت
میں اور متبوع ہیں معنی میں اور نیز نقل ہے کہ
تمام انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین منتہی ہیں
اور محمد رسول اللہؐ اور محمد مہدی علیہ السلام
(مراد اللہ) مبتدی ہیں اور نیز صاحب فصوص
نے ایسا کہا ہے کہ اگر خاتم الاولیاء حکماً خاتم انبیاء
کی شریعت کا تابع ہے تو یہ بات اس کے
مرتبہ کو نہیں گھٹا سکتی اور نہ ہمارے
اس بیان پر کوئی منا قضہ وارد ہو سکتا ہے

ف لاینافض ماذهبنا الیه انه متبوع فی الولایة ونیز **نقلست** ازمیاں الہداد حمیدؓ کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ را درآخر سہ سال سیر در ولایت بود دراں وقت ایں آیتہا نازل شدند۔ قوله تعالیٰ واذکر ربك فی نفسك تضرعاً وخیفة ودون الجهر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغفلین ایضاً ادعوا ربکم تضرعاً وخفیة انه لا یحب المعتدین ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها وادعوه خوفا وطمعاً ان رحمة الله قریب من المحسنین (جزء ۸ رکوع ۱۴) ایضاً واذکر ربك اذا نسیت (جزء ۱۵ رکوع ۱۶) وبدیں مانند آیتہا بسیار نزول شدہ اند دربآخر سہ سال کہ سیر نبیؐ در ولایت شدہ بود ونیز **نقلست** از بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ چند بار شنیدیم کہ یکروز پیش میراں علیہ السلام عرض کردیم میراں علیہ السلام فرمودند کہ مارا حق تعالیٰ فرستادہ است برائے آنست کہ آں احکام کہ تعلق بہ ولایت مہدیؑ دارد بواسطۂ مہدیؑ ظاہر شود ونیز فرمودند کہ ثم ان علینا بیانه ای بلسان المهدی مبین القران باعلام وحی ربانی ویبین القران بتعلیم الرحمٰن

کیونکہ وہ (خاتم الاولیاءؑ) ولایت میں متبوع ہے اور نیز میاں الہداد حمید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کو آخری تین سال میں ولایت میں سیر تھی اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں فرمان خدا ہے کہ اور اپنے پروردگار کا ذکر کرتا رہ جی ہی جی میں گڑگڑاتا اور ڈرتا ہوا اور دھیمی آواز سے بولنے میں صبح وشام اور تو غافلوں سے مت ہو نیز یاد کرو اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے اس کو حد سے بڑھنے والے خوش نہیں آتے اور نہ فساد کرو زمین میں اصلاح کے بعد اور اس کو پکارتے رہو ڈر اور توقع سے کچھ شک نہیں کہ اللہ کی رحمت قریب ہے نیک لوگوں سے نیز اور ذکر کر اپنے پروردگار کا جب تو بھول جائے اور ایسی بہت سی آیتیں نازل ہوئیں آخری تین سال میں کہ نبی علیہ السلام کو ولایت کی سیر تھی اور نیز نقل ہے ہم نے بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے چند بار سنا ہے (میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) ہم نے ایک روز مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا اور مہدیؑ نے فرمایا کہ ہم کو حق تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ جو احکام کہ ولایت محمدیؐ سے تعلق رکھتے ہیں مہدیؑ کے واسطہ سے ظاہر ہوں اور نیز فرمایا کہ پھر تحقیق اس کا بیان ہمارے ذمہ ہے یعنی مہدی علیہ السلام کی زبان سے جو وحی ربانی کی اطلاع سے مبین قرآن ہے اور جو قرآن کا بیان تعلیم رحمٰن سے کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ رحمٰن میں فرماتا ہے۔ رحمٰن نے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) قرآن کی تعلیم دی

الدين بدأ غريبا وسيعود الدين كما بدأ فطوبي للغرباء ونيز فرمودند مثل امتي كمثل المطر لا يدري اوله خير ام اخره كقوله تعالىٰ واوحي الي هذا القران لانذركم به ومن بلغ - والمراد بمن بلغ المهدي ؑ اي بلغ من هو ذريتي ومكانتي نيز بندگی سیدخوندمیر رض فرمودند که بیان قرآن وہدایت متمکن شدی در تفسیر ہا ببینید که ایشاں چہ می گویند در وقت بیان ، چند تفسیر حاضر بودند ہر یکی چیزے چیزے گفتند بندگی میاں رض فرمودند ایشاں خوب نہ گفتند و بعضی را فرمودند که بعضی چیزی گفته است بعد ازاں برادراں تفسیر ہا پوشیدند بندگی میاں رض چشمہائے خود تا دیر خوابانیدہ ماندند بعد ازاں چشمہائے خود واز کردند و معنی که مشکل شدہ بود بیان فرمودند ہمہ برادراں را حل شدند فرمودند که معنی قرآن اینست چنانچه می فرمایند و بعضی وقت چشمہائے خود تا دیر خوابانیدہ ماندند ، ہیچ نہ فرمودند بلکه فرمود در خاطر می آید لیکن بغیر سماع میراں ؑ دیانت نیست و تحقیق دانید بیان این چنیں در یاراں مہدی ؑ کسی نہ کردہ است و نیز حکایت از موضع کھانبیل است ہر یکی مہاجراں

اپنی ابتدائی حالت کی طرف عود کرے گا پس غربا کو مژدہ ہو اور نیز فرمایا کہ میری امت کی مثال بارش کی مثال ہے نہ معلوم اس کا پہلا حصہ اچھا ہے یا پچھلا حصہ مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ یہ قرآن مجھ پر وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اس کے ذریعہ سے ڈراؤں اور وہ ڈرائیگا جو میرے مرتبہ کو پہنچا من بلغ سے مراد مہدی علیہ السلام ہے یعنی وہ جو میری اولاد سے ہے اور جو میرے مرتبہ میں ہے نیز بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب قرآن کے بیان اور ہدایت پر متقرر ہو جائے تو تفسیر میں دیکھو کہ انہوں نے کیا کہا ہے بیان کے وقت چند تفسیریں موجود رہتی تھیں ہر ایک مفسر نے کچھ کچھ کہا ہے بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے ٹھیک نہیں کہا اور بعض کے متعلق فرمایا کہ کچھ ٹھیک کہا ہے بعد ازاں برادروں نے تفسیروں کو بند کی میاں رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر تک آنکھیں بند کر لیں بعد ازاں کھول دیں اور جو معنی کہ مشکل تھے بیان فرمایا تمام برادروں پر (وہ معنی) حل ہو گئے اور فرمایا کہ قرآن کا معنی یہ ہے جس طرح سے کہ آپ نے فرمایا اور بعض وقت دیر تک اپنی آنکھیں بند رکھتے اور کچھ نہ فرماتے بلکہ فرماتے کہ دل میں تو (معنی) آتا ہے لیکن مہدی ؑ سے سننے کے بغیر (بیان کرنا) دیانت نہیں اور یقین جانو کہ یاران مہدی ؑ میں کسی نے ایسا بیان نہیں کیا ہے اور نیز یہ حکایت

کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ
الرحمٰن ۔ الرحمٰن علم القراٰن ٥
خلق الانسان علمہ البیان
(جزء ۲۷ رکوع ۱۱) ای الرحمٰن الذی
خلقک وربٰک بفیض روح
قدسک وعلمک مالم تکن
تعلم ای القراٰن والایمان
فکذالک المہدی اٰخر الزمان
وارث نبی الرحمٰن عالم علم
الکتٰب والایمان مبین
الحقیقۃ والشریعۃ والرضوان
یعنی دانا گردانید اور ابیان معنی چناں کہ
فاذا قرأنٰہ فاتبع قراٰنہ
ثم ان علینا بیانہ (جزء ۲۹
رکوع ۱۷) زیرا کہ محمد نبی ؐ را حاجت بیان
نبود کہ او خود عربی بود و سامعاں ہم ہموں
بودند و امام مہدی علیہ السلام خود عجمی و ہمہ
مصاحباں ہم عجمی بودند چنانچہ در فتوحات
مکی ذکر مہدی علیہ السلام و اصحاب مہدی ؑ
آوردہ اند وھم من الاعاجم
لیس فیھم عربی ولکن لا
یتکلمون الا بالعربیۃ ای
بالقرآن ۔ وقت اظہار ولایت بود
عمل آں بر حقیقت شود زیرا کہ ظاہر شریعت
خود ہمہ است ولیکن قصور و فتور حقیقت
باشد چنانچہ خواجہ علیہ السلام فرمودہ ان

الانسان (مہدی علیہ السلام) کو پیدا کیا اس کو بیان
کی تعلیم کی یعنی رحمٰن جس نے تجھے پیدا کیا اور تیری
پرورش کی تو جس چیز کا عالم نہ تھا تجھے اس کی تعلیم
کی یعنی قرآن اور ایمان کی تعلیم کی اور اسی طرح
مہدی علیہ السلام آخر الزماں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث
علم کتاب وایمان کا عالم اور حقیقت وشریعت
ورضوان کا بیان کرنے والا ہے یعنی اس کو معنی
کے بیان کا دانا کیا چنانچہ (فرمان خدا ہے
کہ) پس جب ہم اس کو پڑھیں تو تو اس کی
قرأت کی اتباع کر پھر تحقیق اس کا بیان
ہمارے ذمہ ہے اس لئے کہ محمد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو بیان کی حاجت نہ تھی
کیونکہ آپ خود عربی تھے اور
سننے والے بھی وہی (عرب) تھے اور امام مہدی
علیہ السلام خود عجمی تھے اور آپ کے کل مصاحبین
بھی عجمی تھے چنانچہ فتوحات مکی میں مہدی علیہ السلام
اور صحابہ مہدی علیہ السلام کا ذکر منقول ہے اور وہ
لوگ عجمی ہیں ان میں کوئی عربی نہیں ہے لیکن وہ
سوائے عربیت یعنی سوائے قرآن کے بات
نہیں کریں گے اظہار ولایت کا وقت تھا اور
اس کا عمل حقیقت پر ہوتا ہے کیونکہ ظاہر
شریعت خود وہی ہے لیکن اس
زمانہ میں حقیقت کی کمی ہوگی خواجہ
کائنات علیہ السلام نے فرمایا تحقیق
دین کی ابتداء اس حال میں ہوئی کہ
وہ غریب تھا اور عنقریب دین

مہدی ؑ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ و میاں نظام رضؓ و میاں نعمت رضؓ و میاں ملک جیو رضؓ و میاں دلاور رضؓ و میاں یوسف رضؓ و میاں سلام اللہ و میاں شیخ محمد رضؓ و میاں مانک جیو خواجہ رضؓ و میاں خوند ملک رضؓ و میاں بھائی رضؓ و میاں حیدر رضؓ و میاں سعد اللہ رضؓ و میاں ابراہیم سندھی رضؓ و ملک محمد رضؓ و میاں حسین ناگوری رضؓ و دیگر ہم بسیار مہاجران مہدی ؑ بودند و چند صد طالبان بعد از ادائی نماز ظہر بندگی میاں رضؓ فرمودند اشارات طرف مہاجران رضی اللہ عنہم کردند کہ شما بیان کنید وتا دیرہ ہر یکی خاموش شدند ہیچ کس بیان نہ کرد بعد ازاں ایستادہ شدند و نیز بعد از عصر ہر یکی میاں خویش اشارت کردند ہمہ خاموش بودند بیان نہ کردند بعدہ سید السادات رضؓ تا دیر چشم خوابانیدہ بعد ازاں در مجمع فرمودند کہ در خاطر ایں بندہ ایں کلمہ آمدہ بود کہ ایں بندہ کدام کس است کہ در میان مہاجران رضؓ بیان کند انیک ایں زمان رسول علیہ السلام مصحف را بدست بندہ دادند و فرمودند کہ ای سید خوندمیر رضؓ شما بیان کنید بعد ازاں سید السادات درہماں مجلس بیان کردند قولہ تعالیٰ و من الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ھدی ولا کتب منیر ثانی عطفہ لیضل عن سبیل اللہ (جزء ۱۷ رکوع ۸) و دیگر التاء بوت الغیب وت

موضع کھانبیل کی ہے کہ مہاجران مہدی علیہ السلام میں سے ہر ایک (مثلاً) میاں سید خوندمیر رضؓ میاں نظام رضؓ میاں نعمت رضؓ میاں ملک جیو رضؓ میاں دلاور رضؓ و میاں یوسف رضؓ میاں سلام اللہ رضؓ میاں شیخ محمد رضؓ میاں مانک جیو خواجہ رضؓ میاں خوند ملک رضؓ میاں بھائی مہاجر رضؓ میاں حیدر رضؓ میاں سعد اللہ رضؓ میاں ابراہیم سندھی رضؓ ملک محمد رضؓ میاں حسین ناگوری رضؓ اور دوسرے مہاجران مہدی ؑ بھی تھے اور کئی سو طالبان موئی تھے ظہر کی نماز کے بعد بندگی میاں رضؓ نے مہاجرین رضؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ آپ بیان کرو۔ تو تھوڑی دیر تک سب خاموش رہے کسی نے بیان نہیں کیا بعد ازاں کھڑے ہو گئے اور ونیز عصر کے بعد ایک دوسرے کو (بیان کے لئے) کہتے رہے (لیکن) سب خاموش تھے بیان نہیں کئے اس کے بعد سید السادات رضی اللہ عنہ نے دیر تک آنکھیں بند رکھیں بعد ازاں جماعت میں فرمایا کہ بندہ کے دل میں یہ بات آئی تھی کہ یہ بندہ کون شخص ہے کہ مہاجرین رضؓ کے درمیان میں (قرآن کا) بیان کرے اس (خیال) کے ساتھ ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف بندہ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ اے سید خوندمیر رضؓ تم بیان کرو بعد ازاں سید السادات رضؓ نے اسی مجلس میں بیان فرمایا قولہ تعالیٰ اور بعض لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر علم و ہدایت اور بغیر کتاب روشن کے پھیر کر اپنے پہلو کو (غرور سے) تاکہ گمراہ کریں اللہ کی راہ سے (دین حق سے) نیز

الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ وبشر المومنین (جزء ۱۱ رکوع ۲) فرمودند کہ درمیان کسیکہ ایں شش صفت باشد امر معروف ونہی منکر کند۔ فکل امر اذا امر غیرہ بما لا یعمل بہ یلحقہ ھذا الوعید قولہ تعالیٰ لم تقولون ما لا تفعلون (جزء ۲۸ رکوع ۹) والثانی لستم علیٰ شیٔ حتیٰ تقیموا التوریٰة والانجیل (جزء ۱۶ رکوع ۱۴) والثالث اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتٰب افلا تعقلون (جزء ۱ رکوع ۵) عالم آں باشد کہ عامل باشد والا نہ درروز قیامت در گروہ نوزدہم بیارند وازرویہای ایشاں شعلہاے آتش بیروں آید فرشتگان گویند کہ الٰہی ایشاں کیانند فرمان شود ایں کسانیکہ در دنیا دیگراں را امر بہ نیکی کردند وخود نکردند امروز ایشاں را ایں سزا است ونیز **نقلست** ہرکہ بعلم خویش عمل نہ کند وعظ اوچناں از خاطر فرو افتد کہ قطرہ باراں برسنگ ونیز **نقلست** عادت بزرگاں چناں بود کہ از کاغذ یاد کردند بغرض نقل بعضی می گفتند بلکہ از حق بخلق میرسانیدند۔

توبہ کرنے والے عبادت گزار ثنا کرنے والے اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے رکوع سجدہ کرنے والے نیک کام کو کہنے والے اور بُرے کام سے منع کرنے والے اور اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے والے اور تو مومنوں کو خوشخبری سنا دے اور فرمایا کہ جس شخص میں یہ چھ صفتیں موجود ہوں وہ امر معروف اور نہی منکر کرسکتا ہے پس ہر وہ آدمی جو کسی کو ایسے کام کا حکم کریں جس پر خود عامل نہ ہو تو وہ اس وعید کا مستحق ہے قول اللہ تعالیٰ کا ہے تم کیوں کہتے ہو ایسی بات جو خود نہیں کرتے دوم یہ کہ تم اچھے نہیں کہلا سکتے جب تک توریت و انجیل کو قائم نہ کرو سوم یہ کہ کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہو کیا تم عقل نہیں رکھتے عالم وہ ہے کہ عامل ہو ورنہ قیامت کے روز انیسویں گروہ میں داخل ہوں گے اور ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے رہیں گے فرشتے کہیں گے کہ الٰہی یہ کون لوگ ہیں تو فرمان ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں دوسروں کو نیکی کا حکم کرتے تھے اور خود (عمل) نہیں کرتے تھے۔ آج ان کی یہ سزا ہے اور نیز نقل ہے جو شخص کہ اپنے علم کے موافق عمل نہ کرے تو اس کا وعظ (لوگوں کے) دل سے ایسا ڈھل جائے گا جیسے بارش کا قطرہ پتھر سے اور نیز نقل ہے کہ بزرگوں کی عادت ایسی تھی کہ بیان کرنے کے لئے تحریر کو حفظ کرتے تھے بعض کا قول ہے بلکہ حق سے خلق کو پہونچاتے تھی۔

باب سیزدہم

در ذکر امر معروف نہی منکر

از کتاب معدن للمعانی عالم باید کہ خود بکند انگہ دیگراں را فرماید تا تحت ایں وعید نہ آید لم تقولون ما لا تفعلون کیکہ ہدایت یافتہ باشد تا دیگراں را راہ نماید چنانچہ مصطفیٰ علیہ السلام را فرمود وان لم تفعل فما بلغت رسٰلتہ (جزء ۶ رکوع ۱۴) و نیز بیان مہدیؑ و یاراں وی ہمیں است داعی الی اللہ را ایں صفت باید و حضرت میراںؑ فرمودند کہ وجود حیات دنیا کفر است یعنی زیستن بجان کہ ایں را ہستی و خودی میگویند و فرمودند ہر کہ حیات دنیا بطلبد یا با او صحبت کند یا بخانۂ او برود یا الفت دارد او از آنِ ما نیست و از آن محمدؐ نیست و از آن خدا نیست و فرمودند ہجرت فرضِ عین است از خانماں و توکل و تسلیم و از خلق بے طمع و ترک تعین و نفع و ضرر را از خدائے تعالیٰ بیند و از خلق عزلت و دائم خلوت و ذکر فکر دائم و تقویٰ و توجہ و مراقبہ دائم و عشق و تجرید و تفرید

تیرھواں باب

امر معروف نہی منکر کے بیان میں

کتاب معدن المعانی سے منقول ہے عالم کو چاہیئے کہ خود عمل کرے اس وقت دوسروں کو کہے تاکہ اس وعید کے تحت نہ آئے۔ تم کیوں کہتے ہو ایسی بات جو خود نہیں کرتے جو شخص ہدایت یافتہ ہوتا ہے دوسروں کو راہ دکھاتا ہے چنانچہ مصطفیٰؐ کو (خدائے تعالیٰ نے) فرمایا کہ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو تو نے ہمارے پیغام کو پہونچایا ہی نہیں۔ اور نیز مہدی علیہ السلام و یارانِ مہدی علیہ السلام کا بیان یہی ہے داعی الی اللہ میں یہ صفت چاہیئے۔ اور حضرت مہدیؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ حیات دنیا کا وجود کفر ہے یعنی جان سے جینا کہ اس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں اور فرمایا جو شخص حیات دنیا طلب کرتا ہے یا اس کے (طالب حیات دنیا کے) ساتھ صحبت رکھتا ہے یا اس کے گھر جاتا ہے یا اس سے الفت رکھتا ہے وہ ہماری آن سے نہیں اور آنِ محمدؐ سے نہیں اور آنِ خدا سے نہیں ہے۔ فرمایا کہ ہجرت خانماں سے (گھر اور اسباب چھوڑنا) فرض عین ہے اور توکل و تسلیم (اختیار کرے) اور خلق سے بے طمع رہے تعین کو ترک کرے اور نفع و نقصان کو خدا کی طرف سے دیکھے اور خلق سے

وتزکیہ وتخلیہ وتصفیہ وشرح صدر وطلب محبت وفنا وقرب ووصال ذات حاصل کند واگر این صفت کہ مذکور است ندارد داعی نباشد ہیچ نفع نکند ونیز **نقلست** کہ میاں نظام رض پیش حضرت میراں ع عرض کردند کہ اگر رضا باشد بندہ بجائے خلوت بماند حضرت میراں ع فرمودند آنجا باید ماند کہ از کسے چیزی نشنوید یا خود بگوئید دیگراں را بشنوایند ونیز **نقلست** از بندگی میراں سید محمود رض میاں ملک جیو رض مہاجر مبشر مہدی ع بودند وچند صد طالبان خانماں گذاشتہ در دائرۂ میاں مذکور بودند میراں سید محمود رض فرمودند میاں ملک جیو رض را باید کہ از مہاجران مہدی ع صحبت اختیار کنند ونیز بندہ ولی یوسف رح بزبان میاں ملک جیو رض شنیدیم کہ ہر کہ از خدا ہر روز خبر نو معلوم نکند آں کس از خدا نباشد ذات اینچنین بود قال علیہ السلام کن ذنبا ولا تکن رأسا وصفت ثانی قال علیہ السلام ان اللہ بعث النبی داعیا امتہ الی اللہ باذنہ وھادیا لھم ای الی الصراط المستقیم وقولہ تعالیٰ یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً ○ وبشر المؤمنین بان لھم من اللہ فضلاً کبیراً ○ (جز ۲۲ رکوع ۳)

عزلت کرے اور ہمیشہ خلوت ذکر فکر توجہ اور مراقبہ میں رہے عشق تجرید وتفرید تزکیہ تخلیہ تصفیہ شرح صدر طلب محبت فنا قرب اور وصال ذات حاصل کرے اور اگر یہ مذکورہ صفات نہیں رکھتا ہے تو وہ داعی (الی اللہ) نہ ہوگا (اور اس کا وعظ) سود مند نہ ہوگا نیز نقل ہے کہ میاں نظام رض نے حضرت مہدی ع کے حضور میں عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو بندہ خلوت کی جگہ رہتا ہے حضرت مہدی ع نے فرمایا کہ وہاں رہنا چاہیے کہ کسی سے کوئی بات سنو یا خود کہو دوسروں کو سناؤ اور نیز بندگی میراں سید محمود رض سے منقول ہے کہ میاں ملک جیو رض مہاجر مبشر مہدی ع تھے اور کئی سو طالب مونی گھر اسباب چھوڑ کر میاں مذکور کے دائرہ میں تھے میراں سید محمود رض نے فرمایا میاں ملک جیو رض کو چاہیے کہ مہاجران مہدی ع کی صحبت اختیار کریں اور نیز بندہ ولی یوسف رح نے میاں ملک جیو رض سے سنا ہے کہ جو شخص خدا سے ہر روز نئی خبر معلوم نہ کرے وہ شخص خدا سے نہ ہوگا ذات ایسی تھی (مگر ایسی ذات کو بھی صحبت میں رہنے کی ہدایت کی گئی) نبی علیہ السلام نے فرمایا تو محکوم بن حاکم مت بن۔ اور صفت دوم نبی علیہ السلام نے فرمایا تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کو اپنے حکم سے امت کو دعوت الی اللہ اور ہدایت کرنے یعنی صراط مستقیم کی طرف بلانے کے لئے مبعوث فرمایا چنانچہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے اے نبی ہم نے تجھ کو بھیجا ہے گواہی دینے والا اور خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا اور بلانے والا اللہ کی طرف اللہ کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ (بنا کر) اور خوشی سنا دے مومنوں کو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔ جس شخص میں کہ صفات مذکورہ بالا ہوں ویسے اشخاص مرشد

درکسیکه ایں صفت کہ بالا مذکور است باشد
آں کساں مرشداں ہستند پیروی اوشاں باید
کرد قال علیہ السلام اصحابی
کالنجوم دبایھم اقتدیتم اھتدیتم
واصحابان مہدی ؑ ہم ستارگاں ہستند وکسی کہ
بزیر پائے ایشاں بمیرد حکم مومن باشد وکسی کہ
تخلقوا باخلاق اللہ حاصل کردہ
باشد وقول فعل بامر اللہ باشد بطفیل ایشاں
ہم نجات باشد واگر نہ صفت بہشتیاں در قرآن
مشکل است قولہ تعالیٰ ام حسبتم
ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم
مثل الذین خلوا من
قبلکم مستھم الباساء والضراء
وزلزلوا حتی یقول الرسول
والذین امنوا معہ متی نصر اللہ
الا ان نصر اللہ قریب (جزء ۲ رکوع ۱۰)
قال علیہ السلام تحسبون
الجنۃ مرابض الغنم فواللہ لن
تدخلوھا حتی تکونوا کالبردۃ
التی تنزل من السماء ولم
یبلغ الارض وایں زماں ہریک ہوس
مرشدی ودائرہ می کند نباید قال علیہ
السلام کن ذنبا ولا تکن
راسا۔ اکنوں طالبی مشکل است ومرشدی
آساں است۔ **فصل** وکان فضل ؓ
کثیرا ما یبکی ویردد ھذہ

ہیں ان کی پیروی کرنی چاہیئے نبی علیہ السلام نے
فرمایا میرے اصحاب تاروں کے مانند ہیں تم جس کی
پیروی کروگے ہدایت پر رہوگے۔ اور مہدی ؑ کے صحابہ ؓ
بھی تارے ہیں اور جو شخص کہ ان کے قدموں کے نیچے
مرجاے وہ حکمی مومن ہوگا۔ اور جو شخص تخلقوا باخلاق
اللہ کی صفت حاصل کرے۔ اور اس کا قول وفعل
امر اللہ کے موافق ہو تو ان کے طفیل سے بھی نجات ہوگی ورنہ
قرآن میں بہشتیوں کی صفت مشکل ہے قول اللہ
تعالیٰ کا ہے کیا تم خیال کرتے ہو کہ چلے جاؤ گے جنت میں
حالانکہ تم کو پیش نہیں آئی ان جیسی حالت جو تم سے
پہلے ہوگزرے اور پہنچیں ان کو سختیاں اور تکلیفیں
اور جھڑ جھڑاے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا پیغمبر
اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے کہ کب آوے گی
مدد اللہ کی ؟ سنو اللہ کی مدد قریب ہے۔ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جنت کو بکریوں
کی ڈڈی سمجھے ہوا اللہ کی قسم تم جنت میں ہرگز
داخل نہ ہوگے حتی کہ ہوجاؤ تم مانند اولے کے
جو آسمان سے گرتا ہے اور زمین تک پہنچ
نہیں سکتا اور اس زمانہ میں ہر ایک شخص
مرشدی اور دائرہ کی ہوس کرتا ہے نہیں
کرنی چاہیئے نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ تو محکوم بن
حاکم مت بن اب طالبی مشکل ہے اور
مرشدی آسان ہے۔

فصل اور فضل ؓ اکثر آپ
روتے تھے اور بار بار اس آیت کو
پڑھتے تھے ان پر اللہ کی طرف سے وہ

الآیۃ وبدا لھم من اللّٰہ
مالم یکونوا یحتسبون (جزء ۲۴ رکوع ۴)
و دعی یبکی ثم یقول عملوا اعما
لا حسبوا انھا حسنات واذا ھی
سیئات فذلک یبداء لھم
مالم یکونوا یحتسبون وربما
یردد ھذہ الآیۃ واللّٰہ یعلم
اعمالکم ولنبلونکم حتی نعلم
المجٰھدین منکم والصٰبرین
ونبلوا اخبارکم (جزء ۲۶ رکوع ۸)
ثم یقول الٰھی ان بلوت اخبار
نا فضحتنا واھلکتنا وھتکت
استارنا۔ قولہ تعالیٰ سنستد
رجھم من حیث لا یعلمون
(جزء ۹ رکوع ۱۳) کقولہ تعالی قل ان
تخفوا ما فی صدورکم او تبدوہ
یعلمہ اللہ (جزء ۳ رکوع ۱۱) واگر پنہاں
از مردماں میکنم آں ہم از حق تعالیٰ فردائی
قیامت جزای عمل و نیت خواہم یافت
قال علیہ السلام انما الاعمال
بالنیات وقال علیہ السلام
ان الرجل لا یکون مومنا
حتی یکون قلبہ مع لسانہ
سواء ولسانہ مع قلبہ سواء
ولا یخالف قولہ عملہ وعن
اسامۃ بن زید رضؓ انہ قال قال

وہ بات ظاہر ہوگی جس کے ظہور کی ان کو توقع نہ تھی
اور روتے تھے پھر فرماتے تھے انہوں نے اعمال کئے
اور اس کو نیکیاں تصور کئے یکایک ان کو معلوم ہوگیا
کہ وہ برائیاں تھیں اور یہ ان کے لئے ظاہر ہوتا
رہے گا جب تک وہ سمجھتے رہیں گے اور اکثر آپ
اس آیت کو پڑھا کرتے تھے۔ اور اللہ
جانتا ہے تمہارے اعمال اور ہم ضرور تم
کو آزمائیں گے تاکہ معلوم کرلیں تم میں جہاد
کرنے والوں اور صابر بندوں کو اور جانچ لیں تمہارے
حالات کو پھر فرماتے تھے اے میرے خدا اگر
تونے ہمارے حالات کا امتحان لیا تو بس
تونے ہم کو رسوا کردیا اور ہلاک کردیا اور
ہماری پردہ دری کردی اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے (جنہوں نے جھٹلائیں ہماری
آیتیں) ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے
جہاں سے وہ نہ جانیں گے چنانچہ فرمانِ
خدا ہے کہ کہدو (اے محمد) اگر تم چھپاؤ
جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اسے
ظاہر کرو بہر حال اللہ اس کو جان ہی
لے گا اور اگر (کوئی عمل) لوگوں سے چھپاکر
کروں تو کل قیامت کے روز میں عمل اور
نیت کا بدلہ حق تعالیٰ سے پاوں گا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال نیتوں ہی سے ہیں
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مومن
نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا دل زبان سے
موافق ہوجائے اور اس کی زبان اس کے

رسول اللہ یجاء بالرجل یوم القیمۃ فیلقی فی النار فتندلق اقتابہ فی النار فیطحن فیہا کطحن الحمار برحاہ فتجتمع اہل النار علیہ فیقولون ای فلان ماشانک الیس کنت تامرنا بالمعروف وتنہانا عن المنکر قال کنت امرکم بالمعروف ولا اٰتیہ وانہاکم عن المنکر واٰتیہ (متفق علیہ)

الدعوۃ فی العلم والقراٰن بالترہیب من دعاء الانسان علیٰ نفسہ وولدہ وخادمہ ومالہ والترہیب ان یأمر بالمعروف وینہی عن المنکر ویخالف قولہ فعلہ

فصل دربیان افسوس قولہ تعالیٰ یٰحسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ وان کنت لمن الساخرین او تقول لو ان اللہ ہدٰنی لکنت من المتقین او تقول حین تری العذاب لو ان لی کرۃ فاکون من المحسنین بلیٰ قد جاءتک اٰیتی فکذبت بہا واستکبرت وکنت من الکٰفرین (جزء ۲۴ رکوع ۳)

دروزی کہ صور بدمد کما قال اللہ

دل سے موافق ہو جائے اور اس کا قول وعمل مخالف نہ ہو اور اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے تحقیق فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا جائے گا آدمی کو قیامت کے دن پس ڈالا جائے گا آگ میں پس ڈھل جائیں گے اس کے پالان آگ میں پس چکی میں لگایا جائے گا اس آگ میں مانند چکی میں لگائے جانے گدھے کے اس کی چکی میں پس جمع ہوں گے اہل جہنم اس کے پاس پس کہیں گے اے فلاں تیرا کیا حال ہے کیا تو ہم کو نیک کام کا حکم نہیں کرتا تھا اور کیا تو ہم کو برے کام سے منع نہیں کرتا تھا تو کہے گا میں تم کو امر بالمعروف کرتا تھا اور خود عمل نہیں کرتا تھا اور تم کو منکر سے روکتا تھا اور خود اس کا مرتکب ہوتا تھا علم اور قرآن کی طرف ترہیب کے ساتھ بلانا بددعا کرنا ہے انسان کا اپنے حق میں اور اپنی اولاد اور خادم اور مال کے حق میں اور ترہیب کے یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور اس کا قول اس کے فعل کے خلاف ہو۔ **فصل** افسوس کے بیان میں فرمان خدا ہے کہ اے میری پشیمانی اس چیز پر کہ میں نے تقصیر کی خدا کے کام میں اور البتہ میں تھا مسخرہ پن کرنے والوں میں سے (خدا کی کتاب اور اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ) یا کہیگا تو اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو البتہ میں پرہیزگاروں سے ہوتا یا کہیگا تو جس وقت عذاب کو دیکھیگا کاش پھر ایک بار مجھے زندہ کیا جائے تو میں نیک بن جاؤں گا

تعالیٰ فاذا نفخ فی الصور فلا
انساب بینهم یومئذ و لا
یتساءلون ٥ فمن ثقلت موازینه
فاولئک هم المفلحون ٥ ومن
خفت موازینه فاولئک الذین
خسروا انفسهم فی جهنم خلدون ٥
تلفح وجوههم النار وهم
فیها کالحون (جزء ۱۸ رکوع ۶) فرمان
شود الم تکن ایتی تتلی علیکم
فکنتم بها تکذبون قالوا
ربنا غلبت علینا شقوتنا
وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا
منها فان عدنا فانا ظلمون
(جزء ۱۸ رکوع ۶) بعد از اں فرمان شود قال
اخسئوا فیها ولا تکلمون (جزء ۱۸
رکوع) ویوم یعض الظالم
علی یدیه یقول یلیتنی
اتخذت مع الرسول سبیلا ٥
یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا
خلیلا لقد اضلنی عن الذکر
بعد اذ جاءنی وکان الشیطن
للانسان خذولا (جزء ۱۹ رکوع ۱)
زہی حسرتی پس آنجا چہ کار آید قوله تعالیٰ
خسر الدنیا والاخرة ذلک
هو الخسران المبین (جزء ۱۷ رکوع ۹)
زہے ہلاکی آں زمانکہ بگویم - واذا القوا

اس وقت خدا فرمائے گا کیوں نہیں تحقیق میری
آیتیں تیرے پاس آئیں پس تو نے انھیں جھٹلایا
اور غرور کیا اور تو کافر ہو گیا اور جس روز کہ صور
پھونکا جائے گا (اس کے متعلق) چنانچہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے پس جب صور پھونکا جائے گا تو ان کے
درمیان اس روز نہ رشتہ داریاں ہوں گی
اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا پس جن لوگوں کی
نیکیاں زیادہ ہوں گی تو پس وہی لوگ کامیاب
ہوں گے اور جن کی نیکیاں کم ہوں گی تو پس یہ وہی
لوگ ہیں جو اپنی ذاتوں کو خسارہ میں ڈال دیئے یہ لوگ
جہنم میں ہمیشہ رہیں گے لپٹے گی ان کے چہروں کو آگ
اور وہ لوگ اس میں تباہ و سیہ رہیں گے فرمان ہو گا کیا
میری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی نہیں جاتی
تھیں اور تم ان کی تکذیب کرتے تھے تو وہ کہیں گے
اے رب ہمارے ہماری بدبختی نے ہم پر غلبہ کیا اور
ہم گمراہ قوم تھے اے رب ہمارے نکال ہم کو دوزخ
سے پھر اگر ہم عود کریں (برے کاموں کی طرف)
تو پس تحقیق ہم ظالم ہیں تو بعد اس کے فرمان خدا
ہو گا فرمائے گا پڑے رہو پھٹکاری اس میں
(دوزخ میں) اور مجھ سے بات مت کرو اور جس
دن ظالم آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو افسوس سے
کتریگا کہیگا کاش میں رسول کے ساتھ کوئی سبیل
بنالیتا کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا اس نے
مجھے اللہ کے ذکر سے بہکا دیا اس کے بعد کہ
وہ مجھ تک پہنچ چکا تھا اور شیطان انسان
کو بہت رسوا کرنے والا ہے کیا اچھی حسرت

منھا مکانًا ضیقًا مقرنین دعوا
ھنالك ثبورا (جزء ۱۸ رکوع ۱۷) فرمان شود
لاتدعوا الیوم ثبورا واحدا و ا
ادعوا ثبورا کثیرا ہ (جزء ۱۸ رکوع ۱۷)
قوله تعالیٰ اولم نعمرکم ما
یتذکر فیه من تذکر وجاء
کم النذیر (جزء ۲۲ رکوع ۱۵) وزہی
حسرت بر ما کہ مشت خاک بسر قبر بندگی سید
محمود رضی اللہ عنہ ثانی مہدیؑ یا بندگی سید خوندمیرؓ
نشد افسوس صد ہزار افسوس لعنت بر حیات
ما کہ ممات نشد زہی شقاوت۔

گر از در تو برانی بی تو شوم سیاہ رو
از در کجا برم روی سیاہ خویش را

فصل در بیان حضرت میرانؑ بعضی کسان
درین نقلہا در تطبیق و تاویل افتند این خلاف
حضرت میران علیہ السلام است و نیز معلوم باد
کسی کہ درین وقت نقلہای میران و یاران
اوؓ بکند و روش میرانؑ و یاران وی بگوید او را
نقلیہ و منقولیہ نام بنہند بطریق سخریت و اگر
درین وقت کسی جمع کنندہ احادیث رسولؐ
حاضر باشد ندانم او چہ بنہند و خدائے تعالیٰ
در کلام منع کردہ است ولا تنابزوا
بالالقاب بئس الاسم الفسوق
بعد الایمان ومن لم یتب
فاولئك ھم الظلمون ہ (جزء ۲۶
رکوع ۱۴) و بر آن نقلہا اعتبار ندارند و گویند

ہے پس وہاں کیا کام آئیگی فرمان خدا ہے کہ اس نے
گنوائی دنیا اور آخرت یہی ہے صریح گھاٹا۔ کیا ہی
ہلاکت ہوگی اس وقت جو ہم کہیں گے اور جب وہ
وہاں سے تنگ مکان میں ڈالدیئے جائیں گے مشکیاں
کسے ہوے تو وہاں وہ موت کو پکاریں گے تو حکم ہوگا
مت پکارو تم آج ایک موت کو اور پکارو تم بہت
سی موتوں کو فرمان خدا ہے کہ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ
دی تھی جس میں سوچنے جس کو سوچنا ہوا اور تمہارے
پاس پہونچا تھا ڈرانے والا افسوس ہم پر کہ ایک مٹھی خاک
ہماری قبر پر بندگی سید محمود ثانی مہدیؓ یا بندگی سید خوندمیرؓ (کے ہاتھ) کی
نہ پڑی افسوس صد ہزار افسوس زندگی پر لعنت ہے موت نہ آئی کیا بدبختی ہے۔

اگر تو مجھے اپنے دروازہ سے ہٹا دیگا تو میں بغیر تیرے سیاہ رو ہوجاؤنگا
میں اپنے سیاہ رو کو تیرے دروازہ سے کہاں لے جاؤں

فصل حضرت مہدیؑ کے (نقول کے) بیان میں بعض لوگ
ان نقول کی تطبیق اور تاویل میں پڑتے ہیں یہ (بات)
حضرت مہدیؑ کے خلاف ہے اور نیز واضح ہو کہ جو شخص اس
وقت مہدی علیہ السلام اور یاران مہدی علیہ السلام کے
نقول اور مہدیؑ اور یاران مہدیؑ کی روش بیان کرے
تو اس کو مسخرگی کے طور پر نقلیہ اور منقولیہ کہتے ہیں
اور اگر اس وقت احادیث رسولؐ کو جمع کرنے والا موجود
ہوتا تو نہیں معلوم اس کا نام کیا رکھتے حالانکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے
کلام میں منع کیا ہے اور ایک دوسرے کو برے لقب سے مت
پکارو ایمان لانے کے بعد فاسقی بدنامی ہے اور جو کوئی توبہ نہ کرے پس
وہی ظالم ہے اور ان نقلوں پر اعتبار نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ
معتبر نہیں اس لئے کہ (یہ نقول) ہمارے حال اور ہمارے
زمانہ کے موافق نہیں حالانکہ (مہدیؑ کے نے) ان نقول

کہ معتبر نیست چرا کہ موافق حال و زمانۂ ما نیست
و این نقلہا و آیتہای قرآن بامر اللہ فرمودند
چنانچہ میراں ؑ طالب دنیا را کافر فرمودند و تارک
ہجرت را منافق فرمودند و با تارکان ہجرت
دوستی منع کردند و ذکر قلیل صفت منافقاں
فرمودند و سہ پاس ذکر قلیل است و نیز کسی
شخصی سوی جالور میل کرد یکی پیش آں نقلہای
میراں ؑ گفت سوی طالبان دنیا و تارکان ہجرت
نباید رفت یکی شخصی از دائرہ ملک الہداد رضؓ
بطریق غضب گفت برخیز و غیبت بگذار
دریں زمان نقلہای میراں ؑ غیبت شدہ
است و بعضی نقلہا در دائرہ میاں عبدالکریم
بود و عرض کرد کہ این نقل صحیح است کہ میراں ؑ
طالب دنیا را کافر فرمود و بامر اللہ و آیۃ اللہ
ترجیح داد قولہ تعالیٰ من کان
یرید الحیوٰۃ الدنیا الآیۃ
و دیگر آیتہا ہم بسیار فرمودند و نیز نقل است
کہ بندگی حضرت میراں ؑ برائے سر شستن روغن
کنجد در سر کردہ بودند کسی برائے ملاقات
آمد او را گویانید اگر رضا باشد از سر کنجد بکشیم
آں کس عرض کنانیدہ کہ کنجد را از سر بیروں
کردہ کرم کنید بندگی میراں علیہ السلام کلاہ بر
سر کردہ با کنجد بیروں آمدند آنکس عرض کرد کہ
خوندکار از سر کنجد چرا نکشیدند حضرت میراں ؑ
فرمودند کہ شما طالب خدا بودید با ولولہ
آمدید ما چگونہ از سر کنجد کشیدن بمانیم و این

اور قرآن کی آیتوں کو اللہ کے حکم سے بیان فرمایا
ہے چنانچہ حضرت مہدی ؑ نے دنیا کے طالب کو کافر فرمایا
اور ہجرت کو تارک کو منافق فرمایا اور تارکان ہجرت
سے دوستی رکھنے سے منع کیا اور ذکر قلیل کو منافقوں
کی صفت فرمائی اور تین پہر کے ذکر کو ذکر قلیل فرمایا
ہے اور نیز ایک شخص نے جالور کا قصد کیا تو ایک شخص
نے اس کو مہدی علیہ السلام کے نقول کہا کہ طالبان
دنیا اور تارکان ہجرت کی طرف نہیں جانا چاہیئے تو
ملک الہداد رضؓ کے دائرہ کے ایک شخص نے غصہ میں آکر
کہا کہ اٹھ جا اور غیبت چھوڑ دے اس زمانہ میں مہدی ؑ
کے نقول غیبت ہو گئے ہیں اور بعضے نقول میاں
عبدالکریم کے دائرہ میں (مذکور) تھے اور عرض کیا کہ یہ
نقل صحیح ہے کہ مہدی علیہ السلام نے طالب دنیا کو کافر
فرمایا ہے اور حکم سے خدا کے اور موافق آیت کے ترجیح
دی ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے جو شخص حیات دنیا کا ارادہ
رکھتا ہے الخ اور دوسری بہت سی آیتیں بھی فرمائیں اور
نیز نقل ہے کہ بندگی حضرت مہدی ؑ سر دھونے کے لئے تل کا
تیل سر میں ڈالے تھے کوئی شخص ملاقات کے لئے آیا
تو اس کو (مہدی علیہ السلام) کہلا بھیجے کہ
اگر تمہاری رضا ہو تو سر سے تیل دور کروں اس نے عرض
کروائی کہ سر سے تیل دور کر کے کرم کریں حضرت مہدی ؑ سر
پر کلاہ رکھے ہوئے سر میں تیل بھرا ہوا باہر آئے اس نے
عرض کیا کہ خوندکار سر سے تیل کیوں نہیں دور کئے حضرت
مہدی ؑ نے فرمایا کہ تم خدا کے طالب ہو بے حد عشق
کے ساتھ آئے ہو ہم کیونکر سر سے تیل نکالنے میں
مصروف رہیں اور یہ نقل مشہور ہے اور یہ روش

نقل مشہور است وایں روش در مہاجران
مہدی ؑ ہم بود و نیز **نقلست** از بندگی سید
خوندمیر رضؓ کسے مردم از جہت سلام سر فرو میکند
فرمودند کہ ایں رکوع میشود چونکہ ہر دو کتف فرو
کرد سجدہ شد و جز خدا سجدہ روا نیست و نیز
از بندگی سید خوندمیر رضؓ خواجہ محمود عرض کرد کہ بندہ
چاکر جبل الملک مستم سلام او را چگونہ کنم روش
ایشاں ہمچناں است کہ سر فرو میکنند بندگی
میاں رضؓ فرمودند کہ یکطرف گوش سوئے ایشاں
فرو کنند) و نیز معلوم باد کہ یاران رضؓ رسول ؐ پرسیدند
کہ ترا سجدہ بجائے سلام چرا نکنیم چنانچہ عجمی
ملوک را سجدہ میکنند فرمودند کہ جز خدا سجدہ جائز
نیست قال علیہ السلام لو کنت
امرت احدا ان یسجد من دون
اللہ لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا
من عظم حقہ علیہا۔ قال بعض الصحابۃ
یا رسول اللہ نسلم علیک کما نسلم
بعضنا علی بعض فلا نسجد لک قال
لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون
اللہ ولکن اکرموا بینکم واعرفوا
الحق لاہلہ و نیز **نقلست** در وقت میراں ؑ
بعد شنیدن دعوت ہر یکے طرف حجرۂ خود ہمچناں
رواں شدند کہ کسے را از کسے خبر نبودی و نیز
نقلست حضرت میراں ؑ در حجرہ ہائے طالباں
می رفتند و ہر کہ افتادہ با خدا یافتی بسیار خوش
شدی و شفقت میکردی و فرمودی کہ خفتہ

(مہدی علیہ السلام) مہاجران مہدی ؑ میں بھی تھی اور نیز
نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے کہ کوئی شخص
سلام کے لئے سر جھکاتا ہے تو فرمایا کہ یہ رکوع ہوتا ہے
جب دونو مونڈھے جھکایا تو سجدہ ہوا اور غیر خدا کو
سجدہ روا نہیں نیز خواجہ محمود نے بندگی میاں سید
خوندمیر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میں جبل الملک کا ملازم
ہوں اس کو کیونکر سلام کروں ان کی (ملازمین کی) روش
ایسی ہےکہ سر جھکاتے ہیں بندگی میاں رضؓ نے فرمایا کہ ایک طرف کان
ان کی جانب جھکا دیں، اور نیز واضح ہو کہ رسول ؐ سے
یاروں نے پوچھا کہ ہم آپ کو سلام کے عوض
سجدہ کیوں نہ کریں جیسا کہ اہل عجم بادشاہوں کو سجدہ
کرتے ہیں تو فرمایا کہ غیر خدا کے لئے سجدہ جائز نہیں نبی علیہ السلام
نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ اللہ کے سوائے کسی اور
کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم کرتا کہ اپنے شوہر کو اس
پر اس کے عظمت حق کی وجہ سے سجدہ کرے بعض صحابہ رضؓ نے
کہا یا رسول اللہ ہم آپ کو ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا
کہ آپس میں ایک دوسرے کو کرتے ہیں کیا ہم آپکو سجدہ نہ کریں
تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اللہ کے سوائے کسی کو سجدہ نہیں
کرنا چاہئے لیکن تم آپس میں ایک دوسرے کی عزت کرو اور
اہل حق کا حق پہچانو۔ اور نیز نقل ہے کہ مہدی ؑ کے زمانہ میں بیان
سننے کے بعد ہر ایک اپنے اپنے حجرہ کی طرف ایسے جاتے کہ کسی کی خبر کسی
کو نہ ہوتی اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی ؑ طالبان مولیٰ کے
حجروں میں جاتے تھے اور جس طالب کو خدا کی یاد میں لیٹا
ہوا پاتے بہت خوش ہوتے اور شفقت کرتے
اور فرماتے کہ لیٹے رہو بندہ بیٹھتا ہے۔ اس
کی پروا نہیں ہم تمہارا جسم سلائیں اور اگر

بکاینند بنده نشسته است تعلق نیست اندام بالیم واگر کسے را در حجره نیافتند فرمودند که بے ڈھنگے ہستند" ونیز در موضع بھیلوٹ بندگی سید محمود رض را درد پائے بود بالائی چہار پائی خردک آوردند و درون خانہ بردند ہماں دو کساں برداشتہ آوردند برابر بسیار ہجوم مردماں نبود بلکہ اندک برابر رفتند روی خود گردانیدہ سوئے جماعت خانہ دیدند ملک معروف رض ومیاں لاڑ رض ایستادہ بودند گرد ایشاں بعضی برادراں ایستادہ ماندند آنچہ بیان شدہ بود فرمودند حضرت میراں رض ایں جا ایں چنیں معنی فرمودند بندگی میراں سید محمود بآواز بلند فرمودند کہ ملک معروف بعد از مغرب ہجوم نشکنید روش بندگی سید خوندمیر رض وہمہ مہاجراں رض ہمچنیں بود اکنوں میگویند کہ نقلہای میراں ع را تطبیق باید داد کہ میراں ع فرمودہ بودند کہ ذکر قلیل صفت منافقان یعنی سہ پاس و تارکان ہجرت را ہم منافق فرمودند و تعین را لعین فرمودند وطلب حیات دنیا را کفر گفتہ اند وہر کہ متاع حیات دنیا را طلبد او کافر است اگر کسی با او صحبت کند ویا بخانہ او رود ویا الفتی دارد حضرت میراں ع فرمودند کہ او از آن ما نیست و از آن محمد نیست واز آن خدا نیست ونیز نقلست بعضی عرض کردند کہ خلاف میراں ع ما یاں چہ دانیم آنحضرت را ندیدیم ہرچہ از میراں ع وہمہ مہاجراں رض شنیدہ باشد پیش ما یاں بگوئید ونیز نقلست از میاں

اگر کسی کو حجرہ میں نہ پاتے تو فرماتے کہ بے ڈھنگے ہیں اور نیز موضع بھیلوٹ میں بندگی میاں سید محمود رض کے پاؤں میں درد تھا چھوٹی چارپائی پر لیٹے ہوئے گھر لیجاتے تھے وہی دو شخص اٹھائے ہوئے لاتے تھے ہمراہ زیادہ لوگ نہ تھے بلکہ تھوڑے ہمراہ چل رہے تھے (ثانی مہدی رض) نے رخ پھیر کر جماعت خانہ کی طرف دیکھا ملک معروف رض اور میاں لاڑ رض کھڑے ہوئے تھے ان کے اطراف بعضے برادر کھڑے ہوئے تھے جو کچھ بیان ہو چکا تھا (اس کے متعلق) فرماتے تھے کہ حضرت مہدی ع نے اس مقام میں یہ معنی فرمایا ہے بندگی میراں سید محمود رض نے بلند آواز سے فرمایا کہ ملک معروف مغرب کے بعد ہجوم کو توڑو بندگی میاں سید خوندمیر رض اور تمام مہاجرین رض کی روش ایسی ہی تھی اب کہتے ہیں کہ مہدی ع کے نقول کو تطبیق دینا چاہیے کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ذکر قلیل منافقوں کی صفت ہے یعنی تین پاس اور تارکان ہجرت کو بھی منافق فرمایا ہے اور تعین کو لعین فرمایا ہے اور حیات دنیا کی طلب کو کفر کہا ہے اور جو شخص کہ حیات دنیا کی متاع کو طلب کرے وہ کافر ہے اگر کوئی شخص اس کی صحبت میں رہے اور یا اس کے گھر جائے اور یا اس سے الفت رکھے حضرت مہدی ع نے فرمایا کہ وہ ہماری آن سے نہیں اور محمد ع کی آن سے نہیں اور خدا کی آن سے نہیں اور نیز نقل ہے کہ بعض نے عرض کیا کہ ہم مہدی ع کے خلافہ کو کیا جانتے ہیں (اس لئے کہ) آنحضرت کو ہم نے نہیں دیکھا جو بات کہ میراں سید محمود رض اور تمام مہاجرین رض سے سنی گئی ہے۔ ہمارے روبرو بیان کی جائے اور نیز میاں عبدالرشید رض سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت مہدی ع نے میاں لاڑ مہاجر رض سے

عبدالرشید رضی اللہ عنہ کہ روزی حضرت مہدیؑ میاں لاڑ مہاجر رضؓ را فرمودند کہ ہرچہ در صورت نماز سنت باشد و بجا آوردہ نمی شود بندہ را اعلام کنید بعد از چند روز میاں لاڑ عرض کردند کہ از کتب فقہ تحقیق شدہ است کہ رسولؐ سنت ظہر پیش از فریضہ و بعد از فریضہ بیرون آمدہ گزاردند بعدہ میراںؑ فرمودند کہ اکنوں بندہ ہم بیروں خواہم گزارد و نیز معلوم باد کہ در وقت خلافت عمر خطاب رضؓ بعضی یاراں را پرسیدند کہ اگر از خلیفۂ شما چیزے خلاف رسول بینید با او چہ کنید بعضی گفتند از شما خلاف نمی شود دیگراں را پرسیدند کہ شما با من چہ کنید اگر خلاف محمدؐ بہ بینید از یاراں رضؓ یکی گفت ہمچناں بکنم چنانچہ تیر در شکنجہ راست میکنند عمر رضی اللہ عنہ خوش شدند بعد ازاں پیراہن آں یار رضؓ را عطا کردند۔

فرمایا کہ جو کچھ کہ صورت نماز میں سنت ہو اور بجا نہ لائی جائے تو بندہ کو اطلاع کرو تو چند روز کے بعد میاں لاڑ رضؓ نے عرض کیا کہ کتب فقہ سے تحقیق ہوئی ہے کہ رسول صؐ نے سنت ظہر جو قبل فریضہ اور بعد فریضہ ہے باہر آکر گزاری ہے اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ اب بندہ بھی باہر گزارے گا اور نیز واضح ہو کہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں بعضے یاروں سے پوچھا کہ اگر تمہارے خلیفہ سے رسول عؐ کے خلاف کوئی بات نظر آئے تو تم اس کے (خلیفہ کے) ساتھ کیا کروگے بعض نے کہا کہ آپ سے خلاف نہ ہوگا دوسروں کو پوچھا کہ اگر تم محمدؐ کے خلاف دیکھو تو میرے ساتھ کیا کروگے یاروں سے ایک نے کہا کہ میں ایسا ہی کرونگا جیسا کہ تیر شکنجہ میں رکھ کر سیدھی کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ خوش ہوئے بعد ازاں اس یار کو کرتا عطا فرمایا۔

باب چہاردہم

در دعویٰ بے عمل مردود

نیز **نقلست** کہ پیش حضرت میراں علیہ السلام کفش و جامہ برائے برکت طلبیدند میراں ؑ فرمودند بگیرید و بہ پوشید و برائے برکت درون خانہ مدارید اگر پوست ایں بندہ بپوشید ہرگز از دوزخ نجات نیابید تا آنکہ عمل نکنید آنچہ بندہ میگوید و نیز **نقلست** قبول مہدی ؑ عمل است و اگر نہ قبول بے عمل مردود است ۔ قولہ تعالیٰ وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھوداً او نصٰری تلک امانیھم قل ھاتوبرھانکم ان کنتم صٰدقین بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۵ (جز ا رکوع ۱۳) وقال علیہ السلام مع حارث رضی اللہ عنہ کیف اصبحت یا حارث قال اصبحت مومنا حقاً ۔

چودھواں باب

دعویٰ بے عمل مردود کے بیان میں

نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں (آپ کی) جوتیاں اور لباس برکت کے لئے طلب کئے تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا لو اور پہنو اور برکت کے لئے گھر میں مت رکھو اگر اس بندہ کا پوست پہنو گے ہرگز دوزخ سے نجات نہ پاؤ گے جو کچھ بندہ کہتا ہے جب تک عمل نہ کروگے اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام کو قبول کرنا عمل کرنا ہے اور اگر نہ قبولِ بے عمل مردود ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور انہوں نے کہا جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگا مگر وہی آدمی جو یہودی ہو یا نصاریٰ یہ اون کی آرزوئیں ہیں کہدے تم اپنی برہان لاؤ اگر تم سچے ہو بات تو یہ ہے جس نے اپنا منہ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکوکار بھی ہے تو اس کے لئے اللہ کے پاس اس کا اجر ہے اور نہ اونپر کوئی خوف ہے اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں گے اور نبی علیہ السلام نے حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے حارث تو نے کس طرح صبح کی تو کہا میں نے اس حال میں صبح کی کہ سچا مومن ہوں

ایں از حارث رضؓ دعویٰ بود بر حقیقت ایمان
خود لاجرم پیغمبرع بے حجت و بے برہان نہ گزاشت
و فرمود انظر ما ذا تقول لکل
شئ حقیقۃ وما حقیقۃ ایمانک
یعنی ہر چیز را حقیقتی است کہ بدلیل است و
دلیل ایمان تو چیست گفت اعرضت نفسی
عن الدنیا واسھرت لیلی
واظمأت نھاری واستویٰ عندی
ذھبھا وفضتھا حجرھا ومدرھا و
کانی انظر الی عرش ربی بارزا وکانی انظر الی اھل
الجنۃ فی الجنۃ یتزاورون
واھل النار فی النار یتعاورون
پس حضرت رسالتؐ فرمودند اصبت فالزم
اصبت فالزم اصبت فالزم و پس
مومن را ہمچنیں باید کقولہ تعالیٰ قل
ان کنتم تحبون اللہ واتبعونی
یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم
واللہ غفور رحیم ہ (پ ۳ رکوع ۱۲)
و نبی علیہ السلام را یاران پرسیدند یا رسول
اللہ ما علامت الایمان قالع
حب اللہ باز پرسیدند ما علامت
حب اللہ قالع حب القرآن قال
وما ھو علامت حب القرآن
قالع حب النبیع قال ما علامت
حب النبی قالع اتباعہ
قال وما علامت الاتباع قالع

اپنے ایمان کی حقیقت پر حارث رضی اللہ عنہ کا یہ دعویٰ
تھا پیغمبر علیہ السلام نے بالضرور حجت اور برہان کے
(پیش کئے) بغیر (حارث کو) نہیں چھوڑا اور
فرمایا کہ دیکھ تو کیا کہتا ہے ہر چیز کے لئے حقیقت
ہے اور تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے یعنی
ہر چیز کی ایک حقیقت ہے جو دلیل کے ساتھ ہے
اور تیرے ایمان کی دلیل کیا ہے تو کہا کہ میں نے
اپنے نفس کو دنیا سے روگردان کر دیا اور میں اپنی
رات کو بیدار رکھا اور اپنے دن کو تشنہ رکھا اور میرے
پاس دنیا کا سونا چاندی اور پتھر ڈھیلے برابر رہے اور میں
(ایسا رہا) گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کو کھلم کھلا دیکھ رہا
ہوں اور گویا کہ اہل جنت کو جنت میں باہم ملاقات کرتے دیکھ
رہا ہوں اور اہل دوزخ کو دوزخ میں ایک دوسرے
پر گرتے دیکھ رہا ہوں پس حضرت رسالت پناہؐ نے فرمایا
کہ تو نے ٹھیک کہا پس لازم کرے تو نے ٹھیک کہا پس لازم
کرے تو نے ٹھیک کہا۔ پس مومن کو ایسا ہی چاہیئے مانند
قول اللہ تعالیٰ کے کہدے اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو
تم میری اتباع کرو تو اللہ تم کو دوست رکھیگا اور
تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔ اور نبیؐ سے یاروں نے پوچھا کہ
یا رسول اللہؐ ایمان کی علامت کیا ہے تو فرمایا
اللہ کی محبت۔ پھر پوچھا کہ اللہ کی محبت کی علامت
کیا ہے تو فرمایا قرآن کی محبت کہا قرآن کی محبت کی
علامت کیا ہے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت کہا نبی کی محبت کی علامت کیا
ہے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع

ترك الدنيا قال ما علامت ترك الدنيا قال عليه السلام هى ثلٰثة اشياء ترك المفقود و ايثار الموجود و برودة القلب عن حب المال والجاه۔ پس مومن را ہم ہماں باید کقولہ تعالیٰ قل اطيعوا الله والرسول فان تولوا فان الله لا يحب الكٰفرين (جزء ۳ رکوع ۱۲) پس بغیر مطیع نجات نیست فرادی قیامت بے عمل فائدہ نخواہد کرد۔ قال علیہ السلام يا فاطمة اعملى ولا تتكئ على انك ابنتى قوله تعالیٰ فاذا نفخ فى الصور فلا انساب بينهم يومئذ ولا يتساءلون ○ فمن ثقلت موازينه فاولٰئك هم المفلحون ○ ومن خفت موازينه فاولٰئك الذين خسروا انفسهم فى جهنم خٰلدون ○ (جزء ۱۸ رکوع ۶) الاية وقال عليه السلام ايتونى باعمالكم ولا تاتونى بانسابكم۔ وقيل الجنة لمن اطاع ولو كان عبدا حبشيا والنار لمن عصى ولو كان سيدا قرشيا قال عليه السلام يا ابن آدم ليسئل يوم القيمة من كسب ولا يسأل من نسب كقوله تعالیٰ فى ولد نوح عليه السلام ونادى

کہا اتباع کی علامت کیا ہے کہا ترک دنیا کہا ترک دنیا کی علامت کیا ہے فرمایا تین چیزیں مفقود کو چھوڑنا موجود کو ایثار کرنا مال وجاہ کی محبت سے دل سرد ہو جانا۔ پس مومن کو بھی وہی چاہیئے مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہدے کہ اللہ اور رسول کا کہا مانو پھر اگر وہ لوگ نہ مانیں تو بے شک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ پس اطاعت کے بغیر نجات نہیں کل قیامت کے دن بغیر عمل کے فائدہ نہ ہو گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے فاطمہ رضی اللہ عنہ تو عمل کر اور مت تکیہ کر اس پر کہ تو میری بیٹی ہے قول اللہ تعالیٰ کا ہے پس جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو نہ ان میں رشتہ داریاں اس دن (باقی رہیں گی) اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا پھر جن کا پلہ بھاری ہوا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جن کا پلہ ہلکا ہوا تو وہی لوگ ہیں جنھوں نے آپ اپنا نقصان کیا جہنم میں ہمیشہ رہیں گے الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس اپنے اعمال لاؤ اپنے انساب مت لاؤ اور کہا گیا ہے جنت اس شخص کے لئے ہے جس نے اطاعت کی اگرچہ کہ حبشی غلام ہوا اور دوزخ اسکے لیئے ہے جس نے نافرمانی کی اگرچہ کہ قریشی سردار ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے قیامت کے دن کسب کا سوال کیا جائے گا نسب کا سوال نہیں کیا جائے گا مانند قول اللہ تعالیٰ کے نوح علیہ السلام کے فرزند کے بارے میں۔ اور نوح ؑ

نوح ربہ فقال رب ان ابنی
من اھلی وان وعدک
الحق وانت احکم الحاکمین ٥
قال یانوح انہ لیس
من اھلک انہ عمل غیر
صالح فلا تسئلن ما لیس
لک بہ علم انی اعظک ان
تکون من الجاھلین (جزء ۱۲ رکوع ۴)

نے اپنے رب کو پکارا اور کہا اے میرے
رب تحقیق میرا بیٹا میری اہل سے
ہے اور تحقیق تیرا وعدہ سچا ہے اور تو
سب سے بڑا حاکم ہے تو اللہ نے فرمایا اے نوح تحقیق
وہ تیری اہل سے نہیں ہے تحقیق اس نے غیر صالح عمل
کیا ہے جس بات کا تجھے علم نہیں ہے تو اس کا
سوال نہ کر تحقیق میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں تو
نہ ہو جاہلوں میں ۔

باب پانزدہم

در نصرت دین

حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ دین خدای را از دو چیز نصرت است این است کہ میاں یکدیگر موافقت وبذل کنند و از دو چیز ہزیمت است این است کہ تنازع وتخالف نمایند و بخل کقولہ تعالیٰ یاایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم (جز ۶ رکوع ۱۲) دیگر والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ والثانی فاستجاب لھم ربھم انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثیٰ بعضکم من بعض (جز ۴ رکوع ۱۱) ای ممد بعضکم بعضا میاں یکدیگر از تن ومال نصرت کنند قال علیہ السلام المؤمنون کنفس واحد۔ وقال

پندرھواں باب

دین کی تائید کے بیان میں

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے دین کو دو چیزوں سے نصرت ہے وہ یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ موافقت اور سلوک کریں اور دو چیزوں سے ہزیمت ہے وہ یہ کہ جھگڑا مخالفت اور بخل کریں مانند قول اللہ تعالیٰ کے اے مومنو جو تم میں اپنے دین سے پلٹ جائے گا تو اللہ ایسے لوگ موجود کر دے گا جن کو وہ دوست رکھیگا اور وہ اللہ کو دوست رکھیں گے مومنو کے ساتھ نرم دل اور کافروں کے ساتھ سخت دل ہوں گے اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کریں گے۔ دیگر اور جو لوگ اس کے (محمدؐ کے) ساتھ ہیں وہ سخت ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں۔ اور ثانی پس قبول فرمائی اُن کی دعا ان کے رب نے کہ بے شک میں ضائع نہیں کرتا تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت تم میں کہ بعض بعض سے یعنی بعض بعض کے مددگار ہیں آپس میں جان اور مال سے مدد کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن آپس میں ایک ہی ہیں اور

علیہ السلام لیسوا بانبیاء ولا شہداء ولکن یغبطھم الانبیاء والشہداء وھم یتحابون فی اللّٰہ ونیز در زمانہ رسول ع یکدیگر خدمت ونصرت می کردند و قال علیہ السلام انا خادم الفقراء والخادم فی امان اللّٰہ مادام فی خدمت المؤمن ونیز حضرت میراں ع فرمودند یکدیگر برادراں یکجا بمانند میاں خود یاری بکنند تا ذکر خدائے تعالیٰ و راہ خدا آساں باشد چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیش حضرت حق تعالیٰ عرض کردند واجعل لی وزیرا من اھلی ھٰرون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا انک کنت بنا بصیرا (جز ۱۶ رکوع ۱۱) و در زمانہ بندگی میاں سید خوندمیر رض ومیراں سید محمود رض و ہمہ مہاجراں رض و در زمانہ رسول ع واصحاب رسول ع روش ہمیں بود ونیز اکثر از یاراں مہدی ع شنیدیم کہ در وقت طعام خوردن بایاد حق تعالیٰ باشید وباغفلت مخورید واگر باغفلت خورد در طریقت آں طعام حرام باشد کقولہ تعالیٰ یاایھا الذین امنوا لا تحرموا طیبٰت ما احل اللّٰہ لکم ولا تعتدوا ان اللّٰہ لا یحب المعتدین (جزو ۷ رکوع ۲) الحلال طیب صاف بان علی الشہود فان نزلت الحالۃ عن ھٰذا فعلی

نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ. نہ انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن ان پر انبیاء اور شہداء آرزو کریں گے اور وہ اللّٰہ کے معاملہ میں محبت رکھتے ہیں اور نیز رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دوسرے کی خدمت اور مدد کرتے تھے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا میں فقیروں کا خادم ہوں اور خادم جب تک مومن کی خدمت میں رہے اللّٰہ کے امان میں رہتا ہے اور مہدی ع نے فرمایا کہ ایک دوسرے بھائی ایک جگہ مل کر رہیں ایک دوسرے کی مدد کریں تاکہ خدائے تعالیٰ کے ذکر اور خدا کی راہ میں آسانی ہو چنانچہ حضرت موسیٰ ع نے حضرت حق تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ میرے لوگوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اس سے میری کمر مضبوط کر اور اس کو میرے کام میں شریک کر تاکہ ہم تیری کثرت سے تسبیح کریں اور تیرا ذکر کثیر کریں بے شک تو ہمارے حال کو خوب دیکھ رہا ہے اور بندگی میاں سید خوندمیر رض میراں سید محمود رض اور تمام مہاجرین رض کے زمانے میں اور رسول ع اور اصحاب رسول ع کے زمانہ میں یہی روش تھی اور نیز ہم نے اکثر یاران مہدی ع سے سنا ہے کہ کھانا کھانے کے وقت خدا کی یاد میں رہو اور غفلت سے مت کھاؤ اور اگر غفلت سے کھاؤ گے تو طریقت میں وہ کھانا حرام ہوگا فرمان خدا ہے کہ اے ایمان والو نہ حرام کرلو ستھری چیزیں جو اللّٰہ نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللّٰہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا حلال چیز طیب وصاف ہے دیدار یا ذکر کی حالت میں اور غفلت کی حالت میں حرام ہے طریقت میں۔ اللّٰہ تعالیٰ کا قول ہے

ذکرہ علی الغفلۃ حرام فی شریعۃ الارادۃ قولہ تعالیٰ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بآیٰتہٖ مومنین (جزء ۸ رکوع ۱) قولہ تعالیٰ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق (جزء ۸ رکوع ۱) **فصل** دومی چیز یکہ نصرت دین است۔

درگہ شاہ محمد مہدی آخر زماں
می نماید پنج چیزاں دائما بر مہدیاں
جان وتن را بذل کردن خانماں بگذاشتن
جوع وخواری پیشہ کردن صبر برپا داشتن
ہر کہ مہدیؑ را بگرود گفت او در دل کند
بیحجابش رویۃ اللہ بالیقین حاصل کند

کقولہ تعالیٰ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون آیتہا بسیار مانند این ہستند و اطاعت مہاجراںؓ واولیاء فرض است والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علیٰ انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولٰئک ہم المفلحون (جزء ۲۸ رکوع ۴) ونیز بندگی سید خوندمیرؓ فرمودند کہ مارا ہم یک پیراہن باشد بدہم چنا کہ وقت نماز بباید

تم اس چیز سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان لائے ہو اور قول اللہ تعالیٰ کا ہے تم اس چیز سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہے اور تحقیق وہ البتہ بدکاری ہے۔ فصل دوسری اس چیز کے بیان میں جس سے دین کو تائید ہے۔

حضرت شاہ محمد مہدی آخری زماں کے وقت میں
مہدویوں پر پانچ چیزیں ظاہر تھیں
جان اور تن کو نثار کرنا گھر بار چھوڑنا
بھوک اور ذلت کا پیشہ اختیار کرنا صبر قائم رکھنا
جو شخص کہ مہدیؑ پر ایمان لاتا ہے اور آپکا فرمان خاطر نشین کرتا ہے
تو ایسا شخص یقیناً دیدار خدا بے حجاب حاصل کرتا ہے

مانند قول اللہ تعالیٰ کے تم ہرگز نیکی (خدا کو) نہ پاؤ گے حتیٰ کہ اپنی پیاری چیز (جان کو اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور ایسی بہت سی آیتیں ہیں اور مہاجرینؓ اور اولیاء کی اطاعت فرض ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اور جو جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر (مدینہ) میں اور ایمان میں مہاجرینؓ کے پہلے سے اس سے محبت رکھتے ہیں جو ہجرت کرتا ہے ان کی طرف اور نہیں پاتے اپنے سینوں میں کوئی غرض اس شئے کی طرف سے جو مہاجرینؓ کو دیدی جاوے اور ان کو مقدم رکھتے ہیں اپنی جان سے گو اپنے اوپر تنگی ہی ہو اور جو شخص محفوظ رکھا جاے اپنے حرص نفسانی سے تو وہی لوگ مراد پانے والے ہیں اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ

اززن ودختران خود لباس کہ ایشان جامہ فاضل
دارند بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ گلیم پوشیدہ آنچہ در خانہ
بود ہمہ دادند چنانچہ ابابکر صدیق رض گلیم پوشیدہ
بود ہمچنیں صدیق مہدیؑ کردند حضرت میراںؑ
فرمودند کسیکہ دو جامہ دارد یکی برادر برہنہ
باشد او را بدہید وگرنہ منافق است چرا کہ
حضرت رسول علیہ السلام را یک پیراہن بود بدادند
وحضرت بی بی فاطمہ رض را نکاح شد آنوقت دو پیراہن
بودند کہ یک ہفت پیوندی و دیگر نہ پیوندی ہمان
شب در راہ خدا یکی ہمشیرہ را تکلیف نماز بود
او را بدادند و اندیک دیگر مخالف کردن فتنہ
پیدا میشود از ان فتنہ پرہیز باید کرد تا ہزیمت
نباشد قولہ تعالیٰ واتقوا فتنۃ
لا تصیبن الذین ظلموا منکم
خاصۃ واعلموا ان اللہ شدید
العقاب (جزء ۹ رکوع ۱۷) وحق تعالیٰ
نہی کردہ است اطیعوا اللہ ورسولہ
ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب
ریحکم (جزء ۱۰ رکوع ۲) پس باید کہ با یکدیگر
نصرت ومحبت دارند تا منازعت فرو نشنید
چنانچہ قصہ جنگ احد رسول علیہ السلام
را وعدہ نصرت بود چنانکہ خلاف رسولؑ
کردند نصرت بردہ ہزیمت کردہ با این
ہم کہ رسولؑ درمیان بودند کقولہ
تعالیٰ لقد صدقکم اللہ وعدہ
اذ تحسونھم باذنہ حتی

نے فرمایا کہ ہمارے پاس بھی ایک کرتا ہو تو دیدیں گے
اس لئے کہ نماز کا وقت آئے تو عورت بچوں سے لے سکتا
ہوں کہ یہ لباس زاید رکھتے ہیں بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
نے کمبل پہن کر جو کچھ گھر میں تھا دیدیا جس طرح کہ
ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کمبل پہن لی تھی اسی
طرح صدیق مہدی علیہ السلام نے کیا حضرت مہدیؑ
نے فرمایا جو شخص کہ دو کپڑے رکھتا ہے ایک کپڑا اس
بھائی کو دے جو برہنہ ہے ورنہ وہ منافق ہے اس
لئے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
کرتا تھا دیدیئے اور حضرت بی بی فاطمہ رض کے نکاح کے
وقت دو کرتے تھے جن میں سے ایک پر سات پیوند اور دوسرے
پر نو پیوند تھے اسی رات میں خدا کی راہ میں ایک ہمشیرہ کو نماز کی
تکلیف تھی اس کو دیدیئے اور آپس میں مخالفت کرنے سے فتنہ
پیدا ہوتا ہے اس فتنہ سے پرہیز کرنا چاہیئے تا ہزیمت نہ ہو قول
اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اور تم ڈرتے رہو اس بلا سے کہ پڑیگی تم
میں سے ظالموں ہی پر چن کر اور جانے رہو کہ اللہ کی مار بڑی
سخت ہے اور حق تعالیٰ نے نہی کی ہے کہ تم اللہ اور رسول کی اطاعت
کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ ہمت ہار دوگے اور تمہاری
ہوا جاتی رہے گی پس چاہئے کہ آپس میں نصرت اور
محبت رکھیں تاکہ جھگڑا بیٹھ جائے جیسا کہ قصہ جنگ
احد کہ رسولؑ کے لئے وعدہ نصرت کا تھا جیسا کہ خلاف
رسولؑ کئے اور شکست پائی اور نصرت جاتی رہی باوجود اس کے
کہ رسولؑ درمیان تھے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور تم
کو سچا کر دکھایا اللہ نے اپنا وعدہ جب تم قتل کر رہے تھے اس کے
حکم سے یہاں تک کہ تم نے نامردی کی اور کام
میں جھگڑا کیا اور خلاف حکم کیا اس کے بعد کہ

اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد ما اریکم ما تحبون ۵ منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ ثم صرفکم عنھم لیبتلیکم (جزء ۴ رکوع ۶) وازمخالفت صلح بہتر است والصلح خیر ایں فضل خدا است کہ الفت درمیان باشد کقولہ تعالیٰ واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا ایضاً انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون (جزء ۲۶ رکوع ۱۳)

اللہ تم کو دکھا چکا تھا جو تم چاہتے تھے تم سے بعض تو دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت چاہتے تھے پھر تم کو اللہ نے پھیر دیا دشمنوں سے تاکہ تمہاری جانچ کرے مخالفت سے صلح بہتر ہے اور صلح بہتر ہے آپس میں الفت کا ہونا بھی خدا کا فضل ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور تم خدا کی نعمت کو یاد کرو جس وقت تم باہم دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی تم خدا کی نعمت کی برکت سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے ایضاً مومنین باہم بھائی ہی ہوتے ہیں پس تم اپنے بھائیوں میں صلح پیدا کرو اور خدا سے ڈرو شاید تم رحم کئے جاؤ۔

باب شانزدہم

دربیان قاتلوا وقتلوا

میراں علیہ السلام در شہر ناگور این آیت بدین عبارت فرمودند فالذین ھاجروا شد واخرجوا من دیارھم شد واوذوا فی سبیلی شد وقتلوا وقتلوا ماندہ است ماشاء اللہ فرمودند کقولہ تعالیٰ فالذین ھاجروا عن اوطانھم واطوارھم والاعمال السیئۃ فی الاخلاق الذمیمۃ وجاھدوا فی الاشباح والارواح واخرجوا من دیارھم یعنی ھاجروا من معاملات الطبیعۃ الی عالم الحقیقۃ تجلی صفاۃ الربوبیۃ تقربا الی اللہ۔ حدیث قدسی من تقرب الیّ شبرا تقربت الیہ ذراعا۔ واوذوا فی سبیلی۔ ای فی طلبی واوذوا فی ابتلاء الانواع وقاتلوا مع النفس وقتلوا بسیف الصدق لاکفرن

سولہواں باب

قاتلوا وقتلوا کے بیان میں

مہدی علیہ السلام نے شہر ناگور میں اس آیت کو اس عبارت میں فرمایا فالذین ھاجروا کا ظہور ہوا واخرجوا من دیارھم کا ظہور ہوا اوذوا فی سبیلی کا ظہور ہوا وقتلوا وقتلوا باقی ہے (اس کے متعلق) ماشاء اللہ فرمایا مانند قول اللہ تعالیٰ کے پس وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی یعنی انہوں نے اپنے وطنوں اور اپنے اطوار اور اپنے برے اعمال اور اخلاق ذمیمہ سے ہجرت کی اور جسم وروح سے مجاہدہ کیا اور اپنے دیار سے نکالے گئے یعنی ان لوگوں نے عالم حقیقت یعنی ربوبیت کی صفات کی تجلی کی طرف اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے طبعی معاملات سے ہجرت کی حدیث قدسی۔ جو ایک بالشت میرے قریب ہونے کی کوشش کرے گا تو میں ایک گز اس کے قریب ہوجاؤں گا اور وہ میرے راستہ میں تکلیف دیئے گئے یعنی میری طلب میں تکلیف دیئے گئے اور وہ تکلیف دیئے گئے اقسام کی بلا میں اور انہوں نے نفس سے قتال

عنہم سیاتہم وجودہم
قال رجعنا من الجہاد الا
صغر الی الجہاد الاکبر کقولہ
تعالیٰ اتل ما اوحی الیک من
الکتاب واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ
تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر
ولذکر اللہ اکبر (جزء ۲۱ رکوع ۱)
پس طالبان حق را باید کہ تا آنزمانکہ قتال
شروع نشدہ است با نفس خود قتال بکند
یعنی توجہ دائم چنانکہ دیگر ہیچ چیز در دل نگذرد
در صورت قتال ثابت باند کقولہ تعالیٰ
یایہا الذین امنوا اذا لقیتم
فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ
کثیرا لعلکم تفلحون (جزء ۲۰
رکوع ۲) وکسانیکہ بسیار ذکر اللہ نکردند پیش
حضرت رسول عرض کردند کہ چرا قتال نمی فرمائی
فلما کتب علیہم القتال اذا
فریق منہم یخشون الناس
کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ
وقالوا ربنا لم کتبت علینا
القتال (جزء ۵ رکوع ۸) پس ہرگاہ کہ
ایذا رسانیدند و قتال کردند دستوری داد
و حریص گردانید مومناں را بحرب کردن
گفت و فرمود کہ من فرمودم شما را محاربہ
بلکہ ستم رسیدہ ہستید کقولہ تعالیٰ
اذن للذین یقتلون بانہم

کیا اور سچائی کی تلوار سے قتل کئے گئے تو البتہ
دور کردوں گا میں ان سے ان کی برائیوں کو نبی
علیہ السلام نے فرمایا ہم نے جہاد اصغر سے جہاد
اکبر کی طرف رجوع کیا مانند قول اللہ تعالیٰ کے تجھ
پر جو کتاب بذریعہ وحی نازل کی گئی ہے اس
کو پڑھ دے اور نماز قائم کر تحقیق نماز فحش اور
بری بات سے روکتی ہے اور البتہ اللہ کا ذکر ہی بڑا
ہے پس طالبان حق کو چاہئے کہ جب تک قتال شروع
نہ ہو اپنے نفس کے ساتھ قتال کریں یعنی ہمیشہ خدا کی
طرف متوجہ رہیں اس طرح کہ دوسری کوئی چیز دل
میں نہ آئے قتال کی صورت میں ثابت قدم رہیں
مانند قول اللہ تعالیٰ کے ایمان والو جب تم بھڑو کسی
فوج سے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت
یاد کرو شاید تم کامیاب ہو اور جو لوگ خدا
کا ذکر بہت نہیں کئے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے کہ کس لئے قتال
نہیں فرماتے پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا
تو یکایک ان میں کی ایک جماعت آدمیوں سے
ایسا ڈرنے لگی جیسا کہ اللہ سے ڈرنا چاہیئے بلکہ
اللہ سے بھی زیادہ ڈرنے لگی اور انہوں
نے کہا اے ہمارے رب تونے ہم پر جہاد
کس لئے فرض کیا۔ پس جبکہ (کافر دل لئے) ایذا
پہنچائی اور قتل کئے تو مومنوں کو جنگ کرنے
کی اجازت دی اور حرص دلایا اور
فرمایا کہ میں نے تم کو محاربہ کا حکم دیا
ہے بلکہ تم ستم رسیدہ ہو مانند قول

ظلموا ان اللّٰہ علی نصرھم لقدیر
الذین اخرجوا من دیارھم بغیر
حق الا ان یقولوا ربنا اللّٰہ ولولا
دفع اللّٰہ الناس بعضھم ببعض
لھدمت صوامع وبیع وصلوٰت
ومسٰجد یذکر فیھا اسم اللّٰہ
کثیرا ولینصرن اللّٰہ من ینصرہ ان
اللّٰہ لقوی عزیز (جزء ۱۷ رکوع ۱۳) و
چوں ایں ظلم شروع کردند اعنی اخراج و مسجد ہا و حجر
ہا سوختند وبعضی تمتہا کردند کہ شہید شدند بعد
ازاں بندگی سید الشہداء چند برادراں را فرستاد
کہ بعضی ملایاں را بکشتند کہ ایشاں بتاں اندو بر
قتل مومناں فتوی میدہند مسئلہ شرع ہمیں
است کہ بر شہرہائے مسلمانان ہجوم کردہ کس بیاید
آنزماں بر مرداں و زناں و بندہ و آزادگاں
را فرض عین شود کہ ظالماں را ہزیمت دہند و
مومناں نصرت یابند و نیز معلوم باد کہ وقتی
کہ از کھابیل اخراج کنانیدند بہ موضع بھدری
والی بندگی سید الشہداء با دائرہ بہم آنجا فرود
آمدند بعد چند روز خبر آمد کہ لشکر ملعوناں آمدہ
مسجد ہا و حجر ہا سوختند بعدہ سید خوندمیر رض فرمودند
کہ ایشاں تقصیر نہ کردہ حکم اخراج کردند عبادت گاہ
سوختہ و بلے زاغ آہنی گرم کردہ بر روی
بعضی چسپیدند اکنوں در مظلوماں شمار رسیدیم
تا ان اللّٰہ لقوی عزیز بعدہ استعداد
قتال بندگی سید خوندمیر رضی اللّٰہ عنہ شروع کردند

اللّٰہ تعالیٰ کے کہ مومنوں کو جنگ کرنے والے کافروں
سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا اس لئے کہ مومنین ستم
رسیدہ ہیں اور تحقیق اللّٰہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر
ہے ایسے لوگ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے
صرف اتنی بات پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللّٰہ
ہے اگر بعض لوگوں کو بعضوں کے ذریعہ سے اللّٰہ کا
دفع کرنا نہ ہوتا تو صومع گرجے عبادت خانے اور مسجدیں
جس میں اللّٰہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے گرادیئے جاتے
اور البتہ اللّٰہ ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتے
ہیں تحقیق اللّٰہ البتہ قوی اور غالب ہے۔ اور جب
(ظالمین نے) یہ ظلم شروع کیا یعنی اخراج کئے مسجدوں
اور حجروں کو جلائے اور بعض کو گھونسے مارے کہ شہید ہوگئے
بعد ازاں بندگی سید الشہداء رض نے بعض ملاؤں کو قتل کرنے
کے لئے برادروں کو بھیجا کہ یہ بت ہیں اور مومنوں کو قتل
کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں شرع کا مسئلہ یہی ہے کہ (جب)
کوئی شخص مسلمانوں کے شہر پر ہجوم کرکے آئے تو اس وقت (شہر
کے) مردوں، عورتوں، غلاموں اور آزادوں پر فرض عین ہے
کہ ظالموں کو شکست دیں اور مومناں مدد پائیں اور نیز واضح
ہو کہ جب کھابیل سے (ظالمین نے) اخراج کردایا تو بندگی میاں
سید الشہداء رض نے دائرہ کے ساتھ موضع بھدری والی میں آقامت
کی چند روز کے بعد خبر آئی کہ ملعونوں کا لشکر آکر مسجدوں اور حجروں
کو جلادیا اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیر رض نے فرمایا کہ ان
ظالموں نے کوتاہی نہ کرکے اخراج کا حکم جاری کیا اور مسجدوں کو
جلائے اور لوہے کا پنجہ گرم کرکے بعض مہدویوں کے چہرہ پر داغ
دیئے اب ہمارا شمار مظلوموں میں ہوچکا ہے تحقیق کہ اللّٰہ
تعالیٰ البتہ قوی اور غالب ہے اس کے بعد بندگی

بعدہ چند مہاجران مہدی علیہ السلام تنازع کردند کہ باکلمہ گویاں قتال جائز نیست برایں اقرار کردند و اعتراف نمودند ہر یک یعنی میاں نظام رضؓ و میاں ملک جیو رضؓ و میاں نعمت رضؓ و میاں لاڈشاہ رضؓ و میاں دلاور رضؓ قرار آنکہ آنچہ اتباع محمدؐ و مہدیؑ و قرآن است برآں متفق ایم و دریں ہم اتفاق داریم کہ خلق را کافر نگوییم و تکفیر کردن خلق در شرع روا نیست و نیز قتال با خلق نہ کنیم و ایں خلاف شرع است زیرا کہ اگر تکفیر خلق و قتال با ایشاں جائز داریم لنسخ کتاب خدا و شرع محمد رسول اللہؐ لازم آید قولہ تعالیٰ ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا۔ قال علیہ السلام لاتکفروا اھل قبلتکم۔ و قال علیہ السلام امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ۔ ایں روا نیست زیرا کہ مہدی علیہ السلام مبین قرآن بود نہ ناسخ کتاب و تابع شرع محمدی نہ ناسخ شرع و اگر تکفیر و قتال در حق ایشاں جائز داریم پس لازم آید زناں و دختران ایشاں بغیر نکاح در تصرف آریم و اموال ایشاں حلال باشد و ایں جائز نیست بلکہ کفر است اما منکران مہدی علیہ السلام را چنانچہ در احادیث و قرآن مذکور است برآں اعتقاد داریم قولہ تعالیٰ ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ۔ قال علیہ السلام

سید خوندمیر رضؓ نے جنگ کی تیاری شروع کی اس کے بعد چند مہاجران مہدی علیہ السلام نے تنازع کیا کہ کلمہ گویوں کے ساتھ قتال جائز نہیں ہر ایک یعنی میاں نظام رضؓ میاں ملک جیو رضؓ میاں نعمت رضؓ میاں لاڈشاہ رضؓ اور میاں دلاور رضؓ نے اس بات کا اقرار و باعتراف کیا اقرار یہ کہ محمدؐ اور مہدیؑ اور قرآن کی جو کچھ اتباع ہے ہم اوسپر متفق ہیں اور اس بات پر بھی متفق ہیں کہ خلق کو (بلا عذر شرعی) کافر نہیں کہیں گے اور خلق پر تکفیر کا حکم کرنا شرعاً جائز نہیں اور نیز خلق سے قتال نہیں کریں گے اور یہ خلاف شرع ہے اس لئے کہ اگر خلق کی تکفیر اور ان کے ساتھ قتال کو جائز رکھیں تو قرآن اور شرع محمدیؐ کا خلاف لازم آتا ہے فرمان خدا ہے کہ جس نے تم کو سلام کیا تو تم اس کو مومن نہیں ہے مت کہو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے اہل قبلہ کو کافر مت کہو اور دوسری حدیث یہ بھی ہے کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے ان کے لا الٰہ الا اللہ کہنے تک مقاتلہ کروں یہ جائز نہیں اس لئے کہ مہدی علیہ السلام مبین قرآن تھے نہ کہ ناسخ قرآن اور تابع شرع محمدیؐ تھے نہ کہ ناسخ شرع اور اگر تکفیر و قتال ان کے حق میں جائز رکھیں تو پس لازم آئے گا کہ ان کی عورتوں اور لڑکیوں کو بغیر نکاح تصرف میں لائیں اور ان کا مال حلال ہو اور یہ جائز نہیں بلکہ کفر ہے لیکن منکران مہدی علیہ السلام کے متعلق جیسا کہ احادیث اور قرآن میں مذکور ہے ہم اس پر اعتقاد رکھتے ہیں فرمان خدا ہے کہ اور جو گروہ اس سے (مہدیؑ سے) انکار کرے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے نبیؐ نے فرمایا جس نے مہدی کا انکار کیا پس وہ کافر ہو گیا اور اگر کوئی شخص دین مہدی علیہ السلام کی پیروی کا مانع ہو اور

من انکر المھدی فقد کفر
اگر در متابعت دین مہدی علیہ السلام کسے مانع شود و گوید
کہ ایں بدعت و ضلالت است و گوید کہ ازیں
باز آئید وگرنہ از ملک ما بیرون روید بیرون رویم
اگر چیزی عذری باشد حقیقت ازاں عذر پیش
آریم و اگر ایشاں عذر قبول ندارند و تعدی
کنند و اگر دفع کردہ شود مواخذہ نباشد از روی
شرع اگر صبر کنند و در گزرند و عفو کنند بہتر
باشد کقولہ تعالیٰ ولمن صبر
وغفر ان ذلک لمن عزم الا
مور (جزء ۲۵ رکوع ۵) واما امر معروف کنند
قولہ تعالیٰ ولتکن منکم امۃ
یدعون الی الخیر و آں بر سہ نوع
است بالید و اللسان و الجنان
بہر نوعی استطاعت دارد امر معروف
کنند از عہدہ آں بیروں آیند و مثاب باشند
و ماجور باشند و اگر باز نہ آیند و از شرع
بیروں آیند از روی شرع با ایشاں قتال
جائز باشد و ہر کہ بعد ازیں عدول کند و حجتی
پیش آرد حجت او نا مسموع و باطل گردد و او
مبتدع و ضال است ہم بریں جملہ مقر شدند
و اعتراف نمودند ایں بر سبیل حجت داد تا فی
الحال حجت باشد و نیز معلوم باد کہ بندگی
میاں نعمت رض و میاں ملک جیو رض پیش
بندگی میاں رض آمدند و ایں آیت خواندند ثم
اورثنا الکتب الذین اصطفینا

کہا کہ یہ بدعت اور ضلالت ہے اور کہا کہ اس سے باز آؤ
ورنہ ہمارے ملک سے چلے جاؤ تم ہم باہر چلے جائیں
گے اگر کچھ عذر ہو تو ہم حقیقت عذر پیش کریں گے اور
اگر یہ لوگ عذر قبول نہ کریں اور ظلم کریں اور اگر (یہ
بات) دفع کر دی جائے تو از روئے شرع مواخذہ
نہ ہوگا اگر صبر کریں در گزر کر دیں اور معاف کریں تو بہتر
ہوگا مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور البتہ جس نے صبر
کیا اور بخش دیا بے شک یہ بڑی ہمت کے کام
ہیں ولیکن امر معروف کریں فرمان خدا ہے
کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہئے
جو نیکی کی طرف بلائے اور وہ تین قسم پر ہے
ہاتھ اور زبان اور دل سے جس قدر طاقت
رکھتا ہے امر معروف کرے (تاکہ) اس
کے ذمہ سے بری ہوں اور اجر و ثواب پائیں
اور اگر (ظالمین) باز نہ آئیں اور شرع سے باہر
ہو جائیں تو شرعاً ان کے ساتھ قتال جائز ہے اور جو
شخص کہ اس کے بعد (اس معاہدہ کے بعد) روگردانی کرے
اور کوئی حجت پیش کرے تو اس کی حجت نامسموع اور باطل
ہوگی اور وہ مبتدع اور گمراہ ہے اسی بات پر سب نے
اقرار و اعتراف کیا اور یہ (معاہدہ) بر سبیل حجت دیا گیا
تاکہ دوسرے وقت حجت میں پیش ہو اور نیز واضح
ہو کہ بندگی میاں نعمت رض اور میاں ملک جیو رض
بندگی میاں رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور
یہ آیت پڑھی پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کے
وارث قرار دیا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں
میں سے برگزیدہ کر لیا ہے اور بعض ان

من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ بعدہ میاں سوال کردند در حق کدام کس ظالم نفس فرمودند مقتصد کدام کساں را فرمودند سابق بالخیرات کدام کسانرا فرمودند اگر شمارا معلوم باشد بگوئید بعدہ ایشاں گفتند معلوم نیست ما حال آنکس را بہ بینیم بندگی میاںؓ فرمودند بندہ ہیچ چیز اثرانہ بیند مگر بر گفتہ میراںؑ ایمان داریم بعدہ میاںؓ فرمودند کہ اگر کسے بطریق اخلاص مارا بپرسد ایں بندہ بگوید ایں ہر سہ مراتب مفصل کردہ بعدہ محمد خاں بہرہ گفت خوندکار بگویند و بلغ نمایند بعدہ بندگی میاںؓ فرمودند اگر میاں نعمتؓ و میاں ملک جیوؓ بپرسند آنچہ بندہ بگوید دریں ہیچ مقصود نیست و لیکن ظالم النفس برمی خیزد و سابق بالخیرات دھکہ میخورد بعدہ ہیچکس نہ پرسید و نیز نقل است کہ بندگی میاں ملک جیوؓ در ناگور بہ چہل شبانروز باوضو ماندند کہ احوال مقدمہ قتال معلوم کنند بعدہ یک شب معلوم شد کہ سید خوندمیرؓ آنچہ کردند حق بود فقاتلوا وقتلوا چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودہ بودند ہمچناں شد بعدہ میاں ملک جیوؓ فرمود اگر کسے دامن بندہ بگیرد ہر جا کہ بندگی سید خوندمیرؓ قدم نہاد آنرا حجت بدہم آنچہ در کتبہا نوشتہ بودند سید خوندمیرؓ کردند ہیچ خلاف کردند و نیز نقلست کہ

میں سے اپنے نفس کے لئے ظلم کرنے والے ہیں اس کے بعد میاں رضؓ نے سوال کیا کہ (حضرت مہدی علیہ السلام نے کس کے حق میں ظالم نفس فرمایا اور کن اشخاص کو مقتصد فرمایا اور سابق بالخیرات کن اشخاص کو کہا اگر آپ کو معلوم ہو تو بیان کرو اس کے بعد ان حضرات نے فرمایا کہ معلوم نہیں ہم اس شخص کے حال کو دیکھتے ہیں بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ کسی چیز کو نہیں دیکھتا ہم مہدی علیہ السلام کے فرمان پہ ایمان رکھتے ہیں۔ اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص ہم سے بطریق اخلاص پوچھے تو یہ بندہ ان تینوں مرتبوں کو مفصل طور پہ کہتا ہے۔ اس کے بعد محمد خاں بہرہ نے کہا خوندکار کہیں اور فرمائیں اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ اگر میاں نعمتؓ اور میاں ملک جیوؓ پوچھیں بندہ جو کچھ کہتا ہے اس میں کوئی مقصود نہیں ولیکن ظالم نفس اٹھ جائیں گے اور سابق بالخیرات دھکہ کھائیں گے اس کے بعد کسی نے نہیں پوچھا اور نیز نقل ہے کہ بندگی میاں ملک جیوؓ شہر ناگور میں چالیس دن رات باوضو رہے تاکہ قتال کے مقدمہ کا احوال معلوم کریں اس کے بعد ایک رات کو معلوم ہوا کہ سید خوندمیرؓ نے جو کچھ کیا حق تھا مقاتلہ کیے اور قتل کئے گئے جیسا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اس کے بعد ملک جیوؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص بندہ کا دامن پکڑے تو بندگی سید خوندمیرؓ نے جہاں قدم رکھا اس پر دلیل پیش کرونگا جو کچھ کتب میں لکھے تھے سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا کسی بات کا خلاف نہیں کیا اور نیز نقل ہے کہ میاں نعمتؓ نے

میاں نعمتؓ در موضع بھاوی پور پیش ملک میاں باری وال بحضور چند طالبان فرمودند کہ کسانیکہ ایں بندہ را در قاتلوا وقتلوا از برابر سید خوندمیرؓ باز داشتند آنہا را خدا خواہد پرسید امّا بندگی میراں جیوؑ ہیچ نہ فرمود کہ بہ چہ طریق وکدام صورت روی نماید پس بہ فرمودہ آں ذات معلوم شد کہ فعل مقید نیست اگر کسے را مشکل آید کہ بہ کلمہ گویاں چوں قتال باشد او بیقین داند کہ حق تعالیٰ مہدی علیہ السلام را بر کلمہ گویاں فرستادہ است و مشرکاں وکافراں در حکم تعیم اند واز آیت فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی مبین گشت کہ پس ناچار قاتلوا وقتلوا ہم با ایشاں باشد ایں زماں وقت شہادت یا فتن بندگی سید خوندمیرؓ و بعضی یاراں حجت سید محمدؑ بر ہمہ لازم شد وہمہ علامتہا محقق شد و ہر کہ را در یافتن شہادت مشکل آید باید کہ بعد مصطفیٰ اصحاب آں در کشتن یزید حسنؓ و حسینؓ و علیؓ را نظر کند چنانچہ اولاد مصطفیٰ را آں زماں کشتند ہمچناں بعد مہدیؑ اولاد مصطفیٰ را بکشتند ونیز معلوم باد کہ ملایاں ہمچناں فتویٰ دادند کسے یاران سید محمد مہدیؑ را بکشد او را ثواب دہ موش خواراں دادہ شود وبائے زاغ آہنی گرم کردہ چفسیدند و یاراں سید محمد مہدیؑ را ضرب کردہ تا از سید محمد مہدیؑ حق گردانند و داغ

موضع بھاوی پور میں چند طالبان مولیٰ کے سامنے ملک میاں باری وال سے فرمایا کہ جو اشخاص کہ اس بندہ کو قاتلوا وقتلوا میں سید خوندمیرؓ کی برابری سے باز رکھے وہ ان کو خدا پوچھے گا لیکن حضرت مہدیؑ نے کچھ نہیں فرمایا کہ کس طریق اور کس صورت پر ظہور ہوگا۔ پس اس ذات کے فرمان کی بناء پر معلوم ہوا کہ فعل (قاتلوا وقتلوا) مقید نہیں ہے اگر کسی کو مشکل پیش آئے کہ کلمہ گویوں سے قتال کیوں کر ہوگا تو اس کو یقین کے ساتھ جاننا چاہیئے کہ حق تعالیٰ نے مہدیؑ کو کلمہ گویوں پر بھیجا ہے مشرکاں اور کافراں عام حکم میں داخل ہیں اور آیۃ ہذا۔ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور میرے راستہ میں تکلیف دیئے گئے۔ سے ظاہر ہے کہ پس ناچار قاتلوا وقتلوا بھی ان (کلمہ گویوں کے) ساتھ ہوگا بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بعض یاروں کے شہید ہونے کا وقت یہی ہے سید محمدؑ (کے فرمان) کی حجت (کا پورا ہونا) سب پر لازم ہے اور تمام علامتیں ثابت ہوگئیں اور جس کسی کو شہادت پانے کے متعلق مشکل پیش آئے تو اس کو چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہ کی شہادت) اور حسنؓ و حسینؓ کو جو یزید نے شہید کروایا اور علیؓ (کی شہادت) پر نظر کرے جیسا کہ اس زمانہ میں (نبوت میں ظالموں نے) مصطفیٰ کی اولاد کو قتل کیا اسی طرح (ولایت میں) مہدیؑ کے بعد مصطفیٰ کی اولاد کو قتل کیے اور نیز واضح ہو کہ ملاؤں نے ایسا فتویٰ دیا کہ جو شخص سید محمد مہدیؑ کے یاروں کو قتل کرے اس کو دس چوہے کھانے والوں کا ثواب دیا جائے گا اور آہنی

می دہند بر پیشانی و خانہا و عبادت گاہ سوزندو
قتل مباح کردند بعدہ بندگی سید خوندمیرؓ حکم کردند
وگفتند کہ اکنون ظلم بر ما شد ما ہم تقصیر نکنیم و بتاں را
بشکنیم بعدہ از روے حسد مخالفاں چند بار استفتا
نوشتہ در لشکر سلطان فرستاد (وہو ہذا) بعضے
سیداں و تارکان دنیا و طالبان خدا و رو ندگاں در
پی مصطفیٰؐ و خوانندگاں سوی حق تعالیٰ و تابع
قرآن و کلمہ گویاں و خوانندگان آمنت باللہ
و آں فرائض کہ از خدا ثابت شدہ است ادا
کنندگاں و حلال خورندگاں و از حرام دور شدگاں
را دیر چہار یاران مصطفیٰؐ و اتفاق سنت و جماعت
را اعتقاد دارندگاں آں کسا نرا یکدام حجت کشتن
و اخراج کردن و گمراہ گفتن جائز است بعدہ از
محبت حق تعالیٰ بندگی سید الشہداءؓ جان خود را
بجاناں دادند و سہ جائے قبر کنانیدند و پوست
خود کشانیدند و بخشکی حضرت خدا رفتند
و فرمودند کہ در حشرگاہ بدیں آواز حق تعالیٰ
مارا بخواند کہ آنکس کجا است کہ بدوستی ما جان
خود امانت دادہ اکنون ذات ما بدہیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فالذین ھاجروا واخرجوا
من دیارھم واوذوا فی سبیلی
وقاتلوا وقتلوا در حق ایں آساحی
محقق شد والیاں در راہ حق شہادت
یافتند اول روز تیا ترنج دو از دہم ماہ شوال

پنبہ گرم کر کے داغ دیئے اور سید محمد مہدی علیہ السلام کے
یاروں کو مار کر سید محمد مہدیؑ سے روگردان کرنے کی کوشش
کی پیشانی پر داغ دیئے گھروں اور مسجدوں کو جلا دیئے اور
(مہدویوں کے) قتل کو مباح سمجھے اس کے بعد بندگی میاں
سید خوندمیرؓ نے حکم کیا اور فرمایا کہ اب ہم پر ظلم ہوا ہم بھی کوتاہی
نہیں کریں گے بتوں کو توڑیں گے اس کے بعد آپ نے مخالفوں
کے حسد کی بناء پر چند بار استفتاء لکھ کر سلطان کے لشکر میں بھیجا
(استفتاء کی عبارت یہ ہے کہ) بعض سید جو دنیا کو ترک کر چکے اور
خدا کے طالب اور مصطفیٰؐ کی پیروی کرنے والے اور خدائے تعالیٰ
کی طرف بلانے والے اور قرآن کے تابع کلمہ اور امنت باللہ پڑھنے
والے اور جو فرائض کہ کلام خدا سے ثابت ہیں ان کو ادا کرنے
والے اور حلال کھانے والے اور حرام سے دور رہنے والے
اور چار یارانِ مصطفیٰؐ اور سنت و جماعت (صحابہ و تابعین
تبع تابعین) کے اتفاق پر اعتقاد رکھنے والے ان اشخاص
کو قتل کرنا اخراج کرنا اور گمراہ کہنا کس حجت سے
جائز ہے اس کے بعد بندگی سید الشہداء نے حق تعالیٰ کی
محبت میں اپنی جان جاناں کو دی اور تین جگہ مدفون ہوئے
اور اپنا پوست کھچوائے اور جوار رحمت الٰہی میں داخل
ہوئے اور فرمایا کہ میدان حشر میں حق تعالیٰ ہم کو اس آواز
سے پکارے گا کہ وہ شخص کہاں ہے جو ہماری
دوستی میں اپنی جان امانت دی اب ہم (اس کو) ہماری
ذات دیتے ہیں۔ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام
سے جو رحمٰن و رحیم ہے پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور انکے
گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستہ میں ایذا دیئے گئے اور
مقاتلہ کیئے اور قتل کئے گئے ان اصحاب کے حق میں ثابت ہوا

در موضع کلھا نبیل چہل برادران شہید شدند بایں تفصیل پنجاہ و سہ بر نبال سید الشہداء رضی اللہ عنہ صدیق ولایت واصل بہ حق تعالیٰ شدند۔

اور انہوں نے راہ حق میں شہادت پائی ہے پہلے دن بارھویں شوال کو موضع کھا نبیل میں چالیس برادر شہید ہوئے اس تفصیل سے ترپن (حضرات) سید الشہداء صدیق ولایت رض کے ہمراہ واصل حق ہوئے۔

باب ہفدہم

در بیان بشارت ہائے مہدی ع و تخصیص سیدین رض

نقلست در احمد آباد اجماع شدہ بود در نین پور گفتگو در فضل دو جوانان بود ہمہ مہاجران مہدی ع دراں مجلس حاضر بودند بعضی مہاجران رض فرمودند کہ تخصیص معلوم است ولیکن حضرت پیش کدام کس فرمودہ اند کہ ایں ہر دو جوانان اند بندگی سید محمود رض و بندگی سید خوندمیر رض پس بندگی میاں رض فرمودند کہ بندہ را سماع است کہ بی بی بون رض حضرت میراں ع را پرسیدہ بودند بعدہ میراں جیو ع معین کردہ فرمودند تا بی بی رض را بہ پرسیم ہرچہ شنیدہ باشند خواہند فرمود بعدہ ہمہ مہاجران رض پیش بی بی رض رفتند بعدہ بندگی سید خوندمیر رض بدیں طریق بی بی را پرسیدند کہ خدا حاضر است و میراں ع ہم حاضر ہستند انچہ از حضرت میراں ع شنیدہ باشند بفرمائید کہ میراں جیو ع نام دو جوانان پیش شما فرمودہ اند آں کیانند بعدہ بی بی رض فرمودند حضرت میراں ع

سترھواں باب

مہدی ع کی بشارتوں اور سیدین رض کی تخصیص کے بیان میں

نقل ہے کہ احمد آباد نین پور میں اجماع ہوا تھا دو جوانوں کے فضل کی گفتگو تھی تمام مہاجران مہدی ع اس مجلس میں حاضر تھے بعض مہاجروں رض نے فرمایا کہ تخصیص تو معلوم ہے ولیکن حضرت مہدی ع نے کس شخص کے سامنے فرمایا کہ یہ دو جوان ہیں (یعنی) بندگی سید محمود رض اور بندگی سید خوندمیر رض پس بندگی میاں رض نے فرمایا کہ بندہ کی سماع ہے کہ بی بی بون رض نے حضرت مہدی ع سے دریافت فرمایا تو مہدی ع نے معین کر کے فرمایا لہٰذا ہم بی بی رض سے پوچھیں گے جو کچھ کہ سنی ہیں فرمائیں گی۔ اس کے بعد تمام مہاجرین رض بی بی کے پاس گئے اس کے بعد بندگی سید خوندمیر رض نے بی بی رض سے اس طرح پوچھا کہ خدا حاضر ہے اور مہدی ع بھی حاضر ہیں آپ نے حضرت مہدی ع سے جو کچھ سنا ہے فرمائیں کیونکہ مہدی ع نے دو جوانوں کا نام آپ کے روبرو فرمایا ہے وہ کون ہیں اس کے بعد بی بی رض نے فرمایا کہ حضرت مہدی ع نے شہر فرہ میں دعوت کے وقت فرمایا کہ فرمان خدا ہوتا ہے کہ اے

در شہر فرہ بوقت دعوت فرمودند کہ فرمان می شود کہ اے سید محمد دو جواناں سیداں را بے واسطہ فیض از حضرت ما میرسد و بر تو منت می نہیم پیش تو ایں چنیں کساں ہستند اگر ترا نہ فرستادیم ایں ہر دو کساں را ایں مقام بودی و نیز ایں مقام را رسیدندی و چونکہ از حضرت میراں ؑ ایں حکایت شنیدیم پیش میراں جیو ؑ عرض کردیم کہ میراں جیو ؑ ایشاں ہر دو جواناں کدام اند پس میراں جیو ؑ فرمودند در کار خود باشید خدائے تعالیٰ اظہار خواہد فرمود بعدہ عرض کردیم کہ ازیں سبب می پرسیم کہ تعظیم آں کساں را بداریم چنانچہ خوندکار را می داریم بعدہ حضرت میراں ؑ فرمودند کہ آں دو جواناں میراں سید محمود رضؓ و میاں سید خوندمیر رضؓ ہستند

و نیز نقلست کہ در موضع بھیلوٹ اجماع شدہ بود ذکر در حکایت فضل ہم بود بعضی گفتند کہ میاں سید خوندمیر رضؓ خود را بر یاراں فضل می دہند بندگی میاں رضؓ فرمودند کہ بندہ گاہی خود را فضل ندادہ است چرا کہ از میراں جیو ؑ دائم فنا و نیستی شنیدیم فضل خود را دادن ہستی است بعدہ وقت عصر میاں سید محمود رضؓ و میاں سید خوندمیر رضؓ برابر ایستادہ بودند در نماز بندگی سید خوندمیر رضؓ را از حق تعالیٰ فرمان شد فبدل الذی ظلموا منہم قولا غیر الذی قیل لہم بعدہ بعد از نماز در گوش میراں سید محمود رضؓ گفتند کہ اینچنیں فرمان می شود بعدہ میراں سید محمود رضؓ باآواز بلند

سید محمد دو سید جوانوں کو بے واسطہ فیض ہماری (درگاہ) سے پہنچتا ہے اور تجھ پر ہمارا احسان ہے کہ تیرے پاس ایسے دو اشخاص ہیں کہ اگر ہم تجھ کو نہ بھیجتے تو ان دونوں اشخاص کا مقام یہی ہوتا اور نیز وہ اس مقام کو پہنچتے اور چونکہ ہم نے حضرت مہدی ؑ سے یہ حکایت سنی تو مہدی ؑ کے حضور میں عرض کیا کہ میراں جیو ہر دو جوان کون ہیں پس مہدی ؑ نے فرمایا کہ تم اپنے کام میں رہو خدائے تعالیٰ ظاہر فرما دے گا بعدہ عرض کی کہ اس سبب سے پوچھتی ہوں کہ ان دو اشخاص کی عظمت کروں جیسی کہ خوندکار کی (عظمت) کرتے ہیں اس کے بعد حضرت مہدی ؑ نے فرمایا کہ وہ دو جوان میراں سید محمود رضؓ اور میراں سید خوندمیر رضؓ ہیں۔

اور نیز نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں اجماع ہوا تھا فضل کی حکایت کا ذکر بھی تھا۔ بعض نے کہا کہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ خود کو یاروں پر فضیل دیتے ہیں۔ بندگی میاں نے فرمایا کہ بندہ کبھی خود کو فضیل نہیں دیا اس لئے کہ ہم نے مہدی ؑ سے ہمیشہ فنا اور نیستی (کی ہدایت) سنی ہے خود کو فضل دینا ہستی ہے اسکے بعد عصر کے وقت میاں سید محمود رضی اللہ عنہ اور میاں سید خوندمیر رضؓ برابر کھڑے تھے بندگی سید خوندمیر رضؓ کو حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ پس بدل دیا ان لوگوں نے جنھوں نے ان میں سے ظلم کیا قول کو خلاف میں اس کے جو کہا گیا ان سے پھر نماز کے بعد میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کے کان میں کہا کہ ایسا فرمان ہوتا ہے اس کے بعد میراں سید محمود رضی اللہ عنہ

فرمودند کہ آمنا وصدقنا بعدہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ایں بیت خواندند۔

بیت

خدا از عابداں آنرا گزیند
کہ در راہ خدا خود را نہ بیند

یک روز در حجرہ فرمان بہ عتاب شد کہ چرا حق پوشی کردی کہ فضل دو کساں را بر ہمہ یاراں دادیم بندگی سید خوندمیر رضی عرض کردند کہ خدائے تعالیٰ چیزی حجتی باید فرمان شد قل من کان عدو اللہ وملٰئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکٰیل فان اللہ عدو للکفرین۔ وبشارتہای حضرت میراں علیہ السلام ایں دو کساں را بہ تخصیص است چنانچہ درمیان فرشتگان جبرئیل ومیکائیل تخصیص ہستند و نیز فرمودند کہ سہ کساں ذاتی ہستند یکی میراں سید محمود رضی دوم میاں سید خوندمیر رضی و سوم میاں دلاور رضی و نیز **نقلست** کہ یک روز بندگی سید خوندمیر رضی را حضرت میراں علیہ السلام دست گرفتہ درون حجرہ بردند و فرمودند کہ سید خوندمیر رضی سہ ماہ شدہ است کہ معلوم می شود آنچہ دریں سینہ ظہور شدہ است ہماں ظہور در سینہ شما شدہ است ہر پنج انگشت خود بر سینہ بندہ زدند و نیز **نقل است** کہ وقتیکہ میاں یوسف رضی را چیزی کشودہ شد ہمہ برادراں پسخوردہ میاں مذکور نوشیدند و میراں سید محمود رضی درخانہ آمدند و بسیار زاری کردند بعدہ بی بی بونجی رضی پیش میراں علیہ السلام عرض کردند کہ سید محمود رضی اللہ عنہ بسیار ہلاک میشوند خوندکار بیایند پس میراں علیہ السلام آمدند و پرسیدند کہ شمایاں

نے بلند آواز سے فرمایا کہ آمنا وصدقنا اس کے بعد میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے یہ بیت پڑھی۔

بیت

خدا اپنے بندوں میں سے اس کو مقبول رکھتا ہے
جو خدا کی راہ میں خود کو نہیں دیکھتا ہے

ایک روز حجرہ میں عتاب سے فرمان ہوا کہ کس لئے حق پوشی کرتا ہے کہ ہم نے دو اشخاص کو سب یاروں پر فضل دیا ہے بندگی سید خوندمیر رضی نے عرض کیا کہ اے خدائے تعالیٰ کوئی چیز حجت کے لئے چاہیئے تو فرمان ہوا کہ کہہ جو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل ومیکائیل کا دشمن ہے تو ہوا کرے پس تحقیق اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتیں ان دو اشخاص کے لئے مخصوص ہیں جیسا کہ فرشتوں کے درمیان جبرئیل ومیکائیل مخصوص ہیں اور نیز (مہدی علیہ السلام نے) فرمایا کہ تین اشخاص ذاتی ہیں اول میراں سید محمود رضی دوم میاں سید خوندمیر رضی اور سوم میاں دلاور رضی اور نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام بندگی سید خوندمیر رضی کا ہاتھ پکڑ کر حجرہ میں لے گئے اور فرمایا کہ اے سید خوندمیر رضی تین ماہ ہوئے (منجانب اللہ) معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس سینہ میں ظہور ہوا ہے وہی ظہور تمہارے سینہ میں ہوا ہے۔ پانچوں انگلیاں بندہ کے سینہ پر ماریں اور نیز نقل ہے کہ جب میاں یوسف رضی اللہ عنہ کو کوئی چیز منکشف ہوئی تو تمام برادروں نے میاں مذکور کا پسخوردہ پیا اور میراں سید محمود رضی اللہ عنہ گھر میں آئے اور بہت زاری کی اس کے بعد بی بی بونجی رضی اللہ عنہا نے مہدی علیہ السلام سے عرض کی کہ سید محمود رضی بہت ہلاک ہوتے ہیں خوندکار آئیں پس حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لائے اور پوچھا کہ تم ایسا

چرا می کنید بعدہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ فرمودند بطریقی کہ میاں یوسف رضؓ را چنیں حال است وایں بندہ را ہیچ حالی نیست بعدہ میراں جیوؑ فرمودند ایں چہ آرزو می کنید او در تجلی روحی اوہ اوہ می کند حال شما بہتر است ازیں بعد میراں سید محمود رضؓ عرض کردند کہ صدقہ میرانؑ چیزے روزی شود بعدہ میرانؑ جیو فرمودند کہ صدقہ خوار نبایدم شد مرد باید بود حال سید خوندمیر رضؓ بینید کہ تجلی الوہیت پے درپے می شود بشرہ ہم تغیر نمی شود و نیز **نقلست** کہ حضرت میرانؑ یکی را سیر نبوت فرمودند و دومی را سیر ولایت فرمودند یعنی بندگی میراں سید محمود رضؓ و بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ و نیز اجماع لکھا نبیل اینست کہ شبے بود دراں شب بعد از عشاء میاں سید خوندمیر رضؓ و میاں نعمت رضؓ و میاں دلاور رضؓ و میاں نظام رضؓ واکثر مہاجران رضؓ حاضر بودند چیزے گفتگو در فضل بود بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ فرمودند کہ ایں سنگ است سید محمد مہدیؑ ایں را گوہر فرمودند شما چہ میفرمائید بعدہ میاں سید سلام اللہ یکی خاشاک از صف جماعت خانہ گرفت و فرمودند کہ ایں گیاہ است و سید محمدؑ ایں را شاہ فرمودند شما چہ میفرمائید بعدہ میاں نظام رضؓ فرمودند کہ آں سنگ گوہر است وایں گیاہ شاہ است بعدہ میاں نعمت رضؓ میاں دلاور رضؓ را فرمودند کہ شمارا آنچہ معلوم است بگوئید بعدہ میاں دلاور رضؓ ایستادہ شد گفت سخن ایں کمینہ راچہ اعتبار است بعدہ ملک بخن دامن میاں دلاور رضؓ گرفتہ نشانیدہ گفتند کہ آنچہ حق است

کیوں کرتے ہو اس کے بعد میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میاں یوسف رضؓ کا حقیقت حال یہ ہے اور اس بندہ کے لئے کوئی حال نہیں اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ کیا آرزو کرتے ہو کہ وہ تجلی روحی میں اوہ اوہ کرتا ہے تمہارا حال ان (میاں یوسف رضی اللہ عنہ) سے بہتر ہے اس کے بعد میراں سید محمود رضؓ نے عرض کیا کہ مہدی علیہ السلام کا صدقہ کچھ روزی ہو اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ صدقہ خوار نہیں ہونا چاہیئے مرد بننا چاہیئے سید خوندمیر رضؓ کے حال کو دیکھو کہ تجلی الوہیت پے درپے ہوتی ہے چہرہ بھی متغیر نہیں ہوتا۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی عؑ نے ایک کو نبوت کی سیر فرمایا اور دوسرے کو ولایت کی سیر فرمایا یعنی بندگی میراں سید محمود رضؓ اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ اور نیز لکھا نبیل کا اجماع یہ ہے کہ ایک رات تھی اس رات میں عشاء کے بعد میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ میاں نعمت رضؓ میاں دلاور رضؓ میاں نظام رضؓ اور اکثر مہاجرین حاضر تھے فضل کے متعلق کچھ گفتگو ہو رہی تھی بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ پتھر ہے سید محمد مہدیؑ نے گوہر فرمایا ہے آپ کیا فرماتے ہو اس کے بعد میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ نے جماعت خانہ کی صف سے ایک کاڑی لی اور فرمایا کہ یہ گیاہ (گھاس کی کاڑی) ہے سید محمدؑ نے اس کو شاہ فرمایا ہے آپ کیا فرماتے ہو اس کے بعد میاں نظامؓ نے فرمایا کہ وہ پتھر گوہر ہے اور یہ گیاہ شاہ ہے اسکے بعد میاں نعمت رضؓ نے میاں دلاور رضؓ سے فرمایا کہ آپکو جو کچھ معلوم ہے بیان کرو اسکے بعد میاں دلاور رضؓ کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ اس کمینہ کی بات کا کیا اعتبار ہے اس کے بعد ملک بخن نے میاں دلاور رضؓ کا دامن پکڑ کر بٹھا کر کہا کہ جو کچھ حق ہے کہو میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیوں نہیں کہتے اس کے بعد میاں دلاور رضؓ

بگوئید میاں نعمت رضؓ فرمودند چرا نمی گوئید بعدہ میاں
دلاور رضؓ برخاستہ گفتند کہ سخن من راچہ اعتبار است
باز ملک بخن یکتائی گرفتہ نشانیدہ گفتند آنچہ معلوم
است چرا نمی گوئید پس میاں دلاور رضؓ فرمودند کہ
محمد رسول اللہ صلعم را فضل از قرآن است و سید محمدؑ
را فضل از بیان قرآن و وارث است پس ہر آنجا
وارث بیان قرآن است ہمیں فضل لپسند است
و نیز فرمودند کہ در یاران میراںؑ ایں چنیں بیان
قرآن خدائے تعالیٰ کسے را عطا کردہ است ہمیں
فضل عین است و میاں دلاور رضؓ فرمودند در کسے
کہ صفت عمر رضؓ و عثمان رضؓ باشد آنکس با بابکر رضؓ صفت
است دست بیعت کنند کہ اول فضل بیان قرآن
دوم فضل آل رسولؐ سوم فضل آل مہدیؑ چہارم
فضل تخصیص دو جوانان بعدہ ہمہ کساں از جماعت خانہ
برخاستند و طرف خانہ بندگی سید خوندمیر رضؓ رواں
شدند چونکہ در دہلیز رسیدند میاں نظام رضؓ بشتابی
ہر دو دست بندگی سید خوندمیر رضؓ گرفتند و بیعت
کردند و فرمودند بندہ را برادر خود دلشمرید بعدہ میاں
نعمت رضؓ برادران خود را فرمودند کہ شما پیش سید خوندمیر رضؓ
بمانید ایشاں را فضل میاں دلاور رضؓ دادہ است
اگر خدائے تعالیٰ مارا ہم فضل سید خوندمیر رضؓ معلوم
خواہد کرد صحبت خواہیم کرد پس میاں دلاور رضؓ میاں
نعمت رضؓ را گفت شمارا ہم میاں جیوؑ در اخوان شمردہ
است و نیز میاں نعمت رضی اللہ عنہ و میاں
ابو محمد مہاجر رضؓ ہم ہماں شب بیعت کردند و نیز
نقلست میاں سید خوندمیر رضؓ چند بار فرمودند کہ

نے اٹھ کر کہا کہ میری بات کا کیا اعتبار ہے پھر ملک بخن رضؓ
نے یکتائی پکڑ کر بٹھا کر کہا کہ جو کچھ معلوم ہے کس لئے
نہیں کہتے پس میاں دلاور رضؓ نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلعم
کو قرآن سے فضل ہے اور سید محمد مہدیؑ کو بیان قرآن
سے فضل ہے اور وارث (قرآن) ہے۔ پس جہاں بیان
قرآن کی وراثت ہے یہی فضل کافی ہے اور نیز فرمایا کہ مہدیؑ
کے یاروں میں اس قسم کا قرآن کا بیان خدائے تعالیٰ نے جس کو
عطا کیا ہے یہی عین فضل ہے۔ اور میاں دلاور رضؓ نے فرمایا
جس شخص میں عمر رضؓ اور عثمان رضؓ کی صفت ہو وہ شخص ابابکر رضؓ
کی صفت رکھنے والا ہے اس سے بیعت کرنی چاہیئے کیونکہ
پہلا فضل قرآن کے بیان کا دوسرا فضل آل رسولؐ
کا تیسرا فضل آلِ مہدی علیہ السلام کا چوتھا فضل دو جوانوں
کی تخصیص کا ہے اس کے بعد سب حضرات جماعت خانہ سے
اٹھ گئے اور بندگی سید خوندمیر رضؓ کے مکان کی طرف جانے لگے۔ جب
دہلیز کے پاس پہونچے تو میاں نظام رضؓ نے جلدی سے بندگی میاں
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑا اور بیعت کی
اور فرمایا کہ بندہ کو اپنا بھائی سمجھیں اس کے بعد میاں نعمت رضؓ
نے اپنے برادروں سے فرمایا کہ تم سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے
پاس رہو۔ ان کو میاں دلاور رضؓ نے فضل دیا ہے اگر خدائے تعالیٰ
ہم کو بھی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کا فضل معلوم کرے گا تو
صحبت اختیار کریں گے پس میاں دلاور رضی اللہ عنہ نے
میاں نعمت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مہدیؑ نے تم کو بھی
اخوان میں شمار کیا ہے اور نیز میاں نعمت رضؓ اور میاں
ابو محمد مہاجر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی رات میں بیعت کی۔
اور نیز نقل ہے میاں سید خوندمیر رضؓ نے چند بار فرمایا کہ
مہدیؑ سو بار کم و بیش اس بندہ کے حجرہ میں آکے

میراں جیوؑ صد بار کم و زیادہ در حجرۂ ایں بندہ آمدند و فرمودند کہ امروز در حق شما ہمچناں فرمان می شود بعدہ بندہ عرض کرد کہ بندہ، ہیچ نام بعدہ میراں علیہ السلام فرمودند کہ بندہ چہ داند فرمان خدا ہمچوں میباشد و نیز نقلست در شہر فرہ بہ حضور میراں جیوؑ بندگی سید خوندمیرؓ معاملہ دیدند کہ وصال میراں علیہ السلام شدہ است و غسل دادہ ہر یکی از برادراں آمدہ قصد بر داشتن می کند و ہیچکس نمی تواند کہ بردارد بعدہ بندگی میاں رضی اللہ عنہ فرمودند کہ برادراں مارا بفرمایند تا برداریم بعدہ ہمہ کس گفتند کہ شما بردارید پس بندگی سید خوندمیرؓ برداشتند بہ سبکی و آسانی بر سینۂ خود داشتہ بردیم و چند قدم بر فتم چہ می بینم کہ میراںؑ درمیاں نیستند۔ او ہر دو دست بندہ بر سینہ ماندہ است و حضرت میراںؑ در ما غائب شدند) و ایں معاملہ پیش میراں جیو عرض کردیم بعدہ میراںؑ فرمودند آرے ہمچناں است چنانچہ دیدہ اید ایں بار ولایت مصطفیٰ صلعم است جز شما کسے طاقت برداشتن آں ندارد و نیز فرمودند شمارا فنا در ذات ما است (بندہ و شما ہر دو یک ذات ہستند، ہیچ فرق نیست و نیز نقلست از بندگی سید خوندمیرؓ در شہر فرہ کہ بندہ پیش میراںؑ حاضر بود بیان چیزے فضل ولایت مصطفیٰؐ بود بعدہ میراں جیوؑ فرمودند فرمان میشود اے سید محمد ہر جا کہ ختم ولایت مصطفیٰؐ باشند قائم مقام آنجا انبیاء باشند و بعضی کسانرا

اور فرمایا کہ آج تمہارے حق میں ایسا فرمان ہوتا ہے اس کے بعد بندہ نے عرض کیا کہ بندہ کچھ نہیں ہے اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کیا جانے خدا کا فرمان ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور نیز نقل ہے شہر فرہ میں بندگی سید خوندمیرؓ نے مہدیؑ کے حضور میں معاملہ دیکھا کہ مہدی علیہ السلام کا وصال ہو گیا ہے اور غسل دے کے برادروں میں سے ہر ایک برادر آ کر اٹھانے کا قصد کرتا ہے اور کوئی شخص نہیں اٹھا سکتا اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ اگر ہم کو بھائیوں کی اجازت ہو تو ہم اٹھاتے ہیں اس کے بعد تمام اشخاص نے کہا کہ آپ اٹھاؤ پس بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا (اور فرمایا کہ میں نے) سب کی اور آسانی سے اپنے سینہ پر اٹھا لیا۔ اور چند قدم گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مہدی علیہ السلام درمیان میں نہیں ہیں اور میرے دونوں ہاتھ میرے سینہ پر ہیں اور حضرت مہدیؑ ہم سے غائب ہو گئے اور یہ معاملہ میں نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے دیکھا ہے یہ مصطفیٰؐ کی ولایت کا بار ہے تمہارے سوا کوئی شخص اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور نیز فرمایا کہ تم کو ہماری ذات میں فنا حاصل ہے بندہ اور تم ہر دو ایک ذات ہیں کچھ فرق نہیں۔ اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ شہر فرہ میں بندہ مہدیؑ کی خدمت میں حاضر تھا اور مصطفیٰؐ کی ولایت کے فضل کا بیان تھا اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ فرمان خدا ہوتا ہے اے سید محمد جس جگہ مصطفیٰؐ کی ولایت کا خاتم ہے اس جگہ کے اشخاص انبیاء کے قائم مقام ہوں گے اور بعض اشخاص کو

سیر ابراہیم فرمودند و بعضی کسانرا سیر موسیٰ فرمودند بعدہ بندگی سید خوندمیر رضؓ عرض کردند کہ کسے را سیر محمد مہدیؑ باشد فرمودند آری شما را در ذات بندہ سیر است و نیز نقل است کہ حضرت میرانؑ را میاں دلاور رضؓ ملاقات کردند وقت فجر آں وقت میرانؑ تلقین کردند میرانؑ دست خود بالائے دست میاں دلاور رضؓ نہادند و فرمودند مرید اللہ باشید بعدہ دست میاں دلاور رضؓ بالا کردند دست خود زیر کردند فرمودند مراد اللہ باشید ہفت سال جذبہ ماندند در مسجد نشستہ بودند بعدہ بصحبت میرانؑ آمدند و نیز نقلست کہ بندگی سید خوندمیر رضؓ بحضور میرانؑ معاملہ دیدہ بودند کہ حضرت میرانؑ را وصال شدہ است و بعضی یاران با بندہ مخالف شدند پیش میران جیوؑ عرض کردیم کہ ایں چنیں دیدیم بعدہ فرمودند چنانچہ دیدید تحقیق است وقتی باشد کہ با شما مخالفت و بے دینی نسبت خواہند کرد و شما برحق ہستند مستقیم باشید ایشاں رجوع و افسوس خواہند کرد۔ و نیز نقلست میاں مخدوم رضؓ را و میاں عزیز اللہ را در وقت عصر در حق ہر دو کساں فرمودند کہ ہر دو را سیر ابراہیمؑ است اگر حیات باشد بیشتر باشند و لیکن ایشاں سفر کردند چونکہ بندگی میرانؑ از دعوت فارغ شدند ہر یکے برادراں دست بوسی کردند با آں کساں بعدہ یکے سوم روز نقل شد و دیگر ہفتم روز نقل شد و نیز حکایت موضع کھانبیل آمد مانکہ چشمہائے سید الشہداء در دلبسیاری کردند

(مہدیؑ نے) ابراہیم علیہ السلام کی سیر فرمایا اور بعض کو سیر موسیٰ فرمایا اس کے بعد بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کسی کو محمد مہدی علیہ السلام کی سیر ہے تو فرمایا ہاں تم کو بندہ کی ذات میں سیر ہے۔ اور نیز نقل ہے کہ میاں دلاور رضؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی فجر کا وقت تھا اس وقت مہدی علیہ السلام نے تلقین کی (اس طرح پر کہ) مہدی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ میاں دلاور رضؓ کے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا مرید اللہ ہو اس کے بعد میاں دلاور رضؓ کا ہاتھ اوپر اپنا ہاتھ نیچے رکھا اور فرمایا کہ مراد اللہ ہو سات سال (میاں دلاور رضؓ کو) جذبہ رہا مسجد میں بیٹھے رہے اس کے بعد مہدیؑ کی صحبت میں حاضر ہوئے۔ (یہ نقل میاں سید یحییٰ اور جعفر میاں صاحب کے نسخوں میں ہے) اور نیز نقل ہے کہ بندگی سید خوندمیر رضؓ نے مہدیؑ کے حضور میں معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدیؑ کا وصال ہو چکا ہے اور بعض برادر بندہ کے مخالف ہو گئے ہیں (یہ معاملہ) میں نے مہدیؑ کی حضور میں عرض کیا کہ میں نے ایسا دیکھا ہے تو فرمایا جیسا کہ تم نے دیکھا ہے درست ہے ایک وقت ایسا ہوگا کہ تم سے مخالفت کریں گے اور تم کو بے دینی سے منسوب کریں گے اور تم حق پر ہوں گے مستقیم رہو یہ لوگ رجوع اور افسوس کریں گے اور نیز نقل ہے میاں مخدوم رضؓ اور میاں عزیز اللہ رضؓ کے حق میں عصر کے وقت (مہدی علیہ السلام نے) فرمایا کہ ہر دو کو ابراہیمؑ کی سیر ہے اگر زندہ رہیں تو آگے بڑھ جائیں گے ولیکن یہ حضرات انتقال کر گئے کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام دعوت سے فارغ ہوئے ہر ایک برادر نے دست بوسی کی اس کے (دعوت کے) بعد تیسرے دن ان دو اشخاص میں سے ایک نے انتقال کیا۔ اور

دراں وقت بندگی میاں رضؓ فرمودند کہ فرمان میشود کہ اے سید خوندمیر رضؓ کار تو تمام شد اما چیزی مقصود ما است زندہ داشتن ترا وہماں شب بندہ ولی یوسف رحؒ خواب دید الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ بعدہ درخواب پرسیدم کہ در زمانہ مہدی عؑ ہم ہمچو باشد چنانچہ در زمان مصطفیٰ ؐ شدہ بود بعدہ بندگی میاں رضؓ درخواب جواب فرمودند کہ آری ہمچناں باشد بعدہ بندہ بیدار شدم برجسم این بندہ لرزہ بسیار شد کہ بندگی سید خوندمیر رضؓ درمیان ما نمانند (بسبب درد چشم آنحضرت ایں خواب پیش آنحضرت گفتن نتوانستم پیش بندگی میاں شاہ نظام رضؓ گفتم و پرسیدم کہ اینجا دین ہم کامل شود چنانچہ در وقت مصطفیٰ ؐ دین کامل شدہ بود فرمودند آری ہمچناں شود) ونیز حکایت از کھانبیل کہ بندگی میاں رضؓ را درد شکم و چشم بود بعد تخفیف شدن ہماں شب چناں میدیدند کہ فرمان خدائے تعالیٰ میشود اے سید خوندمیر رضؓ چندیں خلعت ہا و تشریفہا ترا وکسانیکہ امشب در دائرہ بودند ایشاں را از حضرت ما دادیم دراں تشریفہا یکی ایں بود گوشت و پوست واستخواں و موہائے فنا بخشیدیم چونکہ روز شد بی بی خوندبوا رضؓ بر سر بندگی میاں رضؓ شانہ می کردند میاں رضؓ فرمودند کہ ہمہ برادراں را و خواہراں را بگوئید کہ دوگانہ شکرانہ بگذارید

دوسرے نے نویں روز وفات پائی اور نیز موضع کھانبیل کی حکایت ہے جس زمانہ میں کہ سید الشہداء رضؓ کی آنکھوں میں بہت درد تھا اس وقت بندگی میاں رضؓ نے فرمایا کہ (خدا کا) فرمان ہوتا ہے کہ اے سید خوندمیر رضؓ تیرا کام تمام ہوا لیکن تجھ کو زندہ رکھنے میں کچھ ہمارا مقصود ہے اور اسی رات میں بندہ ولی یوسف رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے کامل کر دیا اور میری نعمت تم پر تمام کر دی اور میں تمہارے اسلام کو دین بنانے سے راضی ہو گیا اس کے بعد میں نے خواب میں پوچھا کہ مہدی عؑ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مصطفیٰ ؐ کے زمانہ میں ہوا ہے اس کے بعد بندگی میاں رضؓ نے خواب میں جواب فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہوگا اس کے بعد بندہ ہشیار ہوا تو بندہ کے جسم پر بہت لرزہ شروع ہوا کہ بندگی سید خوندمیر رضؓ ہمارے درمیان نہیں رہیں گے (حضرت کی آنکھ میں درد ہونے کی وجہ حضرت کو یہ خواب نہیں کہہ سکا بندگی میاں شاہ نظام رضؓ سے کہا اور دریافت کیا کہ یہاں بھی دین کامل ہوگا جیسا کہ مصطفیٰ ؐ کے زمانہ میں دین کامل ہوا تھا تو فرمایا ہاں ایسا ہی ہوگا) اور نیز کھانبیل کی حکایت ہے کہ بندگی میاں رضؓ کے پیٹ اور آنکھ میں درد تھا درد میں کچھ کمی ہونے کے بعد اسی رات میں آپ نے ایسا دیکھا کہ خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے اے سید خوندمیر رضؓ ہم نے اپنی درگاہ سے تجھ کو اور ان اشخاص کو جو آج کی رات دائرہ میں تھے اتنی خلعتیں اور بزرگیاں دی ہیں ان بزرگیوں میں سے ایک یہ تھی کہ ہم نے تیرے گوشت پوست، استخواں اور بال بال کو فنا بخشا ہے جب صبح ہوئی بی بی خوندبوا رضی اللہ عنہا بندگی میاں رضی اللہ عنہ کے سر میں کنگھی کر رہی تھیں میاں رضؓ نے

کہ حق تعالیٰ بر شما ایں چنیں تشریفہا عطا کردہ است بعدہ ملک الہداد رضؔ را طلبیدہ ہرچہ از خدائے تعالیٰ معلوم شدہ بود مفصل کردہ بیان فرمودند و نیز فرمودند کہ فرمان می شود کہ ہر کہ در دائرہ امشب است او را بخشیدیم الحمد اللہ دریں تشریفہا ایں کمینہ ولی یوسف رحؔ را و ہمہ طالبان حق را ثابت میراند بکرم خویش در انروز تا چند وقت آواز بلند شنیدہ بندگی میاں رضؔ پرسیدند کہ ایں چہ شور است یاراں رحؔ فرمودند ہیچ نیست بعدہ میاں رضؔ فرمودند از یں جہت می پرسیم کہ عیسیٰ عؔ ایں بندہ را نزدیک نمودہ شدند و نیز **نقلست** کہ بندگی میراں سید محمود رضؔ از سفر آمدہ در موضع بھیلوٹ با دائرہ ماندہ بودند بندگی میاں سید خوندمیر رضؔ ہم با دائرہ از موضع سلطان پور پیش بندگی میراں سید محمود رضؔ آمدہ عرض کردند کہ بندہ را جائے بدہید تا ایں بندہ ہم پیش شما بماند بعدہ بندگی سید محمود رضؔ فرمودند کہ در میانِ ما و شما چہ فرق است میراں جیو عؔ آنچہ مرا فرمودند آں شما را ہم فرمودند بلکہ برادر حقیقی فرمودند و فیض شما جاری است و نیز **نقلست** کہ حضرت میراں عؔ فرمودند پس از بندہ تا قیامت فیض مہدی عؔ باشد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنہار لاٰیٰت لاولی الالباب (جزء ۴ رکوع ۱۱) ہمہ چیز شرح تواں کرد تا بہ بلیت رسند چوں بلیت رسند چہ

فرمایا کہ تمام برادروں اور بہنوں کو کہو کہ شکرانہ کے دو رکعت ادا کرو کہ حق تعالیٰ نے تم کو ایسی کچھ بزرگی عطا کی ہے اس کے بعد ملک الہداد رضؔ کو طلب کر کے جو کچھ خدائے تعالیٰ سے معلوم ہوا تھا مفصل طور پر بیان فرمایا اور نیز فرمایا کہ فرمان خدا ہوتا ہے کہ جو شخص آج کی رات دائرہ میں ہے ہم نے اس کو بخشدیا الحمد اللہ ان بزرگیوں میں اس کمینہ ولی یوسف رحؔ کو اور تمام طالبانِ حق کو ثابت قدم رکھ کر اپنے کرم سے یارے اس روز کئی بار آواز بلند سن کر بندگی میاں رضؔ نے پوچھا کہ یہ کیا شور ہے یاروں نے عرض کیا کہ کچھ نہیں اس کے بعد میاں رضؔ نے فرمایا کہ میں اس لئے پوچھتا ہوں کہ عیسیٰ عؔ اس بندہ کو نزدیک دکھلائی دیتے ہیں اور نیز نقل ہے کہ بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سفر سے آکر موضع بھیلوٹ میں اہلیان دائرہ کے ساتھ مقیم رہے بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے بھی موضع سلطان پور سے بندگی میراں سید محمود رضؔ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ بندہ کو جگہ دیجئے تاکہ یہ بندہ بھی آپ کے پاس رہے اس کے بعد بندگی سید محمود رضؔ نے فرمایا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کیا فرق ہے۔ مہدی عؔ نے جو کچھ میرے لئے فرمایا وہی تمہارے لئے فرمایا بلکہ برادر حقیقی فرمایا ہے اور تمہارا فیض جاری ہے اور نیز <u>نقل ہے حضرت مہدی عؔ نے فرمایا کہ بندہ کے بعد قیامت تک مہدی عؔ کا فیض رہیگا۔</u>

شروع کرتا ہوں میں نام سے اللہ کے جو رحمٰن و رحیم ہے تحقیق آسمانوں اور زمین کی خلقت میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے اللہ کی نشانیاں ہیں۔ اس آیت سے تمام چیزوں کی تشریح کی جا سکتی ہے حتیٰ کہ مقام آزمائش میں پہنچ جائیں جب مقام آزمائش میں پہنچ جائیں تو کیا کہنا چاہئے قطرہ آب جو اس کی خاصیت

شاید گفت واز آب جز خاصیت نتواں نمود
درحق ایں طائفہ بزمزم یا مصطفیٰ ام این
خطاب آمد سلام علی ال یٰسین
(جزء ۲۳ رکوع ۸) پس برادراں سید باشند
لولاک لما خلقت الافلاک
(لما خلقت الکونین) دارند اگر
وجود او با ایں طائفہ بنودی موجودات و مخلوقات
خود متصور و متبین بنودی قال علیہ السلام
لیتنی لقیت اخوانی ایں گروہ باشد و
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خبر داد کہ لاعرفن
اقواما منزلتھم منزلتی
عند اللہ ما ھم انبیاء والشھداء
ولکن یغبطھم الانبیاء
والشھداء لمکانتھم عند اللہ
ھم المتحابون بروح اللہ اے
عزیز اگر منزلت و مقام محمدؐ تواں دانست
آنگہ ممکن باشد کہ مقام ایشاں بداند و تواں
دانست پس حال لاولی الالباب
الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا
وعلی جنوبھم ویتفکرون
(جزء ۴ رکوع ۱۱) کما قال سبحانہ
وتعالیٰ فی مقعد صدق عند
ملیک مقتدر ونیز نقلست
کہ حضرت میراںؑ یکی را سیر نبوت فرمودند و دومی
را سیر ولایت فرمودند کما روی عن عائشہؓ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہے وہی ظاہر ہوگی اس جماعت کے حق میں زمزم
کے پاس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خطاب
آیا سلام ہے آلِ یاسین پر پس یہ لوگ سردار دو عالم
کے برادر ہوں گے اے محمد اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو
نہ پیدا کرتا (کونین کو نہ پیدا کرتا) کی فضیلت رکھتے ہیں
اگر آنحضرت کا وجود اس جماعت کے ساتھ موجود نہ ہوتا
تو کل موجودات اور مخلوقات بجائے خود پنہاں رہتی حضرت
نبیؐ نے فرمایا کاش میں اپنے بھائیوں سے ملتا یہ گروہ (وہی
گروہ) ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میں
اِن قوموں کو پہچانتا ہوں کہ اللہ کے پاس میں جہاں رہونگا
وہ بھی وہیں رہیں گے وہ نہ نبی ہوں گے نہ شہید
ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء اللہ کے پاس ان کے
مقام کو دیکھ کر غبطہ (آرزو) کریں گے یہی لوگ
اللہ کے فضل سے بایکدیگر محبت رکھنے والے
ہیں اے عزیز جب تو محمدؐ کے مقام و منزلت کو جانے
تو اس وقت یہ ممکن ہے کہ تو اس گروہ کے مقام کو
جانے اور جان سکتا ہے پس حال (ان کا یہ ہے کہ)
(بہتری نشانیاں ہیں) عقل مندوں کے لئے جو
اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے
اور فکر کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں
کی شان میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ بادشاہ قادر
کے پاس مقام صدق میں رہیں گے اور نیز نقل
ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک
کے لئے نبوت کی سیر اور دوسرے کے لئے
ولایت کی سیر فرمایا چنانچہ بی بی عائشہ رضؓ صدیقہ
سے مروی ہے آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان اللہ تعالیٰ اکرم الشہداء
بخمس کرامات لم یکرم
بہا احد من الانبیاء والا
ولیاء احدہا ان جمیع الا
نبیاء یقبض ارواحہم ملک
الموت وھو الذی یقبض روحی
واما الشہداء فاللہ تعالیٰ
یقبض ارواحہم بقدرتہ کیف
یشاء ولا یسلط علی ارواحہم ملک
الموت والثانی ان جمیع الانبیاء
قد غسلوا بعد الموت وسا غسل
انا بعد موتی والشہداء لا
یغسلون ولا حاجۃ لہم الی
ماء الدنیا والثالث ان جمیع
الانبیاء قد کفنوا واکفن انا
والشہداء لا یکفنون ویدفنون
فی ثیابہم والرابع ان
جمیع الانبیاء لما ماتوا فقد
سموا موتیٰ وانا اسمی میتا
والشہداء لا یسمون موتیٰ و
الخامس ان جمیع الانبیاء یعطی
لہم الشفاعۃ یوم القیٰمۃ و
لشفاعتی یوم القیٰمۃ واما
الشہداء ففی کل یوم تشفیع
لہم فیمن یشفعون ۔ مراتب
بندگی سید خوندمیرؓ چہ بیان کنم کہ در تحریر نیاید۔

سے روایت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شہیدوں
کو پانچ باتوں میں ممتاز فرمایا ہے جو انبیاء اور
اولیاء میں سے کسی کو عطا نہ ہوئیں ۔ ایک یہ کہ تمام
انبیاء کی روح کو ملک الموت قبض کرے گا اور
میری روح بھی وہی قبض کرے گا لیکن شہیدوں
کی روح خدائے تعالیٰ اپنی قدرت سے جس
طرح چاہے گا قبض کرے گا ان کی روحوں پر
ملک الموت مسلط نہ ہوگا۔ دوم یہ کہ تمام
انبیاء بعد موت غسل دیئے گئے اور میں
بھی غسل دیا جاؤں گا موت کے بعد اور شہداء
غسل نہیں دیئے جاتے ان کو دنیا کے پانی
کی ضرورت نہیں ہے سوم یہ کہ تمام انبیاء
کفن دیئے گئے اور میں بھی کفن دیا
جاؤں گا۔ اور شہداء کفن نہیں دیئے
جاتے اپنے کپڑوں میں دفن کئے جاتے
ہیں۔ چہارم یہ کہ تمام انبیاء جب انتقال
کئے تو ان کا نام موتیٰ رکھا گیا اور میں
بھی میت کہلاؤں گا شہداء کو موتیٰ نہیں
کہہ سکتے۔ پنجم یہ کہ تمام انبیاء
کو قیامت کے روز شفاعت کی
اجازت ہوگی اور میں بھی قیامت کے روز ہی
شفاعت کروں گا لیکن شہداء ہر روز شفاعت
کرسکتے ہیں۔ ان کو اختیار ہے جس کی
چاہیں شفاعت کریں۔ سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
کے مراتب کیا بیان کروں کہ تحریر
میں نہیں آسکتے۔

چہ وصفت کند این ولی ناتمام

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

ونیز **نقلست** کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ در حق یکی از فرزندان خود ہمچنان فرمودند کہ ببینید ازیں کس چہ دین روشن خواہد شد دراں وقت بندگی میاں سید محمودؒ (خاتم مرشد) صغیر بودند ونیز فرمودند کہ انچہ اوصاف دریں فرزند پیدا خواہد شد گفتن نمی توانیم از جہت آنکہ مبادا کسے رشک کند ونیز فرمودند کہ ایں را مرنجانید چیز یکہ می گوید و می کند انچہ می بیند می گوید ونیز بندگی میاں بھائیؓ را بندگی میاںؓ فرمودند کہ اندکی سید جی را بترسانید و بزنید کودکاں را می زندو می رنجاند بعدہ میاں بھائیؓ فرمودند کہ شما چرا نمی زنید میاںؓ فرمودند کہ بندہ را حال ایں فرزند چناں معلوم می شود کہ زدن نمی توانیم بعدہ میاں بھائیؓ فرمودند کہ چند روز شدہ است کہ ما راہم حال ایں فرزند معلوم میشود ازیں جہت نمی زنیم ونیز فرمودند در حق بی بی فاطمہؓ کہ در خانۂ شما پسر خواہد آمد اسمہ سید محمودؓ یعنی پسر مہدیؑ بی بی فاطمہؓ در تعجب شدند و فرمودند کہ تحقیق است میاںؓ فرمودند تحقیق است بعدہ بی بیؓ فرمودند کہ خدا داند کہ زندہ ماند یا نماند بعدہ میاںؓ فرمودند کہ اندیشہ مکنید خدائے تعالیٰ ایں فرزند را صالح خواہد کرد بعدہ بی بیؓ فرمودند اندیشہ ہمیں است کہ صالحان و دوستاں را دریں عالم بسیار نمی دارند بعدہ میاںؓ فرمودند کہ بزرگ خواہد شد وریش سفید و خانہائے دائرہ و فرزنداں ہم نمودہ می شوند چند فرزنداں

یہ ناقص ولی تیرا وصف کیا بیان کرے

تجھ پہ درود اور سلام ہو

اور نیز نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنے فرزندوں میں سے ایک فرزند کے حق میں ایسا فرمایا۔ دیکھو کہ اس شخص سے کیا دین روشن ہوگا۔ اس وقت بندگی میاں سید محمودؒ (خاتم مرشد) کمسن تھے اور نیز فرمایا کہ جو کچھ اوصاف اس فرزند میں پیدا ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی رشک کرے اور نیز فرمایا کہ اس کو آزردہ مت کرو جو چیز کہ کہتا ہے اور کرتا ہے جو کچھ کہ (منجانب اللہ) دیکھتا ہے کہتا ہے۔ اور نیز بندگی میاں بھائیؓ کو بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ سید جی کو ڈراؤ اور مارو (کیونکہ سید جی) بچوں کو مارتے ہیں اور آزردہ کرتے ہیں اس کے بعد میاں بھائیؓ نے فرمایا کہ آپ کس لئے نہیں مارتے میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ کو اس فرزند کا حال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نہیں مار سکتا اس کے بعد میاں بھائیؓ نے فرمایا کہ چند روز ہوئے کہ ہم کو بھی اس فرزند کا حال معلوم ہوا اسی لئے ہم بھی نہیں مارتے اور نیز بی بی فاطمہؓ کے حق میں فرمایا کہ تمہارے گھر میں لڑکا ہوگا اس کا نام سید محمود یعنی فرزند مہدیؑ (کا نام ہوگا) بی بیؓ متعجب ہوئیں اور فرمائیں کہ تحقیق ہے میاںؓ نے فرمایا کہ تحقیق ہے اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا کہ خدا جانے زندہ رہتا ہے یا نہیں اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا کہ اندیشہ مت کرو خدائے تعالیٰ اس فرزند کو صالح کرے گا اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا اندیشہ یہی ہے کہ صالحوں اور دوستوں کو اس جہاں میں بہت نہیں رکھتے اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا کہ بزرگ ہوگا اور ریش سفید ہوگی (اس کے) دائرہ کے گھر اور فرزنداں بھی دکھائے جاتے ہیں چند فرزنداں ہوں گے اور نیز فرمایا کہ ان فرزندوں میں سے ایک

خواہند شد و نیز فرمودند کہ ازاں فرزنداں یکی فرزند ہمچنان است چنانچہ حضرت یعقوبؑ را حضرت یوسفؑ شدہ بود بعدہ برآں فرزند ابتلاء بسیار شدہ بود بہ پیش حضرت عزت عرض کردند کہ دریں چہ مقصود است کہ بریں صغیر ابتلاء می شود فرمان حق تعالیٰ شد کہ اے سید خوندمیرؓ ترا نباید کہ جز ذات من بر کسے نظر کنی از جہت بریں بیچارہ ابتلاء شدہ است بعدہ میاںؓ منع کردند کہ در نظر بندہ سید محمودؒ را نیارید اگر خیریت ایں خواہید بعد ازیں ہیچ دوا ہم مکنید بعدہ تا یکسال در نظر نیاوردند و نیز میاں سید محمودؒ را بعد از شہید شدن بندگی میاںؓ در جالور بسیار غربت شدہ بود بعدہ ملک الہدادؓ درون حجرہ بردند و عرض نمودند کہ شما ہیچ اندیشہ مکنید و رنجیدہ مشوید بندگی میاںؓ ہمچناں فرمودند کہ برایں ابتلاء بسیار خواہد شد چنانچہ بر حضرت یوسفؑ شدہ بود و نیز بعد از شہید شدن معاملہ در جالور ہمچناں دیدند کہ بندگی میاںؓ می فرمایند کہ سید محمودؒ جماعت بکن بعدہ عرض کردند کہ ما را قرآن یاد نیست و ہیچ خواندن نمی دانیم بعدہ میاںؓ تاکید کردہ فرمودند کہ شما را دریں چہ مقصود است خدائے تعالیٰ خواہد آموخت پس چونکہ جماعت شروع کردند تمام قرآن را ختم کردند ایں معاملہ پیش بندگی ملک الہدادؓ عرض کردند بندگی ملکؓ فرمودند در حق شما چنانچہ بندگی میاںؓ فرمودند ازیں حال بہتر است و نیز میاں سید محمودؒ در جالور معاملہ دیدند کہ در شب

فرزند ایسا ہے جیسا کہ حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ ہوئے اس کے بعد (بعد تولد سید نجیؓ) اس فرزند پر (سید نجی پر) مصیبت زیادہ ہوئی میاںؓ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ اس میں کیا مقصود ہے کہ اس کم سن پر مصیبت ہوتی ہے تو حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید خوندمیرؓ تجھ کو نہیں چاہئے کہ تو میری ذات کے سوا کسی پر نظر کرے اسی لئے اس بے چارہ پر مصیبت پڑی ہے اس کے بعد میاںؓ نے منع کیا اور فرمایا کہ سید محمودؓ کو بندہ کے سامنے مت لاؤ اگر اس کی خیریت چاہتے ہو اس کے بعد کوئی علاج بھی مت کرو اس کے بعد ایک سال تک آپ کے سامنے نہیں لائے اور نیز بندگی میاںؓ کے شہید ہونے کے بعد جالور میں میاں سید محمودؒ پر بہت غربت تھی اس کے بعد ملک الہدادؓ حجرہ میں لے گئے اور عرض کیا کہ آپ کچھ اندیشہ مت کرو اور آزردہ مت ہو بندگی میاںؓ نے ایسا فرمایا ہے کہ اس پر مصیبت پڑے گی جیسا کہ حضرت یوسفؑ پر پڑی تھی اور نیز شہادت کے بعد جالور میں آپ نے ایسا معاملہ دیکھا کہ بندگی میاںؓ فرماتے ہیں کہ سید محمودؒ جماعت سے نماز پڑھ اس کے بعد آپ نے عرض کیا کہ ہم کو قرآن یاد نہیں اور نہ میں کچھ پڑھنا جانتا ہوں اس کے بعد میاںؓ نے تاکید کر کے فرمایا کہ تمہارا اس میں کیا مقصود ہے خدائے تعالیٰ پڑھائیگا پس جب آپ نے جماعت سے نماز شروع کی تو تمام قرآن کو ختم کر دیا معاملہ بندگی ملک الہدادؓ کے حضور میں عرض کئے بندگی ملکؓ نے فرمایا کہ بندگی میاںؓ نے تمہارے حق میں جو کچھ فرمایا ہے تمہارا حال اس سے بہتر ہے اور نیز میاں سید محمود رضی اللہ عنہ نے جالور میں معاملہ دیکھا کہ شب معراج میں مشغول ہیں دیکھتے ہیں کہ اس عالم کی بالکل خبر

معراج مشغول بودند می بینیم از یں عالم بکلی خبر رفتہ است و ہمہ ستارگاں روشن
شدہ اند و شعلہای ستارگاں سوی بندہ می آیند
و بعد ازاں می بینیم کہ یکماہ پیدا شدہ است
و بعد ازاں دومی و سومی تا چہاردہ ماہ پیدا
شدہ و در آسمان و در زمین ہمہ عالم روشن شدہ
درہای آسمان کشودہ شدند بعدہ یک منارہ
نور پیدا شدہ و دراں منارہ یکی تخت ہست
بر آں مرا نشاندند و عروج کردند آنجا چناں دیدہ
شد کہ در بیان نیاید و ایں معاملہ پیش بندگی
ملک الہدادؓ عرض کردند ملکؓ فرمودند کہ ایں
مقام ملکوتی است حال شما از یں بہتر است
مرا از بندگی میاںؓ معلوم است و نیز در
جالور معاملہ دیدند کہ مقدمہ موت پیدا شدہ
است و سختی بسیار میشود و بعد از موت قیامت
پیدا شدہ است و بعد از قیامت حشرگاہ
شدہ و در آنجا صحن بزرگ است و دراں
صحن باغی بزرگ است و دراں باغ تمام
ظہور حق شدہ است و حضرت رب العالمین
بر آں استوا است و حکم می کند و حساب
میشود اول فرمان رسول اللہؐ را میشود و بعد
ازاں رسول اللہؐ سوی میرانؑ می فرمایند
و میرانؑ بندگی سید خوندمیرؓ را میفرمایند
کہ شما حساب ہمہ عالم بگیرید بعدہ حساب
تمام عالم را سید خوندمیرؓ میکنند و ظہور
حق چناں شدہ است کہ در بیان نیاید
بعدہ سید محمودؒ را طلبیدند بعدہ عرض کرد

نہیں اور تمام ستارے روشن ہو چکے ہیں اور ستاروں
کے شعلے اپنی طرف آتے ہیں اور اس کے بعد دیکھتے ہیں
کہ ایک چاند ظاہر ہوا اس کے بعد دوسرا اور تیسرا
(اسی طرح) چودہ چاند تک ظاہر ہوئے اور آسمان اور
زمین میں تمام عالم روشن ہو چکا ہے آسمان کے دروازے
کھل گئے۔ اس کے بعد ایک نور کا منارہ ظاہر ہوا اور اس
منارہ پر ایک تخت ہے اس پر مجھ کو بٹھائے اور بلندی
پر لے گئے وہاں ایسا دیکھا گیا جو بیان میں نہیں آسکتا
اور یہ معاملہ ملک الہدادؓ کی خدمت میں عرض کیا ملکؓ نے
فرمایا کہ یہ مقام ملکوتی ہے تمہارا حال اس سے بہتر ہے
مجھ کو بندگی میاںؓ سے معلوم ہوا ہے اور نیز جالور
میں معاملہ دیکھا کہ موت کا مقدمہ ظاہر ہوا ہے
اور سختی بہت ہو رہی ہے اور موت کے بعد قیامت ظاہر
ہوئی اور قیامت کے بعد حشر کا مقام ظاہر ہوا اور وہاں
بڑا صحن ہے اور اس صحن میں ایک بڑا باغ ہے اور
اس باغ میں تمام ظہور حق ہے اور حضرت رب العالمین
اوپر جلوہ گر ہے اور حکم کرتا ہے اور حساب ہوتا ہے
اول رسول اللہؐ کو فرمان خدا ہوتا ہے اس کے بعد
رسول اللہؐ مہدیؑ کو فرماتے ہیں اور مہدیؑ بندگی
میاں سید خوندمیرؓ کو فرماتے ہیں کہ تم تمام عالم کا حساب
لو تو اس کے بعد سید خوندمیرؓ تمام عالم کا حساب
لیتے ہیں اور حق کا ظہور ایسا ہوا کہ بیان سے
باہر اس کے بعد سید محمود رضی اللہ عنہ کو
طلب کئے اس کے بعد میں نے عرض کیا کیونکہ
حاضر ہوں کہ ہمارے اور آپ کے درمیان
بہتر ہے ڈرتا ہوں اس کے بعد بندگی میاںؓ

چگونہ بیایم کہ درمیان ما و شما جوی ہست
می ترسم بعدہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند
کہ بہ بالائے جوی شدہ بیائید بعدہ حضرت
میرانؑ فرمودند کہ دست گرفتہ بیارید بعدہ
سید خوندمیرؓ دست گرفتہ در آنجا بردند چہ
بینم کہ تمام ظہور حق شدہ است در انجا
رسولؑ و مہدیؑ را و بندگی سید خوندمیرؓ را چناں
دیدم کہ در بیان نیاید (و نیز نقل است
کہ یک روز در موضع سروہی وقت عصر شدہ بود
ہمہ کساں منتظر بودند بر آمدن بندگی سید محمودؓ
تا کہ ہمہ را یقین شد کہ امروز وقت عصر فوت
شد یکایک آں شاہ عصر با چہرۂ منور بیروں
در آمدند میاں سید حمیدؒ بنبیرہ مہدی موعودؑ
پیش در ایستادہ بودند عرض کردند کہ سید جیؒ
امروز وقت عصر فوت شد بعدہ بندگی سید محمودؓ
فرمودند کہ بارے سید حمیدؒ بہ بینید کہ شاید آفتاب باشد بعدہ چہ
بینند کہ بر کوہ ابر پیش آفتاب است ہمہ خرد و کلاں دیدند
بعدہ میاں سید حمیدؒ گفتند کہ سید جیؒ چہ
عجب بدست کسیکہ ہمہ تصرفات است او
را باز آوردن آفتاب چہ محال است
ناقل ایں نقل خود میاں سید حمیدؒ اند نقل
است کہ پیش از رحلت بندگی سید شہاب الدینؒ
بندگی سید محمودؓ معاملہ دیدند کہ بندگی میاں سید
خوندمیرؓ آمدہ استادہ اند و بارگاہ طلبیدہ استادہ
کردہ یک طناب بدست خود گرفتہ اند بعضے مہاجرانؓ
و اکثر طالبان دائرہ حاضر شدند ہر یک یکیک

نے فرمایا کہ نہر پر سے آؤ اس کے بعد حضرت
مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر لاؤ
اس کے بعد بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ہاتھ
پکڑ کر وہاں لے گئے کیا دیکھتا ہوں کہ تمام ظہور
حق ہو گیا ہے وہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور
مہدی علیہ السلام اور بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
کو میں نے ایسا دیکھا کہ بیان نہیں کر سکتا۔ اور نیز نقل
ہے کہ ایک روز موضع سروہی میں عصر کا وقت ہو چکا
تھا اور سب اشخاص بندگی سید محمودؒ کی تشریف آوری
کے منتظر تھے یہاں تک کہ سب کو یقین ہو گیا کہ آج عصر
کا وقت فوت ہو چکا یکایک وہ شاہ عصر با چہرۂ منور
باہر تشریف لائے سید حمیدؓ بنبیرہ مہدی موعودؑ دروازہ
کے سامنے کھڑے ہوئے تھے عرض کیا کہ سید جیؒ آج
عصر کا وقت فوت ہو گیا اس کے بعد بندگی سید محمودؒ
نے فرمایا کہ اے سید حمیدؒ ایک بار دیکھو کہ شاید آفتاب
ہو گا اس کے بعد کیا دیکھتے ہیں کہ پہاڑ پر آفتاب کے
روبرو ابر ہے سب خرد و کلاں نے دیکھا اس کے بعد
میاں سید حمیدؒ نے کہا کہ سید جیؒ کیا تعجب ہے کہ جس
کے ہاتھ میں کل تصرفات ہیں اس کے لئے پھر آفتاب
کو پھیر لانا کیا مشکل ہے اس نقل کے ناقل خود میاں
سید حمیدؓ ہیں۔ نقل ہے کہ بندگی سید شہاب الدینؒ
کی رحلت سے پہلے بندگی سید محمودؒ نے معاملہ دیکھا
کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ تشریف
لا کر کھڑے ہوئے ہیں اور خیمہ طلب کر کے نصب کروائے
خیمہ کی ایک رسی اپنے ہاتھ میں لی بعض مہاجرین اور
اکثر طالبان دائرہ حاضر ہیں ہر ایک نے ایک ایک

طناب بدست خود گرفتند و سائیہ آں بارگاہ بر سر
میاں سید محمودؒ کردند و فرشتگاں طبقہا و جامہ ہا آوردند
میاں سید محمودؓ را پوشانیدند بعدازاں بندگی میاںؓ فرمودند
کہ ایں تشریفہا شمارا از خدائے تعالیٰ عطا شدہ است
ہر کرا کہ خواہید بدہید) و نیز معلوم باد در کھانبیل
بندگی میاں سید محمودؓ را ایں چنیں معاملہ شدہ بود
کہ خود ازیں عالم عروج کردند تا عرش و کرسی آنجا چہ
بینند کہ پیش حضرت حق تعالیٰ بعضی اصحاب مہدیؑ
موی ہائے خود را واز کردہ رقص می کنند و دستک پاہا
میزنند دراں حال میاں بھائی مہاجرؓ را دیدم
و در آنجا آنچناں دیدم چنانچہ حضرت رسول اللہؐ
را نمودند کقولہ تعالیٰ لقد راٰہ نزلۃ
اخریٰ عند سدرۃ المنتھیٰ
عندھا جنۃ الماویٰ اذ یغشی
السدرۃ ما یغشی ما زاغ البصر
وما طغیٰ (جز ۲۷ رکوع ۵) ہمچناں بصدقہ
محمد مصطفیٰؐ و بصدقہ مہدی مجتبیٰؑ نمودند بعدازاں
تجلی بر تجلی ہمچناں شد نہ ذات ماند نہ صفات
نہ تن ماند نہ جان نہ گوشت ماند نہ پوست نہ
استخواں ماند نہ مغز نہ چشم ماند نہ بینائی تمام
ذات را فنا شد۔ کقولہ تعالیٰ فلما
تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا
وخر موسیٰ صعقا (جز ۹ رکوع ۷)
کقولہ تعالیٰ قالت ان
الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا
وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ

رسی اپنے ہاتھ میں لی اور اس خیمہ کا سایہ میاں سید محمودؒ پر کیا
اور فرشتوں نے طبقیں اور کپڑے لائے اور میاں سید محمودؓ
کو پہنائے اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ یہ بزرگیاں
تم کو خدائے تعالیٰ کی جانب سے عطا ہوئی ہیں تم جس کو چاہو دو
اور نیز واضح ہو کہ کھانبیل میں بندگی میاں سید محمودؓ نے
ایسا معاملہ دیکھا کہ خود اس عالم سے عرش و کرسی تک
عروج کر گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ کی درگاہ میں
بعض اصحاب مہدیؑ سر کے بال کھولے ہوئے رقص کرتے
ہیں اور دستک مارتے ہیں اس حال میں میاں بھائی
مہاجرؓ کو دیکھا اور وہاں ایسا دیکھا جیسا کہ حضرت
رسول اللہؐ کو دکھلائے مانند قول اللہ تعالیٰ کے البتہ
اس کو دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا جہاں
جنت الماویٰ ہے جب کہ سدرہ پر وہ چیز چھائی
ہوئی تھی جو چھائی ہوئی تھی بصر نے کجی نہ کی اور
نہ حد سے بڑھی یعنی بصر نے اپنا کام اچھی طرح سے
کیا ایسا ہی محمد مصطفیٰؐ کے تصدق اور مہدی مجتبیٰؑ
کے صدقہ سے دکھلایا اس کے بعد تجلی پر تجلی
ایسی ہوئی نہ ذات رہی نہ صفات نہ تن رہا نہ
جان نہ گوشت رہا نہ پوست نہ استخواں رہے نہ مغز نہ
آنکھ رہی نہ بینائی تمام ذات کو فنا ہو گئی مانند قول
اللہ تعالیٰ کے جب اللہ نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی
تو ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے
مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ اس نے کہا تحقیق جب
سلاطین کسی قریہ میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو
بگاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے عزیز لوگوں کو ذلیل
بنا دیتے ہیں اور ایسا ہی کرتے ہیں اور جو

وکذٰلك یفعلون (جزء ۱۹ رکوع ۱۸)
وچنانچہ دید در بیان نیاید چونکہ تمام ذات را فنا
چشانید بعدہ باد صبا آمد و باران رحمت بیارید
بعد ازاں اندک لقا بخشید بعضی کساں
رد میکنند بلکہ خدائے تعالیٰ را چہا چہا نسبت
میکنند و میراں سید محمود رض در حق گروہ مہدی ع
چنداں خلعتہا فرمودند فضل والسابقون
الاولون من المہاجرین و
الانصار والذین اتبعوھم
باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ
واعد لھم جنات تجری من
تحتھا الانھار خالدین فیھا
ابدا ذٰلك الفوز العظیم (جزء ۱۱
رکوع ۳) کما قال النبی ع تکون فی
ھٰذہ الامۃ اربعون علی خلق
ابراھیم ع وسبعۃ علی خلق
موسیٰ وثلٰثۃ علی خلق عیسیٰ
وواحد علی خلق محمد م مراتبھم
سادات الخلق ودر حلیۃ الاولیا از
حضرت رسالت پناہ منقول است کہ در ہر
عصری چہل کس باشند دل ایشاں چوں دل
ابراہیم ع باشد تا آخر حدیث میگوید کسی باشد
دل آں چوں دل اسرافیل باشد وجماعتی
ہستند کہ ایشاں را اوسیا گویند ایشاں را
حاجت بہ پیری نہ، نور نبوت جز خود را گوہر
می گویند و پرورش دہند بے واسطہ پیر

جو کچھ کہ دیکھا بیان سے باہر ہے چونکہ تمام
ذات کو فنا چکھایا اس کے بعد باد صبا آئی اور
باران رحمت برسائی اس کے بعد تھوڑی تھوڑی
لقا بخشی بعضے لوگ رد کرتے ہیں بلکہ خدائے تعالیٰ
کو کیا کیا نسبت کرتے ہیں اور میراں سید محمود رض
نے مہدی ع کے گروہ کے حق میں کتنی خلعتیں عطا
فرمائیں۔ فضل مہاجرین اور انصار میں کے سابقین
اور اولین اور وہ لوگ جنھوں نے احسان کے
موافق ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہے اور
وہ اللہ سے راضی ہیں اور اللہ نے ان کے لئے
جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے سے نہریں
بہتی ہیں وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے وہ بڑی
کامیابی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آپ
اُمت میں) چالیس آدمی اخلاق ابراہیم ع پر اور سات
آدمی اخلاق موسیٰ پر اور تین اخلاق عیسیٰ پر ہوں گے
اور ایک اخلاق محمد م پر ہوگا اور ان کے درجے مخلوق
کے سردار ہیں۔ اور حلیۃ الاولیاء میں حضرت رسالت
پناہ م سے منقول ہے کہ ہر زمانے میں چالیس اشخاص ہوتے
ہیں ان کا دل ابراہیم ع کے دل کے موافق ہوتا
ہے آخر حدیث تک۔ کہتا ہے کہ ایک شخص ہوتا
ہے اوس کا دل اسرافیل کے دل کے موافق
ہوتا ہے اور ایک جماعت کے لوگ ہیں
کہ ان کو اوسیا کہتے ہیں ان کو پیر کی
حاجت نہیں نور نبوت سے اپنے جوہر
(نفس) کو گوہر کہتے ہیں) اور بے واسطہ
پرورش کرتے ہیں چنانچہ خواجہ اویس قرنی رح

چنانچہ خواجہ اویس قرنیؒ را ایں مراتب تمام وکمال است۔ کما قال علیہ السلام ما خطر ببالی یوماً ولا لقیت ونیز نقلست در وقتے میراںؑ پسرکی در راہ خدائے تعالیٰ پیش حضرت میراںؑ آمد و مادرش دستہا بر سینہ خود میزند ومیگوید واہ مہدیؑ واہ مہدیؑ پیش میراں جیوؑ عرض کردند کہ ہمچناں دیوانگی می کند بعدہ آنحضرت فرمودند کہ پس از من تا قیامت ایں چنیں مہدیاں باشند کہ در ہر خانہ دستہا بر سینہ زنند ونیز نقل است از بندگی سید خوندمیرؓ وبندگی سید محمودؓ ومیاں نعمتؓ ومیاں شیخ محمدؓ وبعضی مہاجران دیگر از گجرات نزدیک فرہ آمدند بعدہ میراںؑ آمدہ فرمودند کہ چہ مقدار آمدند یاراں گفتند کہ ہنوز دور اند بندگی حضرت میراںؑ چند بار بیروں آمدند وپرسیدند بعدہ بی بی بونؓ عرض کردند کہ میراں جیو پسر می آید بداں سبب در روی مبارک خوشی وخرمی پیدا می نماید حضرت میراںؑ فرمودند کہ چرا خوش نشویم کہ پسر پسر شدہ می آید۔ ونیز معلوم باد کہ حضرت میراںؑ فرمودہ بودند کہ پس از من تا قیامت مہدی شوند چنانچہ پس از مصطفیٰؐ ویاران مصطفیٰ بعضی اولیاء اللہ شدند چنانچہ بایزید بسطامیؒ وسلطان ابراہیم ادہمؒ وشیخ شبلیؒ وخواجہ جنید قدس اللہ اسرارہم ومثل ایشاں چند کساں بغیر صحبت

کے لئے یہ مراتب تمام وکمال ہیں جیسا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ کسی دن میرے دل میں کوئی خطرہ نہ آیا اور میں دیدار سے مشرف ہوا اور نیز نقل ہے کہ مہدیؑ کے زمانہ میں ایک شخص کا لڑکا خدائے تعالیٰ کی راہ میں حضرت مہدیؑ کے پاس آیا اور اس کی ماں اپنے سینہ پر ہاتھ مارتی تھی اور کہتی تھی واہ مہدیؑ واہ مہدیؑ مہدیؑ کے حضور میں عرض کئے کہ ایسی دیوانگی کرتی ہے اس کے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میرے بعد قیامت تک ایسے ہدایت یافتہ ہوں گے کہ ہر گھر میں ہاتھ سینہ پر ماریں گے اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ وبندگی سید محمودؓ میاں نعمتؓ میاں شیخ محمدؓ اور بعض دوسرے مہاجرینؓ سے منقول ہے کہ (جب یہ بزرگان) گجرات سے نکل کر فرہ کے قریب آئے تو اس کے بعد مہدیؑ نے (گھر سے باہر) تشریف لاکر فرمایا کہ کہاں تک آئے یاروں نے عرض کیا کہ ابھی دور ہیں بندگی حضرت مہدیؑ چند بار باہر آئے اور پوچھا اس کے بعد بی بی بونؓ نے عرض کی کہ میراں جیو پسر آتا ہے اس سبب سے روی مبارک پر خوشی اور خرمی بہت دکھائی دیتی ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کیوں خوش نہ ہوں کہ پسر پسر بن کر آتا ہے اور نیز واضح ہو کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میرے بعد قیامت تک ہدایت یافتہ ہوں گے جیسا کہ مصطفیٰؐ اور یاران مصطفیٰؐ کے بعد بعض اولیاء اللہ ہوئے چنانچہ بایزید بسطامی سلطان ابراہیم ادہم شیخ شبلی اور خواجہ جنید قدس اللہ اسرارہم اور ان کے مانند چند اشخاص یاران مصطفیٰؐ کی صحبت کے بغیر کامل ہوئے۔ ایسا

یارانِ مصطفیٰؐ کامل شدند ہمچناں بعد از مہدیؑ و بعد از یاران مہدیؑ ہمچناں اولیاء شوند **فصل** والسّٰبقون السّٰبقون اولٰئك المقربون فی جنّٰت النعیم ثلّۃ من الاولین وقلیل من الاٰخرین (جزء ۲۷ رکوع ۴)

نقلست کہ حضرت میراں سید محمد مہدی خاتم الاولیاءؑ در تفسیر ایں آیت فرمودند کہ مراد از سابقون لاہوتیاں اند کہ بہ تجلی ذات رسیدہ اند و مراد از ثلّۃ من الاولین آں جماعت اند کہ از بعثت خاتم الانبیاءؐ تا بعثت خاتم الاولیاءؑ ظہور یافتند و فرمودند کہ خواجہ بایزید و خواجہ ابراہیم و خواجہ جنید و خواجہ شبلی قدس اسرارہم داخل ایں جماعت اند و بعد بعثت خاتم الاولیاءؑ چند کس باشند چنانچہ بندگی سید محمودؓ و بندگی سید خوندمیرؓ و ہمہ مہاجرانؓ کقولہ تعالیٰ واصحٰب الیمین ما اصحٰب الیمین فی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب وفاکھۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ وفرش مرفوعۃ انا انشانٰھن انشاءً فجعلنٰھن ابکارا عربا اترابا لاصحٰب الیمین ثلّۃ من الاولین وثلّۃ من الاٰخرین (جزء ۲۷ رکوع ۱۴) و تا آنکہ مہدیؑ نیاید قیامت قائم نشود

ہی مہدیؑ کے بعد اور یاران مہدیؑ کے بعد ویسے ہی اولیاء ہوں گے۔ فصل۔ اور سابق سابق ہیں یہی لوگ مقرب ہیں جنت نعیم میں ہیں پہلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے ہیں۔ نقل ہے کہ حضرت میراں سید محمد مہدی خاتم الاولیاءؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ سابقون سے مراد لاہوتیاں ہیں جو تجلی ذات کو پہونچے ہیں اور ثلّۃ من الاولین سے مراد وہ جماعت ہے جو خاتم الانبیاء کی بعثت (کے زمانہ سے) خاتم الاولیاء کی بعثت تک ظہور پائی اور فرمایا کہ خواجہ بایزید خواجہ ابراہیم خواجہ جنید اور خواجہ شبلی قدس اسرارہم اس جماعت میں داخل ہیں اور خاتم الاولیاء کی بعثت کے بعد چند شخص ہوں گے مثلاً بندگی سید محمودؓ اور بندگی سید خوندمیرؓ اور تمام مہاجرینؓ مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور داہنی طرف والے کیسے حال میں ہوں گے داہنی طرف والے وہ بے کانٹے کی بیریوں اور تہ بہ تہ پھل والے کیلوں اور لمبی چھاؤں اور بہتے ہوئے پانی اور بہتیرے میووں میں جو نہ اختتام پر پہونچیں گے اور نہ روکے جائیں گے۔ اور اونچے اونچے بچھونوں میں ہوں گے ہم نے حوروں کو اٹھایا ایک اٹھان پر پھر اون کو بنایا کنواری پیاری پیاری ہم عمر داہنی طرف والوں کے لئے یہ ایک بڑی جماعت ہے اگلے لوگوں میں سے اور ایک بڑی جماعت ہے پچھلوں میں سے اور جب تک مہدی علیہ السلام نہ آوے قیامت قائم نہ ہو اور نہ میاں

ونیز نقلست از میاں حافظ محمدؓ کہ میاں عبدالرحمٰنؒ معاملہ دیدند کہ بندگی میاں دلاورؓ بر بنا گوش میاں عبدالرحمٰنؒ انگشت داشتند و ہر پنج انگشت کشادہ بروی داشتند و فرمودند کہ میاں عبدالرحمٰن شمارا تجلی درمیان تجلی ذات ایں مقدار فرق ماندہ است و ہفت بشارت بندگی حضرت میراں جیوؑ در حق بندگی میاں نظامؓ خداوندی دادند یکی فرمودند دیدند ہم چشیدند دوم دریانوش سوم ہست ہست ہشیار ہشیار چہارم کشک طامت پنجم بل ھو کل فلک ششم گواہی چشم سہروریت اللہ ہفتم رجال لا تلھیھم ایں قول از بندگی میاں نظامؓ شنیدہ است چونکہ بندگی حضرت میراںؑ رحلت فرمودند بعضی یاراںؓ طرف گجرات سفر کردند بندگی میراں سید محمودؓ و بندہ و بعضی یک دو سال در خراسان ماندیم بعدہ ما نیز در گجرات آمدیم بعد دیری میاں شیخ محمدؓ با برادراں ہم پیش بندہ در احمد آباد آمدندہ و گفتند کہ ایں بندہ صحبت بندگی حضرت میراںؑ کردن نتوانستیم و ہیچ دین ہم فہم نہ کرد و بندہ را ہیچ معلوم نشد بندہ پیش شما آمدہ است تا بندہ را ارشاد بفرمایند تا از صدقۂ شما دل را کشائش شود پس میاں شیخ محمد صحبت ایں بندہ اختیار کرد بعد از چند روز اندکی کشائش پیدا شد بعد چند روز یکروز پیش بندہ آمدہ گفتند کہ معلوم می شود کہ ترا قتحاب در روضہ

حافظ محمدؓ سے منقول ہے کہ میاں عبدالرحمٰنؒ نے معاملہ دیکھا کہ بندگی میاں دلاورؓ نے میاں عبدالرحمٰنؒ کی لونکی پہ انگلی رکھی اور پانچوں انگلیاں کھولکر منہ پہ رکھا اور فرمایا کہ میاں عبدالرحمٰنؒ تمہاری تجلی اور تجلی ذات (الٰہی) کے درمیان اس قدر فرق رہ گیا ہے اور بندگی حضرت مہدیؑ نے بندگی میاں نظامؓ خداوندی کو سات بشارتیں دی ہیں اول فرمایا کہ دیکھے بھی چکھے بھی دوم دریانوش سوم مست مست ہشیار ہشیار چہارم کشک طامت پنجم بلکہ وہ سب کچھ میں ہے ششم گواہی چشم سہروریت اللہ ہفتم وہ مرد ہیں جو نہیں لہو و لعب میں ڈالتا ہے ان کو یہ قول بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ سے سنا ہے (آپ نے فرمایا کہ) جب بندگی حضرت مہدی علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو بعض یاروں نے گجرات کی طرف سفر کیا اور بندگی میراں سید محمودؓ اور بندہ اور بعض (اشخاص) ایک دو سال تک خراسان میں رہے اس کے بعد ہم بھی گجرات آئے بہت دنوں کے بعد شیخ محمدؓ برادروں کے ہمراہ بندہ کے پاس احمد آباد آئے اور کہا کہ یہ بندہ بندگی حضرت مہدیؑ کی صحبت میں نہیں رہ سکا اور کچھ دین (کی بات) بھی نہ سمجھ سکا اور بندہ کو کچھ معلوم نہیں بندہ آپ کے پاس آیا تاکہ بندہ کو ارشاد فرمائیں تاکہ آپ کے صدقہ سے دل کی کشائش ہو پس میاں شیخ محمد نے اس بندہ کی صحبت اختیار کی چند روز کے بعد کسی قدر کشائش پیدا ہوئی چند روز کے بعد ایک روز بندہ کے پاس آکر کہا معلوم ہوتا ہے کہ تیرے لئے کشائش حضرت مہدی علیہ السلام کے روضہ

حضرت میرانؑ است بعدہ بندہ گفت کہ شمارا اکنون حاجت مرشد است نفس مغالطہ می دہد باز گفت کہ خوندکار رضا بدہید بعدہ گفتم کہ مغالطہ نفس است بعدہ کرت سوم آمدہ گفتند کہ رضا بدہید بعدہ بندہ گفت کہ اگر صحبت کردی بہتر بودی وگرنہ شما دانید پس ازیں معلوم شد کہ میاں شیخ محمد عیسیٰ بنودند اگر عیسیٰ بودی تا مرشد میاں نظام رضی اللہ عنہ نبودی و میاں نظام رضؓ اورا نہ گفتی کہ ترا نفس مغالطہ می دہد چرا کہ عیسیٰؑ کجا و نفس کجا پس معلوم شد۔

میں ہے اس کے بعد بندہ نے کہا کہ اب تم کو مرشد کی ضرورت ہے نفس مغالطہ دیتا ہے پھر کہا کہ خوندکار رضا دیں اس کے بعد میں نے کہا کہ نفس کا مغالطہ ہے اس کے بعد تیسرے بار آکر کہا کہ رضا دیجئے اس کے بعد بندہؒ نے کہا کہ اگر صحبت میں رہتے تو بہتر ہوتا وگرنہ تم جانیں پس اس سے معلوم ہوا میاں شیخ محمد عیسیٰ نہ تھے اگر عیسیٰ ہوتے تو ان کے مرشد میاں نظامؓ نہ ہوتے اور میاں نظامؓ ان کو نہ کہتے کہ تم کو نفس مغالطہ دیتا ہے اس لئے کہ عیسیٰ کہاں اور نفس کہاں پس معلوم ہو گیا (کہ شیخ محمدؒ نے نفس کے مغالطے سے عیسیٰ کا دعویٰ کیا)

باب ہژدہم

در نقلہائے مہتر عیسیٰ ع

مرشد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مہدی علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام را خدا است و نیز بندگی سید الشہداء رض فرمودند کہ اگر عیسیٰ ع پشت دادہ بروند بندہ بشناسد چرا کہ میراں ع فرمودند کہ عیسیٰ ع از ما چیزے ستدن خواہد آمد نہ کہ دادن و نیز نقلست کہ یک روز حضرت میراں ع حکایت عیسیٰ ع می کردند یاراں رض پرسیدند کہ مہتر عیسیٰ ع کدام وقت خواہند آمد۔ حضرت میراں ع فرمودند کہ نزدیک است باز یاراں پرسیدند کہ چہ مقدار نزدیک است حضرت میراں ع بطریق تعظیم اشارت بہ یک جانب کردند فرمودند اینک مہتر عیسیٰ ع می فرمایند کہ نزدیک است دراں مجلس تمام ملکوتی و جبروتی و لاہوتی حاضر بودند ہیچ یکی ندانست کہ حضرت میراں ع سوی شیخ محمد رض اشارت کردند و نیز نقلست کہ حضرت میراں ع فرمودند کہ ایں بیکاران می دانند کہ عیسیٰ ع ہم ایں چنین باشد کہ وقت مہدی ع آرام و امن است یعنی وقت عیسیٰ ع غال و غول باشد

اٹھارواں باب

عیسیٰ ع کے متعلق نقلوں کے بیان میں

محمد رسول اللہ ع اور مہدی (موعود مراد اللہ ع) اور عیسیٰ ع (روح اللہ) کا مرشد خدا ہے اور نیز بندگی سید الشہداء رض نے فرمایا کہ اگر عیسیٰ ع پشت پلٹا کر جائیں تو بندہ پہچان لے گا اس لئے کہ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ عیسیٰ ع ہم سے کوئی چیز لینے آئیں گے نہ کہ دینے اور نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام عیسیٰ ع کی حکایت کرتے تھے یاروں رض نے پوچھا کہ مہتر عیسیٰ ع کس وقت آئیں گے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ نزدیک ہے پھر یاروں نے پوچھا کہ کس قدر نزدیک ہے حضرت مہدی ع نے تعظیم کے طور پر ایک جانب اشارہ کیا اور فرمایا یہ لو حضرت عیسیٰ ع فرماتے ہیں کہ نزدیک ہے اس مجلس میں ملکوتی جبروتی اور لاہوتی مقام رکھنے والے حاضر تھے کسی نے نہیں جانا کہ حضرت مہدی ع نے شیخ محمد رض کی طرف اشارہ کیا ہے اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی ع نے فرمایا کہ یہ مہمل جانتے ہیں کہ عیسیٰ بھی ایسے ہی ہوں گے کہ مہدی ع کے وقت میں آرام و امن ہے یعنی عیسیٰ ع کے وقت غال غول ہوگا۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی ع سے (یاروں نے) پوچھا کہ مہتر

ونیز نقلست کہ حضرت میراںؑ را پرسیدند کہ یاران مہدیؑ را با مہتر عیسیٰؑ ملاقات شود فرمودند کہ بعضے کساں را و نیز از ملک پیر محمدؓ کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ را میاں شاہ جیوؓ و میاں دا ابجیوؓ مہمان در خانہ خود کردہ بودند و دیگر چند یاران بزرگ ہم بودند دراں مجلس بندگی میاںؓ فرمودند کہ امشب بتوجہ تمام نشستہ بودم بچشم خود حضرت میراںؑ را دیدم و پرسیدم کہ میراں جیوؑ مہتر عیسیٰؑ کدام وقت بیایند میراںؑ فرمودند کہ نزدیک باز پرسیدم کہ پس از شما بشصت سال بیایند فرمودند کہ نزدیک باز پرسیدم کہ پس از شما پنجاہ سال باز فرمودند نزدیک باز پرسیدم پس از شما چہل سال باز فرمودند کہ نزدیک باز پرسیدم پس از شما سی سال باز فرمودند کہ نزدیک باز پرسیدم کہ پس از شما بست سال باز فرمودند نزدیک باز پرسیدم پس از شما دہ سال باز فرمودند کہ نزدیک اینک مہتر عیسیٰؑ حاضر اند پرسید بعدہ بندگی میاںؓ فرمودند کہ بندہ مہتر عیسیٰؑ را بسیار چیزہا پرسیدم ایں فراموش شد کہ بپرسم کہ شما کی خواہید آمد بعدہ میاںؓ پیش ہمہ یاراںؓ فرمودند کہ مہتر عیسیٰؑ اگر پشت دادہ در راہ بروند بندہ بشناسد و ایں حکایت را شاید کہ بعد از بست سال کم و زیادہ شدہ باشد کہ شیخ محمد خراسانی دعوی عیسیٰؑ کردہ بود اے عزیزاں ازیں معاملہ چگونہ معلوم می شود کہ شیخ محمد نزدیک کم از دہ سال بود بلکہ جز خدائے تعالیٰ کسے نداند بلکہ قیامت را حق تعالیٰ فرمودہ است کقولہ تعالیٰ یایہا الذین امنوا

عیسیٰؑ سے یاران مہدی علیہ السلام کی ملاقات ہوگی تو فرمایا کہ بعض اشخاص کی (ملاقات ہوگی) اور نیز ملک پیر محمدؓ سے منقول ہے کہ میاں شاہ جیوؓ اور میاں دا ابجیو بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو اپنے گھر مہمان کئے تھے اور دوسرے چند یاران بزرگ بھی تھے بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آج رات کامل توجہ کے ساتھ بیٹھا تھا بچشم خود حضرت مہدی علیہ السلام کو دیکھا اور پوچھا کہ میراں جیوؑ مہتر عیسیٰؑ کس وقت آئیں گے مہدیؑ نے فرمایا کہ نزدیک۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد ساٹھ سال میں آئیں گے تو فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد پچاس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد چالیس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا آپ کے بعد تیس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد بیس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد دس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک یہ لو مہتر عیسیٰؑ حاضر ہیں، پوچھو اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ نے مہتر عیسیٰؑ سے بہت سی چیزیں دریافت کیں، یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ کب آئیں گے۔ اس کے بعد میاںؓ نے تمام یاروںؓ کے روبرو فرمایا کہ اگر مہتر عیسیٰؑ راستہ میں پیٹھ پلٹا کر جائیں تو بندہ پہچان لے گا اس واقعہ کو شاید بیس سال سے کم و بیش عرصہ ہوا ہوگا کہ شیخ محمد خراسانی نے عیسیٰ کا دعویٰ کیا تھا عزیزو! اس معاملہ سے کس طرح معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محمد دس سال سے کم عرصہ میں (دعوی کرنے والا) تھا بلکہ سوائے خدا کے کوئی (نزول وقت عیسیٰؑ و قیامت) نہیں جانتا بلکہ قیامت کے متعلق حق تعالیٰ نے فرمایا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے مومنو اللہ سے ڈرو اور چاہیئے کہ دیکھ لے ہر شخص کہ اس نے

اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد (جز ۲۸ رکوع ۶) ونیز نقلست که میاں ابراہیم نیز در دائرہ بندگی میاں نعمت رض دعوی عیسیٰ ع کردہ بود اورا گفتند که عیسیٰ ع ابن مریم ع باشد و نام پدر و مادر تو فلاں ابن فلاں ہست (بعدہ میاں ابراہیم جواب داد که ہمچناں است لیکن چونکہ مارا بر آسماں ہا بردند آنجا ذکر کردند و روح ایں بندہ در شکم مادر انداختند ما ہماں عیسیٰ ہستیم۔ و نیز جذبہ و بیان چناں بود که بعضے کساں حیران شدہ بودند و بندگی میاں سید خوندمیر رض اورا پیش بندگی میراں سید محمود رض بردہ فرمودند بینی بریدہ کنیم بندگی میراں سید محمود رض فرمودند که نقصان نباید کرد شاید که رجوع کند حبس کنید بعد از حبس رجوع کردند) و نیز **نقلست** که شیخ بھیک رض دعوی عیسیٰ ع کردہ بود بہ حضور حضرت میراں ع بعدہ آنحضرت ع فرمودند که ترا عیسیٰ ع که کردہ است جواب داد که ترا مہدی که کردہ حضرت میراں ع فرمودند که مادر تو فلاں بود عیسیٰ ع ابن مریم ع باشد اگر تو دعوی عیسیٰ ع کنی کافر باشی بعد از چند روز میاں بھیک رض رجوع کردند بعدہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند که از بالائے آسمان چوں فرود آمدند بعدہ فرمودند که مقام بود۔

کیا بھیجا ہے کل (روز قیامت) کے لئے۔ اور نیز نقل ہے کہ میاں ابراہیم ع نے بھی بندگی میاں نعمت رض کے دائرہ میں عیسیٰ ع کا دعوی کیا تھا ان کو کہا گیا کہ عیسیٰ ع بن مریم ع ہوں گے اور تیرے ماں اور باپ کا نام تو فلاں ابن فلاں ہے (اس کے بعد میاں ابراہیم رح نے جواب دیا کہ ایسا ہی ہے جب ہم کو آسمان پر لے گئے وہاں ذکر کئے اور میری روح کو والدہ کے شکم میں ڈالدیئے ہم وہی عیسیٰ ع ہیں اور نیز آپ کا جذبہ اور بیان ایسا تھا کہ بعض لوگ حیران ہو جاتے تھے اور بندگی میاں سید خوندمیر رض نے ان کو بندگی میراں سید محمود رض کی حضور میں لیجا کر فرمایا کہ بینی کاٹ دیتا ہوں تو بندگی میراں سید محمود رض نے فرمایا کہ نقصان نہیں کرنا چاہیئے ممکن ہے کہ رجوع کرے قید کردو تو قید کے بعد انہوں نے رجوع کی) اور نیز نقل ہے کہ شیخ بھیک رض نے حضرت مہدی ع کے حضور میں عیسیٰ ع کا دعوی کیا تھا۔ اس کے بعد آنحضرت ع نے فرمایا کہ تجھ کو عیسیٰ کس نے کیا ہے تو جواب دیا کہ تجھ کو مہدی ع کس نے کیا ہے۔ حضرت مہدی ع نے فرمایا کہ تیری والدہ تو فلاں تھی عیسیٰ ع بن مریم ع ہوں گے اگر تو عیسیٰ ع کا دعوی کرے گا کافر ہو گا۔ چند روز کے بعد میاں بھیک رض نے رجوع کی اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ آسمان سے کیوں نیچے آئے اس کے بعد آپ ہی نے فرمایا کہ مقام تھا۔

باب نوزدہم

ونیز نقلست از ہر یکی مہاجران مہدیؑ از بندگی سید محمودؓ و از بندگی سید خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ و میاں دلاورؓ و اکثر مہاجرانِ حضرت میرانؑ را پرسیدند کہ کسانِ مہدیؑ حضرت مہتر عیسیٰؑ را ملاقات شوند فرمودند آری پس مشہور ترین ہمیں نقل است و لیکن مہاجرانِ مہدیؑ درمیان خویش ایں چنیں می فرمودند بعضی فرمودند کہ از حضور آں کساں ملاقات باشند و میاں ملک جیوؓ فرمودند کہ ما چہ دانیم کہ چند کسانِ مہاجران مہدیؑ مشہور ہستند ہمیں ہستند خدا داند کہ میراںؑ ملک ہا گشتند بسیار کساں را فیض رسیدہ است خدا داند کہ کجا ظہور شود و میاں ملک جیوؓ پس از چند سال شیخ محمد خراسانی را فرمودہ بودند واللہ اعلم بالصواب و لیکن قبول نہ کردہ است و نیز نقلست ہر وقت کہ رحلت حضرت میراںؑ نزدیک آمد در جامع مسجد رفتہ بودند نماز جمعہ گزاردہ فارغ شدہ بعدہٗ تر ادا کردہ بعضی کساں دیدہ گفتند کہ میراںؑ بعد ازیں در جامع مسجد نیایند کہ وتر را ادا کردہ اند حضرت رسالت پناہؐ ہم وتر را ادا کردہ بود (بعد ازاں در مسجد نیامدند)

انیسواں باب

اور نیز نقل ہے کہ مہاجران مہدیؑ میں سے ہر ایک (مثلاً) بندگی سید محمودؓ بندگی سید خوندمیرؓ میاں نعمتؓ میاں دلاورؓ اکثر مہاجرین نے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ مہدوی حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کریں گے۔ تو فرمایا کہ ہاں پس مشہور ترین نقل یہی ہے ولیکن مہاجرانِ مہدیؑ آپس میں ایسا فرماتے ہیں بعض نے فرمایا کہ حضور مہدیؑ میں جو اشخاص ہیں وہ ملاقات کریں گے اور میاں ملک جیوؓ نے فرمایا کہ ہم کیا جانیں جتنے اشخاص مہاجران مہدیؑ سے مشہور ہیں۔ یہی ہیں خدا جانے کیوں کہ مہدیؑ بہت سے شہروں کو گئے بہت اشخاص فیض یاب ہوئے خدا جانے کہاں ظہور ہوگا۔ اور میاں ملک جیوؓ نے چند سال گزرنے کے بعد شیخ محمد خراسانی کو (نقل مذکور) فرمایا تھا اور اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ ولیکن (اس نے) قبول نہیں کیا۔ اور نیز نقل ہے کہ جب حضرت مہدیؑ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو آپ جامع مسجد کو تشریف لے گئے اور نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد نماز وتر ادا کی بعض اشخاص نے (یہ معاملہ) دیکھ کر کہا کہ اس کے بعد مہدیؑ جامع مسجد کو نہیں آئیں گے اس لئے کہ آپ نے نماز وتر ادا کی ہے حضرت رسالت پناہؐ نے بھی (رحلت کے قریب) جامع مسجد میں وتر ادا کی تھی (اس کے بعد مسجد میں تشریف نہیں لائے)

بعدہ کسی گفتہ کہ می گویند کہ ہنوز حضرت میراںؑ بہ بیت المقدس نہ رفتہ اند بعدہ بعضی یاراں پیش حضرت میراںؑ عرض کردند بعدہ حضرت میراںؑ بطریق جلالیت فرمودند کہ بندہ کدام وقت گفتہ بود کہ من بہ بیت المقدس خواہم رفت ونیز معلوم باد کہ بندگی سید خوندمیرؓ در عقیدہ بنشستہ اند کہ ہر کہ پیش حضرت میراںؑ احادیث برائے حجت آوردند حضرت میراںؑ فرمودند کہ در احادیث اختلاف بسیار است ایں صحیح شدن مشکل است ہر حدیثی کہ موافقِ کتابِ خدا و حال ایں بندہ باشد آں صحیح است قال علیہ السلام وستکثر لکم الاحادیث من بعدی فاعرضوا علیٰ کتاب اللہ فان وافقت فاقبلوا والا فردوا وقال عؑ ان الدین بدأ غریبا وسیعود الدین کما بدأ ونیز نقلست کہ حضرت میراں جیوعؑ در خراسان فرمودہ بودند در قصبہ فرہ اصحاب خویش را کہ معلوم میشود کہ مہدیؑ و قوم وی را ہیچ جا مقام نیست و مسکن نیست ونیز نقلست کہ حضرت میراںؑ را بست سال فرمان شد کہ تو مہدی موعود ہستی حضرت میراںؑ بست سال ہضم کردند از ینجہت کہ ندانم ابتلا چہ باشد بعد از بست سال فرمان بعتاب شد کہ چرا

اس کے بعد کسی نے کہا کہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام اب تک بیت المقدس نہیں گئے اس کے بعد بعض یاروں نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے جلال میں آکر فرمایا کہ بندہ کس وقت کہا تھا کہ میں بیت المقدس جاونگا۔ اور نیز واضح ہو کہ بندگی سید خوندمیرؓ نے عقیدہ شریفہ میں لکھا ہے کہ جس شخص نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں حجت کے لئے احادیث پیش کیں تو حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ احادیث میں بہت اختلاف ہے اس کا صحیح ہونا مشکل ہے (لہذا) جو حدیث خدا کی کتاب اور اس بندہ کے حال کے موافق ہو وہ صحیح ہے۔ نبیؐ نے فرمایا عنقریب میرے بعد تمہارے لئے بہت سی حدیثیں ہوجائیں گی تم ان کو کتاب اللہ پر پیش کرو۔ اگر موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ رد کرو اور فرمایا آنحضرتؐ نے تحقیق کہ دین شروع ہوا اور حالیکہ غریب تھا اور قریب میں ہوجائے گا دین جیسا کہ شروع ہوا تھا اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے شہر خراسان قصبہ فرہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ معلوم ہوتا ہے مہدی علیہ السلام اور اس کی قوم کے لئے کسی جگہ مقام اور مسکن نہیں اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کو بیس سال (خدا کا) فرمان ہوا کہ تو مہدی موعود ہے حضرت مہدیؑ بیس سال ظاہر نہیں فرمائے اس لئے کہ نہیں جانتا ہوں کیا آزمائش در پیش ہو بیس سال کے بعد عتاب کے ساتھ فرمان ہوا کہ کس لئے ظاہر نہیں کرتا ہے تو جب آپ نے ظاہر کیا اور نیز نقل ہے

آشکارا نہ کنی تا آشکارا کردند و نیز نقلست
حضرت میرانؑ فرمودند کہ سفر معلوم میشود
بعدہ یاراں برای خرید کردن مرکب
می رفتند بعد از چند روز سفر باطنی شد و
نیز نقلست کہ بندگی میاں نعمتؓ در
سندھ معاملہ دیدہ بودند کہ حضرت میرانؑ
فرمایند کہ در گجرات بروید سلطان مظفر
و بی بی رانی اطاعت شما خواہند کرد این
معاملہ پیش بندگی میاں سید خوندمیرؓ
عرض کردند میاںؓ فرمودند این معاملہ
را بر معنی حمل باید کرد نہ کہ بصورت نفس
شما سلطان مظفر است و بی بی رانی ہوای
شماست این ہر دو اطاعت خواہند کرد و
فرمودند کہ شما بہ چاپانیر مروید بعدہ میاں
مذکور قبول نہ کردند و رفتند پس انچہ آنجا
شد ہمہ کساں را معلوم است و نیز در موضع
بھولارہ گفتگو بود کہ اینجا ہم غلبہ صورت
باشد چنانچہ بعد از مصطفیٰؐ شدہ بود
پس چگونہ بندگی میاںؓ از بھولارہ رفتند
ملک الہدادؓ را طلبیدہ فرمودند کہ اینجا
غلبۂ صورت نیست ہرچہ باشد بمعنی باشد۔
وقتلوا وقتلوا الخ و نیز نقلست
کہ در کھانبیل اکثر مہاجراں دراں محضر
حاضر شدہ بودند کہ بندگی حضرت میرانؑ فرمودہ
بودند کہ پس از من کسانی باشند کہ بر ایشاں
اقامت دین باشد چنانچہ بعد از مصطفیٰؐ شدہ

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سفر معلوم
ہوتا ہے اس کے بعد یاراں مرکب خریدنے
کے لئے جاتے تھے چند روز کے بعد باطنی سفر
ہوا اور نیز نقل ہے کہ بندگی میاں نعمتؓ نے
سندھ میں معاملہ دیکھا تھا کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ گجرات جاؤ
سلطان مظفر اور بی بی رانی تمہاری اطاعت کریں گے
یہ معاملہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے عرض کئے میاںؓ نے
فرمایا کہ اس معاملہ کو معنی پر حمل کرنا چاہیئے نہ کہ ظاہر الفاظ
پر تمہارا نفس سلطان مظفر ہے اور بی بی رانی تمہاری
خواہشیں ہیں یہ دونو تمہاری اطاعت کریں گے اور
فرمایا کہ چاپانیر کو مت جاؤ اس کے بعد
میاں مذکورؓ قبول نہیں کئے اور گئے وہاں
جو کچھ گزرا سب کو معلوم ہے اور نیز موضع
بھولارہ میں گفتگو تھی کہ یہاں بھی صورۃً
غلبہ ہوگا جیسا کہ مصطفیٰؐ کے بعد ہوا تھا۔
پس بندگی میاںؓ بھولارہ سے کیوں تشریف
لے گئے (میاںؓ تے) ملک الہدادؓ کو طلب کر کے
فرمایا کہ یہاں صورۃً غلبہ نہ ہوگا جو کچھ ہوگا
معناً ہوگا۔ اور قتال کیا اور قتل کئے گئے نہ
ہوگا۔ اور نیز نقل ہے کہ کھانبیل میں اکثر مہاجرینؓ
اس محضر میں موجود تھے کہ بندگی حضرت مہدیؑ نے
فرمایا تھا کہ میرے بعد وہ اشخاص ہوں گے
کہ ان پر دین قائم ہوگا جیسا کہ مصطفیٰؐ کے بعد
قائم ہوا تھا لیکن وہ (دور نبوت کی)
خلافت ظاہر سے تعلق رکھتی تھی اور
یہاں باطناً۔ اور نیز نقل ہے

بود اما آں خلافت بظاہر تعلق داشت
واینجا معناً ونیز نقلست کہ پیش حضرت
میراںؑ ملایاں گفتند کہ مہدیؑ بادشاہ عالم
باشد حضرت میراںؑ فرمودند آری ولیکن
لید اسپاں نکشد بعد ازیں نفرمودند کہ از
گروہ مہدیؑ کسے باشد کہ فلاں فلاں شہر
فتح کند واما علیٰؑ خواہد بود

کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں
ملاؤں نے کہا کہ مہدیؑ عالم کا بادشاہ ہوگا
تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں و
لیکن گھوڑوں کی لید نہیں کھینچیگا۔ اس کے
بعد آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ مہدیؑ کے گروہ
سے کوئی شخص ہوگا فلاں فلاں شہر فتح
کرے گا ولیکن علیٰؑ ہوں گے۔

باب بستم

دربیان پسخوردہ

نقلست انچہ جز روش مہدیؑ و یاران وی باشد آں بدعت است قال علیہ السلام کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار و قال علیہ السلام سود المؤمنین شفاء پس معلوم شد کہ حضرت رسولؐ ہم پسخوردہ دادہ است و نیز قصہ غار مشہور است کہ حضرت رسولؐ و ابابکر صدیقؓ ہر دو در غار بودند کقولہ تعالیٰ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ (جز ۱۰ ارکوع ۱۲) و آنجا مار بزرگ بشوق مصطفیؐ برای ملاقات بیرون آمدہ بود و ابابکر صدیقؓ بسبب خوف گزیدن بحضرت محمدؐ دست خود بر روزن نہادند بعدہٗ مار ابابکرؓ را گزید حضرت رسالت پناہؐ لعاب دہن خود بر دست ابابکرؓ مالید حق تعالیٰ زہر را دفع کرد پس لعاب پسخوردہ یکی است و نیز نقلست کہ پیش حضرت میراں علیہ السلام از جہت زن کافرہ پسخوردہ آب طلبیدہ بودند آں زن را

بیسواں باب

پسخوردہ کے بیان میں

نقل ہے جو کچھ کہ مہدیؑ اور یاران مہدیؑ کی روش کے خلاف ہے وہ بدعت ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں ہے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا مومنوں کا پسخوردہ شفاء ہے پس معلوم ہوا کہ حضرت رسولؐ نے بھی پسخوردہ دیا ہے اور نیز غار کا قصہ مشہور ہے کہ حضرت رسولؐ اور ابابکر صدیقؓ ہر دو غار میں تھے مانند قول اللہ تعالیٰ کے دو میں کا دوسرا جبکہ وہ دونو غار میں تھے جبکہ وہ اپنے رفیق سے کہتا تھا غمگین نہ ہو تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے اس پر تسکین نازل کی اور وہاں ایک بڑا سانپ مصطفیؐ کی ملاقات کے شوق میں باہر آیا تھا اور ابابکر صدیقؓ نے اس خوف سے کہ کہیں حضرت محمدؐ کو نہ ڈس جائے اپنا ہاتھ روزن پر رکھدیا اس کے بعد سانپ نے ابابکرؓ کو کاٹ لیا حضرت رسالت پناہؐ نے اپنے دہن مبارک لعاب ابابکرؓ کے ہاتھ پر لگایا حق تعالیٰ نے زہر کو دفع کردیا پس لعاب و پسخوردہ ایک ہے اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کے حضور میں ایک کافرہ عورت کے لئے پانی کا پسخوردہ طلب کیا گیا اس عورت کو درد زہ بہت ہوکر عاجز ہوگئی تھی جب وہ عورت حضرت

دردزہ شدہ بسیار عاجز شدہ بود چونکہ پسخوردہ
حضرت میرانؑ نوشید آں زن نقل شد چوں از جہت
سوختن آں بسیار قصد کردند سوختن نتوانستند
بعدہ عاجز شدہ دفن کردند سبحان اللہ ایں چنیں
تاثیر بود و نیز نقل است کہ در دائرہ حضرت میرانؑ
سگی بود آں سگ مار را دیدہ دوید و دہان بر مار
انداخت مار زبانش را گزید سگ زبان برآوردہ
پیش حضرت میراں علیہ السلام آمد میرانؑ پرسیدند
ایں را چہ شدہ است یاراں گفتند مار گزیدہ است
حضرت میرانؑ لعاب دہن مبارک بر زبان سگ انداختند
فی الحال زہر مار دفع شد و نیز کرتے آں سگ را نہ
مار گزید در سکرات بود میراں جیوؑ را معلوم شد بمیراں
لطف فرمودہ پسخوردۂ آب بدست مبارک
خود در دہن سگ ریختند چونکہ قطرۂ پسخوردۂ آب
در حلقومش رسید فی الحال استادہ شد و نیز نقلست
کہ یکروز حضرت امام مہدیؑ نشستہ بودند ناگاہ
یک جوان آسیب زدہ را آوردند حضرت امامؑ اورا
سخن ظریف چنانچہ طبیعت بود فرمودند کہ شما کدام
کس اند آں آسیب زدہ سخنہا کرد کہ ما شاہزادہ
جنیاں ہستیم بعدہ حضرت میرانؑ پسخوردہ کردہ
نوشانیدند چونکہ پسخوردہ نوشید فی الحال نعرہ
زد و گفت ای خداوند آب پسخوردہ بدہید کہ ایں
آب در رگہا رسید اسلام آوردند و دیگر رگہا آرزومند
و امیدوار اند تا بطفیل آں در اسلام در آئیم
حضرت میرانؑ دیگر بار پسخوردہ کردہ خوردند بعدہ آسیب
زدہ کلمہ عرض کرد پس آں آسیب زدہ بسیار

مہدیؑ کا پسخوردہ پی تو اس کا انتقال ہو گیا اس کو
جلانے کے لئے لوگوں نے بہت کوشش کی لیکن نہیں
جلا سکے اس کے بعد عاجز ہو کر دفن کر دیئے سبحان اللہ
ایسی کچھ تاثیر تھی اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کے دائرہ
میں ایک کتا تھا وہ کتا سانپ کو دیکھ کر دوڑا اور اس
پر منہ مارا تو سانپ نے اس کی زبان کو کاٹ لیا کتا
زبان باہر نکالا ہوا حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں
آیا تو آپ نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے یاروں نے کہا
کہ سانپ کاٹا ہے حضرت مہدیؑ نے دہن مبارک کا لعاب
کتے کی زبان پر ڈالا اسی وقت سانپ کا زہر دور ہو گیا
اور نیز ایک بار اسی کتے کو سانپ کاٹا سکرات میں تھا مہدیؑ
کو معلوم ہوا تو آپ اس کے پاس تشریف جا کر پانی کا پسخوردہ
اپنے دست مبارک سے کتے کے منہ میں ڈالے پسخوردہ کے
پانی کا قطرہ حلق میں پہونچتے ہی اسی وقت کھڑا ہو گیا۔ اور
نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام مہدیؑ تشریف رکھے
تھے یکایک ایک آسیب زدہ جوان کو لائے حضرت امامؑ نے
اس کو ظرافت کے طور پر جیسی کہ آپ کی طبیعت مبارک تھی
فرمایا کہ تم کون شخص ہو اس آسیب زدہ نے کلام کیا کہ
ہم شہزادۂ جنیاں ہیں اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے پسخوردہ
کر کے پلایا پسخوردہ پیتے ہی چیخ مارا اور کہا کہ اے آقا اور پسخوردہ
کا پانی دیجئے کیونکہ یہ پانی جو رگوں میں پہنچا تو اسلام لائے
دوسری رگیں آرزومند اور امیدوار ہیں تا کہ اس کے طفیل
سے اسلام میں آئیں حضرت مہدیؑ نے دوسرے بار پسخوردہ
کر کے پلا دیا اس کے بعد آسیب زدہ کلمہ پڑھا پس وہ آسیب
زدہ بہت انکسار کے ساتھ حضرت مہدی علیہ السلام
کے ہمراہ ہو گیا۔

فروتنی بدنبال حضرت میرانؑ شد

صراحی شد تہی ازمی ہنوزم چشم برساقی
تمامی عمر ضائع رفت تمنا ہمچنان باقی

ونیز نقلست کہ در شہر چاپانیر پیش بندگی میاں نعمتؓ یک ملوک بعد از نماز ظہر آمدہ گفت کہ خوندکار بر گردن ما چیزی خواندہ فف زنید کہ گردن کرتہ شدہ است میاں نعمتؓ فرمودند کہ ما خواندن نمی دانیم اگر در خاطر باشد پسخوردہ بدہیم والشفاء من اللّٰہ پس آں ملوک پسخوردہ بر گردن خود مالید ونیز نقلست از میاں لاڑشہ مبارکؓ کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ اگر کسی رسم وعادت وبدعت کند اورا بہرہ اینجائی نرسد۔ کما روی عن عبد اللّٰہ ابن عطاء قال سالت ابا جعفر بن محمد بن علی فقلت اذا خرج المہدی بای سیرۃ یسیر قال یہدم ما قبلہ کما صنع رسول اللّٰہؐ ویستانف الاسلام جدیدا وعن علی بن ابی طالب المہدی لا یترک البدعۃ الا ازالہا ولا یترک السنہ الا اقامہا وقال علیہ السلام کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار الحدیث عن ابی انجیح العرباض بن سالمؓ قال وعظنا رسول اللّٰہ صلعم وجلت منہا القلوب وذرفت منہا العیون فقلنا یا رسول اللّٰہ کانہا موعظۃ مودع فاوصنا قال اوصیکم بتقوی اللّٰہ والسمع والطاعۃ وان یامر علیکم عبد حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیر اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین

صراحی شراب سے خالی ہوگئی لیکن ابھی میری آنکھ ساقی پر ہے
تمام عمر ضائع ہوئی تمنا ویسی ہی باقی ہے

اور نیز نقل ہے کہ شہر چاپانیر میں بندگی میاں نعمتؓ کے حضور میں یک بادشاہ نے نماز ظہر کے بعد حاضر ہو کر عرض کیا کہ خوندکار کچھ پڑھ کر ہماری گردن پر پھونکیں کیونکہ گردن ٹیڑھی ہوگئی ہے میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ہم پڑھنا نہیں جانتے اگر منظور ہو تو پسخوردہ دیتے ہیں اور شفاء اللہ کی طرف سے ہے پس اس بادشاہ نے پسخوردہ اپنی گردن پر لگایا۔ اور نیز میاں لاڑشہ مبارکؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص رسم وعادت وبدعت کرے اس کا یہاں کا بہرہ نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ عبد اللہ بن عطار سے مروی ہے کہا کہ میں نے ابو جعفر بن محمد بن علی سے پوچھا اور کہا کہ جب مہدیؑ کا ظہور ہوگا تو وہ کس سیرت پر چلیں گے تو فرمایا اپنے ماقبل کو گرا دیں گے جیسا کہ رسول اللہؐ نے کیا تھا اور اسلام کو نئے سر سے تازہ کریں گے اور حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ مہدیؑ کسی بدعت کو زائل کئے بغیر اور کسی سنت کو قائم کئے بغیر نہیں رہیں گے اور فرمایا آنحضرت نے فرمایا کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت دوزخ میں ہے آخر حدیث تک ابو النجیح عرباض بن سالم سے مروی ہے کہ ہم کو رسول اللہؐ نے اپنا وعظ سنایا جس سے قلوب خائف ہوگئے اور آنکھیں بہنے لگیں ہم نے کہا یا رسول اللہؐ گویا یہ ایک نصیحت ہے رخصت کرنے والے کی پس آپ ہم کو کوئی وصیت فرمائیے تو فرمایا میں تم کو اللہ کے خوف اور احکام بجالانے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ کہ تم پر کوئی حبشی غلام حاکم بن جائے کیونکہ میرے بعد کوئی تم میں سے زندہ رہے تو دیکھے گا کہ بہت اختلاف ہو جائے گا پس تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین

المهدؑ ثم بين الحديث عن ام المؤمنين عائشة رضؓ قالت قال رسول اللهؐ من احدث في امرنا هٰذا ما ليس فيه فهو رد وفي رواية المسلم من عمل عملاً ليس عليه امرنا فهو رد الحديث عن ابي هريرة رضؓ قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول ما نهيتكم عنه فاجتنبوا منه وما امرتكم فافعلوا منه ما استطعتم فانما اهلك الذين من قبلكم كثرة اختلافهم على انبيائهم۔ ونیز نقلست که حضرت میرانؑ فرمودند که مهدیؑ را خدائے تعالیٰ بفرستد که معنئ دین رفته باشد از سه چیز رسم وعادت وبدعت وقتی که ظهور مهدیؑ باشد رسم وعادت وبدعت را دور کند ونیز نقلست که حضرت میرانؑ فرمودند که این بنده را خدائے تعالیٰ آنگاه فرستاد که از عالم دین مصطفیٰؐ رفته بود مگر در مجذوبان مانده بود کما قال في شرح المقاصد فذهب العلماء الى انه امام عادل من اولاد فاطمة رضؓ بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم يخلقه الله متى شاء ويبعثه نصرة لدينه ونیز نقل است که یکی طالب خدا پیش بندۂ خدا آمد وحال خود گفت که چندان عبادت می کنم کشایش نمی شود آں بندۂ خدا فرمود که امشب فرض عشاء هم ترک بده ومگذار چوں آخر شب رسید در خاطر آمد که چوں عشاء را ترک کنم عشا ادا کرد وترادانه کرد بعد چیزی آخر شب فتحباب شد پیش مرشد آمد چونکه روی دید

کی سنت پر عمل کرنا واجب ہے۔ الخ بی بی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ سے مروی ہے آپ کہتی ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے ہمارے اس حکم میں کوئی ایسی بات پیدا کی جو اس میں نہیں ہے تو اس کا یہ عمل مردود ہوگا اور مسلم کی روایت میں ہے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے اس پر جو کوئی عمل کرے تو وہ مردود ہے۔ ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے۔ میں نے تم کو جس بات سے منع کیا ہے تم اس سے پرہیز کرو اور جس کا حکم دیا ہے اس کو بجالاؤ جہاں تک تم سے ہوسکے تم سے پہلے کے لوگوں کو انبیاء سے ان کی کثرت اختلاف نے ہی ہلاک کیا اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ مہدیؑ کو (ایسے وقت) بھیجتا ہے کہ دین کا مطلب فوت ہوجائے تین چیزوں سے یعنی رسم وعادت وبدعت جبکہ ظہور مہدیؑ ہو۔ رسم وعادت وبدعت کو دور کرے اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس بندہ کو خدائے تعالیٰ نے اس وقت بھیجا کہ دنیا سے مصطفیٰؐ کا دین چلے گیا تھا مگر مجذوبوں میں باقی رہ گیا تھا جیسا کہ کہا شرح مقاصد میں کہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ مہدیؑ امام عادل اولاد فاطمہ رضؓ بنت رسول اللہؐ سے ہے خدا اس کو جب چاہے گا پیدا کریگا۔ اور اپنے دین کی نصرت کے لئے مبعوث کرے گا اور نیز نقل ہے کہ ایک خدا کا طالب ایک بندۂ خدا کے پاس آیا اور اپنا حال کہا کہ اس قدر عبادت کرتا ہوں کشائش نہیں ہوتی۔ تو اس بندۂ خدا نے فرمایا کہ آج رات کو عشاء کی نماز بھی ترک کر اور مت پڑھ جب رات آخر ہوئی اس کے دل میں آیا کہ عشاء کی نماز کیوں کر ترک کروں عشاء تو ادا کیا وتر چھوڑ دی اس کے بعد پچھلی رات میں کچھ کشائش ہوئی مرشد کے پاس [illegible] صورت دیکھتے ہی (مرشد نے) فرمایا کیا تو نے عشاء ادا کی تو کہا ہاں مرشد نے فرمایا کہ اگر

وفرمود عشاء ادا کردی گفت آری مرشد فرمود
اگر عشاء ادا نہ کردہ بودی بسیار فتحباب
شدی آں طالب گفت ایں چہ حال است
بعدہ فرمود کہ عبادت محجاب شدہ بود چنانچہ حجاب
دور شدہ فتحباب شد و نیز بعضی کساں نماز بامداد
اول وقت می گذارند ایں بدعت است و نیز در کتاب
الصلوٰۃ من مجموع خانی در بیان اوقات نماز می
گویند اول وقت نماز بامداد چوں صبح صادق شود
د آخر وقت پیش از برآمدن آفتاب و نیز معلوم باد
کہ حضرت میراں علیہ السلام بعد از شنیدن بانگ نماز
فی الحال بیروں آمدند ملا بھیک رض تکبیر فی الحال گفت
میراں علیہ السلام فرمود ملا بھیک رض از بندہ دوگانہ فوت
شد و نیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام سنت
ظہر چہارگانی درون حجرہ می گذاردند کسے گفت حضرت
رسالت پناہ صلعم چہارگانی سنت ظہر در مسجد گذاردہ بودند
بعد ازاں میراں ع ہم سنت در جماعت خانہ گذاردند
و نیز معلوم باد کہ بندگی سید الشہداء رض اکثر سنت
عشاء و وتر در خانہ گذاردند و ہر وقت در مسجد گذاردہ
در وتر سجدہ سہو کردہ و نیز معلوم باد کہ بعد تکبیر
سنت ساقط شد و نیز بندگی سید السادات منبع
الکائنات سید خوندمیر رض فرمودند کہ حضرت میراں ع
در شب قدر بعد از فرض و سنت عشاء یک
دوگانہ خود امامت کردہ گذاردند بعد از فارغ
شدن از دوگانہ حضرت میراں علیہ السلام ایں
دعا خواندند اللھم احینی مسکینا
وامتنی مسکینا واحشرنی

تو عشاء ادا نہ کرتا تو بہت کشائش ہوتی اس طالب
نے کہا کہ یہ کیا حال ہے اس کے بعد (مرشد نے) فرمایا
کہ عبادت حجاب ہوگئی تھی جب حجاب دور ہوا تو
کشائش ہوئی اور نیز بعض لوگ صبح کی نماز اول وقت
ادا کرتے ہیں یہ بدعت ہے۔ اور نیز کتاب الصلوٰۃ
میں مجموعۂ خانی کے حوالہ سے نماز کے اوقات کے بیان
میں لکھتے ہیں کہ جب صبح صادق ہوتی ہے تو نماز کا اول وقت
ہوتا ہے اور آخر وقت آفتاب نکلنے کے آگے تک ہے اور
نیز واضح ہو کہ حضرت مہدی ع اذان کی آواز سنتے ہی باہر
تشریف لائے ملا بھیک رض نے اسی وقت تکبیر کہی مہدی ع
نے فرمایا اے ملا بھیک رض بندہ سے دوگانہ فوت ہوا۔
اور نیز نقل ہے کہ مہدی ع ظہر کی چہارگانی سنت حجرہ میں
ادا کرتے تھے کسی نے کہا کہ حضرت رسالت پناہ رض سے
ظہر کی چہارگانی سنت مسجد میں ادا کئے بعد ازاں مہدی ع نے بھی
مسجد میں سنت ادا فرمائی اور نیز واضح ہو کہ بندگی سید الشہداء
نے اکثر عشاء کی سنت اور وتر گھر میں ادا کی ہے اور جس وقت
مسجد میں ادا کرتے تو وتر میں سجدۂ سہو کرتے اور نیز واضح
ہو کہ تکبیر کے بعد سنت ساقط ہو جاتی ہے اور نیز بندگی سید السادات
منبع الکائنات سید خوندمیر رض نے فرمایا کہ حضرت مہدی ع نے شب
قدر میں عشاء کے فرض اور سنت کو ادا کرنے کے بعد ایک دوگانہ
خود امامت کر کے ادا فرمایا ہے دوگانہ سے فارغ ہونے کے بعد
حضرت مہدی ع نے یہ دعا پڑھی: اے اللہ مجھ کو مسکین جلا اور
مجھ کو مسکین مار اور مسکینوں کے زمرہ میں میرا حشر کر تیرے
فضل سے اور تیرے کرم سے اور تیرے رحم سے اے رحم کرنے والوں
میں سب سے زیادہ مہربان۔ اور نیز بندگی میاں
سید خوندمیر رض نے بھی ایسا ہی کیا اور دعا بھی اسی طرح